(مصنفہ)

بابو دیوکی نندن کھتری

BENARES:

BHARAT PRESS.

چندرکانتا

حصّہ اوّل

بابو دیوکی نندن کھتری کی

پہلا بیان

شام کے وقت کچھ کچھ سورج دکھائی دیتا ہے سُن سان میدان مین پہاڑی کے نیچے دو شخص بیریندر سنگھ اور تیج سنگھ ایک پتھر کی چٹان پر بیٹھے آپس مین کچھ باتین کرتے ہین بیریندر سنگھ کی عمر اکیس بائیس برس کی ہوگی یہ نوگڑھ کے راجہ سُوریندر سنگھ کا اکلوتا لڑکا تھا۔

تیج سنگھ راجہ سُوریندر سنگھ کے دیوان جیت سنگھ کا پیارا لڑکا کنور بیریندر سنگھ کا سچا دلی دوست بڑا چالاک پھرتیلا کمر مین صرف خنجر باندھے بغل مین بٹوا لٹکائے ہاتھ مین ایک کمند لئے بڑی تیزی کے ساتھ چارون طرف دیکھتا اور ان سے باتین کرتا تھا ان دونون کے سامنے ایک گھوڑا کسا کسایا

ذریعہ سے۔ جے سنگھ کے کان تک جو کرچندر کانتا کا باپ ہے تمہاری لگاوٹ
کا حال پہونچا دیا ہے اِسی سبب سے پہرے کی سخت تاکید ہے تمہارے چلنا
ابھی مجھے پسند نہیں جب تک کہ مین وہان جاکر فسادیون کو گرفتار نکرلون
اِس وقت مین پھر بجے گڈھ جاکر چندر کانتا اور چپلا سے ملاقات کرتا ہون
کیونکہ چپلا چندر کانتا کی پیاری سکھی ہے اور چندر کانتا کو جان سے زیادہ چاہتی
ہے عیارہ بھی ہے۔ سوائے چپلا کے میرا ساتھ دینے والا وہان کوئی نہین آپکے
دشمنون کی چالاکی اور کارروائی دیکھکر لوٹون تو آپکے چلنے کے بارے مین
رائے دون ایسا نہو بغیر سمجھے کام کرنے سے ہملوگ اوسی جگہہ گرفتار ہوجائین۔
بیریندر سنگھ جو مناسب سمجھو کرو ہمکو تو صرف اپنی طاقت کا بھروسا ہے لیکن
تمکو اپنی طاقت اور عیاری کا ہے۔
تیج سنگھ مجھے یہ بھی پتہ لگا ہے کہ کرور سنگھ کے دونون عیار ناظم اور احمد یہان
آکر ہمارے مہاراج کا دشمن کر گئے ہین نمعلوم کس چالاکی مین آئے تھے افسوس
اسوقت مین یہان نہ تھا۔
بیریندر سنگھ۔ مشکل ہے کہ تم کرور سنگھ کے دونون عیارون کو پھنسا یا
چاہتے ہو اور دے لوگ تمہاری گرفتاری کے فکر مین ہین پر میشور خیر کرے خیر
اب تم وہان جاؤ جس طرح بنے چندر کانتا سے ملنے کا بندوبست کرو۔
تیج سنگھ فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور بیریندر سنگھ کو وہین چھوڑ پیدل بجے گڈھ

کی طرف روانہ ہوا بیریندر سنگھ بھی گھوڑے کو درخت سے کھول سوار ہو آگے قلعہ کی طرف چلے گئے۔

دوسرا بیان

کرور سنگھ اپنے بیٹھک مین ناظم اور احمد دونون عیارون کے ساتھ بیٹھا باتین کر رہا ہے۔

دیکھو ناظم مہاراج کو تو یہ خیال ہے کہ راجہ ہو کر منتری کے لڑکے کو کیسے داماد بناؤن اور چندر کانتا بیریندر سنگھ کو چاہتی ہے اب میرا کام کیسے نکلے اگر یہ سوچا جائے کہ چندر کانتا کو لیکر بھاگ جاؤن تو کہان جاؤن اور کہان ربکر آرام کرون پھر لیجانے کے بعد ہمارے مان باپ کی مہاراج جانے کیا کیا خرابی کرین اس سے یہی مناسب ہے کہ پہلے بیریندر سنگھ اور اوسکے عیار تیج سنگھ کو کسیطرح گرفتار کر کسی ایسی جگہ کھپا ڈالنا چاہیے کہ ہزار برس تک پتہ نہ لگے اسکے بعد موقع پاکر مہاراج کو مارنے کی فکر کی جائے پھر تو مین جھٹ گدی کا مالک بن جاؤنگا تب البتہ اپنی زندگی مین چندر کانتا سے عیش کرسکونگا مگر یہ بھی کہ مہاراج کے مرنیکے بعد مین گدی کا مالک کیونکر بنونگا! لوگ مجھے راجہ کیسے بناوینگے

ناظم نے کہا ہمارے راجہ کے یہان بہ نسبت کا ڑوسنگ مسلمان زیادہ ہین اون سبھون کو اپنی مدد کے لئے مین راضی کرسکتا ہون اور اون لوگون سے

قسم کھلا سکتا ہون کہ مہاراج کے بعد آپکو راجہ مانین مگر شرط یہ ہے کہ
کام ہو جانے پر آپ بھی ہمارے مذہب اسلام کو قبول کیجئے۔
کرورسنگہ نے کہا اگر ایسا ہے تو تمہاری شرط مین دل وجان سے قبول کرتا
ہون یہ سنکر احمد بولا اس بات کا آپ اقرار نامہ لکھکر میرے حوالہ کرین جس سے
مین سب مسلمان بھائیون کو دکھلا کر اپنے ساتھ ملا لون۔
کرورسنگہ نے کام ہو جانے پر مذہب اسلام اختیار کرنے کے لئے اقرار
نامہ لکھکر فوراً ناظم اور احمد کے حوالہ کیا احمد نے کرورسنگہ سے کہا اب سب
مسلمانون کا ایک دل کر لینا ہملوگون کے ذمہ ہے اوسکے بارے مین آپ کچھ نہ
سوچئے ہان ہم دونون آدمیون کے لئے بھی اقرار نامہ اس بات کا ہو جانا چاہئے
کہ آپکے راجہ ہونے پر ہمین دونون وزیر مقرر کئے جائین تب ہملوگون کی چالاکی کا
تماشا دیکھئے کہ بات کی بات مین زمانہ کو کیسا اولٹ پلٹ کر دیتے ہین۔
کرورسنگہ نے جھٹ پٹ بموجب کہنے ان عیارون کے اس بات کا بھی اقرارنامہ
لکھکر حوالہ کیا جس سے وے دونون بہت ہی خوش ہووے۔
ناظم نے کہا اس وقت ہملوگ چندرکانتا کے حال چال کی خبر لینے جاتے ہین کیونکہ یہ
شام کا وقت بہت اچھا ہے چندرکانتا ضرور باغ مین گئی ہوگی اور سکھی چپلا سے اپنی
برہ کہانی کہتی ہوگی اس لئے ہمکو اسکا پتہ لگنا کوئی مشکل نہوگا کہ آجکل بیریندر اور چندرکانتا
کے بیچ کیا ہو رہا ہے یہ کہہ دونون عیار کرورسنگہ سے رخصت ہوئے۔

تیسرا بیان

کچھ کچھ دن باقی ہے چندرکانتا چپلا اور چمپا باغ مین ٹہل رہی ہین بھینی بھینی
پھولون کی مہک دھیمی دھیمی ہوا کے ساتھ ملکر طبیعت کو خوش کر رہی ہے۔ خوشنما
کے پھول کھلے ہوئے ہین باغ کے پچھم کی طرف آم کے گھنے پیڑونکی بہار اور ادہین چھپتے
چھپتے ہوئے سورج کی کرنون کی چمک ایک عجیب ہی مزا دے رہی ہے ادھر پھولونکی
کیاریون مین اور روشون پر چھڑکاؤ کیا ہوا ہے پھولون کے درخت اچھی طرح پانی
سے دھوئے ہوئے ہین کہین گلاب کہین جوہی کہین بیلا کہین موتیے کی کیاریان
اپنا اپنا مزا دے رہی ہین ایک طرف باغ سے ملا ہوا اونچا مکان اور دوسری
طرف خوبصورت دو برجیان اپنی ہی بہار دکھلا رہی ہین۔ چپلا جو چالاکی کے
فن مین بڑی تیز اور چندرکانتا کی پیاری سکھی ہے اپنے چنچل ہاؤ بھاؤ کے ساتھ چارون
طرف چندرکانتا کو ساتھ لئے گھومتی اور تعریف کرتی ہوئی خوشبودار پھولون کو
توڑ توڑ چندرکانتا کے ہاتھ مین دے رہی ہے مگر چندرکانتا کو بیرندر سنگھ کی جدائی مین
یہ باتین کب اچھی معلوم ہوتی تھین اوسے تو دل بہلانے کے لئے اوسکی سکھیان
زبردستی باغ مین کھینچ لائی تھین۔

چندرکانتا کی سکھی چمپا گجرا بنانے کے لئے پھولون کو توڑتی ہوئی مالتی لتا
کے کنج کی طرف چلی گئی لیکن چندرکانتا و چپلا آہستہ آہستہ ٹہلتی ہوئی بیچ

فوارے کے پاس جا نکلیں اور اوسکے چکردار ٹونٹیوں سے نکلتے ہوئے پانی کا تماشا دیکھنے لگیں۔

چپلا۔ نہ معلوم چمپا کدھر چلی گئی۔

چندر کانتا۔ کہیں ادھر ادھر گھومتی ہوگی۔

چپلا۔ گھنٹے بھر سے زیادہ ہوئے کہ ہم لوگوں کے ساتھ نہیں ہے۔

چندر کانتا۔ دیکھو وہ آرہی ہے۔

چپلا۔ اس وقت تو اسکی چال میں فرق معلوم ہوتا ہے۔

اتنے میں چمپا نے آکر ایک پھولوں کا گچھا چندر کانتا کے ہاتھ میں دیکر کہا کہ دیکھو یہ کیسا عمدہ گچھا بنا لائی ہوں اگر اس وقت کنور بیریندر سنگھ ہوتے تو اسکو دیکھ میری کاریگری کی تعریف کرتے اور مجھکو بہت کچھ انعام دیتے۔

یکایک بیریندر سنگھ کا نام سنتے ہی چندر کانتا کا عجب حال ہو گیا پچھلی ہوئی بات پھر یاد آگئی کنول مکھ مرجھا گیا اونچی اونچی سانسیں لینے لگی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے دھیرے دھیرے کہنے لگی نہ معلوم ایشور نے میری قسمت میں کیا لکھا ہے نہ معلوم میں نے پچھلے جنم میں کون ایسے پاپ کئے ہیں کہ جنکے بدلے یہ دکھ بھوگنا پڑا۔ دیکھو باپ کو بھی گویا دشمن سمائی ہے۔ کہتے ہیں چندر کانتا کو کنواری ہی رکھونگا۔

بیریندر سنگھ کے باپ نے شادی کے لئے کیسی کیسی خوشامدیں کیں مگر اوس

نالائق کرور کے باپ کو بہت سے ستانے اونکو ایسا بس نہین کر رکھا ہے کہ کسی کام کو ہونے ہی نہین دیتا اور کرور مجھ سے اپنی سسی لگانا چاہتا ہے۔ یکایک چپلا نے چندرکانتا کا ہاتھ پکڑکر آہستہ سے دبایا یعنی چپ رہنے کے لئے اشارہ کیا۔

چپلا کے اشارے کو چندرکانتا سمجھکر چپ ہو رہی اور چپلا کا ہاتھ پکڑکر باغ مین ٹہلنے لگی مگر اپنا رومال وہین گرا گئی۔ جان بوجھکر گرا گئی تھوڑی دور آگے بڑھکر چمپا سے کہا سکھی دیکھو تو سہی فوارے کے پاس ہمارا رومال گر پڑا ہے۔

چمپا رومال لینے فوارے کی طرف چلی گئی چندرکانتا نے چپلا سے پوچھا سکھی تو نے بولتے بولتے یکایک مجھے کیون روکا؟

چپلا نے کہا میری پیاری سکھی مجکو چمپا پر شبہہ ہوا اوسکی باتین اور چتوتون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اصلی چمپا نہین ہے۔

اتنے مین چمپا نے رومال لاکر چندرکانتا کے ہاتھ مین دیا چپلا نے چمپا سے پوچھا سکھی کل رات کو مین نے تجھ سے جو کہا تھا تو نے کیا۔ چمپا بولی نہین مین تو بھول گئی تب چپلا نے کہا بھلا وہ بات بھی یاد ہے کہ وہ بھی بھول گئی چمپا بولی بات تو یاد ہے تب پھر چپلا نے کہا بھلا وہ ہر لکے مجھ سے کہہ تو سہی تب مین جانو کہ تجھے یاد ہے۔

اس بات کا جواب دیکر چمپا نے دوسری بات چھیڑ دی جس سے شک کی جگہہ یقین ہوگیا کہ یہہ چمپا نہین ہے۔ آخر یہ کہکر کہ مین تجھ سے ایک بات پوچھونگی چمپا کو ایک کنارے لیگئی اور کچھ معمولی بات کرکے بولی دیکھو تو میرے کان مین سے کچھ بد بو تو

نہین آتی ہے۔ کیونکہ کل سے کان مین درد ہے۔ نقلی چمپا چپلا کے پھیر مین پڑگئی اور فوراً کان سونگھا۔ چپلا نے چالاکی سے بیہوشی کی بکنی اپنے کان مین رکھکر نقلی چمپا کو سونگھا دی جسکے سونگھتے ہی چمپا بیہوش ہوکر گر پڑی۔

چپلا نے چندر کانتا کو پکار کر کہا آؤ سکھی اپنے چمپا کا حال دیکھو۔ چندر کانتا نے پاس آکر چمپا کو بیہوش پڑی ہوئی دیکھکر چپلا سے کہا سکھی کہین ایسا نہو کہ تمہارا دہوکھا دہوکھا ہی نکلے اور چمپا سے پیچھے شرمانا پڑے۔ نہین ایسا نہوگا۔ یہ کہکر چپلا چمپا کو پشت پر لاد فوارے کے پاس لے آئی اور چندر کانتا سے کہا تم فوارے مین سے چلو بھر بھر کر پانی اسکے منہہ پر ڈالو مین دہوتی ہون چندر کانتا نے ایسا ہی کیا اور چپلا خوب رگڑ رگڑ اوسکا منہہ دہونے لگی۔ تھوڑی دیر مین چمپا کی صورت بدلگئی اور صاف ناظم کی صورت نکل آئی دیکھتے ہی چندر کانتا کا چہرہ غصہ سے لال ہوگیا اور چپلا سے بولی سکھی اسنے تو بڑی بے ادبی کی۔

اب دیکھو مین کیا کرتی ہون یہ کہکر ناظم کو پھر پیٹھ پر لاد باغ کے ایک کونے مین لیگئی جہان برجیون کے نیچے چھوٹا سا تہ خانہ تھا۔ اوسکے اندر بیہوش ناظم کو لیجا کر لٹا دیا اور اپنے عیاری کے بٹوے سے موم بتی نکال کر جلائی۔ ایک رسی سے ناظم کے پیر و دونون ہاتھ پیٹھ کے طرف خوب کسکر باندہا اور ایک ڈبیے مین سے نخلخہ نکال اوسکو سونگھایا جس سے ناظم نے ایک چھینک ماری اور ہوش مین آکر اپنے کو قید اور بے بسی کی حالت مین پایا۔ چپلا کوڑہ لیکر سامنے کھڑی ہوگئی اور مارنا شروع کیا۔

معاف کرو مجھسے بڑا قصور ہوا اب مین ایسا کبھی نہ کرونگا بلکہ اس کام کا نام
بھی نہ لونگا یہ کہکر ناظم چلانے اور رونے لگا۔ مگر چپلا کب سنتی تھی وہ کوڑا جمانے لگی
اور کہا صبر کر ابھی تو تیرے پیٹھ کی کھجلی بھی نہ مٹی ہوگی۔ تو یہان کیون آیا تھا
کیا باغ کی ہوا اچھی معلوم ہوئی تھی۔ کیا باغ کی سیر کو جی للچایا تھا۔ کیا تو نہین
جانتا تھا کہ چپلا یہان ہوگی۔ حرامزادے کمبخت بے ایمان اپنے باپ کے کہنے سے تو نے یہ کام
کیا۔ دیکھ مین اوسکی بھی طبیعت خوش کر دیتی ہون۔ یہ کہکر پھر مارنا شروع کیا اور پوچھا
کہ سچ سچ بتا تو یہان کیسے آیا اور چمپا کہان گئی۔ مارے خوف کے ناظم کو اصل حال کہنا ہی
پڑا کہ چمپا کو مین ہی نے بے ہوش کیا تھا۔ بیہوشی کی دوا چھڑک کر پھول کا گچھا چمپا کے راستے
مین مینے رکھدیا تھا جسکو سونگھکر چمپا بے ہوش ہوگئی تب مین نے اوسے مالتی لتا مین
ڈال دیا اور اوسکی صورت بن اوسکے کپڑے پہن تمہارے طرف چلا آیا۔ لو مینے سب حال
کہدیا اب چھوڑ دو۔

چپلا نے کہا تہر چھوڑ تی ہون۔ پھر بھی دس پانچ خوبصورت کوڑے جمائے۔
یہانتک کہ ناظم بلبلا اوٹھا۔ تب چپلا نے چندر کانتا سے کہا سکھی تم اسکی نگہبانی کرو مین
چمپا کو ڈھونڈھ لاتی ہون کہین یہ پاجی جھوٹ نہ کہتا ہو۔

چمپا کو ڈھونڈھتی ہوئی چپلا مالتی لتا کے پاس پہونچی اور پتی ہٹا کر ڈھونڈھنے
لگی۔ دیکھا کہ حقیقت مین چمپا ایک جھاڑی مین بیہوش پڑی ہے بدن پر اوسکے کپڑا
بھی نہین فقط سونگھا کر ہوش مین لائی اور پوچھا کیون مزا چکھنا کہا گئین دیکھا۔

چمپا نے کہا مجکو کیا معلوم تھا کہ اسی وقت یہان پر عیاری ہو گی۔ اوس جگہہ ایک پھول کا گچھا تھا جسکو سونگھہ کر مین بیہوش ہوگئی پھر نہ معلوم کیا ہوا۔ ہائے ہائے کسنے مجھے بیہوش کیا میرے کپڑے بھی اوتار لئے۔ بڑے لاگت کے کپڑے تھے۔

وہان پر ناظم کے کپڑے بھی پڑے تھے جسمین سے دو ایک کپڑے لیکر چپلانے چمپا کا بدن ڈھانپا اور یہ کہکر کہ میرے ساتھ آئین اوسے دکھاؤن جسنے تیری ایسی حالت کی چمپا کو ساتھ لیکر اوس بنگلہ آئی جہان چندر کانتا اور ناظم تھے ناظم کی طرف اشارہ کرکے چپلانے چمپا سے کہا یہی اسی نے تیرے ساتھ بھلائی کی تھی۔

چمپا کو ناظم کی صورت دیکھکر بڑا غصہ آیا اور چپلا سے کہا بہن اگر اجازت دو تو مین بھی دو چار کوڑے لگاکر اپنا غصہ نکال لون۔

چپلانے کہا ہان ہان جتنا جی چاہے اس موئے کو جوتیان لگاؤ۔ بس پھر کیا تھا چمپانے خوب جی بھر کوڑے ناظم کو لگائے ناظم گھبرا اوٹھا اور جی مین کہنے لگا خدا کرو سنگھ کو غارت کرے جسکی بدولت میری یہ حالت ہوئی۔

ناظم کو اوسی تہ خانے مین قید کر تینون محل کیطرف روانہ ہوئین۔

یہ باغ چھوٹا سا جسمین اوپر لکھی ہوئی سب باتین ہوئین محل کے قریب پُشت کی طرف تھا جو چندر کانتا کے ٹہلنے وہوا کھانے کے لئے بنوایا گیا تھا اس کے چارون طرف مسلمانون کا پہرہ ہونے کے سبب احمد اور ناظم کو اپنا کام کرنے کا موقع بخوبی ملا تھا۔

چوتھا بیان

تیج سنگھ بریندر سنگھ سے رخصت ہو کر بیجے گڈھ پہونچے اور چندر کانتا سے ملنے کی کوشش کرنے لگے مگر کامیابی نہوئی کیونکہ پہرے والے بڑی ہوشیاری کا پہرہ دیتے تھے تیج سنگھ سوچنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیئے چاندنی رات ہے اگر اندھیری رات ہوتی تو کمند ڈالکر محل کے اوپر جانیکی کوشش کیجاتی۔

آخر تیج سنگھ تخلیہ میں جا کر چوبدار کی صورت بن محل کی ڈیوڑھی پر آئے دیکھا کہ بہت سے چوبدار اور پیادے بیٹھے پہرہ دے رہے ہیں۔ ایک چوبدار سے کہا یار ہم بھی مہاراج کے نوکر ہیں چار مہینے سے مہاراج نے ہمکو اپنے اردلی میں نوکر رکھا ہے اس وقت فرصت تھی چاندنی رات کا مزہ دیکھتے ٹہلتے اِس طرف آنکلے تم لوگوں کو تمباکو پیتے دیکھکر جی میں آیا کہ چلو دو کش ہم بھی پی لیں انہوں نے کہا تمباکو کی مہک جیسی معلوم ہوتی ہو آپ لوگ بھی جانتے ہونگے۔

ہاں ہاں آئیے بیٹھئے تمباکو پیجیے۔ یہ کہکر چوبدار اور پیادوں نے حقہ تیج سنگھ کے آگے رکھا تیج سنگھ نے کہا میں ہندو ہوں حقہ تو نہیں پی سکتا ہاں ہاتھ سے ضرور پی لونگا۔ یہ کہکر چلم اوتار لیا اور پینے لگے۔

دو کش بھی تمباکو کے نہیں پیے تھے کہ کھانسنا شروع کیا اتنا کھانسا کہ تھوڑا سا پانی بھی منھ سے نکال دیا اور کہا میاں لوگ عجیب کڑوا تمباکو پیتے ہو میں تو ہمیشہ

سرکاری تمباکو پیتا ہون مہاراج کے حقہ بردار سے دوستی ہو گئی ہے وہ برابر مہاراج کے پینے والے تمباکو مین سے مجکو دیا کرتا ہے اب ایسی عادت پڑگئی ہے کہ سوائے اوس تمباکو کے کوئی تمباکو ہمین اچھا ہی نہین لگتا۔

آخر تیج سنگہ نے جو چوبدار بنے ہوئے تھے اپنے بٹوے مین سے ایک چلم تمباکو نکال کر دیا اور کہا لو تم بھی پی کر دیکھو کہ کیسا تمباکو ہے۔

چوبدارون نے مہاراج کے پینے کا تمباکو کبھی کاہے کو پیا ہوگا بلکہ خواب مین بھی نہ دیکھا ہوگا جھٹ سے ہاتھ پھیلا دیا اور کہا لاؤ بھائی بھلا تمہاری بدولت ہم بھی سرکاری تمباکو پی لین تم بڑے قسمت ور ہو کہ مہاراج کے ساتھ رہتے ہو تم خوب چین کرتے ہوگے۔ یہ کہکر نقلی چوبدار یعنی تیج سنگہ کے ہاتھ سے تمباکو لے لیا اور خوب ڈبل توا جاکر تیج سنگہ کے سامنے لائے۔

تیج سنگہ نے کہا تملوگ خوب سلگاؤ پھر ہمبھی پی لونگا۔

اب حقہ گڑگڑانے لگا اور ساتھ ہی ساتھ نہین بھی اوڑنے لگین۔

تھوڑی ہی دیر مین سب چوبدار اور پیادون کا سر گھومنے لگا یہان تک کہ جھکتے جھکتے سب اوندھے ہو کر گر پڑے اور بیہوش ہو گئے۔

اب کیا تھا بڑی آسانی سے تیج سنگہ پھاٹک کے اندر گھس گئے اور نظا باغ مین پہونچے دیکھا کہ ہاتھ مین روشنی لیئے سامنے سے ایک لونڈی آرہی ہے تیج سنگہ نے جلدی سے پاس جاکر اوسکے گلے میں کمند ڈالا اور ایسا جھونکا دیا

کہ وہ چون تک نکرسکی دھم سے زمین پر گر پڑی۔ تیج سنگھ نے فوراً بیہوشی کی دوا اوسکے ناک مین پھونک دی جب وہ بیہوش ہوگئی۔ اوسے وہان سے اوٹھا کنارے لیگئے۔ بٹوے سے سامان نکال موم بتی جلائی اور سامنے آئینہ رکھکر اوسیکی صورت کے مطابق اپنی صورت بنائی۔ اوسکو اسی جگہہ چھوڑا اوسی کا کپڑہ آپ پہن محل کی طرف روانہ ہوئے اور وہان پہونچے جہان چندرکانتا چپلا اور چمپا دس پانچ لونڈیون کے ساتھ بیٹھی ہوئی باتین کرتی تھین۔ تیج سنگھ بھی لونڈی کی صورت بنے ہوئے ایک کنارے جاکر بیٹھ گئے۔

تیج سنگھ کو دیکھکر چپلا بولی کیون کیتکی جس کام کے لئے مین نے تجھکو بھیجا تھا کیا وہ کام توکر آئی جو چپ چاپ آکر بیٹھ رہی۔

چپلا کی بات سنکر تیج سنگھ کو معلوم ہوا کہ جس لونڈی کو ہمنے بیہوش کیا ہے اور جسکی صورت بنکر آیا ہون اوسکا نام کیتکی ہے۔

تیج سنگھ۔ ہان کام کرنے تو مین گئی ہی تھی مگر راستہ مین ایک نیا تماشا دیکھہ تم سے کچھہ کہنے کیلئے لوٹ آئی ہون۔

چپلا۔ تو نے کیا دیکھا کہو۔ نقلی کیتکی نے کہا سبھون کو علیحدہ کرو تو تمہارے اور راجکماری کے سامنے وہ بات کہہ سناؤن۔

سب ہٹا دیئے گئے چندرکانتا چپلا اور چمپا رہگئین تب نقلی

کیتکی نے ہنس کر کہا کچھ انعام دو تو خوشخبری سناؤن -

چندرکانتا نے سمجھا کہ شاید کچھ بیریندرسنگھ کی خبر لائی ہو - مگر پھر سوچا تو آجتک کبھی بیریندرسنگھ کا نام بھی اسکے سامنے نہین لیا یہ معاملہ کیا ہے! کونسی خوشخبری ہے جسکے سنانے کے لئے یہ پہلے ہی انعام مانگتی ہے -

چندرکانتا نے کیتکی سے کہا ہان انعام دونگی کہہ تو سہی کیا خوشخبری لائی ہے ؟

کیتکی نے کہا کہ پہلے دیدو تو کہون نہین تو جاتی ہون یہہ کہکر اوٹھ کھڑی ہوئی -

کیتکی کے نخرے کو دیکھکر چپلا سے نہ رہا گیا کہا کیون رے کیتکی آج تجھکو کیا ہوگیا ہے کہ ایسی بڑھ بڑھ کے باتین کرتی ہے لگاؤن دو لات اوٹھ کے -

کیتکی نے کہا کیا مین تجھسے کمزور ہون جو تو لات لگاویگی اور مین چھوڑ دونگی ؟

اب تو چپلا سے نہ سہا گیا اور کیتکی کا جھونٹا پکڑنے کے لئے دوڑی یہانتک گتھم گتھا ہوگئین -

چپلا کا ہاتھ اتفاق سے نقلی کیتکی کی چھاتی پر جا لگا وہان کی صفائی دیکھہ گھبرا اوٹھی اور جھٹ الگ ہوگئی -

نقلی کیتکی۔ (ہنسکر) کیون بھاگ کیون گئین آؤ لڑو۔

چپلا کمر سے کٹار نکال سامنے اکڑتی ہوئی اور بولی ارے عیار سچ بتا تو کون ہے نہین تو ابھی جان سے لیتی ہون۔

اسکا جواب نقلی کیتکی نے چپلا کو کچھ نہ دیا اور بیریندر سنگھ کی چٹھی نکال چندر کانتا کے سامنے رکھدی چپلا کی نظر بھی اوس چٹھی پر پڑی اور خوب غور سے دیکھا بیریندر سنگھ کے ہاتھ کی لکھاوٹ دیکھ سمجھ گئی کہ یہ تیج سنگھ ہے کیونکہ سوا تیج سنگھ کے اور کسی کے ہاتھ بیریندر سنگھ چٹھی نہین بھیجینگے۔

یہ سوچ سمجھکر چپلا بہت شرمائی اور گردن نیچے کر چپ ہو رہی مگر جی مین تیج سنگھ کی صفائی اور چالاکی کی تعریف کرنے لگی بلکہ تیج سنگھ کی محبت نے اوسکے دل مین جگہ پکڑ لی۔

چندر کانتا نے بڑی محبت سے بیریندر سنگھ کا خط پڑھا اسکے بعد تیج سنگھ سے بات چیت کرنے لگی۔

چندر کانتا۔ کیون مزاج تو اونکا اچھا ہے۔

تیج سنگھ۔ مزاج کیا خاک اچھا ہوگا۔ کھانا پینا سب چھوٹ گیا روتے روتے آنکھین سوج گئین دن رات تمہارا دھیان ہے بغیر تمہارے ملے اونکو کب آرام ہے ہزار سمجھاتا ہون مگر کون سنتا ہے ابھی کل ہی تمہاری چٹھی لیکر مین گیا تھا آج پھر اونکی حالت دیکھکر پیچھا لوٹ آنا پڑا۔ کہتے تھے کہ مین

خود چلون گا کسی طرح سمجھا کر یہان آنے سے روکا اور کہا آج پھر مجکو جانے دو مین جا کر وہان بندوبست کر آؤن تب تمکو لیچلون گا جس مین کسی طرح کا نقصان نہو پھر کسیطرح سمجھ گئی اور تمہاری چٹھی کا جواب دے کر مجھے ادہر رخصت کیا۔

چندر کانتا۔ افسوس تم اونکو اپنے ساتھ نہ لائے۔ بھلا مین اونکا درشن تو کر لیتی دیکھو یہان کرورسنگھ کے عیارون نے کتنا ظلم مچا رکھا ہے کچھ کہا نہین جاتا والدکو مین بہت روکتی اور سمجھاتی ہون کہ کرورسنگھ کے دونون عیار میرے دشمن ہین مگر مہاراج کچھ نہین بن پڑتا کیونکہ کرورسنگھ نے اونکو اپنے قبضہ مین کر رکھا ہے میرے اور کمار کے ملاقات کاحال بہت کچھ بنا کر مہاراج کو نہ معلوم کس طرح سمجھا دیا ہے کہ مہاراج اوسے سچون کا بادشاہ سمجھ گئے ہین وہ ہردم مہاراج کا کان بھرا کرتا ہے اب میری کچھ بھی نہین سُنتے ہان آج بہت کچھ کہنے کا موقع ملا ہے کیونکہ آج میری پیاری سکھی چپلا نے ناظم کو اس پشت والے باغ مین گرفتار کیا ہے کل مہاراج کے سامنے اسکو لیجا کر تب کہونگی کہ آپ اپنے کرورسنگھ کی سچائی کو دیکھئے اگر میرے پہرے پر مقرر کیا تھا تو باغ کے اندر آنے کی اجازت اسے کس نے دیتی تھی یہ کہکر چندر کانتا نے بالکل حال ناظم کے گرفتار ہونے کا اور باغ کے تہ خانے مین قید کرنے کا تیج سنگھ سے کہہ سُنایا۔

تیج سنگھ چپلا کی چالاکی سنکر حیران ہوے اور دل مین اوسکو پیار کرنے لگا کچھ سوچنے کے بعد بولا چپلا نے چالاکی تو خوب کی مگر دھوکا کھا گئی۔

یہ سنکر چپلا حیران ہوئی کہ یا رام مین نے کیا دہوکا کھایا کچھ سمجھ مین نہین آتا آخر نہ رہا گیا تیج سنگہ سے پوچھا جلدی بتاؤ مین نے کیا دہوکا کھایا۔ تیج سنگہ نے کہا کیا تم اس بات کو نہین جانتی تھتین کہ جب ناظم باغ مین پہونچا تو احمد بھی ضرور وہان آیا ہوگا۔ پھر باغ ہی مین ناظم کو کیون چھوڑ دیا تمکو مناسب تھا کہ جب اوسکو گرفتار کیا تھا تو محل مین لاکر قید کرتین یا اوسیوقت مہاراج کے پاس بھجوا دیتین اب ضرور احمد ناظم کو چھوڑا لے گیا ہوگا۔

اتنی بات سنتے ہی چپلا کے ہوش اوڑ گئے اور بہت شرمندہ ہوکر بولی سچ بڑی بھاری غلطی ہوئی اس بات کا کسی نے بھی خیال نہ کیا۔

تیج سنگہ۔ اور کوئی کیون خیال کرتا تم تو چالاک بنی ہو عیارہ کہلاتی ہو اسکا خیال تمکو ہونا چاہیے کہ دوسرونکو جاکر دیکھو بھی تو ہے یا نہین۔

چپلا۔ دوڑتی ہوئی باغ کی طرف گئی تہ خانے کے پاس جاکر دیکھا تو دروازہ کھلا پڑا ہے۔ بس پھر کیا تھا یقین ہوگیا کہ ناظم کو احمد چھوڑا لے گیا تہ خانہ کے اندر جاکر دیکھا تو خالی پڑا ہے۔ اپنی بیوقوفی پر افسوس کرتی ہوئی لوٹ آئی اور بولی حقیقت مین احمد ناظم کو چھوڑا لے گیا۔

تیج سنگہ نے چھیڑنا شروع کیا کہ بڑی عیارہ بنی تھین کہتی ہین کہ ہم چالاک ہین یہ نہین وہ وہین بس ایک ادنی عیار نے ناکون دم کر ڈالا۔

چپلا۔ جھنجھلا اوٹھی اور چڑھکر بولی کہ چپلا نام نہین جو ابکی دونون کو گرفتار

کرکے اسی کمرے مین لا بے حساب جوتیان نہ لگاؤن۔

تیج سنگھ نے کہا بس تمہاری کاریگری دیکھی گئی دیکھو اب مین کیسے ایک ایک کو گرفتار کرکے اپنے شہر لیجا کے قید کرتا ہون۔

اسکے بعد تیج سنگھ نے اپنے آنے کا پورا حال چندر کانتا اور چپلا سے کہہ سنایا اور یہ بھی تبلا دیا کہ فلان جگہہ پر مین کیتکی کو بیہوش کرکے ڈال آیا ہون تم جا کر اوسے اوٹھالانا اوسکے کپڑے مین نہ دونگا کیونکہ اسی صورت سے باہر چلا جاتا ہون اور دیکھو سوائے تم تینون آدمیون کے یہ سب حال اور کسیکو نہ معلوم ہو نہین تو سب کام ہی بگڑ جائیگا۔

چپلا اور چندر کانتا نے بھی تیج سنگھ سے تاکید کی کہ دوسرے تیسرے تم ضرور یہان آیا کرو تمہارے آنے سے ڈھارس بنی رہتی ہے۔

بہت اچھا مین ایسا ہی کرونگا یہ کہکر تیج سنگھ چلنے کو تیار ہوئے چندر کانتا اونھین جاتے دیکھکر رونے لگی اور بولی کیون تیج سنگھ کیا میری قسمت مین کمار کی ملاقات نہین بدی ہے اتنا کہتے ہی گلا بھر آیا اور پھوٹ پھوٹ رونے لگی۔

تیج سنگھ نے بہت سمجھایا کہ دیکھو یہ سب بکھیڑا اسی واسطے کیا جاتا ہے جسمین تمہارے اونکے ہمیشہ کے لئے ملاقات ہو اگر تم ہی گھبراؤگی تو کیسے کام چلیگا یہ سب سمجھا بوجھا کر چندر کانتا کو چپ کرایا اور وہان سے روانہ ہوکر کیتکی ہی کی صورت مین دروازہ پر آئے دیکھا کہ دو چار پیادے تو ہوش مین آئے ہین باقی کوئی چت پڑا ہے کوئی

اوندھا پڑے کوئی اوٹھاتو ہے مگر پھر بھی جھکا ہی جاتا ہے۔ نقلی کیتکی نے ڈپٹ کر دربانون سے کہا کہ تملوگ پہرا دیتے ہوکہ زمین سونگہتے ہو اتنی افیون کیون کھاتے ہو کہ آنکھین نہین کھلتین اور سوتے ہو تو مُردے سے بازی لگاکر۔ دیکھو تو مین بڑی رانی سے کہکر تمہاری کیا دسا کراتی ہون۔

جو چوبدار ہوش مین آچکے تھے کیتکی کی بات سنکر سُن ہوگئے اور خوشامد کرنے لگے۔

دیکھو کیتکی معاف کرو آج ایک نالائق سرکاری چوبدار نے آکر دھوکا دیکر ایسا زہریلہ تمبا کو پلایا کہ ہملوگو نکی یہ حالت ہوگئی۔ اوس پاجی نے تو جان ہی مارنا چاہا تھا اللہ نے بچالیا نہین تو مارنے مین کیا چھوڑا تھا دیکھو روز ایسا نہین ہوتا تھا آج دھوکا کھاگئے۔ ہم ہاتھ جوڑتے ہین آگے کبھی ایسا دیکھنا جو چاہو سزا کرنا۔

نقلی کیتکی نے کہا اچھا آج تو مین چھوڑ دیتی ہون مگر خبردار جو پھر کبھی ایسا ہوا یہ کہتے ہوئے ریتع سنگھ باہر نکل گئے ڈر کے مارے کسی نے یہ بھی نہ پوچھا کہ کیتکی تو کہان جاتی ہے ۔

پانچوان بیان

احمد نے جو باغ کے ایک درخت پر بیٹھا تھا دیکھا کہ چپلا نے ناظم کو گرفتار کرلیا اور محل مین چلی گئی۔ سوچنے لگا کہ چندکانتا چپلا اور چمپا یہی تینون تو محل مین گئی ہین ناظم ان

اِن سبھوں کے ہمراہ نہین گیا ضرور اِس باغیچہ مین کہین قید ہوگا یہ سوچکر احمد درخت سے اوترکر ادہر ادہر ڈہونڈہنے لگا۔ جب اوس تہ خانہ کے قریب پہونچا جہین ناظم قید تھا تو اندر سے آواز چلّانے کی آئی جسے سنکر اوس نے پہچان لیا کہ ناظم کی آواز ہے تہ خانہ کے کواڑ کھول اندر گیا۔ ناظم کو بندھا پاکر فورًا اوسکی رسی کہولڈالی اور تہ خانہ سے باہر لایا اور بولا چلو جلدی اس باغ کے باہر ہوجائین تب سب حال سُنین کہ کیا ہوا۔

ناظم اور احمد باغیچہ کے باہر آئے اور چلتے چلتے آپسمین بات چیت کرنے لگے ناظم نے چپلا کے ہاتھ پھنس جانے اور کوڑے کھانے کا پورا حال کہا۔ احمد بولا بھائی ناظم اب پہلے جب تک چپلا کو ہم لوگ نہ پکڑلینگے کوئی کام نہوگا۔ کیونکہ چپلا بڑی چالاک ہے اور دہیرے دہیرے چمپا کو بھی اِس کام مین تیز کررہی ہے۔ اگر یہ گرفتار نہ کیجائیگی تو تہوڑے دنون مین ایک کے دو ہوجائینگی۔ یعنی چنپا بھی اِس کام مین چالاک ہوکر چپلا کا ساتھ دینے لائق ہوجائیگی۔

ناظم۔ ٹھیک ہے اب آج تو کوئی کام نہین ہوسکتا مُشکل سے جان بچی کل پہلے یہی کام کرنا ہے جس طرح ہوسکے چپلا کو پکڑنا اور ایسی جگہہ چھپانا کہ جہان پتا ہی نہ لگے اور اپنے اوپر بھی کسیکو شک نہو۔

یے دونون آپسمین آہستہ آہستہ باتین کرتے چلے جاتے تھے تھوڑے ہی دیر مین محل کے اگلے دروازیکے پاس پہونچے دیکھا کہ کیتکی جو چندرکانتا کی لونڈی ہے

چلی آتی ہے۔

تیج سنگھ جو کیتکی کے بھیس مین چلے جاتے تھے ناظم اور احمد کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور سوچنے لگے کہ بڑے موقع پر یہ دونون ملگئے ہین اور اپنی بھی صورت اچھی ہی اس وقت اِن لوگون سے کچھ کھیل کرنا چاہیئے بن پڑے تو دونون کو نہین ایک کو تو ضرور پکڑنا چاہیئے۔

تیج سنگھ۔ جان بوجھکر اِن دونون کے قریب سے ہوکر نکلے ناظم اور احمد نے کیتکی کو دیکھا کہ کہین چلی جاتی ہے یے دونون بھی یہ سوچکر اوسکے پیچھے پیچھے چلے کہ دیکھین کہان جاتی ہے۔

نقلی کیتکی (تیج سنگھ) نے پھرکر دیکھا اور کہا کہ تملوگ ہمارے پیچھے کیون چلے آتے ہو جس کام پر مقرر ہو اوس کام کو کرو۔ احمد نے کہا کس کام پر مقرر ہین کیا کام کرین تم کیا جانتی ہو۔

کیتکی نے کہا مین سب جانتی ہون تم وہی کام کرو ہی کام کرو جسین چپلا کے ہاتھ کی جوتیان نصیب ہون جس جگہہ تمہاری مددگار ایک لونڈی تک نہین ہے وہان تمہارے کئے کیا ہوگا۔

ناظم اور احمد کیتکی کی بات سنکر دنگ ہوگئے اور سوچنے لگے کہ یہ بڑی چالاک لونڈی ہے اگر ہملوگون کے میل مین آجائے تو بڑا کام نکلے اور اسکی باتون سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کچھہ لالچ دینے پر ضرور ہملوگونکا ساتھ دیگی۔

ناظم نے کہا کیتکی ہم لوگون کا کام ہی چالاکی کرنیکا ہے ہم لوگ اگر پکڑ جانے اور مرنے مارنے سے ڈرین تو کام نہ چلے اور اسیکی پیدا کھاتے ہین ۔ بات بات مین ہزارون روپئے انعام کے ملتے ہین ۔ خدا کی مہربانی سے تمہارے ایسے مددگار بھی ملجاتے ہین ۔ جیسے آج تم ملگئین اب تمکو مناسب ہے کہ میری مدد کرو جو کچھہ ملیگا اوسمین ہم تمکو بھی حصہ دینگے ۔

کیتکی نے کہا سنو مین امید کے اوپر جان دینے والی نہین ہون وے کوئی دوسرے ہونگے مین تو پہلے لیکر کام کرتی ہون ہان اِس وقت اگر کچھہ مجکو دو تو مین ابھی تیج سنگھ کو تمہارے ہاتھ گرفتار کرادیتی ہون نہین تو جاؤ جو تم کرتے ہو کرو ۔

تیج سنگھ کا گرفتاری کا نام سُنتے ہی اِن دونون کی طبیعت خوش ہوگئی ناظم نے کہا اگر آج تیج سنگھ کو پکڑادو تو جو کہو تمکو دین ۔

کیتکی ۔ ایک ہزار روپئے سے کم مین ہرگز نہ لونگی اگر منظور ہو تو لاؤ روپئے میرے سامنے رکھو ۔

ناظم ۔ اب اِس وقت آدھی رات کو مین روپئے کہان سے لاؤن ہان کل ضرور دیدونگا ۔

کیتکی ۔ ایسی باتین مجھہ سے نہ کرو مین پہلے ہی کہہ چکی ہون کہ مین ادھار سودا نہین کرتی لو مین جاتی ہون ۔

ناظم۔ (آگے سے روک کر) سنو تو تم خفا کیون ہوتی ہو۔ اگر تمکو ہملوگونکا اعتبار نہو تو تم اس جگہہ ٹھہرو ہملوگ جاکر روپئے لے آتے ہین۔

کیتکی۔ اچھا ایک آدمی یہان میرے پاس رہو۔ اور ایک آدمی جاکر روپئے لے آوے۔

ناظم۔ اچھا احمد یہان تمہارے پاس ٹھہرتا ہے ہم جاکر روپئے لے آتا ہون۔

یہ کہکر ناظم نے احمد کو تو اوسی جگہہ چھوڑا اور آپ خوشی خوشی گرورسنگہ کی طرف روپئے لینے کو چلا۔

ناظم کے چلے جانے کے تھوڑی دیر بعد تک کیتکی اور احمد ادہر اودہر کی باتین کرتے رہے بات کرتے کرتے کیتکی نے دو چار الائچی بٹوے سے نکالکر احمد کو دیا اور آپ بھی کھایا۔ احمد کو تیج سنگہ کے پکڑے جانے کی امید مین اتنی خوشی تھی کہ کچہہ نہ سوچ سکا اور الائچی کھا گیا۔ تھوڑی ہی دیر مین اوسکا سر گھومنے لگا تب تو احمد سمجھہ گیا کہ بیشک یہ کوئی عیار ہے اسنے دہوکا دیا جھٹ کمر سے خنجر کھینچ بغیر کچہہ کہے کیتکی کو مارا کیتکی تو پہلے ہی سے ہوشیار تھی داو بچا کر احمد کی کلائی پکڑلی احمد کچہہ کر نہ سکا بلکہ اور بھی جلدی بیہوش ہو کر گر پڑا تیج سنگہ نے اوسکی مشکین باندہ ایک چادر مین گٹھری کس پیٹھہ پر لاد لوگڈہ کا راستہ لیا۔ خوشی کے مارے جلدی جلدی قدم بڑہاتا چلا گیا اور یہ بھی خیال کہ کہین ایسا نہو ناظم آجائے [illegible]

ادہر ناظم روپئے لینے کے لئے گیا تو سیدہے گرورسنگہ کے مکان پر پہونچا اوس وقت گرورسنگہ گہری نیند مین سورہا تھا جاتے ہی ناظم نے اوسکو جگایا۔

گرورسنگہ نے پوچہا ناظم کیا ہے جو اس وقت تمنے آکر مجہے اوٹھایا۔

ناظم نے گرورسنگہ سے اپنی پوری کیفیت یعنے چندرکانتا کے باغ مین جانا اور گرفتار ہوکر کوڑے کھانا احمد کا چہوڑالانا پھر وہان سے روانہ ہونا راستہ مین کیتکی سے ملنا اور ہزار روپئے پر تیج سنگہ کو پکڑادینے کی بات چیت طے کرنا سب حال خلاصہ کہہ سنایا۔

گرورسنگہ نے ناظم کے پکڑے جانے کا حال سُنکر کچہہ تو افسوس کیا مگر پیچھے تیج سنگہ کے گرفتار ہونے کی امید سُنکر اوچہل پڑا اور بولا لو ہزار روپئے دیتا ہون بلکہ مین خود تمہارے ساتھ چلتا ہون یہہ کہکر ہزار روپئے صندوق سے نکال لئے اور ناظم کے ساتھ ہولیا۔

جب ناظم گرورسنگہ کو ساتھ لیکر وہان پہونچا جہان احمد اور کیتکی کو چہوڑ گیا تھا تو دونون مین سے کوئی بھی نہ ملا بس ناظم تو سُن ہوگیا اور اوسکے مُنہہ سے جھٹ یہ بات نکل پڑی کہ دہوکا ہوا۔

گرورسنگہ۔ کہو ناظم کیا ہوا۔

ناظم۔ کیا کہین کیتکی نہین کوئی عیّار تھا۔ جسنے پورا دہوکا دیا اور احمد کو تو لے ہی گیا۔

گرور سنگھ۔ خوب۔ تم باغ مین چپلا کے ہاتھ سے پٹ ہی چکے تھے احد باقی تھا۔ سو وہ بھی اِس وقت کہین جوتے کھاتا ہوگا۔ چلو چھٹی ہوئی۔

ناظم نے شک مٹانیکے لیے تھوڑی دیر تک اِدھر اُدھر کھوج کیا آخر روتے پیٹتے دونوں نے گھر کا راستہ لیا ؞

چھٹوان بیان

تیج سنگھ کو نوگڈھ کی طرف رخصت کرکے بیریندر سنگھ اپنے محل مین آئے مگر کسی کام مین اونکا دل نہ لگتا تھا۔ ہر دم چندر کانتا کی یاد مین سر جھکائے بیٹھے رہنا۔ کبھی کبھی جب بڑا لاپاتا تو چندر کانتا کی تصویر اپنے سامنے رکھکر باتین کیا کرتا یا پلنگ پر لیٹ منہہ ڈھانپ خوب رونا۔ یہی اونکا کام تھا۔ اگر کوئی کچھہ پوچھتا تو باتین بنا دیتے۔ بیریندر سنگھ کے باپ سوریندر سنگھ کو سب حال بیریندر سنگھ کا معلوم تھا مگر کیا کرتے کچھہ بس نہین چلتا تھا۔ کیونکہ بجے گڈھ کا راجہ اِن سے بہت زبردست اور ہمیشہ انپر حکومت رکھتا تھا۔

بیریندر سنگھ نے تیج سنگھ کو بجے گڈھ جاتے وقت کہدیا تھا کہ تم آج ہی لوٹ آنا۔ ۱۲ بجے رات تک۔ بیریندر سنگھ نے تیج سنگھ کی راہ دیکھی جب وہ نہ آئے۔ اونکی گھبراہٹ اور بھی زیادہ ہوئی۔ آخر کسی طرح اپنے کو سنبھال کر مسہری پر گرکے اور لیٹے لیٹے

دروازے کیطرف دیکھنے لگے۔ سویہ اہوا ہی چاہتا تھا کہ تیج سنگہ پیٹھ پر گٹھر باندھے ہوئے پہنچے پہرے والے اس حالت مین تیج سنگہ کو دیکھکر حیران ہے۔ مگر خوف سے کچھ کہہ نہین سکتے تھے۔ تیج سنگہ نے بیریندر سنگہ کے کمرے مین پہونچکر دیکھا کہ ابھی تک وہ جاگ رہے ہین۔ بیریندر سنگہ تیج سنگہ کو دیکھتے ہی اوٹھکھڑے ہوئے اور بولے کہو بھائی کیا خبر لائے۔

تیج سنگہ نے وہان کا سب حال کہہ سنایا چندر کانتا کی چٹھی ہاتھ مین رکھدی احمد کی گٹھری کھولکر تیج سنگہ کو دکھلایا اور کہا یہ چٹھی ہے۔ یہ سوغات۔

بیریندر سنگہ بہت خوش ہوئے۔ کئی مرتبہ چٹھی کو پڑھا۔ اور آنکھون سے لگایا۔ پھر تیج سنگہ سے کہا سنو بھائی۔ اس احمد کو ایسی جگہہ رکھو جہان کسیکو معلوم نہو۔ اگر جے سنگہ کو خبر لگیگی تو فساد بڑھ جائیگا۔

تیج سنگہ۔ اس بات کو تو مین پہلے سے سوچ چکا ہون۔ اسکو ایک پہاڑ کی کھوہ مین رکھ آتا ہون جسکو مین ہی جانتا ہون۔

یہ کہکر تیج سنگہ نے پھر احمد کی گٹھری باندھی اور ایک پیادہ کو بھیجکر دیبی سنگہ نامی ایک عیار کو بلوایا۔ جو تیج سنگہ کا شاگرد اور دلی دوست اور رشتہ مین سالا بھی تھا۔ اور عیاری کے فن مین تیج سنگہ سے کسی طرح کم نہ تھا۔ جب دیبی سنگہ آگئے تیج سنگہ نے احمد کی گٹھری اپنے پیٹھ پر لادی اور دیبی سنگہ سے کہا آؤ ہمارے ساتھ چلو تم سے ایک کام ہے۔ دیبی سنگہ نے کہا استاد یہ گٹھری مجکو دو مین لے چلونگا

میرے رہتے یہ کام آپکو اچھا نہیں لگتا۔ آخر دیبی سنگھ نے وہ گٹھری اپنے پیٹھ پر لادلی۔ اور تیج سنگھ کے پیچھے پیچھے چل نکلا۔

شہر کے باہر ہو جنگل پہاڑون گھوم گھومتے اور پیچیلے راستون سے جاتے جاتے دو کوس کے قریب ہو کر ایک اندہیرے کھوہ مین گھسے۔ تھوڑی دور چلے جانیکے بعد پھر روشنی ملی۔ وہان جاکر ٹھہر گئے۔ اور دیبی سنگھ کو کہا گٹھری رکھدو۔

دیبی سنگھ۔ یہ تو عجیب جگہہ ہے۔ آج تک مین کبھی اِس طرف نہین آیا اور کوئی آبھی نہین سکتا۔ اگر کوئی آوے بھی تو یہان سے جانا مشکل ہو۔

تیج سنگھ۔ سُنو دیبی سنگھ اِس جگہہ کو سوائے ہمارے کوئی نہین جانتا۔ تمکو اپنا دلی دوست سمجھکرلے آیا ہون۔ تمہین ابھی بہت کچھ کام کرنا ہوگا۔

دیبی سنگھ۔ مین تمہارا تابعدار ہون تم اوستاد ہو۔ کیونکہ عیاری تمہین نے مجکو سکھائی ہے۔ اگر میرے جان کی بھی ضرورت پڑے تو مین دینے کو تیار ہون +

تیج سنگھ نے کہا سُنو جو باتین تم سے کہتا ہون اوسے اچھی طرح یاد رکھو۔ یہ جو سامنے اندر کا دروازہ دیکھتے ہو اُسکا کھولنا سوا میرے کوئی بھی نہین جانتا یا میرے اوستاد جنھون نے مجکو عیاری سکھائی جانتے تھے۔ اب تو وے ہین نہین مر گئے

اِس وقت سوائے میرے کوئی نہین جانتا اور مین تمکو اِسکا کھولنا بتلا دیتا ہون
جس جس کو مین پکڑکے لایا کرونگا۔ اِسمین لیجاکر قید کیا کرنا جسمین کسیکو معلوم نہو اور
کوئی چھوڑ اکر بھی نہ لیجا سکے۔ اِسمین قید کرنے سے قیدیون کے ہاتھ پیر باندھنے کی
بھی ضرورت نہین رہے گی۔ صرف حفاظت کے لئے ایک خلاصی بیڑی اونکے پیرمین
ڈال دینی پڑے گی۔ جسمین دہیرے دہیرے چل بھی سکین۔ قیدیون کے کھانیکی
بھی فکر تمکو نہین کرنی پڑے گی۔ کیونکہ اِسکے اندر ایک چھوٹی سی قدرتی نہر ہے۔
جسمین برابر پانی رہتا ہے۔ اور میوے کے درخت بھی بہت ہین۔ اِس قیدی کو
اِسمین قید کرتے ہین بعد اِسکے تم مہاراج سے یہ بہانہ کرکے کہ آجکل مین بیمار رہتا ہون
اگر ایک مہینہ کی چھٹی ملے تو آب وہوا بدل آؤن مہینہ بھر کی چھٹی لو مین تمہین
کوشش کرکے چھٹی دلا دونگا۔ تب تم صورت بدل کر بیجے گڈھ جاؤ۔ اور برابر
وہان رہکر ادھر اودھر کی خبر لیا کرو۔ جو کچھہ حال ہو مجھہ سے کہا کرو۔ جب موقع
دیکھنا تب بدمعاشون کو گرفتار بھی کر لینا۔ اور اِسی جگہہ اونکو لاکر قید کر دینا۔
اور بھی بہت سی باتین دیوی سنگھ کو سمجھانیکے بعد تیج سنگھ دروازہ کھولنے چلے۔
دروازہ کے اوپر ایک بڑا سا چہرہ شیر کا بنا ہوا تھا جسکے منہہ مین ہاتھہ
بخوبی جا سکتا تھا۔ تیج سنگھ نے دیوی سنگھ سے کہا کہ اِس چہرے کے منہہ مین ہاتھہ ڈالکر
اِسکی زبان باہر کھینچو۔ دیوی سنگھ نے ویسا ہی کیا اور ہاتھہ بھر زبان باہر کھینچ
لایا اوسکے کھینچتے ہی ایک آواز ہوئی۔ اور دروازہ کھل گیا۔ اندر کی کوٹھری

لئے ہوئے دونوں اندر گئے۔ دیبی سنگھ نے دیکھا کہ خوب خلاصی جگہہ بلکہ کوس بھر کا صاف میدان چارون طرف اونچی اونچی پہاڑیان جنپر کسی طرح آدمی چڑھ نہین سکتا تھا بیچ مین چھوٹا سا جھرنا پانی کا بہ رہا ہے۔ اور بہت سے جنگلی میوون کے درختون سے عجب سوہاونی جگہہ معلوم ہوتی ہے۔ چارون طرف کی پہاڑیان نیچے سے اوپر چھوٹے چھوٹے کرجنی (گھونگھچی) بیر مکوییچے۔ اور چیرونجی وغیرہ گھنے درخت سے بھرے ہوئے ہین۔ بڑے بڑے ڈھوکے پتھر کے مست ہاتھی کی طرح دکھلائی دیتے ہین۔ اوپر سے بھی پانی گر رہا ہے جسکی آواز بہت بھلی معلوم ہوتی تھی۔ ہوا چلنے سے پیڑون کی گھن گھناہٹ۔ اور پانی کی آواز بیچ بیچ مین مورونکا شور اور بھی دل کو کھینچے لیتا تھا۔ نیچے جو چشمہ پانی کا مغرب سے مشرق کیطرف گھومتا ہوا بہ رہا تھا اوسکے دو طرف جامن کے پیڑ لگے ہوئے تھے اور پکے پکے جامن اوس چشمہ کے پانی مین گر رہے تھے۔ پانی بھی چشمہ کا اتنا صاف کہ زمین دکھلائی دیتی تھی۔ کہین ہاتھ بھر اور کہین کمر برابر کہین اِس سے بھی زیادہ تھا۔ کہین کہین پہاڑون مین قدرتی کھوہ بنے تھے جسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ ایشور نے یہان مسیلانیونکے رہنے کے لئے کوٹھریان بنا دی ہین۔ پہاڑیان چارون طرف کی نونین بہ نسبت نیچے کے اوپر سے زیادہ کھلا ہو تھین اوپر بادل کے ٹکڑے چھوٹے چھوٹے شامیانون کا مزا دے رہے تھے۔ یہ جگہہ ایسی دلچسپ تھی کہ برسون رہتے پر بھی کسیکی طبیعت کبھی نہ گھبراوے۔ بلکہ خوشی معلوم ہو

صبح ہوگئی آفتاب نکل آیا۔ تیج سنگہ نے احمد کی گٹھری کھولی اور اوسکا بٹوا عیاری کا اور خنجر جو کمر سے بندھا تھا لے لیا اور ایک بیڑی اوسکے پیر مین ڈالنے بعد ہوشیار کیا۔ جب احمد ہوش مین آیا اپنے کو عجب دلچسپ میدان مین دیکھا۔ اوسکو یقین ہوگیا کہ مین مرگیا ہون اور فرشتے مجکو یہان لے آئے ہین۔ لگا کلمہ شہادت پڑہنے۔

تیج سنگہ کو اوسکے کلمہ پڑہنے پر ہنسی آئی۔ بولے میانصاحب آپ ہمارے قیدی ہین ادہر دیکھئے۔ احمد نے تیج سنگہ کی طرف دیکھا پہچانتے ہی جان سوکھ گئی سمجھگیا کہ تب نہ مرے تھے تو اب مرے۔ بی بی کشتی کی صورت آنکہون کے سامنے پھر گئی خوف نے اوسکا گلا دبا دیا کہ ایک حرف منہہ سے نکلنے نہ دیا۔

احمد کو اسی میدان مین چشمہ کے کنارے چھوڑ دونون عیار باہر آئے تیج سنگہ نے دیبی سنگہ سے کہا کہ اس شیر کی زبان جو تمنے باہر کھینچ لی تھی اسکے منہہ مین ڈالدو۔ دیبی سنگہ نے ویسا ہی کیا۔ زبان اوسکے منہہ مین ڈالتے ہی بڑے زور سے دروازہ بند ہوگیا۔ اور دونون آدمی اوس پچھلی راہ سے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔

پہر بہر دن چڑہا ہوگا جبکہ یہ دونون لوٹکر بیریندر سنگہ کے پاس پہونچے بیریندر سنگہ نے پوچھا کہ احمد کو کہان قید کرنے لیگئے تھے جو اتنی دیر لگی۔ تیج سنگہ نے جواب دیا کہ ایک پہاڑی کی کھوہ مین قید کر آیا ہون آج آپکو بھی وہ جگہہ دکھلادونگا

اب میری رائے ہے کہ دیبی سنگھ تھوڑے دن بھیس بدلکر بیچ گڈھ میں ایسا کرنے سے مجکو بڑی مدد ملیگی اِسکے بعد وے سب باتین بھی بیریندر سنگھ کو سُنائین جو کھوہ مین دیبی سنگھ کو سمجہائی تھین۔ اور رائے ٹہری تھی۔ بیریندر سنگھ نے اوسے بہت پسند کیا۔

اشنان پوجا معمولی کامون سے فرصت پاکر دیبی سنگھ کو ساتھ لئے راجہ دربار مین گئے۔ دیبی سنگھ نے چھٹی کے لئے عرض کیا۔ راجہ دیبی سنگھ کو بہت چاہتے تھے چھٹی دینا منظور نہ تھا کہنے لگے یہان ہی ہم تمہاری دوا کرا دینگے۔ آخر بیریندر سنگھ اور تیج سنگھ کی سفارش سے رخصت دی۔ دربار برخاست ہونے پر بیریندر سنگھ راجہ کے ساتھ محل مین چلے گئے۔ اور تیج سنگھ اپنے باپ جیت سنگھ کے ساتھ گھر آئے۔ دیبی سنگھ کو بھی لائے۔ اور سفر کی تیاری کراکے اونکو روانہ کردیا۔ جاتے وقت اور بھی کئی باتین سمجہا دین۔

دوسرے دن تیج سنگھ اپنے ساتھ بیریندر سنگھ کو اوس گھاٹی مین لیگئے جہان احمد کو قید کیا تھا۔ کمار اوس جگہہ کو دیکھکر بہت ہی خوش ہوئے اور بولے بھائی اِس جگہہ کو دیکھکر میرے دل مین بہت سی باتین پیدا ہوتی ہین۔ تیج سنگھ نے کہا ہان مین آپ سے بھی زیادہ حیران تھا۔ مگر گروجی نے کچھہ حال یہان کا سمجہا کر میری دلجمعی کردی تھی جو کسی دوسرے وقت آپسے کہونگا۔

بیریندر سنگھ اِس بات کو سُنکر اور بھی حیران ہوئے۔ اوس گھاٹی کی

کیفیت جاننے کیلئے ضد کرنے لگے۔ آخر تیج سنگھ نے وہان کا حال جو کچھ اپنے
استاد سے سنا تھا کہا جسے سنکر بیریندر سنگھ بہت ہی خوش ہوئے۔
تیج سنگھ نے بیریندر سنگھ سے کیا کہا۔ وہ اتنے خوش کیون ہوئے اور وہ کہانی
کیسی تھی۔ یہ دوسرے وقت موقع پر بیان کیا جائیگا۔
یہ دونون وہان سے روانہ ہو کر اپنے مکان پر آئے۔ کمار نے کہا بھائی اب تو
میرا حوصلہ بہت بڑھ گیا اور یہی جی مین آتا ہے کہ جے سنگھ سے لڑ جائیے۔ تیج سنگھ نے
کہا ہان تمہارا حوصلہ ٹھیک ہے۔ مگر جلدی کرنے سے چندر کانتا کی جان کا خوف ہے
کیون گھبراتے ہو دیکھو تو کیا ہوتا ہے۔ کل مین پھر جاؤنگا اور معلوم کرونگا کہ احمد
کے پکڑے جانے سے دشمنون کی کیا کیفیت ہوئی۔ پھر دوسری دفعہ آپ کو لے چلونگا۔
بیریندر سنگھ نے کہا نہین ابکی مین ضرور چلونگا۔ ایسا کیا ایک دم سے ڈرپوک کی طرح
بیٹھ رہنا مردون کا کام نہین ہے۔
تیج سنگھ نے کہا اچھا چلئے برتا ہی کیا ہے۔ مگر ایک کام ہونا ضرور ہے وہ یہ کہ
مہاراج سے پانچ چار روز کے لئے شکار کی اجازت لیجئے۔ اور اپنے سرحد پر خیمہ ڈیرہ
ڈال دیجئے۔ وہان سے کل دو ہائی کوس چندر کانتا کا محل رہ جائیگا تب کسی طرح
کا موقع مل جائیگا۔ اس بات کو بیریندر سنگھ نے بہت پسند کیا۔ اور یہ رائے پکی ٹھہری۔
کئی دن بعد بیریندر سنگھ نے شکار کے لئے آٹھ دن کی اجازت لے لی اور تھوڑے
سے اپنے دلی دوستون کو جو خاص ان ہی کے خدمتی تھے اور انکو جان سے زیادہ

چاہتے تھے۔ ساتھ لیکر روانہ ہوے۔ تھوڑا سا دِن باقی تھا جب نوگڈھ وجی گڈھ
کے سیوانہ پر اِن لوگون کا ڈیرہ پڑگیا۔ رات بھر وہان مقام رہا۔ اور یہ رائے
ٹھہری کہ پہلے تیج سنگھ جاکر حال چال لے آوین *

ساتوان بیان

احمد کے پکڑ جانے سے ناظم بہت رنجیدہ ہوگیا۔ اور کُرور سنگھ کو تو اپنے ہی
فکر پڑگئی کہ تیج سنگھ مجھکو بھی نہ پکڑ لیجائے۔ اِس خوف سے وہ ہر دم چوکنا
رہتا تھا۔ مہاراج جے سنگھ کے دربار مین روز جاتا اور بیریندر سنگھ کی طرف سے
اونکو بھڑکایا کرتا۔

ایک دن ناظم نے کُرور سنگھ کو یہ صلاح دی کہ جس طرح ہو سکے اپنے باپ
کپتھ سنگھ کو مار ڈالو۔ اوسکے مرنے بعد جے سنگھ ضرور تمکو اپنا وزیر بنا وے گا۔
اوسوقت تمہاری حکومت ہو جانے سے کام بہت جلدی ہوگا۔ آخر کُرور سنگھ
نے زہر دلوا کر اپنے باپ کو مروا ڈالا۔ مہاراج نے کپتھ سنگھ کے مرنے پر افسوس
کیا۔ کئی دِن دربار مین نہ آئے۔ شہر مین کپتھ سنگھ دیوان کے مرنے کا غم چھا گیا۔
کُرور سنگھ نے ظاہر مین تو اپنے باپ کے مرنے کا بہت ماتم کیا اور بارہ روز کے
واسطے الگ بستر جمایا۔ دن بھر تو اپنے باپ کو روتا مگر ناظم کیساتھ بیٹھ چندرکانتا کے ملنے و تیج سنگھ
اور بیریندر سنگھ کو گرفتاری کی فکر کرتا۔ انھین دنون بیریندر سنگھ نے شکار کے بہانہ بجے گڈھ کی سرحد پر خیمہ ڈالدیا

تھا جسکی خبر ناظم ذکر ورسنگہ کو پہونچائی اور کہا کہ بیریندر سنگھ ضرور چندر کانتا کی فکر مین آیا ہے افسوس اِس وقت احمد نہوا نہین تو بڑا کام نکلتا۔ خیر دیکھا جائے گا۔ یہ کہکر کرورسنگہ سے رخصت ہوا اور بالا دوئی کے واسطے چلا گیا۔

تیج سنگہ بیریندر سنگہ سے رخصت ہوکر بجے گڈہ پہونچے۔ دیوان کے مرنے اور شہر بھر مین غم چھا جانیکا حال لیکر بیریندر سنگہ کے پاس لوٹ آئے اور یہ بھی خبر لائے کہ دورورشو تک نکل جانے پر مہاراجے سنگہ اور کرورسنگہ کو اپنا دیوان بنا دینگے ٭

بیریندر سنگہ۔ دیکھو کرورنے چندر کانتا کے لئے اپنے باپ کو مار ڈالا۔ اگر راجہ کو بھی مار ڈالے تو ایسے آدمی کا کیا ٹھکانا ہے۔

تیج سنگہ۔ سچ ہے وہ نالائق سے جہان تک ہوگا راجہ پر بھی بہت جلد ہاتھ پھیریگا۔ اب ہم بھی دو تین دن چندر کانتا کے محل مین جاکر باہر ہی کا حال چال لینگے۔ ہان اِس درمیان مین اگر موقع مل جائے گا تو دیکھا جائیگا۔

بیریندر سنگہ۔ چاہے جو ہو آج تو ہم ضرور چندر کانتا سے ملاقات کرینگے۔

تیج سنگہ۔ آپ جلدی نہ کرین۔ جلدی ہی سب کا مونہہ بگاڑتی ہے۔

بیریندر سنگہ۔ چاہے جو ہو مین ضرور جاؤنگا۔

تیج سنگہ نے بہت سمجھایا۔ مگر چندر کانتا کی جدائی مین اونکو بھلا برا کیا سوجہتا

تھا۔ایک نہ مانا اور چلنے کو تیار ہوگئے۔
تیج سنگہ نے کہا چلئے جب آپ کی ایسی ہی مرضی ہے تو ہم کیا کرین۔ دیکھا جائیگا۔
شام کے وقت یے دونون ٹہلنے کے لیئے خیمے سے باہر نکلے۔ اور اپنے پیادون سے کہہ گئے کہ اگر ہلوگون کے آنے مین دیر ہو تو گھبرانا مت۔ ٹہلتے ہوئے دونون بیجے گڈھ کی طرف روانہ ہوئے۔ کچھہ رات گئی ہوگی کہ چندر کانتا کی نظر باغ کے پاس پہونچے۔ جسکا حال پہلے لکھہ چکا ہون۔
رات اندھیری تھی۔ اس سے ان دونون کو باغ مین جانیکے لیئے کوئی تردد نہ کرنا پڑا۔ پہرے والون کو بچا کر کمند پھینکا اور دونون اسکے ذریعے سے باغ کے اندر جاکر ایک گھنے درخت کے نیچے کھڑے ہو ادہر ادہر نگاہین دوڑا کر دیکھنے لگے۔
باغ کے بیچون بیچ ایک سنگ مرمر کے صاف چکنے چبوترہ پر موٹے شمعدان جل رہا ہے۔ چندر کانتا چپلا و چمپا بیٹھی باتین کر رہی ہین۔ چپلا باتین بھی کرتی جاتی ہے اور ادہر ادہر تیزی کے ساتھہ نگاہ بھی دوڑا رہی ہے۔
چندر کانتا کو دیکھکے بیریندر سنگہ کا عجب حال ہوگیا۔ بدن مین لرزہ ہونے لگا اور بیہوش ہوکر گر پڑے۔ بیریندر سنگہ کے بیہوش ہو کر گر پڑنے سے تیج سنگہ کو کوئی تردد نہ ہوا۔ جھٹ اپنے عیاری کے بٹوے سے لخلخہ نکالکر سونگھا دیا اور ہوش مین لائے اور کہا دیکھیئے دوسرے کے مکان مین آکر آپ کو ایسا بے سُدھ نہو جانا چاہیئے اب

آپ اپنے کو سنبھالئے۔ اور اس جگہہ ٹہریئے۔ مین جاکر بات کر آؤن تب آپکو لیچلون یہ کہکر اونکو اوسی پیڑ کے نیچے چہوڑ اوس جگہہ گئے جہان چندر کانتا چپلا۔ اور چمپا بیٹھی تھین۔ تیج سنگہ کو دیکہتے ہی چندر کانتا بولی کیون جی اتنے دن کہان رہے۔ کیا اسی کا نام مُروت ہے۔ ابکی بھی آئے تو اکیلے ہی آئے۔ واہ ایسا ہی تھا تو چوڑی پہن لیتے۔ جو انزدیکی ڈینگ کیون مارتے ہو۔ جب اونکی محبت کا یہی حال ہے تو مین جی کر کیا کرونگی۔ یہ کہکر چندر کانتا رونے لگی ہچکیان بندہ گئین تیج سنگہ اسکی یہ حالت دیکہکر بہت گھبرا گئے۔ اور بولے۔ بس اسیکو نادانی کہتے ہین۔ اچھی طرح حال بھی نہ پوچھا اور لگین رونے۔ ایسا ہی ہے تو لو مین ابھی اونکو لے آتا ہون۔

یہ کہہ تیج سنگہ وہان گئے جہان پر بیر بیندرسنگہ کو چہوڑا تھا اور اونکو اپنے ساتھ لیکر پہر چندر کانتا کے پاس آئے۔ چندر کانتا کو بیر بیندرسنگہ کے ملنے سے بڑی خوشی ہوئی دونون ملکر خوب روئے۔ یہانتک کہ بیہوش ہوگئے۔ تھوڑی دیر بعد ہوش مین آئے اور آپس مین شکایت ملی محبت کی باتین کرنے لگے۔

اب زمانہ کا اولٹ پہیر دیکہئے۔ گھومتا پہرتا نوہ لگاتا ناظم بھی اوسی باغ مین پہونچا۔ اور دوسے ان معشوقون کی خوشی بھری ہوئی مجلس دیکہ ٹہل مرا فوراً ہی لوٹتا کرکر ورسنگہ کے پاس پہونچا۔ کرورسنگہ نے ناظم کو گھبرایا ہوا دیکہہ پوچھا کیا ہے جو تم اتنے گھبرائے ہوئے ہو۔

ناظم ۔ یہ کیا جو مین سوچتا تھا وہی ہوا ۔ یہی وقت چالاکی کا ہے ۔ اگر اب بھی کچھ نہ بن پڑا تو بس تمہاری قسمت پھوٹ گئی ایسا ہی سمجھنا پڑے گا ۔

کرورسنگھ ۔ تمہاری باتین کچھ سمجھ مین نہین آتین خلاصہ کہو کیا ہے ؟

ناظم ۔ بس خلاصہ یہی ہے کہ بیریندر سنگھ باغ مین چندرکانتا کے پاس پہونچ گئے اور اسوقت ہنسی خوشی کے چہچہے اُڑ رہے ہین ۔

یہ سُنتے ہی کرورسنگھ کے آنکھون کے آگے اندھیرا سا چھا گیا ۔ دنیا اُوداس معلوم ہونے لگی باپ کے ظاہری غم مین سر مونڈائے ۔ برساتی سینڈک بنا بیٹھا تھا ۔ تیرہ روز تک کہین باہر آنا جانا ہو ہی نہین سکتا تھا ۔ مگر اس خبر نے اوسکو اپنے آپ مین نہ رہنے دیا ۔ فوراً اوٹھ کھڑا ہوا ۔ اور اوسی طرح ننگ دھڑنگ اوندھی ہانڈی سا سر لیئے مہاراج جے سنگھ کے پاس گیا ۔ جے سنگھ نے کرورسنگھ کو اس طرح آتے دیکھکر حیران ہو بولے کرور ! شوتک اور باپ کا غم چھوڑنا اور تمہارا اس طرح آنا ۔ مجکو حیرانی مین ڈال رہا ہے ۔

کرورسنگھ نے کہا مہاراج ہمارے باپ تو آپ ہین اُونھون نے تو پیدا کر دیا اور پرورش آپ ہی کے بدولت ہوتی ہے ۔ جب آپ ہی کی عزت مین بٹا لگا تو میری زندگی کس کام کی ہے ۔ اور مین کس لائق سمجھا جاؤنگا ؟

مہاراج جے سنگھ ۔ (غصے مین آکر) کرورسنگھ ۔ ایسا کون ہے جو ہماری عزت بگاڑے !

کرور ۔ ایک ادنے آدمی ۔

جے سنگھ ۔ (دانت پیسکر) جلدی بتا وہ کون ہے جسکے سر پر موت سوار ہوئی ہے!

گُرو رسنگھ ۔۔ بیریندر سنگھ ۔

جے سنگھ ۔ اوسکی کیا طاقت جو میرا مقابلہ کرے بگا ڑنا تو دوسری بات ہے تمھاری بات سمجھ مین نہین آتی ۔ صاف صاف جلد بتاؤ کیا ہے ۔ بیریندر سنگھ کہان ہے ۔

گُرو رسنگھ ۔ آپکے چور محل کے باغ مین ۔

یہ سُن مہاراج کا بدن مارے غصے کے کانپنے لگا حکم دیا کہ جلد جاکر باغ کو گھیر لو مین کوٹ کے راستہ وہان جاتا ہون ۔

آٹھوان بیان

بیریندر سنگھ چندر کانتا سے محبت آمیز باتیں کر رہے ہین ۔ چپلا سے تیج سنگھ سے اولجھ رہی ہے ۔ چمپا بچاری بیٹھی ان لوگون کا مُنھ تاک رہی ہے ۔ اچانک ایک کالا کلوٹا مہیب آبنوس کا کُندا لال لال آنکھین لنگوٹا کسے آکھڑا ہوا جسنے اوپر نیچے کے دانت کھول کر تیج سنگھ کی طرف دیکھا ۔ پھر بولا (خبر نہین راجہ کو خبری سُنو گرو جی میرے) اسکے بعد اوچپلا کو دتا چلا گیا ۔ جاتے وقت چمپا کی ٹانگ پکڑ تھوڑی دور گھسیٹ لیگیا ۔ اور پھوڑ دیا ۔ یہ حال دیکھکر سب حیران ہوگئے ۔ اور ڈرے کہ

کہان سے یہ پشاچ آگیا۔ چمپا بچاری تو چلا اوٹھی۔ تیج سنگھ اوٹھ کھڑے ہوے اور بیریندر سنگھ کا ہاتھ پکڑکے کہا چلو۔ جلدی اوٹھو۔ اب موقع بیٹھنے کا نہین ہے۔ چندرکانتا کی طرف دیکھکر بولے کہ ہلوگون کے جلدی چلے جانے کا رنج تم مت کرنا۔ اورجب تک مہاراج یہان نہ آوین اسیطرح سبکی سب بیٹھی رہنا۔

چندرکانتا۔ اتنی جلدی جانے کا سبب کیا ہے۔ اور یہ کون تھا جسکی بات سنکر بھاگنا پڑا۔

تیج سنگھ۔ اب بات کرنے کا موقع نہین +

یہ کہہ بیریندر سنگھ کو زبردستی اوٹھایا اور ساتھ لیکر کمند کے ذریعہ باغ کے باہر ہوگئے۔

چندرکانتا کو اس طرح بیریندر سنگھ کا چلے جانا بہت برا معلوم ہوا آنکھون مین آنسو بھرکر چپلا سے پوچھا یہ کیا تماشا سا ہوگیا سمجھ مین نہین آتا۔ اوس پشاچ باولو کو دیکھکر مین کیسی ڈری۔ میرے کلیجے پہ ہاتھ رکھکر دیکھو ابھی تک دھڑ دھڑا رہا ہے سنتے کیا خیال کیا۔

چپلا نے کہا کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ ہان اتنا تو ضرور ہے کہ اس وقت بیریندر سنگھ کے یہان آنے کی خبر مہاراج کو ہوگئی وہ ضرور آتے ہونگے۔ چمپا بولی نہ معلوم مُوے کو مجھسے کیا دشمنی تھی۔

چمپا کی بات پر چپلا کو ہنسی آگئی مگر حیران تھی کہ یہ کیا کرشمہ ہوگیا۔ تھوڑی

دیر تک اسی طرح کی تعجب بھری باتیں ہوتی رہیں اتنے میں باغ کے چاروں طرف آدمیوں کے شور وغل کی آوازیں آنے لگیں۔ چپلا نے کہا رنگ برے نظر آنے لگے معلوم ہوتا ہے کہ یہ باغ سپاہیوں سے گھیر لیا گیا۔ بات پوری کرنے نہ پائی تھی کہ سامنے سے مہاراج آتے دکھائی دیئے۔

دیکھتے ہی سب اوٹھ کھڑی ہوگئیں۔ چندر کانتا نے بڑھکر باپ کے آگے سر جھکایا اور کہا اس وقت آپ کے یکایک آنے سے .... اتنا کہکر چپ ہو رہی تب مہاراج نے کہا کچھ نہیں تمہارے دیکھنے کو جی چاہا چلا آیا۔ تم لوگ بھی محل میں جاؤ یہاں کیوں بیٹھی ہو۔ اوس پڑتی ہے۔ طبیعت تمہاری خراب ہو جائیگی۔ یہ کہکر محل کی طرف روانہ ہوگئے۔

چندر کانتا۔ چپلا اور چمپا بھی مہاراج کے پیچھے پیچھے محل میں گئیں۔ مہاراج اپنے کمرے میں آئے۔ اور جی میں بہت شرمندہ ہوکر کہنے لگے۔ دیکھو ہماری بھولی بھالی لڑکی کو کرورسنگھ جھوٹھ موٹھ بدنام کرتا ہے۔ نمعلوم اس نالایق کے جی میں کیا سمایا ہوا ہے۔ بیدھڑک اس بیچاری کو عیب لگا دیا۔ اگر سنیگی تو کیا کہیگی۔

ایسے شیطان کا تو منھ نہ دیکھنا چاہیئے۔ بلکہ سزا دینی چاہیئے تاکہ پھر ایسا کمینہ پن نکرے۔ یہ سوچکر ہری سنگھ نامی ایک چوبدار کو حکم دیا کہ بہت جلد کرورسنگھ کو حاضر کرو۔

ہری سنگھ اوسکو کھوجتا پتہ لگاتا ہوا باغ کے پاس پہونچا۔ جہان وہ بہت سے
آدمیونکے ساتھ خوشی خوشی باغ کو گھیرے ہوئے تھا۔ ہری سنگھ نے کہا چلئے مہاراج نے
آپ کو بلایا ہے۔ کرور سنگھ گھبرا اوٹھا کہ مہاراج نے کیون بلایا ہے۔ کیا چور نہین ملا۔
مہاراج تو میرے سامنے محل مین چلے گئے تھے۔ ہری سے پوچھا مہاراج کیا کرتے ہین۔ اوس نے
کہا ابھی محل سے آئے ہین۔ غصے مین بھرے بیٹھے ہین آپکو جلدی بلایا ہے۔ یہ سُنتے ہی کرور سنگھ
کی نانی مرگئی۔ ڈرتا کانپتا ہری سنگھ کے ساتھ ساتھ مہاراج کے پاس آیا۔

مہاراج نے کرور کو دیکھتے ہی کہا کیون بے کرور۔ بیچاری چندرکانتا کو اس طرح
جھوٹھ موٹھ بدنام کرنا اور ہماری عزت مین بٹہ لگانا ہی تیرا کام ہے۔ یہ اتنے آدمی
جو باغ کو گھیرے ہوئے ہین اپنے دل مین کیا کہتے ہونگے۔ نالائق گدہا۔ پاجی کیسے تو نے
کہا کہ محل مین بیرسنگھ رہے۔

مارے غصے کے جے سنگھ کے ہونٹھ کانپ رہے تھے۔ آنکھین لال ہو رہی تھین
یہ کیفیت دیکھکر کرور سنگھ کی جان سوکھ گئی۔ گھبرا کے بولا مجھکو تو ناظم نے خبر پہونچائی
تھی جو آجکل محل کے پہرے پر مقرر ہے۔ یہ سُنکر مہاراج نے حکم دیا کہ ناظم حاضر کیا جائے۔
تھوڑی دیر مین ناظم بھی حاضر کیا گیا۔ غصے مین بھرے ہوئے مہاراج کے مُنہ سے صاف
آواز نہین نکلتی تھی۔ ٹوٹے پھوٹے لفظون مین ناظم سے پوچھا کیون بے تو نے کیسے خبر
پہونچائی۔ اوس وقت ڈر کے مارے اوسکی عجیب حالت تھی۔ وہ بیچارا جان سے نااُمید
ہو چکا تھا۔ ڈرتا ہوا بولا کہ مین نے تو آنکھ سے دیکھا تھا شاید کسیطرف بھاگ گیا ہو۔

اب جے سنگھ سے غصہ برداشت نہو سکا حکم دیا کہ پچاس کوڑے کرور کو اور دو سو کوڑے ناظم کو لگائے جائین۔ بس اتنے ہی پر چھوڑ دیتا ہون آگے پھر کبھی ایسا ہوگا تو سر اوتار لیا جائیگا۔ کرور تو اب دیوان ہونیکے لائق نہین ہے۔
اب کیا تھا لگے دو طرفی کوڑے پڑنے۔ اِن دونون کے چلانے سے مکان گونج اوٹھا۔ مگر راجہ کا غصہ نگیا۔ جب دونون پر کوڑے پڑ چکے اونکو محل کے باہر کیا۔ مہاراج آرام کرنے چلے گئے۔ مگر مارے غصے کے رات بھر نیند نہ آئی۔ کرور سنگھ اور ناظم گھر پر آئے۔ دونون ایک جگہ بیٹھکر جھگڑنے لگے۔ کرور ناظم سے کہنے لگا کہ تیری بدولت آج میری عزت مٹی مین مل گئی کل ہم دیوان ہوتے وہ بھی اب اُمید نہین۔ مار کھائی اِسکی تکلیف تو مین ہی جانتا ہون۔ یہ سب تیرے ہی بدولت ہوا۔ اور ناظم کہتا تھا مین تمہاری بدولت مارا گیا نہین تو مجکو کیا کام تھا جہنم مین جاتی چندر کانتا اور بیریندر سنگھ۔ مجھے کیا پڑی تھی جو جوتے کھاتا۔ یے دونو آپسمین پہر دن جھگڑتے رہے۔
کرور سنگھ نے کہا ہم دونون کو لعنت ہے اگر اتنی سزا پانے پر بھی بیریندر کو گرفتار نہ کیا۔
ناظم نے کہا اِسمین کوئی شک نہین کہ بیریندر اب روز محل مین آیا کریگا کیونکہ اِسیواسطے وہ اپنا ڈیرہ سرحد پر لے آیا ہے۔ مگر اب حوصلہ نہین پڑتا۔ کہین پھر مین دیکھون اور خبر کرنے پر وہ نکلے تو ابکی ضرور ہی جان سے مارا جاؤنگا۔

کرور سنگھ نے کہا پھر کوئی ایسی ترکیب کرنی چاہیے کہ جسمین جان بھی بچے اور بریندر سنگھ کو اپنی آنکھون سے مہاراج جے سنگھ دیکھ بھی لین۔

بہت دیر سوچنے کے بعد ناظم نے کہا کہ چنار گڈھ کے مہاراج شیودت سنگھ کے دربار مین ایک پنڈت جگناتھ نامی جوتشی ہین۔ اور وہ رمل بھی بہت اچھا جانتے ہین اونکے رمل پھینکنے مین ایسی تیزی ہے کہ جب چاہو پوچھ لو کہ فلان آدمی اسوقت کہان ہے کیا کرتا ہے اور کیسے پکڑا جائیگا وہ سب بتلا دیتے ہین۔ اگر اونکو بلایا جائے اور وہ یہان آکر کچھ دن رہکر تمھاری مدد کرین تو سب کام ٹھیک ہو جائے اور چنار گڈھ یہان سے بہت دور بھی نہین ہے۔ کُل تیس ہی کوس ہے۔ چلو ہم تم دونون چلین اور جس طرح بن پڑے اونھین لے آوین۔

آخر کرور سنگھ بہت کچھ جواہرات اپنے کمر مین باندھکر دو چالاک گھوڑے منگوا ناظم کے ہمراہ اوسوقت سوار ہوکر چنار کی جانب روانہ ہوگیا۔ اور گھر سب سے کہہ گیا کہ مہاراج کے یہان سے کوئی بلانے آوے تو کہدینا وہ بہت بیمار ہین۔

نوان بیان

بیریندر سنگھ اور تیج سنگھ باغ کے باہر اپنے خیمے کی طرف روانہ ہوئے۔ جب خیمے مین پہونچے تو معلوم ہوا کہ آدھی رات گذر گئی ہے۔ تیج سنگھ کو کب چین پڑتا تھا بریندر سنگھ کو پہونچاکر کچھ دیر کے بعد ایک صورت بنا کر کرور سنگھ کے مکان پہنچے۔ کرور سنگھ

چنار گڈھ کی طرف روانہ ہو چکا تھا۔ جن آدمیونکو گھر مین حفاظت کے لیے چھوڑ گیا تھا۔ اور کہہ گیا تھا کہ اگر مہاراج پوچھین تو کہدینا بیمار ہین۔ اونلوگون نے یکایک احمد کو دیکھکر بولے کہو تم کہان تھے۔ نقلی احمد نے کہا مین جنہم کی سیر کو گیا تھا اب لوٹ آیا ہون یہ بتاؤ کہ کرورسنگہ کہان ہین۔ سبھون نے پورا پورا حال کہہ سنایا اور کہا کہ اب چنار گئے ہین تم بھی جاتے تو اچھا تھا۔

احمد نے کہا ہان مین بھی جاتا ہون اب گھر نہ جاؤنگا۔ سیدھے چنار ہی پہونچتا ہون یہ کہہ وہان سے روانہ ہو اپنے خیمے مین آئے۔ اور بریندر سنگہ سے سب حال کہا۔ باقی رات آرام کیا۔ سویرا ہوتے ہی نہا دہو کچھ بھوجن کریکے گڈھ کی طرف روانہ ہوئے۔ سنگہ سہر اتو بیر منھ پر خاک ڈالے روتے پیٹتے مہاراج جے سنگہ کے دربار مین پہونچے۔ جسے دیکھہ سب حیران ہوگئے۔ مہاراج نے منشی سے کہا پوچھو کیا آفت ہے اور کون ہے۔

تیج سنگہ نے کہا مین کرورسنگہ کا نوکر ہون میرا نام رام لعل ہے۔ مہاراج سے باغی ہوکر کرورسنگہ چنار گڈھ کے راجہ کے پاس چلے گئے ہین مین نے ہرچند منع کیا تھا کہ مہاراج کا نمک کھاکر ایسا نکرنا چاہیے۔ اس پر مجکو خوب مارا اور جو کچھ میرے پاس تھا چھین لیا۔ ہائے رے مین بالکل لٹ گیا۔ ایک کوڑی بھی نہین رہی مین کیا کھاؤنگا گھر کیسے پہونچونگا۔ لڑکے بالے میرے تین برس کی کمائی کھوجینگے کہینگے کہ راجواڑے کی کمائی کیا لائے ہو تو مین اونکو کیا دونگا۔ دہائی مہاراج کی دوہائی دوہائی

دوہائی - !!!

مشکل سے سبھون نے چپ کرایا - مہاراج کو بڑا غصہ آیا - حکم دیا کہ دیکھو کرورسنگھ کہان ہے - چوبدار خبر لایا کہ بہت بیمار ہین اوٹھ نہین سکتے - رام لعل (تیج سنگھ) بولا دوہائی مہاراج کی یہہ بھی اونھین کی طرف ملگیا ہے - جھوٹھ بولتا ہے - مسلمان سب اوسکے دوست ہین - دوہائی مہاراج کی خوب تحقیقات کیجائے - مہاراج نے منشی سے کہا تم خود جاؤ اور پتہ لگاؤ - یہ کیا معاملہ ہے - تھوڑی دیر کے بعد منشی جی واپس آئے اور بولے کہ مہاراج کرورسنگھ گھر مین تو نہین ہے - گھر والے پتہ نہین بتاتے کہان گیا ہے - مہاراج نے کہا ضرور چنارگڈھ گیا ہوگا - اچھا اوسکے یہان سے کسی پیادے کو بلاؤ حکم ہوتے ہی چوبدار گیا اور ایک بدقسمت پیادے کو پکڑ لایا - مہاراج نے پوچھا کہ کرورسنگھ کہان گیا ہے پیادے نے ٹھیک پتہ نہین دیا - رام لعل نے کہا دوہائی مہاراج کی بغیر مار کھائے یہ نہ بتلاویگا - مہاراج نے مارنے کا حکم دیا - پیٹنے کے پہلے ہی اوس بدنصیب نے بتلادیا کہ چنار گیا ہے -

مہاراج جے سنگھ کو کرور کا حال سنکر ایسا غصہ آیا کہ بیان سے باہر ہے حکم دیا کہ

(۱) کرورسنگھ کے گھر کی سب عورتین اور مرد گھنٹے بھر کے اندر اپنی جان بچانا چاہین تو ہماری سرحد کے باہر چلے جائین -

(۲) مکان لوٹ لیا جائے -

(۳) اوسکی دولت مین سے جس قدر روپیہ اکیلا رام لعل اوٹھا لے جاسکے لیجائے

باقی سرکاری خزانہ مین داخل کیا جائے۔

(۴) رام لعل اگر نوکری قبول کرے تو دیجائے۔

حکم ہوتے ہی سبکے پہلے رام لعل کرورسنگھ کے گھر پہونچا۔ مہاراج کے منشی کو جو حکم کی تعمیل کرنے گئے تھے۔ رام لعل نے کہا پہلے مجھکو روپیے دیدو کہ اوٹھالیجاؤن اور مہاراج کو آشیرباد کرون۔ بس جلدی دو مجھ غریب کو مت ستاؤ۔ منشی نے کہا کہ عجب آدمی ہے اِسکو اپنی ہی پڑی ہے۔ ٹہر جا جلدی کیون کرتا ہے۔ نقلی رام لعل نے چلاکر کہنا شروع کیا۔ دوہائی مہاراج کی میرے روپیے نہین دیتا۔ یہ کہتا ہوا مہاراج کی طرف چلا۔ منشی نے کہا لو کہان جاتے ہو بھائی پہلے اِسکو دیدو۔

رام لعل نے کہا ہٹ تیرے کی مین چلاّتا نہین تو سبھی روپیے ڈکار جاتا۔ اِس بات پر سب ہنس پڑے۔ منشی نے دو ہزار روپیے آگے رکھوا دیے اور کہا کہ لے لیجا۔ رام لعل نے کہا واہ واہ کچھہ یاد ہے۔ مہاراج نے کیا حکم دیا ہے اتنا تو میرے جیب مین آجائے گا۔ مین اوٹھاکے کیا لیجاؤنگا۔ منشی بھی جھلا اوٹھا اور نقلی رام لعل کو خزانہ کے صندوق کے پاس لیجاکر کھڑا کردیا اور کہا اوٹھا دکھین کتنا اوٹھاتا ہے۔ دیکھتے دیکھتے اوس نے دس ہزار روپیے اوٹھائے سر پر۔ بٹوے مین۔ کمر مین۔ کچھہ جیب مین۔ یہانتک کہ منھ مین بھی روپیے بھر لئے۔ اور راستہ لیا۔ سب ہنسنے لگے اور کہنے لگے آدمی نہین اِسے تو دیو کہنا چاہیے۔

مہاراج کے حکم کی تعمیل ہوگئی۔ گھر لوٹ لیا گیا۔ عورت مرد سبھون نے روتے پیٹتے چنار کا راستہ لیا۔

تیج سنگھ روپیہ لیئے ہوئے بیریندر سنگھ کے پاس پہونچے اور بولے بھائی آج تو منافع کرلائے مگر مال شیطان کا ہے اِسمین کچھ آپ ملا دیجیے جسمین پاک ہو جائے۔ بیریندر سنگھ نے پوچھا یہ تو بتاؤ کہان سے لائے اوسنے سب حال کہا۔ بیریندر سنگھ نے کہا جو میرے پاس یہان ہے مین نے سب دیئے۔ تیج نے کہا مگر شرط یہ ہے کہ اس سے کم نہو۔ کیونکہ آپ کا رتبہ اوس سے کہین زیادہ ہے۔ بیریندر سنگھ نے کہا اِس وقت کہان سے لاوین۔ اوس نے جواب دیا تمسک لکھدو۔ کمار ہنس پڑے اور انگلی سے ہیرے کی انگوٹھی اوتار کے دیدی۔ تیج سنگھ خوش ہو کر لے لیا۔ اور کہا پرمیشور آپکی مراد پوری کرے۔ اب ہلوگو یہان سے اپنے گھر چلنا چاہیئے۔ کیونکہ اب مین بھی چنار جاؤنگا دیکھون کہ شیطان کا بچہ کیا بند و بست کرتا ہے۔

دسوان بیان

کرور سنگھ کی تباہی کا حال شہر بھر مین پھیل گیا۔ مہارانی رتن گربھا اور چندرکانتا سبھون نے سُنا۔ کماری و چپلا کو بڑی خوشی ہوئی۔ جب مہاراج محل مین گئے ہنسی ہنسی مین مہارانی نے کرور سنگھ کا حال پوچھا۔ مہاراج نے

کہا بڑا بد معاش ہے وہی ہوتا تھا۔ مفت مین اوس نے لڑکی کو بدنام کیا۔

مہارانی نے کہا آپ نے کیا سوچکر بیریندر سنگھ کا آنا جانا بند کردیا۔ دیکھیے یہ وہی بیریندر ہے جو لڑکپن سے جب چندر کانتا پیدا بھی نہین ہوئی تھی یہان آتا اور کئی دنون تک رہا کرتا تھا۔ جب یہ پیدا ہوئی تو دونون برابر کھیلا کرتے اور اسی سبب سے ان دونون کی آپسین محبت بھی بڑھ گئی۔ سوائے اسکے یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ آپ اور راجہ سوریندر سنگھ دو ہین۔ یا نوگڈھ وبجے گڈھ دو جواڑہ ہین۔ سوریندر بھی برابر آپ ہی کے کہے مطابق چلا کرتے تہے۔ کئی مرتبہ آپ کہہ چکے ہین کہ چندر کانتا کی شادی بیریندر کے ساتھ کردینی چاہیئے۔ ایسے میل محبت اور آپس کے برتاؤ کو اس نالائق کروسنے بگاڑ دیا۔ اور دونون کے دل مین رنج پیدا کردیا۔

مہاراج نے کہا مین آپ حیران ہون کہ میری عقل کو کیا ہوگیا تھا۔ میری سمجھہ پر پتھر پڑ گئے۔ کونسی بات ایسی تھی جسکے سبب میرے دل سے بیریندر کی محبت جاتی رہی۔ ہائے اس کروسنے تو غضب ہی کردیا۔ اوسکے نکل جانے پر اب مجکو معلوم ہوتا ہے۔ مہارانی نے کہا دیکھیے اب وہ چنار مین جاکر کیا کرتا ہے۔ ضرور مہاراج شیودت کو اوبھاریگا۔ اور ایک نیا فساد برپا کریگا۔ مہاراج نے کہا خیر دیکھا جائیگا۔ پرمیشور مالک ہے۔ اس نالائق نے اپنے مقدور بھر برائی مین کچھہ کمی نہیں کی

یہ کہہ مہاراج محل کے باہر چلے گئے۔ اب یہ فکر ہوئی کہ کسیکو دیوان بنانا چاہیئے ورنہ کام نہ چلے گا۔ کئی دن تک سوچکر ہردیال سنگھ نامی نائب دیوان کو دیوان

مقرر کیا۔ اور خلعت بھی دی گئی۔ یہ شخص بڑا ایماندار نیک بخت رحم دل اور صاف طبیعت کا تھا۔ کبھی کسی کا دل اسنے نہیں دُکھایا تھا ٭

گیارہوان بیان

کُرورسنگہ کو یہی فکر تھی کہ جس طرح بنے بیریندر سنگہ و تیج سنگہ کو مارنا چاہیئے۔ بلکہ نوگڈہ کا راج ہی غارت کردینا چاہیئے۔ ناظم کو ساتھ لئے ہوئے چنار پہونچا۔ اور مہاراج شیودت سنگہ کے دربار مین حاضر ہو کر نذرانہ دیا۔ مہاراج اِسے بخوبی جانتے تھے اسلئے عزت سے بیٹھا کر حال پوچھا۔ کُرورسنگہ نے کہا مہاراج جو کچھ حال ہے مین تخلیہ مین عرض کرونگا۔

دربار برخاست ہوا۔ شام کو تخلیہ مین مہاراج نے کُرورسنگہ کو بُلایا۔ اور حال پوچھا اوس نے جتنی شکایت مہاراج جے سنگہ کی کرنی تھی کی اور یہ کہا کہ لشکر کا انتظام آجکل بہت خراب ہے۔ مسلمان ہمارے سب میل مین ہین اگر آپ چاہین تو اس وقت بیجے گڈہ کا فتح کرلینا کوئی بات نہین ہے۔ چندرکانتا مہاراج جے سنگہ کی لڑکی بھی جو خوبصورتی مین اپنا ثانی نہین رکھتی۔ آپ ہی کے ہاتھ لگے گی۔

ایسی ایسی بہت سی باتین کرکے اوسنے مہاراج شیودت کو پورے طور سے بہکایا مہاراج نے کہا ہمکو لڑنے کی ابھی کوئی ضرورت نہین۔ پہلے ہم اپنے عیّارون سے کام لینگے۔ پھر جیسا موقع ہوگا دیکھا جائے گا۔ میرے یہان چھ عیار ہین جنمین سے چار اور پنڈت جگنا تھ جوتشی کو تمہارے ہمراہ کردیتے ہین۔ اِن سبھون کو لیکر

تم جاؤ - دیکھو تو یہ لوگ کیا کھیل کرتے ہین پیچھے جب موقع ہوگا ہم بھی لشکر لیکر پہونچ چلینگے -

اون چارون کے نام یہ تھے - بھگوا ندت - رام نرائن - پنا لعل - پنڈت بدری ناتھ - چنی لعل - گھسیٹا سنگہ - مہاراج نے بھگوا ندت پنڈت بدری ناتھ پنا لعل رام نرائن - ان چارون کو بلاکر بہت کچھ سمجھا بوجھا دیا - جوتشی جگنا تھ جی کو بھی جو مناسب تھا کہا - اور ان لوگون کو کرورسنگہ کے حوالہ کیا ابھی یہ لوگ بیٹھے ہی تھے کہ ایک چوبدار نے آکر عرض کیا - مہاراج ڈیوڑھی پر کئی آدمی فریادی کھڑے ہین - کہتے ہین کہ ہم کرورسنگہ کے رشتہ دار ہین اوسکے چلے جانیکا حال سنکر مہاراج سیہ سنگہ نے گھربار لوٹ لیا اور ہم لوگونکو نکال دیا ہے اون لوگون کے لئے کیا حکم ہوتا ہے -

یہ سنکر کرورسنگہ کے تو ہوش اُڑ گئے مہاراج شیودت نے سبھونکو اندر بلوایا حال پوچھا - جو کچھ ہوا تھا اونھون نے بیان کیا - کرورسنگہ اور ناظم کی طرف دیکھکر کہا احمد بھی تو آپ کے پاس آیا ہے - ناظم نے پوچھا احمد کہان ہے - یہان تو نہین آیا - سبھون نے کہا وہ تو ... ان تو گھر پر گیا تھا اور یہ کہکر چلا آیا کہ مین بھی چنار جاتا ہون -

ناظم نے کہا بس بس مین سمجھ گیا وہ ضرور جیت سنگہ ہوگا - اسمین کوئی شک نہین اوسی نے مہاراج کو بھی خبر پہونچائی ہوگی - یہ سب فساد اوسی کا ہے - یہ سنکر کرور

رونے لگا۔ مہاراج شیودت نے کہا جو ہوگیا سو ہوگیا۔ تم فکر نہ کرو۔ دیکھو اس کا
بدلہ جے سنگھ سے مین لیتا ہون تم اسی شہر مین رہو۔ حمام کے سامنے والا مکان تمکو
دیا جاتا ہے۔ اسمین اپنے بال بچون کو رکھو روپے کی مدد سرکار سے ہوجائیگی +
کرور سنگھ نے مہاراج کے حکم مطابق اوسی مکان مین اپنا ڈیرہ جمایا۔ کئی دن بعد
دربار مین حاضر ہوکر مہاراج سے بجے گڈھ جانے کے لیے عرض کیا۔ انتظام تو ہو چکا تھا
مہاراج نے معہ چار دن عیار دن اور پنڈت جگناتھ کے کرور سنگھ اور ناظم کو رخصت
کیا۔ عیار لوگ بھی اپنے اپنے سامان سے لیس ہوگئے۔ کئی طرح کے کپڑے لیلیے بٹوا
عیاری کا اپنے اپنے گلے مین لٹکا لیا۔ خنجر کمر مین باندہا۔ کمند ہاتھ مین لیا۔ جوتشی جی
بھی ہو کچھ پستر اور رمل تختی۔ اور کچھ عیاری کا سامان لے لیا۔ کیونکہ یہ تھوڑی بہت
عیاری بھی جانتے تھے۔ اب یہ شیطانون کا جھنڈا بجے گڈھ کی طرف روانہ ہوا۔ ان
لوگون کا ارادہ نوگڈھ جانے کا بھی تھا۔ دیکھیے کہان جاتے ہین اور کیا کرتے ہین +

بیریندر سنگھ اور تیج سنگھ نوگڈھ مین قلعہ سے باہر نکل بہت آدمیونکو ہمراہ لیے
چندر پربھا ندی کے کنارے اوسکی بہار بیٹھکر دیکھ رہے ہین۔ ایک طرف چندر پربھا
اور دوسرے طرف سے کرمناسا ندی بہتی آئی ہے اور قلعے کے نیچے دونون کا سنگم ہوگیا
ہے۔ جہان کمار و تیج سنگھ بیٹھے ہین ندی بہت چوڑی نہین ہے۔ اوس پار سا کھو کا بڑا
بھاری گھنا جنگل ہے جسمین ہزارون مور اور لنگور اپنی اپنی بولیون اور کلکاریون سے
جنگل کی سوبھا بڑھا رہے ہین۔ بیریندر سنگھ اوداس بیٹھے ہین۔ چندرکانتا کی جدائی

مین مورونکی آواز تیر سی لگتی ہے لنگورونکی کلکاری کلیجہ پھاڑتی ہے۔ وہی دھیمی
شام کی ٹھنڈی ہوا لوکا کام کرتی ہے۔ تیج سنگھ کا آہستہ آہستہ سمجھانا گویا زخم پر
نمک چھڑکنا ہے۔ خاموش بیٹھے ندی کی طرف دیکھکر آہین بھر رہے ہین اتنے مین ایک
سادھو رام راج سے رنگی ہوئی کفنی پہنے راماندی تلک لگائے ہاتھ مین کھنجڑی لئے
کچھ دور ندی کے کنارے یہ گاتا ہوا دکھائی پڑا ۵ ۔

ٹھگ گئے چنار گرو ربھورنگی لائے چارچتاری — سنگ مین اونکو پنڈت دیوتا جوتشی گن بھاری
ایسے رہنا بہت سنبھل کے رل چل آئے کاری — کیا بیٹھے ہو تم بے فکرے کام کرو کوئی بھاری

یہ آواز کان مین پڑتے ہی تیج سنگھ نے غور کے ساتھ اوس طرف دیکھا وہ سادھو
بھی انھین کی طرف منہ کرکے گا رہا تھا۔ تیج سنگھ کو اپنی طرف دیکھتے دیکھ دانت نکالکر
دکھلا دیا اور اوٹھ کے چلتا ہوا۔ بیریندر سنگھ تو اپنی چندرکانتا کے دھیان مین ڈوبے
ہوے ہین انکو ان سنیاتون کی کوئی خبر ہی نہین۔ وہ نہین جانتے کہ کون گا رہا ہے اور
کدھر سے آواز آرہی ہے۔ ایک ٹک ندی کی طرف دیکھ رہے ہین۔ تیج سنگھ نے بازو
پکڑکر ہلا دیا۔ کمار چونک پڑے۔ تیج سنگھ نے چپکے سے پوچھا کچھ سنا! کمار نے کہا کیا؟
نہین کہو تیج سنگھ نے کہا اوٹھئے اپنی جگہہ پر چلئے جو کچھ کہنا ہے خلوت مین کہونگا۔
بیریندر سنگھ سنبھل گئے اور اوٹھ کھڑے ہوے دونون آدمی رفتہ رفتہ قلعہ مین
آئے اور اپنے کمرے مین جا کر بیٹھے۔

اب ذرا الگ ہے سوا ان دونون کے اس وقت اس کمرے مین کوئی نہین

بیریندر سنگھ نے تیج سنگھ سے پوچھا کہو کیا کہتے تھے۔ اوس نے کہا سُنیے۔ یہ تو آپکو
معلوم ہی ہو چکا ہے کہ کرور سنگھ مہاراج شیو دت سے مدد لینے چنار گیا ہے۔ اوسکی
وہان جانے کا کیا نتیجہ ہوا وہ بھی سُنیے۔ وہان سے مہاراج شیو دت نے چار عیار اور
ایک جوتشی کو اوسکے ساتھ کر دیا ہے یہ جوتشی بہت رچھا رمل پھینکتا ہے۔ ناظم پہلے
ہی سے اوسکے ساتھ ٹھہرا۔ اب اِن لوگون کی منڈلی بھاری ہو گئی۔ وے لوگ
کم فساد نہین کرینگے۔ اِس لئے مین عرض کرتا ہون کہ آپ ہوشیار ہو رہیے۔ مین
اب کام کی فکر مین جاتا ہون سبھے یقین ہے کہ اون عیارون مین سے کوئی نہ کوئی اِس
طرف بھی آویگا اور آپکے پھنسانے کی فکر کرے گا۔ آپ ہوشیار رہیے سوا اسکے
میرے اور کسیکے ہمراہ نہ جائیگا۔ کسیکا دیا ہوا کچھ نہ کھائیے گا۔ بلکہ عطر پھول وغیرہ
کچھ کوئی دے تو نہ سونگھیے گا۔ اور اس بات کا بھی خیال رکھئے گا کہ میری صورت
بنکے بھی وے لوگ آویں تو عجب نہین۔ مگر اِس طرح آپ اونکو پہچان لیجیگا۔ میری آنکھ
کے اندر نیچے کی طرف ایک تِل ہے اوسکو کوئی نہین جانتا۔ آج سے لیکر دن مین جب
جب مرتبہ جو جب مین آپ کے پاس آیا کرونگا۔ اِسی تِل کو چھپے طور سے دکھلا کر مین
اپنا ثبوت آپ کو دیا کرونگا۔ اگر یہ کام مین نہ کرون تو سمجھ لیجیگا کہ دھوکا ہے۔ اور
بھی بہتیری باتین سمجھائین جنکو خوب غور کے ساتھ کنار نے سُنا۔ اور پوچھا کہ تمکو
کیسے معلوم ہوا کہ چنار سے اتنی مدد اوسکو ملی ہے؟ تیج سنگھ نے کہا کسیطرح مجھکو معلوم ہو گیا
اسکا حال بھی کبھی آپ پر ظاہر ہو جائیگا۔ اب مین رخصت ہوتا ہون راجہ صاحب

یا میرے باپ مجھے پوچھیں تو جو مناسب ہو کہہ دیجئے گا۔ پھر رات سے تیج سنگھ عیاری کے
سامان سے لیس ہوکر روانہ ہوئے ❊

بارھوان بیان

چپلا بالادوی سکے لئے مردانہ لباس مین شہر سے باہر نکلی آدھی رات گذر گئی
تھی کہ صاف چھٹکی ہوئی چاندنی دیکھکر یکایک جی مین آیا کہ نوگڈھ چلون اور تیج سنگھ
سے ملاقات کرون۔ اسی خیال مین وہ نوگڈہ کیطرف قدم بڑھاکر چلی ادھر تیج سنگھ اپنی
اصلی صورت مین عیاری کے سامان سے سجے ہوئے بجے گڈہ کی طرف چلے جاتے تھے۔
اتفاق سے دونون کی راستے ہی مین ملاقات ہو گئی چپلا نے پہچان لیا اور نزدیک
جاکر اپنی اصلی بولی مین پوچھا کہئے آپ کہان جاتے ہین مین تو آپ ہی سے ملاقات کرنے
اور حال چال لینے کیلئے نوگڈھ جاتی تھی۔
تیج سنگھ نے بولی سے چپلا کو پہچان لیا اور کہا واہ واہ کیا موقع پر میل ہوا ہے
نہین تو مجھے بڑا تردد تمہارے ملنے کیلئے کرنا پڑتا کیونکہ بہت سی باتین ضروری
کہنی تھین۔ آؤ اسی چٹان پر بیٹھ جاؤ۔
ایک صاف پتھر کی چٹان پر بیٹھ گئے چپلا نے کہا کہو وہ کونسی باتین ہین۔
تیج سنگھ نے کہا سنو۔ یہ تو تم جانتی ہی ہو کہ کرور چنار گیا ہے۔ اب وہان کا حال
سنو کہ چار عیار اور ایک پنڈت جگناتھ جوتشی کو مہاراج نے مدد کیلئے اوسکے سنگ

کر دیا ہے۔ وے لوگ یہان پہونچ گئے ہین۔ اونکی منڈلی بھاری ہو گئی ہے اور
اوہر ہم تم دو ہی ہین۔ اِسلئے اب ہم دونون کو بڑی ہوشیاری کرنی پڑیگی
وے عیار لوگ اگر مہاراج جے سنگھ کو بھی پکڑ لیجائین تو تعجب نہین۔ اور چندرکانتا
کے واسطے تو اودہم آنا ہی ہوا ہے۔ انھین سب باتون سے تمکو ہوشیار کرنے کے
لیے مین چلا تھا۔ چپلا نے پوچھا تو پھر اب کیا کرنا چاہیئے۔ جو کہو کرین۔ تیج سنگھ
نے کہا ایک کام کرو مین ہردیال سنگھ دیوان کو پکڑتا ہون اور اونکی صورت
بنکر دیوانی کا کام کرونگا۔ ایسا کرنے سے سب نوکر پیادے فوج ہمارے حکم مین رہینگے
اور مین بہت کچھ کر گذرونگا۔ تم بھی محل مین ہوشیاری کے ساتھ رہا کرنا۔ مین تو
دیوان بنا ہی رہونگا۔ ملنا کچھ مشکل نہوگا۔ برابر اصلی صورت مین تیرے گھر
پر جیسے ہردیال سنگھ کے یہان ملا کرنا۔ مین اونکے گھر مین بھی اوسیطرح رہا
کرونگا۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سی باتین سمجھائین۔

تھوڑی دیر تک چہل رہی اسکے بعد چپلا اپنے محل کی طرف رخصت ہوئی
تیج سنگھ نے باقی رات اوسی جنگل مین کاٹی صبح ہوتے ہی اپنی صورت ایک گندھی کی
بنا کر کئی شیشی عطر کی کمر مین اور دو ایک ہاتھ مین لئے نوگڈہ کی گلیون مین گھومنے
لگے دن بھر ادہر اودہر پھرتے رہے۔ شام کے وقت موقعہ دیکھکر ہردیال سنگھ
کے مکان پر پہونچے۔ دیکھا کہ دیوان صاحب بیٹھے ہوئے ہین اور دو چار دوست سامنے
بیٹھے گپین اوڑا رہے ہین۔ اندر باہر خوب سناٹا ہے۔

تیج سنگھ عطر کی شیشیان لئے سامنے جا کھڑے ہوئے۔ سلام کیا بیٹھ گئے اور کہا مین لکھنئو کا رہنے والا گندھی ہون آپ کا نام سنکر آپ ہی کے لائق اچھے اچھے عطر لایا ہون۔ یہ کہہ شیشی کھول پھاہا بنا دینے لگے۔ ہردیال سنگھ بہت رحم دل آدمی تھے۔ عطر سونگھنے لگے۔ اور پھاہا سونگھ اپنے دوستون کو بھی دینے لگے۔ تھوڑے ہی دیر مین ہردیال سنگھ اور اونکے دوست بیہوش ہوکر زمین پر لیٹ گئے تیج سنگھ نے سبھون کو اوسیطرح چھوڑا۔ ہردیال سنگھ کی گٹھری باندھ پیٹھ پر لادی اور منھ پر کپڑا لپیٹ نوگڈھ کا راستہ لیا راہ مین اگر کوئی ملا بھی تو دھوبی سمجھ کر کچھ نہ بولا۔

شہر کے باہر نکل گئے۔ اور بہت تیزی کے ساتھ چلکر کھوہ مین پہونچے جہان احمد کو قید کیا تھا۔ دروازہ کھول اندر گئے اور اوسیطرح بیہوش دیوان صاحب کو وہان رکھ انگوٹھی ہرکی اونگلی سے نکال لی کپڑے بھی اوتار لئے اور باہر چلے آئے۔ بیڑی ڈالنے اور ہوش مین لانیکی کوئی ضرورت نہین دیکھی۔ اس لئے اوسیوقت لوٹے اور بیجگڈھ ہردیال سنگھ کی صورت بن اونکے گھر پہونچے۔ ادہر دیوان صاحب کے بھوجن کرنے کا وقت آن پہونچا۔ لونڈی بلانے آئی۔ دیکھا کہ دیوان صاحب تو ہین نہین اونکے پانچ چار دوست غافل پڑے ہین اسکو بڑا تعجب ہوا اور چلا اوٹھی اوسکی چلاہٹ سے نوکر چاکر دوڑ آپہونچے اور تماشا دیکھ سب حیران ہو گئے۔ دیوان صاحب کو ادہر اودہر ڈھونڈھا مگر کہین پتہ نہ لگا

تین پہر رات گذر گئی اونکے دوست سب جو بیہوش پڑے تھے وہ بھی ہوش مین آئے۔ اور اپنی حالت دیکھکر حیران تھے لوگون نے پوچھا آپ لوگ کیسے بیہوش ہوگئے اور دیوان صاحب کہان ہین۔ اونھون نے کہا ایک گندھی عطر بیچنے آیا تھا جسکا عطر سونگھتے ہی ہم لوگ بیہوش ہوگئے اپنی ہی خبر نرہی۔ کیا جانے دیوان صاحب کہان ہین کیونکر امیرون کی دوستی مین ہمیشہ جان جوکھم رہتی ہے۔ اب کان اوینٹھتے ہین کبھی امیرون کا سنگ نہ کرینگے۔

ایسی ایسی تعجب بھری باتین ہو ہی رہی تھین اور سویرا ہوا ہی چاہتا تھا کہ سامنے سے دیوان ہردیال بہادر آتے نظر پڑے (جو دراصل تیج سنگھ بہادر تھے) دیوان صاحب کو آتے دیکھ سبھون نے گھیر لیا اور پوچھنے لگے کہ آپ کہان گئے تھے دوستون نے پوچھا کہ وہ نالائق گندھی کہان گیا۔ اور ہم لوگ کیونکر بیہوش ہوگئے تھے دیوان صاحب نے کہا وہ چور تھا۔ مین نے پہچان لیا اور اچھی طرح اوسکا عطر نہین سونگھا اگر سونگھتا تو تمہاری طرح مین بھی بیہوش ہو جاتا۔ جب مین نے اوسکو پہچان کر پکڑنے کا ارادہ کیا تو وہ بھاگا۔ مین بھی غصہ مین اوسکے پیچھے چلا گیا تھا لیکن وہ نکل ہی گیا۔ اتنے مین لونڈی نے عرض کیا کچھ بھوجن کر لیجئے۔ گھر مین سبکے سب بھوکے بیٹھے ہین۔ اس وقت تک سبھونکو روتے ہی روتے گذرا۔ دیوان صاحب نے کہا اب تو سویرا ہوگیا۔ بھوجن کیا کرون مین تھک بھی گیا ہون۔ سونے کو جی چاہتا ہے۔ یہ کہہ اپنے پلنگ پر جا لیٹے۔ اونکے دوست بھی

اپنے اپنے گھر چلے گئے۔

صبح معمولی وقت پر درباری پوشاک پہن پوشیدہ طور پر تیوا عیاری کا کمر میں باندہ دربار کی طرف چلے۔ دیوان صاحب کو دیکھکر راستہ مین برابر دو رویہ لوگون کے ہاتھ اوٹھنے لگے۔ یہ کچھہ کچھہ سر ہلا سبھون کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کچہری مین پہونچے۔ مہاراج ابھی نہین آئے تھے تیج سنگھ ہردیال سنگھ کی خصلت سے واقف تھے اونھین کے معمول کے مطابق یہ بھی دربار مین اپنی جگہہ بیٹھ کام کرنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر مین مہاراج بھی آئے۔

دربار مین موقع پاکر ہردیال سنگھ دہیرے دہیرے مہاراج سے عرض کرنے لگے مہاراج دہیراج نا بعدار کو پکی خبر ملی ہے کہ شیورت سنگھ چنار کے راجہ نے کرور سنگھ کی مدد کی ہے اور پانچ عیار ہمراہ کر کے سرکار سے بے ادبی کرنے کے لیے اس طرف روانہ کیا ہے بلکہ یہ بھی کہا ہے کہ پیچھے سے ہم لشکر لیکر آوینگے اس وقت بڑے تردد کا سامنا ہے۔ کیونکہ سرکار میں ان دنون کوئی عیار نہین ہے۔ ناظم اور احمد تھے سو بھی کرور کے ہمراہ ہین بلکہ سرکار کے یہان والے سب مسلمان اونکی طرف ملے ہوئے ہین۔ آجکل عیار لوگ ضرور صورت بدل بدلکر شہر مین گھومتے اور بد معاشی کی فکر باندھتے ہونگے۔

مہاراج جے سنگھ نے کہا ٹھیک ہے۔ مسلمانون کا رنگ ہم بھی بیڈھب دیکھتے ہین پھر تمنے کیا بندوبست کیا! آہستہ آہستہ مہاراج اور دیوان جی سے باتین ہو رہی تھین کہ اتنے مین دیوان صاحب کی نگاہ ایک چوبدار پر پڑی جو دربار مین کھڑا چپی

تھا ہون سے چارون طرف دیکھ رہا تھا۔ غور سے اوسکی طرف دیکھنے لگے۔ دیوان صاحب
کو غور سے دیکھتے ہوئے دیکھ وہ چوبدار چونکنا ہوگیا۔ اور کچھ سمجھ گیا۔ اُس وقت بات
چھوڑ کر کنکھ کے دیوان صاحب نے کہا پکڑو اوس چوبدار کو۔ حکم پاتے ہی لوگ اوسکی طرف
جھپٹے۔ لیکن وہ بھی سر پر پیر رکھکے ایسا بھاگا کہ کسیکے ہاتھ نہ لگا۔ تیج سنگھ چاہتے تو اوس
عیار کو (جو چوبدار بنکر آیا تھا) پکڑ لیتے مگر انکو تو سب کام بلکہ اوٹھنا بیٹھنا بھی اوسیطرح پر
کرنا تھا جیسے کہ مہردیال سنگھ کہتے "بستے۔ اسلئے یہ اپنی جگہ سے نہ اوٹھے۔ اور وہ عیار
بھاگ نکلا۔ جو چوبدار بنا ہوا تھا۔ پکڑنے سکے جو گئے تھے واپس آئے۔

دیوان صاحب نے کہا مہاراج دیکھئے جو مین نے عرض کیا تھا اور جس بات کا مجھے
خوف تھا وہ ٹھیک نکلا۔ مہاراج کو یہ تماشہ دیکھکر خوف ہوا۔ اور بہت جلد دربار
برخاست کرکے خلوت مین دیوان صاحب کو ساتھ لے چلے گئے۔ جب بیٹھے تو مہردیال سنگھ
سے پوچھا کیون جی اب کیا کرنا چاہئے۔ اس بدذات کروسنگھ نے تو ایک بڑے بھاری کو
ہمارا دشمن بناکر اوٹھا رکھا ہے۔ مہاراج شیودت کی برابری ہم نہین کرسکتے۔

دیوان صاحب نے کہا مہاراج پھر مین عرض کرتا ہون کہ ہمارے سرکار مین اِس
وقت کوئی عیار نہین۔ ناظم اور احمد تھے سو گڑوہی کی طرف جاتے ہین۔ عیارونکا
جواب بغیر عیار کے کوئی نہین دے سکتا۔ وے لوگ بڑے چالاک اور فسادی ہوتے
ہین۔ ہزار پانچ سو کی جان لے لینا۔ ان لوگون کے آگے کوئی بات نہین ہے۔ اسلئے
کوئی ایماندار عیار مقرر کرنا چاہئے۔ یہ بھی یکایک نہین ہوسکتا سنتا ہے کہ راجہ

سُور بیندر سنگھ کے دیوان کا لڑکا تیج سنگھ بڑا بھاری عیار نکلا ہے۔ مین امید کرتا ہون
کہ اگر حضور چاہینگے۔ اور تیج سنگھ کو مدد کے لیئے طلب کرینگے تو راجہ سُور بیندر سنگھ کو دینے
مین کوئی عذر نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ مہاراج کو دل سے چاہتے ہین کیا ہوا اگر مہاراج نے
بیر بیندر سنگھ کا آنا جانا بند کر دیا۔ اب بھی راجہ سور بیندر سنگھ کا دل مہاراج کی طرف
سے ویسا ہی ہے جیسا کہ پہلے تھا۔

ہردیال سنگھ کی بات سنکے تھوڑی دیر تک مہاراج غور کرتے رہے پھر بولے کہ
تمہارا کہنا درست ہے۔ سور بیندر سنگھ اور اونکا لڑکا بیر بیندر سنگھ دونون بڑے
لائق ہین اسمین کچھ شک نہین کہ بیر بیندر سنگھ بیر ہے اور راج نیت بھی اچھی طرح
جانتا ہے۔ ہزار آدمی کی فوج لیکر دس ہزار سے لڑنے والا ہے۔ اور تیج سنگھ کی چالاکی
مین بھی کچھ فرق نہین۔ جیسا کہ تم کہتے ہو ویسا ہی ہے۔ مگر مجھسے ان لوگون کے ساتھ
بڑی بے مروتی ہوگئی ہے۔ جسکی وجہ سے مین بہت شرمندہ ہون۔ مجکو مدد مانگتے
شرم معلوم ہوتی ہے۔ علاوہ اسکے کیا معلوم اونکو بھی میری طرف سے کچھ رنج ہوگیا ہو
ہان تم جاؤ اور اُن سے ملو۔ اگر میری طرف سے کچھ ملال اونکے دل مین ہو تو اوسکو
مٹا دو اور تیج سنگھ کو لاؤ تو کام چلے۔ ہردیال سنگھ نے کہا بہت اچھا مہاراج مین خود
جاؤنگا اور اس کام کو کرونگا۔ مہاراج نے اپنی مُہر کرکے ایک مختصر چٹھی سور بیندر سنگھ
کے نام لکھدین پھر مین بنا لونگا اور مین کسیکو ہمراہ نہ لیجاؤنگا۔ صرف اکیلا جاؤنگا۔
مہاراج نے ہردیال سنگھ کی باتونکو پسند کیا اور ایک خط اپنے ہاتھ سے لکھکر اپنی انگوٹھی

سے مُہر کیا۔ اور ہردیال سنگھ کے حوالہ کیا۔

ہردیال سنگھ مہاراج سے رخصت ہو اپنے گھر آئے۔ مگر اندر زنانہ مین نہ گئے باہر ہی رہے۔ کھانا بھی وہان ہی منگوایا۔ جب کھانا کھا کر بیٹھے تو سوچنے لگے کہ چپلا سے کیونکر سب حال کہہ لین۔ تھوڑا دن باقی تھا جب چپلا آئی تخلیہ مین لیجاکر ہردیال سنگھ نے کل حال کہا اور وہ چٹھی بھی دکھائی جو مہاراج نے لکھدی تھی۔ چپلا بہت ہی خوش ہوئی۔ اور بولی کہ ہردیال سنگھ تمہارے میل مین آجائیگا وہ بہت لائق ہے خیر اب تم جاؤ اِس کام کو جلدی کرو۔ چپلا تیج سنگھ کی چالاکی کی تعریف کرنے لگی۔ اب بیرندر سنگھ سے ملاقات ہوگی۔ یہ امید دل مین ہوئی۔ ہردیال سنگھ نوگڈھ کی طرف روانہ ہوئے راستہ مین اپنی صورت اصلی بنالی ؂

تیرھوان بیان

نوگڈھ اور بجے گڈھ کا راج پہاڑی ہی۔ جنگل بہت بھاری اور گھنا ندیان چندر پربھا۔ اور کرمناسا گھومتی ہوئی اِن پہاڑون پر بہتی ہین۔ جا بجا کھوہ و درّے پہاڑون مین خوبصورت خوبصورت قدرتی بنے ہوئے ہین۔ درختون مین ساکھو تیند۔ بیجے سار۔ کورئیا۔ دھوکہا جا پیار۔ جگنا۔ آسن سانن وغیرہ سوا کے ایسے جنگلی پیڑ درختون پار جات کے پیڑ بھی بہت ہین یہ پہاڑی عجب دلچسپ ابھی تو آپ گاؤن نہین پڑتے ہین۔ میل بھر ادھر اُدھر جانے سے گھنے جنگل مین پھنس جائے

کہین راستہ نہ معلوم ہو کہان سے آئے اور کدہر جائینگے۔ برسات کے موسم مین تو عجیب ہی کیفیت رہتی ہے۔ کوس بھر جائے راستے مین دس نالے ملینگے جنگلی جانورون مین سابر۔ بارہ سنگھا۔ چیتا۔ بھالو۔ تیندوا۔ چکارا لنگور بندر وغیرہ کے علاوہ علاوہ کبھی کبھی شیر بھی دکھلائی دیتے ہین مگر برسات مین نہین کیونکہ ندی نالون مین پانی زیادہ ہو جانے سے اونکے رہنے کی جگہہ خراب ہو جاتی ہے۔ تب وے اونچے پہاڑ و نیچے چلے جاتے ہین۔ اِس پہاڑی پر ہرن نہین ہوتے۔ پہاڑ کے نیچے بہت سے دیکھہ پڑتے ہین۔ پرندون مین سوائے تیتر بٹیر۔ چنک وغیرہ کے مور زیادہ ہوتے ہین غرضکہ یہ سوہا دفی پہاڑی ابھی تک لکھنے کے مطابق موجود ہے اور ہر طرح سے قابل دیکھنے کے ہے۔ اُن عیارون نے جو چنار سے کرور اور ناظم کے ساتھ آئے تھے شہر مین نہ جاکر اِسی دلچسپ جنگل مین مکو کرو کے اپنا ڈیرہ جمایا اور آپسمین یہ رائے ہوگئی کہ سب کوئی الگ الگ جاکر عیاری کرین جب ضرورت ہو جنگل یا زنبیل بجاکر اکٹھے ہو جایا کرین۔ بدری ناتھ نے جو ان عیارون مین سب سے زیادہ چالاک اور ہوشیار تھا یہ ساتر نکالی کہ ایک مرتبہ سب کوئی الگ الگ بھیس بدلکر شہر مین گھسکر دربار و محل کے سب آدمیون و لونڈیون تک راني تک دیکھہ و پہچان آوین چال چلن تجویز کر کے نام بھی یاد کرلین جسمین وقت پر عیاری کرنے کے لئے صورت بدلنے و بات چیت کرنے مین فرق نہ پڑے۔ اِس رائے کو سبھون نے پسند کیا۔ ناظم نے سبہون کا نام بتایا اور جہانتک ہو سکا پہچنوا دیا۔ یے عیار لوگ طرح بہ طرح کے بھیس بدلکر محل مین گھسے اور سب کچھہ دیکھہ بھال آئے مگر موقع عیاری کا چپلوکی

ہوشیاری سے کسیکو نہ ملا اور نہ انکو عیاری کرنی منظور ہی تھی۔ جب تک ہر طرح سے دیکھہ سمجھہ نہ لیتے
جب وے لوگ ہر طرح سے ہوشیار اور واقف کار ہوگئے تو عیاری کرنا شروع کیا
بھگوان دت تو چپلا کی صورت بنکر نوگڈھ مین بیریندر سنگھ کے پھنسانے کے لئے چلا وہان پہونچکر
جس کمرے مین بیریندر سنگھ تھے اوسکے دروازہ پر پہونچے۔ پہرے والے سے کہا جاکر
کمار سے کہدو کہ بجے گڈھ سے چپلا آئی ہے۔ اوس پہادر نے جاکر خبر دیا۔ کچھہ رات گذر گئی
تھی کنور بیریندر سنگھ چندرکانتا کی یاد مین بیٹھے طبیعت سے ہزار ون ترکیبین نکال رہے
تھے بیچ بیچ مین اونچی اونچی سانسین بھی لیتے تھے۔ اوسی وقت مین چوبدار نے آکر عرض کیا کہ
پرتھوی ناتھہ بجے گڈھ سے چپلا آئی ہے اور ڈیوڑھی پر کھڑی ہے کیا حکم ہوتا ہے۔ کمار چپلا کا
نام سنتے ہی چونک اوٹھے اور خوش ہوکر بولے اوسکو جلدی اندر لاؤ۔ بموجب حکم کے چپلا حاضر
ہوئی۔ کمار چپلا کو دیکھکر اوٹھہ کھڑے ہوئے اور ہاتھہ پکڑ اپنے پاس بٹھایا۔ بات چیت کرنے لگے۔
چندرکانتا کا حال پوچھا۔ چپلا نے کہا اچھی ہین۔ سوا آپکی یاد کے اور کسی طرح کی تکلیف نہین ہے
ہمیشہ کہا کرتی ہین کہ بڑے بیمروت ہین کہ خبر بھی نہین لیتے کہ زندہ ہے یا مرگئی۔ آج گھبراکر مجھکو بھیجا ہے
اور یہ دونا سپاتیان اپنے ہاتھہ سے چھیل کاٹ کر آپکے واسطے بھیجی ہین۔ اور اپنے سر کی قسم دی ہے کہ اسے
ضرور کھائین۔ بیریندر سنگھ چپلا کی باتین سنکر نہایت خوش ہوئے۔ چندرکانتا کے عشق پورے درجے پہونچا تھا
دھوکے مین آہی گئے۔ بھلے برے کا کچھہ تمیز نہ کرسکے۔ چندرکانتا کی قسم کیسے نہ مانتے۔ جھٹ ناسپاتی
کا ٹکڑا اوٹھا لیا اور جیون ہی منہہ سے لگایا ہی تھا۔ کہ سامنے سے تیج سنگھ دکھائی پڑے
تیج سنگھ نے دیکھا کہ بیریندر سنگھ بیٹھے ہین سامنے چپلا بھی بیٹھی ہے۔ آگے ناسپاتی کے ٹکڑے رکھے ہین

اور ایک ٹکڑا ہاتھ مین ہے۔ بس دیکھتے ہی آگ ہو گئے۔ للکار کر بولے خبردار جو منہہ مین ڈالا ہے۔ اتنا سُنتے ہی بیریندر سنگھ رک گئے اور کہا کیون کیا ہے۔ تیج سنگھ نے کہا کہ مینے تو ہزار سمجھایا گیا اپنا سر مار گیا مگر آپکو خیال نہوا تم کبھی آگے بھی چپلا یہان آئی تھی۔ آج کیا خاک سمجھا کہ یہ چپلا ہے یا کوئی عیار۔ بس سامنے رنڈی کو دیکھ میٹھی میٹھی باتین سُن مزے مین آ گئے۔

تیج سنگھ کی گھڑکی سُنکر بیریندر سنگھ تو شرما گئے اور چپلا کے منہ کیطرف دیکھنے لگے نقلی چپلا سے نرہا گیا۔ پھنس تو چکی ہی تھی جھٹ خنجر نکالکر تیج سنگھ پر دوڑی۔ بیریندر سنگھ بھی جان گئے تھے کہ یہ عیار ہے۔ اُسکو خنجر لیکر تیج سنگھ پر دوڑتے دیکھکر لپک کر ایک ہاتھ سے تو اوسکی کلائی پکڑی جسمین خنجر تھا اور دوسرا ہاتھ کمر مین ڈال کر اوٹھا لیا اور سر سے اونچا کر چاہتے تھے کہ پھینکین جسمین ہڈی پسلی سب چور چور ہو جائے کہ تیج سنگھ نے آواز دی ہان ہان پٹکنا نہین۔ مرجائیگا۔ عیارون کا یہی کام ہے۔ جیتا دو میرے حوالہ کرو۔ یہ سُنکر کمار نے آہستہ سے زمین پر پٹک مشکین باندہ تیج سنگھ کے حوالہ کیا۔ تیج سنگھ نے زبردستی اوسکے ناک مین دوا پھونک بیہوش کیا۔ اور ایک گٹھری [illegible] باتین کرنے لگے۔

تیج سنگھ نے کمار کو بہت کچھہ سمجھایا اور کہا کہ دیکھئے جو ہونا تھا سو ہو گیا مگر اب دھوکا نہ کھائیگا۔ کمار بہت شرمندہ تھے اسکا جواب کچھہ نہ دے سکے۔ اودہر گنڈہ کا حال پوچھنے لگے۔ اونھون نے سب خلاصہ حال کہا اور چیٹھی بھی دکھلا دی جو مہاراج جے سنگھ نے

نے اپنے سوریندر سنگھ کے نام لکھے تھے کمار یہ سب حال سنکر چٹھی دیکھ اوچھل پڑے
مارے خوشی کے تیج سنگھ کو گلے سے لگا لیا۔ اور بولے کہ اب جو کچھ تمہین کرنا ہے جلدی
کر ڈالو۔ تیج سنگھ نے کہا ہان دیکھو سب کچھ ہو جاتا ہے۔ گھبراؤ مت اسیطرح دونو
کو باتین کرتے کرتے تمام رات گذر گئی۔ سویرا ہوا ہی چاہتا تھا کہ تیج سنگھ عیاری کی
گٹھری پیٹھ پر لاد اوسی تہ خانہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جسمین احمد کو قید کر آئے تھے۔
تہ خانہ کا دروازہ کھول اندر گئے ٹہلتے ٹہلتے چشمے کے پاس گئے دیکھا کہ احمد نہر کے
کنارے سوتا ہے اور بدریال سنگھ ایک پیڑ کے نیچے پتھر کی چٹان پر سر جھکائے بیٹھے
ہین۔ تیج سنگھ کو دیکھکر بدریال سنگھ اوٹھ کھڑے ہوئے اور بولے کیون تیج سنگھ
مین نے کیا قصور کیا تھا جو مجھکو قید کر رکھا ہے۔ تیج سنگھ نے ہنسکر جواب دیا اگر کوئی قصور
کیا ہوتا تو پیر مین بیڑی پڑی ہوتی جیسا کہ احمد کو آپنے دیکھا ہوگا۔ آپنے کوئی قصور
نہین کیا تھا صرف ایک روز کے لئے آپکو قید کرنے مین میرا بہت سا کام نکلتا
تھا اس لئے مین نے ایسی بے ادبی کی معاف کیجئے گا۔ آج آپکو اختیار ہے چاہے
جہان جاوین مین تو تابعدار ہون۔ بیجے گڈھ مین نیک۔ ایماندار اور انصاف
پسند سوائے آپکے اور کوئی نہین ہے۔ اسی سبب سے مین بھی آپ سے مدد کا
امیدوار ہون۔

بدریال سنگھ نے کہا سنو تیج سنگھ تم جانتے ہوگے کہ مین ہمیشہ سے تمہارا
اور شیو دت سنگھ کا دوست ہون۔ مجھکو تملوگون کی خدمت کرنے مین کوئی

عذر نہین مین تو آپ حیران تھا کہ دوست آدمی کو تیج سنگہ نے کیون قید کیا۔ پہلے تو مجکو یہ بھی نہین معلوم ہوا کہ مین یہان کیسے آیا مرکے آیا ہون یا جیتے جی۔ احمد کو جب مین نے دیکہا تو سمجھہ گیا کہ یہ آپ ہی کی کرامات ہے۔ یہ تو کہو مجکو یہان رکھکر تمنے کیا کارروائی کی اور اب مین تمہارا کیا کام کرسکتا ہون۔

تیج سنگہ۔ مین آپکی صورت بنکر آپکے زنانہ مکان مین نہین گیا۔ اس سے تو آپ خاطر جمع رکھئے۔

ہردیال سنگہ۔ تمکو تو مین اپنے لڑکے کے برابر سمجہتا ہون اگر اندر زنانہ مین جاتے ہی تو کیا تھا۔ خیر حال کہو۔

تیج سنگہ نے مہاراج جے سنگہ کی چٹھی دیکہا کے ہردیال سنگہ کے کپڑے جو پہنے ہوئے تھے اونکو سب دیدیئے۔ اور کل حال خلاصہ کہکر بولے کہ اب اپنے گہر تشریف لیجئے اور یہ چٹھی لیکر دربار جائیے۔ اور راجہ صاحب سے مجکو مانگ لیجئے جسمین مین آپکے ساتھ چلون نہین تو وے عیار جو چنار سے آئے ہین تمام بجے گڈہ کو غارت کرڈالینگے۔ اور مہاراج شیودت سنگہ اپنا قبضہ کرلینگے۔ مین آپکے ساتھ چلکر اون عیارون کو گرفتار کرونگا۔ آپ دو باتون کا خیال رکھیئے ایک تو یہ کہ جہانتک ہوسکے مسلمانون کو باہر کیجے۔ اور ہندو تمکو رکھے۔ دوسرے یہ کہ کنور برییندر سنگہ کا ہمیشہ دہیان رکھیگا اور مہاراج سے برابر اونکی تعریف کیا کیجے گا جسمین مہاراج مدد کے واسطے اونکو ہی بلاوین۔

ہردیال سنگھ نے قسم کھا کر کہا مین ہمیشہ تملوگون کا خیرخواہ ہون جو جو تمنے کہا ہے اوس سے زیادہ کر دکھاؤنگا۔

تیج سنگھ نے اوس عیار کی گٹھری کھولی اور ایک ملاصہ بڑی اوسکے پیرین ڈال بٹوا عیاری کا مع خنجر کے اوسکے کمر سے نکال ہوش مین لائے۔ اوسکے چہرہ کو صاف کیا تو معلوم ہوا کہ بھگوان دت ہے۔ بہ سبب عیار ہونیکے چنار کے کل عیارونکو تیج سنگھ پہچانتے تھے اور وہ لوگ بھی انکو بخوبی جانتے تھے۔ تیج سنگھ نے بھگوان دت کو نہر کے کنارے چھوڑا اور ہردیال سنگھ کو ساتھ لئے کھوہ کے باہر چلے۔ جب دروازہ کے پاس آئے ہردیال سنگھ سے کہا کہ آپ مہربانی کرکے مجھے اجازت دین کہ تھوڑی دیر کے لئے آپ کو پھر بیہوش کرون تہ خانہ کے باہر ہوش مین لاؤنگا۔ ہردیال سنگھ نے کہا مین مجھکو کچھ عذر نہین ہے۔ مین یہ نہین چاہتا کہ اس تہ خانہ مین آنے جانیکا راستہ دیکھلون۔ یہ تمہین لوگون کا کام ہے مین دیکھکر کیا کرونگا

تیج سنگھ ہردیال سنگھ کو بیہوش کرکے باہر لائے اور ہوش مین لاکر بولے اب آپ اپنے کپڑے پہن لیجئے اور میرے ساتھ چلئے۔ اونھون نے ویسا ہی کیا شہر مین آکر بموجب کہنے تیج سنگھ کے ہردیال سنگھ الگ ہوکر مہاراجہ سریندر سنگھ کے دربار مین گئے۔ راجہ نے اونکی بڑی خاطر کی اور حال پوچھا اونھون نے بہت کچھ کہنے کے بعد مہاراج بیر سنگھ کی چٹھی دی جسکو راجہ نے عزت کے ساتھ لیکر اپنے وزیر جیت سنگھ کے ہاتھ مین پڑھنے کے لئے دیا۔ جیت سنگھ نے زور سے

وہ خط پڑھا۔ راجہ سوریندر سنگھ جیتی سنکر بہت خوش ہوئے اور ہردیال سنگھ کی طرف دیکھکر بولے ہین اور میرا راج مہاراج جے سنگھ ہی کا ہے جو چاہین کرین جسکو چاہین بلالین۔ مجکو کچھ عذر نہین۔ تیج سنگھ آپکے ساتھ جائیگا یہ کہہ اپنے وزیر جیت سنگھ کو ہردیال سنگھ کی مہمانی کے لئے حکم دیا اور دربار برخاست کیا۔

دیوان ہردیال سنگھ کی مہمانی تین دن بہت اچھی طرح سے کی گئی جس سے وے بہت ہی محظوظ ہوئے۔ چوتھے روز دیوان صاحب نے راجہ سے رخصت مانگی۔ راجہ نے بہت کچھ دولت اور جواہرات سے اونکی رخصتی کی۔ اور تیج سنگھ کو بلاکر بہت کچھ سمجھا بوجھاکر دیوان صاحب کے ساتھ رخصت کیا۔

بڑے ساز و سامان کے ساتھ یے دونون بجے گڑھ پہونچے اور شام کے دربار مین مہاراج کے پاس حاضر ہوئے۔ ہردیال سنگھ نے مہاراج کے خط کا جواب دیا اور سب حال کہکر سوریندر سنگھ کی بڑی تعریف کی جس سے مہاراج بہت ہی خوش ہوے اور تیج سنگھ کو اسیوقت خلعت دیکر ہردیال سنگھ کو حکم دیا کہ اِنکے رہنے کے لئے مکان کا بندوبست کردو۔ اِنکی خاطر داری اور مہمانی سب تمہارے ہی ذمہ ہے۔

دربار اوٹھنے پر دیوان صاحب تیج سنگھ کو ساتھ لیکر رخصت ہوئے اور ایک بہت اچھے کمرے مین اونکا ڈیرہ ڈلوایا۔ نوکر پیادے پہرے والون کا بہت اچھا انتظام کردیا جو سب ہندو ہی تھے۔ دوسرے دن تیج سنگھ مہاراج کے دربار مین حاضر ہوئے۔ دیوان ہردیال سنگھ کے بغل مین ایک کرسی اونکی واسطے مقرر کی گئی۔

چودہلوان بیان

ہم پہلے یہ لکھ چکے ہین کہ مہاراج شیودت کے یہان جتنے عیار ہین سبھونکو تیج سنگہ پہچانتے ہین۔ اب تیج سنگہ کو یہ جاننے کی ضرورت ہوئی کہ ادنمین سے کون کون چار آئے ہین اس لئے دوسرے دن شام کے وقت تیج سنگہ نے اپنی صورت بھگوان دت کی بنائی جسکو تہ خانہ مین بند کر آئے تھے۔ اور شہر سے نکل جنگل مین ادہر ادہر گھومنے لگے۔ کہین کچہہ پتہ نہ لگا۔ برسات آچکی تھی۔ رات اندہیری بدلی چھائی ہوئی تھی۔ تیج سنگہ نے ایک ٹیلے پر کھڑے ہوکر زفیل بلائی۔ تھوڑی دیر مین تینون عیار مع پنڈت جگناتھ جوتشی کے اوسی جگہہ پر آئے۔ اور بھگوان دت کو دیکہکر بولے۔

کیون جی تم تو نوگڈہ گئے تھے وہان کیا کیا خالی کیون چلے آئے؟

تیج سنگہ نے سبھونکو پہچاننے بعد جواب دیا کہ وہان تیج سنگہ کی بدولت کوئی کارروائی ہماری نہ چلی۔ تملوگون مین سے کوئی ایک آدمی ہمارے ساتھ چلے تو کام ہو۔

پنا لعل۔ اچھا کل ہم تمہارے ساتھ چلینگے۔ آج چلو محل مین کوئی کارروائی کرین۔

تیج سنگہ۔ اچھا چلو مگر مجکو اس وقت بھوک بڑے زور کی لگی ہے۔ کچہہ کھالین تو کام مین جی لگے۔ تملوگون کے پاس کچہہ ہو تو لاؤ +

جگنا تھا۔ پاس مین تو جو کچھ ہے بیہوشی ملی ہوئی ہے۔ ہان بازار سے جا کر کچھ لاؤ تو سب کوئی کھا پی کر خوشی کرین۔

بھگوانددت۔ اچھا ایک آدمی ساتھ چلو۔

پنا لعل ساتھ ہوئے۔ دونون شہر کی طرف چلے۔ راستہ مین پنا لعل نے کہا کہ ہلوگونکو اپنی صورت بدل لینی چاہئے۔ کیونکہ تیج سنگھ کل سے اسی شہر مین آیا ہوا ہے اور وہ سبھون کو پہچانتا بھی ہے۔ شاید گھومتا پھرتا کہین ملجائے۔

بھگوانددت نے یہ سوچکر کہ صورت بدلینگے تو روغن لگاتے وقت یہ پہچان لیگا۔ جواب دیا کہ کوئی ضرورت نہین۔ کون رات کو ملتا ہے۔ بھگوانددت کے انکار کرنے سے پنا لعل کو شک ہوگیا غور سے انکی صورت دیکھنے لگا۔ مگر رات اندھیری تھی پہچان نہ سکا۔ آخر زور سے زنبیل بجائی۔ شہر کے قریب آچکے تھے۔ عیار لوگ دور دور سے سن سکے۔ تیج سنگھ بھی سمجھ گئے کہ اسکو شک ہوگیا۔ اب دیر کرنا ٹھیک نہین جھپٹ اوسکے گلے مین ہاتھ ڈال دیا۔ پنا لعل نے بھی خنجر نکال لیا۔ دونون مین خوب ہوگئی۔ آخر کو تیج سنگھ نے پنا لعل کو اوٹھا کے دے مارا اور مشکین کسکر گٹھری باندہ لی اور پیٹھ پر لاد شہر کی طرف روانہ ہوئے۔

اپنی اصلی صورت بنائے ہوئے ڈیرے پر پہونچے۔ اور ایک کوٹھری مین پنا لعل کو بند کر دیا۔ اور پہرے والوں کو خوب تاکید کر کے اسی کوٹھری کے دروازہ پر پلنگ بچھوا سو رہے۔ صبح پنا لعل کو ساتھ لیکر دربار کی طرف چلے۔

ادہر رام ترائن بدری ناتھ اور جوتشی جی راہ دیکھ رہے تھے کہ اب دونون آدمی کھانیکو لاتے ہونگے مگر کچھہ نہین وہان تو معاملہ ہی دوسرا تھا۔ ان لوگون کو یہ شک ہوگیا کہ کہین دونون گرفتار ہوگئے۔ مگر یہ خیال مین نہ آیا کہ بھگوان دت اصل مین دوسرے ہی حضرت تھے۔

اوس رات تو کچھہ نہ کرسکے صبحکو صورت بدلکر کھوج مین نکلے۔ پہلے مہاراج دربار کی طرف چلے۔ دیکھا کہ تیج سنگھ دربار جارہے ہین اور پیچھے پیچھے اونکے دس پندرہ سپاہی قیدی کی طرح پنا لعل کو لیئے جاتے ہین۔ ان عیارون نے بھی ساتھہ ہی ساتھہ دربار کا راستہ لیا۔

تیج سنگھ پنا لعل کو ساتھہ لیئے دربار مین پہونچے دیکھا کہ کچہری خوب لگی ہوئی ہے مہاراج بیٹھے ہین۔ یہ بھی سلام کرکے اپنی کرسی پر جا بیٹھے۔ قیدی کو سامنے کھڑا کردیا۔ مہاراج نے پوچھا کیون تیج سنگھ کسکو لائے ہو؟ تیج سنگھ نے جواب دیا۔ اون پانچ عیارون مین سے جو چنار سے آئے ہین ایک گرفتار ہوا ہے۔ جسکو سرکار مین لایا ہون جو اسکے لیئے مناسب ہو حکم دیا جائے۔

مہاراج غور کے ساتھہ خوشی بھری نگاہون سے اوسکی طرف دیکھنے لگے اور پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے؟ اوس نے کہا مکار خان عرف عیار خان۔ مہاراج اوسکی بیباکی اور بات پر ہنس پڑے۔ حکم دیا کہ بس اس سے زیادہ پوچھنے کی کوئی ضرورت نہین سیدھے قیدخانہ مین لیجا کر اسکو بند کرو۔ اور سخت پہرا بٹھا دو۔ حکم پاتے ہی پیادون نے

اوس عیار کے ہاتھون مین ہتھکڑی اور پاؤن مین بیڑی ڈال دی اور قید خانہ
کی طرف لیگئے۔ مہاراج نے خوش ہوکر تیج سنگھ کو سو اشرفیان انعام دین تیج سنگھ
نے کھڑے ہوکر مہاراج کو سلام کیا اور بٹوے مین رکھ لی۔

رام نرائن بدری ناتھ اور جوتشی جی بھیس بدلے ہوے دربار مین کھڑے
یہ سب تماشہ دیکھہ رہے تھے۔ جب بنا لعل کو قید خانہ کا حکم ہوا تو یہ لوگ بھی
باہر چلے آئے اور آپسمین صلاح کرکے ایک بھاری چالاکی کی۔ یعنی کناری جاکر
بدری ناتھ نے تو تیج سنگھ کی صورت بنائی اور رام نرائن اور جوتشی جی پیادے
بنکر تیزی کے ساتھ اون سپاہیونکی طرف چلے جو بنا لعل کو قید خانہ مین لے چلے تھے
وہان پہونچکر بولے کہ ٹھہرو ٹھہرو اس نالائق عیار کے لئے مہاراج نے دوسرا حکم دیا
ہے۔ کیونکہ مین نے عرض کیا کہ قید خانے مین سے اسکے سنگی ساتھی اسکو کسی نہ کسی
طرح چھوڑا لیجائینگے۔ اگر ہم اسکو اپنی حفاظت مین رکھینگے تو بہتر ہوگا۔ کیونکہ ہمنے اسے
پکڑا ہے۔ ہماری ہی نگرانی مین یہ رہ بھی سکیگا۔ سو تملوگ اسکو ہمارے حوالہ کرو۔

پیادے تو جانتے ہی تھے کہ اسکو تیج سنگھ نے پکڑا ہے کچھہ انکار نکیا اور اوسے
اونکے حوالے کیا۔ نقلی تیج سنگھ نے بنا لعل کو لے جنگل کا راستہ لیا۔ اوسکے چلے جانیکے
بعد اوسکا حال عرض کرنے کے لئے پیادے دربار مین پھر لوٹ آئے۔ دربار اوسیطرح
لگا ہوا تھا تیج سنگھ بھی جگہہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انکو دیکھہ پیادون کے ہوش اوڑ گئے
اور عرض کرتے کرتے رک گئے۔ تیج سنگھ نے انلوگون کو دیکھکر پوچھا کیون کیا ہے اوس

عیار کو قید کر آئے ہ پیادون نے ڈرتے ڈرتے کہا جی اوسکو تو آپ ہی نے ہلوگون سے لے لیا۔

تیج سنگہ اونکی بات سُنکر چونک پڑے اور بولے کہ ہمسے کیا کیا ہم تو تب ہی سے اِسی جگہہ بیٹھے ہین۔

پیادون کی جان ڈر اور تعجب سے سوکھ گئی جواب نہ دے سکے مثل تصویر کھڑے رہے۔ مہاراج نے تیج سنگہ کی طرف دیکھکر پوچھا کیون کیا ہوا ہ تیج سنگہ نے کہا مہاراج عیار چالاکی کھیل گئے۔ میری صورت بنکر اوس قیدی کو اِن لوگون کے ہاتھ سے چھوڑا لیگئے۔ یہ سنکر مہاراج کو بڑا رنج ہوا اور اون پیادون پر بہت خفا ہوے۔ تیج سنگہ نے عرض کیا مہاراج اِن لوگون کا کچھ قصور نہین عیار ایسے ہوتے ہی ہین۔ بڑے بڑے کو دھوکا دے جاتے ہین۔ اِن لوگون کی کیا حقیقت ہے۔

تیج سنگہ کے کہنے سے مہاراج نے اون پیادونکا قصور معاف کیا۔ مگر اوس عیار کے نکل جانے کا رنج دیر تک رہا۔

بدری ناتھ وغیرہ پنا لعل کو لئے ہوئے جنگل مین پہونچے ایک پیڑ کے نیچے بیٹھکر اونسے حال پوچھا۔ اوس نے سب حال کہا۔ اب انلوگون کو معلوم ہوا کہ بھگوانند کو بھی تیج سنگہ نے پکڑکے کہین چھپایا ہے۔ یہ سوچکر پنڈت جگنناتھ سے کہا کہ آپ رمل کے ذریعہ سے دریافت کیجئے بھگوانند کہان ہے۔ جوتشی جی نے رمل پھینکا اور کچھ

گن گنا کر بولے کو بیشک بھگوا ندت کو بھی تیج سنگھ نے پکڑا ہے اور یہان سے دو کوس اوتر کی طرف ایک کھوہ مین قید کر رکھا ہے۔ یہ سُنکر سبھون نے اوس کھوہ کی طرف کا راستہ لیا۔ جوتشی جی بار بار رمل پھینکتے اور سوچتے ہوئے اوس کھوہ تک پہونچے اور اندر گئے۔ جب روشنی نظر آئی تو دیکھا کہ سامنے ایک پھاٹک ہے مگر یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح کھُلیگا۔ جوتشی جی نے پھر رمل پھینکا اور کچھ سوچکر کہا کہ یہ دروازہ ایک طلسم کے ساتھ بنا ہوا ہے۔ اور رمل طلسم مین کچھ کام نہین کر سکتا۔ اوسکے کھلنے کی کوئی دوسری ترکیب نکالی جاوے تو کام چلے۔ لاچار وےلوگ اوس کھوہ سے باہر نکل آئے اور عیاری کی فکر کرنے لگے ؛

پندرہوان بیان

ایک دن تیج سنگھ بالادوی کے لیے بجے گڑھ سے باہر نکلے پہر بھر دن باقی تھا گھومتے پھرتے بہت دور نکل گئے۔ دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے کنور بیرندر سنگھ بیٹھے ہین اونکے سواری کا گھوڑا دوسرے پیڑ سے بندھا ہوا ہے۔ سامنے ایک بارہ سنگھا مرا پڑا ہے اوسکے ایک طرف آگ سُلگ رہی ہے۔ اور قریب جا کر دیکھا کہ اوسکے سامنے پتّو پر کچھ ٹکڑے گوشت کے بھی پڑے ہین۔

تیج سنگھ کو دیکھکر کمار نے زور سے کہا آؤ بھائی تیج سنگھ تم تو بجے گڑھ ایسا گئے کہ پھر کے خبر بھی نہ لی۔ کیا ہمکو ایکدم بھول گئے۔

تیج سنگھ (ہنس کر) بے گڈ۔ مین جن آپ ہی کا کام کرتا ہون کہ اپنے باپ کا ؟

بیریندر سنگھ۔ اپنے باپ کا۔

یہ کہہ ہنس پڑے۔ تیج سنگھ نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا۔ اور ہنستے ہوے پاس جا بیٹھے۔ کمار نے پوچھا کہو چندر کانتا سے ملاقات ہوئی ؟ تیج سنگھ نے جواب دیا اوسرجب سے مین گیا ہون چندر کانتا سے ملاقات نہین ہوئی۔ مین اپنے کام کے خیال مین پڑا رہتا ہون۔ اسی درمیان مین ایک عیار کو پکڑا تھا۔ مہاراج نے اوسکے قید کرنیکا حکم دیا تھا مگر قیدخانہ تک پہونچنے بھی نہ پایا تھا کہ راہ ہی مین میری صورت بنکر اوسکے ساتھی عیارون نے اوسے چھوڑ الیا۔ پھر ابھی تک کوئی گرفتار نہین ہوا۔

کمار۔ وےلوگ بھی بڑے شیطان ہین۔

تیج سنگھ۔ اور تو جو ہین سو ہین بدری ناتھ بھی چنار سے انلوگون کے ساتھ آیا ہے وہ بڑا بھاری چالاک ہے۔ مجھے اگر خوف رہتا ہے تو اوسی کا خیر دیکھا جائیگا۔ کیا ہرج ہے۔ یہ تو بتلائیے آپ یہان کیا کر رہے ہین کوئی آدمی بھی ساتھ نہین ہے۔

کمار۔ آج ہم کئی آدمیون کو ہمراہ لے سویرے ہی شکار کو نکلا دوپہر تک حیران رہا کچھ ہاتھ نہ لگا۔ آخر کو یہ بارہ سنگھا سامنے سے نکلا اور ہم نے

اسکے پیچھے گھوڑا اڑ والا اسنے مجکو بہت حیران کیا۔ ساتھ کے سب آدمی چھوٹ گئے اب اِسی وقت تیر کھاکر گرا ہے۔ مجکو بھوک بڑے زور کی لگی تھی اس سے یہ جی مین آیا کہ کچھہ گوشت بھون کے کھاؤن۔ اِسی فکر مین بیٹھا تھا کہ سامنے سے تم دیکھائی پڑے۔ اب تو تم ہی اِسکو بھونو۔ میرے پاس کچھہ مصالح تھا اوسے مین نے ٹکڑون مین دہو دہاکر لگا دیا ہے۔ پکاکر تیار کرو تم بھی کھاؤ مین بھی کھاؤن۔ مگر جلدی کرو آج دِن بھر کچھہ نہین کھایا ہے۔

تیج سنگہ نے بہت جلد گوشت تیار کیا اور ایک چشمہ کے کنارے جہان صاف پانی نکل رہا تھا دونون بیٹھکر کھانے لگے۔ بیریندر سنگہ صالح پوچھہ پوچھہ کر کھاتے تھے۔ تیج سنگہ نے پوچھا آپ مصالح کیون پوچھہ رہے ہین تو کمار نے جواب دیا پھیکا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ دو تین ٹکڑے کھاکر بیریندر سنگہ نے سوتے مین چُلو چلو خوب پانی پیا اور کہا بس بھائی ہماری طبیعت تو بھر گئی دن بھر بھوکے رہنے پر کچھہ کھایا نہین جاتا۔

تیج سنگہ نے کہا آپ کھائیے یا نہ کھائیے مین تو چھوڑتا نہین۔ بڑے مزے کا بنا ہے۔ آخر جہانتک ہوسکا خوب کھایا۔ ہاتھہ مُنھہ دھوکر بولے چلئے اب آپ کو نوگڈہ پہونچاکر تب پھیرینگے۔ بیریندر سنگہ چلو کہکر گھوڑے پر سوار ہوئے اور تیج سنگہ پیدل چلے۔

تھوڑی دور جاکر بولے نہ معلوم کیون میرا سر گھومتا ہے۔ کمار نے کہا تم

گوشت زیادہ کھاگئے ہو اوس نے گرمی کی ہے۔ تھوڑی دور اور گئے تھے کہ
تیج سنگہ چکر کھاکر زمین پر گر پڑے۔ کنور بیریندر سنگہ نے جھٹ گھوڑے پر سے
کود اونکے ہاتھ پیر خوب کس گٹھری مین باندہ پیٹھ پر لاد لیا۔ اور گھوڑے کی
باگ تھامے گڈہ کا راستہ لیا۔ تھوڑی دور جاکر زور سے زفیل (سیٹی)
بجائی۔ جسکی آواز دور تک جنگل مین گونج گئی تھوڑی ہی دیر مین کرور سنگہ
پنالعل رام نرائن اور جوتشی جی آپہونچے۔ پنالعل نے خوش ہوکر کہا واہ جی بدری ناتھ
تمنے تو بڑا بھاری کام کیا۔ بڑے زبردست کو پہانسا۔ اب کیا ہے لیا۔ کرور سنگہ
تو مارے خوشی کے اوچھل پڑا۔ بدری ناتھ نے جو ابھی تک کنور بیریندر سنگہ بنا ہوا تھا
گٹھری پیٹھ پر سے اوتار کے زمین پر رکھدی اور رام نرائن سے کہا کہ تم
اس گھوڑے کو نوگڈہ پہونچا دو جس اصطبل سے چورا لاے تھے اوسیکے پاس چھوڑ
آؤ آپ ہی لوگ باندہ لینگے۔ یہ سن رام نرائن گھوڑے پر سوار ہو نوگڈہ چلا گیا۔
بدری ناتھ نے تیج سنگہ کی گٹھری پھر اپنے پیٹھ پر لادلی اور عیارونکو کچھ سمجھاکر چنار کا
راستہ لیا ؁

سولہوان بیان

تیج سنگہ کا معمول تھا کہ روز مہاراج سریندر سنگہ کے دربار مین جاتے اور سلام کرکے
اپنی کرسی پر بیٹھ جاتے تھے ایک دن مہاراج نے تیج سنگہ کی کرسی خالی دیکھی تو

ہر دیال سنگھ سے پوچھا کہ آج کل تیج سنگھ نظر نہین آتے تمسے ملاقات ہوئی تھی جو دلیوان صاحب نے عرض کیا نہین مجھ سے بھی ملاقات نہین ہوئی۔ آج دریافت کرکے عرض کرونگا۔ دربار برخاست ہونے کے بعد دیوان صاحب تیج سنگھ کے ڈیرے پر گئے۔ ملاقات نہ ہونے پر نوکرون سے دریافت کیا سبھو نے کہا کئی دن سے وہ یہان نہین ہین۔ ہملوگون نے بہت کھوج کیا مگر پتہ نہ لگا

دیوان ہردیال سنگھ یہہ سنکر بہت حیران ہوگئے۔ اپنے مکان پر آکر سوچنے لگے کہ اب کیا کیا جائے۔ اگر تیج سنگھ کا پتہ نہ لگیگا تو بڑی بدنامی ہوگی جہان سے ہو سراغ لگانا چاہیئے۔ آخر بہت سے آدمیون کو پتہ لگانیکے لئے ادہر ادہر روانہ کیا اور اپنی طرف سے ایک خط نوگڈہ کے دیوانصاحب کے پاس بھی روانہ کیا اور قاصد کو تاکید کردیا کہ کل دربار کے پہلے اسکا جواب لیکر آجائے۔ قاصد خط لئے ہوئے شام کو نوگڈہ پہونچا اور دیوان جیت سنگھ کے مکان پر جاکر اوس نے اپنے آنے کی اطلاع کروائی۔ دیوان صاحب نے اوسکو اپنے سامنے بلواکر حال پوچھا اوس نے سلام کرکے خط دیا جسکو دیوان صاحب نے بخوبی پڑھا دل مین یقین ہوگیا کہ تیج سنگھ ضرور عیارون کے ہاتھ پڑ گیا۔ یہ جواب لکھکر کہ وہ یہان نہین ہے قاصد کو تو رخصت کردیا اور اپنے کئی جاسوسون کو بلاکر پتہ لگانے کے لئے ادہر ادہر روانہ کیا۔ دوسرے وقت دربار مین دیوان جیت سنگھ نے راجہ سورندر سنگھ سے عرض کیا کہ مہاراج کل

بجے گڈھ سے دیوان ہردیال سنگھ کا خط لیکر ایک آدمی آیا تھا یہ دریافت کیا گیا تھا کہ تیج سنگھ نوگڈھ مین ہے یا نہین کیونکہ کئی دنون سے وہ بجے گڈھ مین نہین ہو مین نے جواب مین لکھدیا کہ یہان نہین ہو۔

راجہ کو یہ سُنکے تعجب ہوا اور دیوان سے پوچھا کہ تیج سنگھ وہان بھی نہین ہے اور یہان بھی نہین آیا تو کہان چلا گیا ؟ کہین ایسا تو نہین ہوا کہ عیارون کے ہاتھ پڑ گیا ہو کیونکہ مہاراج شیودت کے کئی عیار بجے گڈھ مین پہونچے ہوئے ہین اور انسے مقابلہ کرنے کے لئے اکیلا تیج سنگھ گیا تھا۔ دیوان صاحب نے کہا کہ جہانتک مین سمجھتا ہون وہ عیارون ہی کے ہاتھ مین گرفتار ہو گیا خیر جو کچھہ ہو دو چار دن مین معلوم ہی ہو جائیگا۔

کنور بیریندر سنگھ بھی دربار مین راجہ کے داہنی طرف کرسی پر بیٹھے یہ بات سُن رہے تھے۔ اونھون نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو مین تیج سنگھ کا پتہ لگانے جاؤن۔ دیوان جیت سنگھ نے یہ سُنکر کمار کی طرف دیکھا اور ہنسکر جواب دیا کہ آپکی ہمت اور جوانمردی مین کوئی شک نہین مگر اِس بات کو سوچنا چاہئے کہ ایک تیج سنگھ کے واسطے جسکا کام ہی عیاری ہے اور وہ عیارون کے ہاتھہ پھنس گیا ہے۔ آپ حیران ہونے جائین اسکی کیا ضرورت ہو ؟ یہ تو آپ جانتے ہی ہین کہ اگر کسی عیار کو کوئی عیار پکڑتا ہے تو سوائے قید رکھنے کے جان نہین مارتا اگر تیج سنگھ اون لوگون کے ہاتھ مین پڑ گیا ہے تو قید ہوگا کسی

کسی طرح چھوٹ ہی آویگا کیونکہ وہ اپنے فن مین بڑا ہوشیار ہے سوائے اسکے جو عیاری کا کام کریگا چاہے کتنا ہی چالاک کیون نہو کبھی نہ کبھی پھسل ہی جائیگا پھر اسکے لیے سوچنا کیا ہم دس پانچ دن صبر کیجیے دیکھیے کیا ہوتا ہے اِس بیچ مین اگر وہ نہ آیا تو آپکو جو کچھہ کرنا ہو کیجیئیگا۔

بیریندر سنگھ نے جواب دیا ہان آپ کا کہنا ٹھیک ہے مگر پتہ لگانا بھی ضرور ہے یہ سوچکر کہ وہ خود چالاک ہے چھوٹ آویگا کھوج نہ کرنا بہتر نہین۔ جیت سنگھ نے کہا سچ ہے آپکو محبت کے سبب اوسکا زیادہ خیال ہے خیر دیکھا جائیگا۔ یہ سنکر راجہ سوریندر سنگھ نے کہا اور کچھہ نہیں تو دسرے ہی کسیکو پتہ لگانے کے لیے بھیجدیتے اوسکے جواب مین دیوان صاحب نے کہا کہ کئی جاسوسونکو پتہ لگانیکے لئے مین بھیج چکا ہون۔ راجہ وکنور بیریندر سنگھ چپ ہوگئے۔ مگر خیال اسکا کسیکے دل سے نہ گیا۔

بیجے گڈہ مین دوسرے دن دربار مین مہاراجہ جے سنگھ نے پھر ہردیال سنگھ سے پوچھا کہ کہین تیج سنگھ کا پتہ لگا ہم دیوان صاحب نے کہا مہاراج یہان تو تیج سنگھ کا پتہ نہیں لگتا۔ شاید نوگڈہ مین ہون مین نے وہان بھی آدمی بھیجا ہے اب وہ آتا ہی ہوگا جو کچھہ ہے معلوم ہوجائیگا۔ یہ باتین ہوہی رہی تھین کہ خط کا جواب لئے ہوئے وہ آدمی آپہونچا جو نوگڈہ گیا تھا۔ ہردیال سنگھ نے جواب پڑھا اور بڑے افسوس کے ساتھ مہاراج سے عرض کیا کہ نوگڈہ مین بھی

تیج سنگھ نہین ہے یہ اوسکے باپ جیت سنگھ کے ہاتھ کا خط میرے خط کے جواب
مین آیا ہے مہاراج نے کہا پھر اوسکے پتہ لگانے کی کچھہ فکر کی گئی یا نہین ہر دیال سنگھ
نے کہا ہان کئی جاسوس مین نے ادہر اودہر بھیجدیئے ہین ۔

مہاراج کو تیج سنگھ کا بہت افسوس رہا۔ دربار برخاست کرکے محل مین چلے
گئے۔ بات ہی بات مین مہاراج نے تیج سنگھ کا ذکر مہارانی سے کیا اور کہا دیکھو
قسمت کا پھیر اسے کہتے ہین۔ کرور سنگھ نے ہلچل تو مچا ہی رکھی ہے۔ مدد کیلئے
ایک تیج سنگھ آیا تھا کئی دن سے اوسکا بھی پتہ نہین لگتا۔ اب مجھے اوسکے لئے
سوریندر سنگھ سے بھی شرمندگی اوٹھانی پڑیگی۔ تیج سنگھ کی چال وچلن
بات چیت علم اور چالاکی پر جب مین خیال کرتا ہون تبیعت اُمڈ آتی ہے بڑا ہی
لایق لڑکا ہے۔ اوسکے چہرے پر کبھی اوداسی نہین دیکھی۔ مہارانی نے بھی تیج سنگھ
کے حال پر بہت افسوس کیا۔ اتفاقاً چپلا بھی اوس وقت کھڑی تھی یہ حال
سنکر وہان سے چلی گئی اور چندرکانتا کے پاس پہونچی۔ تیج سنگھ کا حال جب
کہنے چاہتی جی اُمڈ آتا تھا۔ کچھہ کہہ نہ سکتی تھی۔ چندرکانتا نے اوسکی حالت
دیکھہ پوچھا کیون کیا ہے؟ اسوقت تو تیری عجب حالت ہو رہی ہے کچھہ منہ سے
تو کہہ۔ اس بات کا جواب دینے کے لئے چپلا نے منہہ کھولا ہی تھا کہ گلا بھر آیا
آنکھون سے آنسو نکل پڑے کچھہ جواب نہ دے سکی۔ چندرکانتا کو اور بھی حیرت
ہوئی پوچھا تو رو رہی کیون ہے۔ کچھہ منہ سے تو کہہ ۔

آخر چپلا نے اپنے کو بہت سنبھالا اور مشکل سے کہا۔ مہاراج کی زبانی سُنا ہے کہ تیج سنگھ کو مہاراج شیودت کے عیارون نے گرفتار کرلیا۔ اب بیریندر سنگھ کا آنا بھی مشکل سے ہوگا۔ کیونکہ اونکا یہی ایک بڑا بھاری سہارا تھا۔ اتنا کہنا ہی تھا کہ پورے طور سے آنسو بھر آئے اور خوب کھلکے رونے لگی۔ اِسکی بیقراری نے چندر کانتا سمجھہ گئی کہ چپلا بھی تیج سنگھ پر عاشق ہے چلو اچھا ہوا اسمین بھی ہمارا ہی بھلا ہے مگر تیج سنگھ کے حال اور چپلا کی بیقراری پر افسوس کیا۔ پھر چپلا سے کہا کہ اوسکے چھوڑ انیکی بھی فکر ہو رہی ہے تو کیا تیرے رونے سے وے چھوٹ جاینگے تو مجھسے کچھہ نہیں ہوسکتا تو مین ہی کچھہ کرون۔ چنپا بھی وہان بیٹھی یہ افسوس بھری باتین سُن رہی تھی۔ بولی اگر حکم ہو تو مین تیج سنگھ کی تلاش مین جاؤن۔

چپلا نے کہا ابھی تو اس لائق نہین ہوئی ہے چمپا بولی کیوت اب مجھہ مین کیا کسر ہے۔ کیا مین عیاری نہین کرسکتی تو چپلا نے کہا ہان عیاری تو کرسکتی ہے مگر اون لوگونکا مقابلہ نہین کرسکتی جنلوگون نے تیج سنگھ ایسے چالاک کو پکڑ رکھا ہے ہان اگر مجبوراً جگمارئی حکم دین تو کھوج مین جاؤن۔ چندر کانتا نے کہا۔ اسمین بھی حکم کی ضرورت ہے تو تیری محنت سے اگر وے چھوٹینگے تو زندگی بھر تو اونکو پہنے لایق رہیگی۔ اب تو جانے میں دیر نکر جا۔ چپلا نے چنپا سے کہا دیکھو مین تو جاتی ہون۔ عیار لوگ آئے ہوئے ہین۔ ایسا نہو کہ میرے جانے بعد کچھہ بلا

بکھیڑا سمجھے۔ خیر اور نو جو ہوگا دیکھا جائیگا تو راجکماری سے ہوشیار رہیو اگر تجھ سے کچھ غلطی ہوئیگی اور راجکماری پر کسیطرح کی آفت آئیگی تو مین زندگی بھر تیرا منھہ نہ دیکھونگی۔ چنپا نے کہا یہان سے آپ خاطر جمع رکھین مین بہا بر ہوشیار رہا کرونگی۔

چپلا اپنی عیاری کے سامان سے لیس ہو اور کچھہ دکھنی ڈھنگ کے کپڑے وزیور سا تہہ لیکر تیج سنگہ کی تلاش مین نکلی ۔

سترہوان بیان

چپلا کوئی ایسی سادہارن عورت نہ تھی خوبصورتی اور نزاکت کے سوائے طاقتور بھی تھی دو چار آدمیون سے لڑ جانا اور اونکو پکڑ لینا اوسکا ایک ادنی کام ہو ہتھیار چلانا پورے طور سے جانتی تھی عیاری کے فن کے علاوہ گئی باتین اوسین تھین گانے بجانے مین اوستاد ناچنے مین کاریگر آتشبازی بنانے کا بڑا شوق کہان تک لکھین کوئی فن ایسا نہ تھا جسکو چپلا نہ جانتی ہو رنگ اوسکا گورا بدن ہر جگہہ سے سڈول۔ اوسکے نازک نازک ہاتھہ پاؤن کیطرف خیال کرنیسے یہی معلوم ہوتا تھا کہ اوسے پھولون سے بھی مارنا خون کرنا ہے۔ اوسکو جب کہین باہر جانیکی ضرورت پڑتی تھی تو اپنی خوبصورتی جان بوجھہ کر بگاڑ ڈالتی یا بھیس بدل لیتی تھی۔ اب اسوقت شام ہوگئی بلکہ کچھہ رات بھی جا چکی ہے۔ ماہتاب اپنی پوری کرنون سے نکلا ہوا ہے

چپلا اپنی اصلی صورت سے چلی جارہی ہے۔ بٹوا عیاری کا بغل مین لٹکائے کمند کمر سے کسے اور ایک خنجر بھی لگائے جنگل ہی جنگل قدم بڑھاتی جارہی ہے۔
تیج سنگھ کی یاد نے اوسکو ایسا بے سُدہ کردیا ہے کہ اپنے بدن کی بھی خبر نہین ہی اوسکو یہ نہین معلوم کہ وہ کس کام کے لئے باہر نکلی ہے یہ کہان جارہی ہی۔ راستہ کون ہے آگے پتھر ہے یا گڈہا ندی ہے یا تالاب خالی بیر بڑہا ئے چلے جانا یہی اوسکا کام ہی آنکھون سے آنسو کی بوندین گر رہی ہین سارا کرتا آگے سے تر ہو گیا ہے۔ تھوڑی تھوڑی دور پر ٹھوکرین کھاتی ہے۔ انگلیون سے خون نکل رہا ہے مگر اوسکو اسکا کچھ خیال نہین۔ آگے ایک نالہ آیا جسپر چپلا نے کچھ دھیان نہ دیا اور دھم سے اوس نالے مین گر پڑی۔ سر پھٹ گیا خون نکلنے لگا کپڑے بدن تک سب خون مین تر ہو گئے۔
اب اوسکو اس بات کا خیال ہوا کہ مین تیج سنگھ کو ڈھونڈہا یا کھوجنے چلی ہون اوسکے منہہ سے جھٹ یہ بات نکلی۔ ہائے پیارے! مین تمکو بالکل بھول گئی۔ تمہارے چھوڑانیکی فکر مجکو ذرہ بھی نہ رہی اوسکی یہ سزا ملی۔ اب چپلا سنبھل گئی اور سوچنے لگی کہ مین کدھر جاتی ہون! خوب غور کرنے سے اوسے معلوم ہوا کہ راستہ بالکل بھول گئی اور ایک بھیانک جنگل مین آپھنسی۔ ایک دفعہ تو ڈر گئی مگر پھر دل کو سنبھالا اور اوس خطرناک نالے سے پیچھے پھری اور سوچنے لگی اسمین تو کوئی شک نہین کہ تیج سنگھ کو مہاراج شیودت کے عیار۔ ون نے پکڑ لیا ہے۔ ضرور چنار لیگئے ہونگے۔ اب پہلے وہان کھوج کرنا چاہئے جب وہان نہ ملینگے تو دوسری جگہہ پتہ لگاونگی۔ یہ سمجھ کر

چنار کا راستہ ڈہونڈہنے لگی پہر ارخرابی آدہی رات گذر جانیکے بعد راستہ ملا۔ اب سیدہے چنار کی طرف پہاڑہی پہاڑ چل نکلی۔ جب صبح قریب ہوئی اُسنے اپنی صورت مرد سپاہی کی بنالی۔ کھانے پینے کی کچھہ فکر نہین صرف راستہ طے کرنیکی اوسے دُھن تھی۔ آخر بھوکھی پیاسی شام ہوتے ہوتے چنار مین پہونچی دل مین ٹھان لیا تھا کہ جب تک تیج سنگھ کا پتہ نہ لگے گا مین اُنٗ چل نکرونگی وہان بھی آرام نکیا ادہر اودہر ڈہونڈہنے اور تلاش کرنے لگی۔ یکایک اوسے کچھہ چالاکی سوجھی۔ یعنی اپنی صورت پنالعل کی بنائی اور گھسیٹا سنگھ عیار کے ڈیرے پر پہونچی۔ ہم پہلے لکھہ چکے ہین کہ چھہ عیار ونمین سے چار عیار بیگڈہ گئے ہین اور گھسیٹا سنگھ اور چنی لعل چنار ہی مین رہ گیا گھسیٹا سنگھ پنالعل کو دیکھکر اوٹھ کھڑے ہوئے صاحب سلامت کے بعد پوچہا کہو پنالعل ابکی کسکو لائے۔

پنالعل۔ ابکی لائے تو کسیکو نہین صرف اتنا پوچھنے آئے ہین کہ ناظم یہان آیا ہے کہ نہین۔ دو روز سے اوسکا پتہ نہین لگتا۔

گھسیٹا۔ یہان تو نہین آیا!

پنالعل۔ پہر اوسکو کہان ڈہونڈہین جو وہان تو اب کوئی عیار نہین ہے۔

گھسیٹا۔ یہ مین نہین کہہ سکتا کہ وہان کوئی عیار نہین۔ صرف تیج سنگھ کا نام مشہور تھا سو قیدی ہوگئے۔ اس وقت قلعہ مین بند پڑے روتے ہونگے۔

پنا لعل۔ خیر کوئی ہرج نہین پتہ لگجائے گا۔ اب مین جاتا ہون رُک نہین سکتا۔ یہ کہہ نقلی پنا لعل وہان سے روانہ ہوئے۔

اب چپلا کا بھی ٹھکانے ہوا۔ یہ سوچکر کہ تیج سنگھ کا پتہ لگ ہی گیا اور وہ یہان موجود ہین کوئی ہرج نہین جس طرح ہوگا چھڑا ہی لونگی۔ میدان مین نکل گئی اور گنگا جی کے کنارے بیٹھکر اپنے بٹوے سے کچھ نکال کر کھایا۔ گنگا جل پی کے طبیعت درست کی۔ اور اپنی صورت ایک گانے والی عورت کی بنائی۔ چپلا کو خوبصورت بننے کی کوئی ضرورت نہ تھی وہ خود ایسی تھی کہ ہزار خوبصورتون کا مقابلہ کرے۔ مگر اس سبب سے کہ کوئی پہچان نہ لے۔ اپنی صورت اوسکو بدلنی پڑی۔ جب ہر طرح سے لیس ہوگئی ایک بنسی ہاتھ مین لے راج محل کے پچھواڑے کیطرف جا ایک جگہہ دیکھ بیٹھ گئی۔ اور چڑھی آواز مین بھاگ گانے لگی ایک مرتبہ گا کر پھر اوسی گیت کو بنسی مین بجالی۔

رات آدھی سے زیادہ جا چکی تھی۔ مہاراج شیو دت سنگھ محل کی چھت پر مہارانی کے ساتھ میٹھی میٹھی باتین کر رہے تھے۔ یکایک گانے کی آواز اونکے کان مین گئی مہارانی بھی سنی دونون نے بات کرنا چھوڑ دیا اور کان لگا کر غور سے سننے لگے تھوڑی دیر بعد بنسی کی آواز آنے لگی جسکا بول صاف معلوم پڑتا تھا مہاراجکی طبیعت بیچین ہوگئی فوراً لونڈی کو بلا کر حکم دیا کہ کسیکو کہو کہ ابھی جاکر اوسکو اِس محل کے نیچے لے آوے۔ جسکی گانیکی آواز آرہی ہے۔

حکم پلتے ہی پہرے دار دوڑ گئے دیکھا کہ ایک نازک بدن جیتی گا رہی ہے
اوسکی صورت دیکھکر انلوگونکے حواس ٹھکانے نہ رہے۔ بہت دیر کے بعد لوگونے
کر مہاراج نے محل کے قریب آپکو بلایا ہے۔ اور آپکا گانا سننے کے بہت مشتاق
ہین۔ چپلا نے کچھ انکار نہ کیا اونلوگون کے ساتھ ساتھ محل کے نیچے چلی آئی اور
اوسکے گانے لگی اوسکے گانے نے مہاراج کو بیتاب کر دیا دلکو نہ روک سکے حکم دیا کہ اسکو
دیوانخانہ مین لیجاکر بیٹھائی جائے۔ اور روشنی کا بندوبست ہو۔ ہم آتے ہین
مہارانی نے کہا آوازسے یہ عورت معلوم ہوتی ہے کیا ہرج ہے اگر محل مین بلالی
جائے۔ مہاراج نے کہا پہلے اسکو دیکھہ سمجھ لین تو پھر جیسا ہوگا کیا جائیگا۔ اگر یہان
آنیکے لایق ہوگی تو تمہاری خاطر ہی کر دیجائیگی۔

حکم کی دیر تھی سب سامان لیس ہو گیا۔ مہاراج دیوانخانہ مین رونق افروز ہوئے
چپلا نے جھک کر سلام کیا۔ مہاراج نے دیکھا کہ ایک عورت ہے نہایت حسین گورا رنگ
شربتی ساڑی اور دہانی بوٹے دار چولی دکھنی طریقہ پر پہنے پیچھے سے لانگ باندھے
کھلا سر گھرا دار جوڑا کانٹے سے باندھے جسپر ایک چھوٹا سا سونے کا پھول
ماتھے پہ ایک بڑا سا ردولی کا ٹیکا لگائے کانون مین نہایت خوبصورت جڑاو
سونیکی بالیان پہنے ناک مین سرجاکی نتھ ایک ٹیک سونیکی گھونگھر دار بڑی گوتہن
کی گلے مین پہنے ہاتھ مین بنا گھنڈی کا کڑا دہنے ہی۔ جسکے اوپر کالی کالی چوڑیان
کمر مین لچھے دار کردھنی پیرون مین سانکڑا پہنے عجب آن بان سے سامنے کھڑی ہے

کہنہ تو مختصر ہو مگر بدن کی صفائی و سُندولی پر اتنا ہے آفت ڈھا رہا ہے خوبی سے
نگاہ کرنے پر ایک چھوٹا سا تل ٹھڈی کے بغل مین دیکھا جو چہرے کو اور بھی رونق
دے رہا تھا۔ مہاراج کے ہوش جلتے رہے۔ اپنی مہارانی صاحبہ کو بھول گئے جنپر
ریجھے ہوئے تھے جھٹ مُنہ سے نکل پڑا۔ واہ واہ کیا کہنا ہے ٹکٹکی بندھ گئی۔
مہاراج نے کہا آؤ یہان بیٹھو۔ بی بی چپلا کر کوہل دیتی ہوئی اٹھکیلیون کے
ساتھ کچھ نزدیک سلام کرکے بیٹھ گئین۔ مہاراج اوسکے حُسن کے رُعب مین آگئے
زیادہ کچھ کہہ نسکے ایک ٹک صورت دیکھنے لگے پھر پوچھا تمہارا مکان کہان ہے
کون ہو نام کیا ہے تمہاری سی عورت کا اکیلے رات کو گھومنا تعجب معلوم ہوتا ہے
اوس نے جواب دیا مین گوالیر کی رہنے والی چپلا پاٹھک کی لڑکی ہون رمبھا
میرا نام ہے میرا باپ بہت بڑا گویا تھا۔ ایک آدمی پر میرا جی آگیا۔ بات ہی بات
مین وہ مجھسے رنج ہوکے چلا گیا اوسکی تلاش مین ماری ماری پھرتی ہون کیا
کرون اکثر دربارون مین جاتی ہون اسلئے کہ شاید ملجائے کیونکہ وہ بھی بڑا بھاری
گویا ہے۔ تعجب نہین کہ کسی دربارون مین ہو۔ اِس وقت طبیعت کی اداسی مین
یون ہی کچھ گا رہی تھی۔ سرکار نے یاد کیا حاضر ہوئی۔
مہاراج نے کہا تمہاری آواز بہت بھلی ہے۔ خوب گاتی ہو اب کچھ اور
گاؤ کہ اچھی طرح سنون۔ چپلا نے کہا مہاراج نے اِس ناچیز پر بڑی مہربانی کی جو
نزدیک بلاکر بیٹھایا اور لونڈی کو عزت دی اگر آپ میرا گانا سنا چاہتے ہین تو

اپنے ملازم سفرداؤن کو طلب کرین وہ لوگ ساتھ دین تو کچھ گانے کا لطف
آوے۔ ایسے تو مین ہر طرح سے گانیکو حاضر ہون۔ یہ سنکر مہاراج بہت خوش
ہوئے۔ اور حکم دیا کہ سفردائین حاضر کئے جائین۔ پیادے دوڑ گئے سفرداؤنکو
سرکاری حکم سنایا۔ وے سب حیران ہوگئے کہ یہ تین پہر رات گذری پر مہاراج
کو کیا سوجھی ہے۔ آخر لاچار ہو کے آنا ہی پڑا آکر ایک چاند کے ٹکڑے کو سامنے
دیکھکر طبیعت خوش ہو گئی گو ڈرے ہوئے آئے تھے مگر اب کھل گئے جھٹ سازوسامان
ملا قرینہ سے بیٹھ گئے۔ چپلانے گانا شروع کیا۔ اب کیا تھا ساز وسامان کے
ساتھ گانا پچھلی رات کا سمان مہاراج کو بت بنا دیا۔ سفردا بھی دنگ ہوگئے تمام
علم آج خرچ کرنا پڑا بیوقت کی محفل تھی تسپر بھی بہت سے آدمی جمع ہوگئے۔ وہ
چیز در بار کی گا رہی تھی کہ صبح ہو گئی۔ ایک بھیرویں گا کر چپلا نے گانا بند کر دیا اور
عرض کیا کہ مہاراج اب صبح ہو گئی مین بھی کل کی تھکی ہوئی ہون کیونکہ دور سے
آئی تھی اب حکم ہو تو رخصت ہون۔ چپلا کی بات سنکر مہاراج چونک پڑے
دیکھا تو واقعی مین صبح ہو گئی ہے اپنے گلے سے موتی کا مالا اوتار کر انعام دیا اور
بولے ابھی ہمارا جی تمہارے گانے سے بالکل نہین بھرا ہے۔ کچھہ روز یہان ٹھہر و
پھر جانا۔ رمبھا نے کہا اگر مہاراج کی اتنی مہربانی اِس لونڈی کے حال پر ہے
تو مجھکو کوئی عذر نہین ـ

مہاراج نے حکم دیا کہ رمبھا کے رہنے کا پورا بندوبست ہو اور آج رات کو

عام محفل کا سامان کیا جائے حکم ہوتے ہی سب سرانجام ہوگیا۔ ایک اچھے مکان مین رمبھا کا ڈیرہ پڑگیا۔ نوکر مزدور تک سب تعنات کردیئے گئے۔

آج رات کو عام محفل تھی اچھے اچھے آدمی سب اکٹھے ہوئے۔ رمبھا بھی حاضر ہوئی سلام کرکے بیٹھ گئی۔ محفل مین کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکی نگاہ رمبھا کی طرف نہ ہو جسکو دیکھئے لمبی لمبی سانسین بھرتا ہے۔ آپس مین سب یہی کہتے ہین کہ واہ کیا بانکی صورت ہے۔ کیون کبھی آجتک ایسی حسین تم نے دیکھی تھی ؟

رمبھا نے گانا شروع کیا۔ اب جسکو دیکھئے غش کی صورت ہو رہا ہے ایک گیت گاکر اوس نے عرض کیا کہ ایک دفعہ نوگڈھ مین راجہ سوریند رسنگھ کے محفل مین لونڈی نے گایا تھا۔ ویسا گانا آجتک میرا نہ جا وجہ یہ تھی کہ اونکے دیوان کے لڑکے تیج سنگھ نے میری آواز کے ساتھ ملاکر بین بجائی تھی ہائے ! مجکو وہ محفل نہ بھولے گی دو چار روز ہوئے کہ مین پھر نوگڈھ مین گئی تھی معلوم ہوا کہ وہ نہین ہے کہین غائب ہوگیا پھر مین وہان نہ ٹھہری فوراً واپس چلی آئی۔

اتنا کہہ رمبھا اٹک گئی۔ مہاراج تو اوسپر دل دے بیٹھے تھے بولے آجکل وہ میرے یہان قید ہے مشکل تو یہ ہے کہ مین اوسکو چھوڑ ونگا نہین اور قید کی حالت مین وہ کبھی بین نہ بجاوے گا۔ رمبھا نے کہا مہاراج جب وہ میرا نام سُنے گا ضرور اس بات کو قبول کرے گا مگر اوسکو ایک طریقہ سے بلایا

جائے تو وہ البتہ میرا ساتھ دیگا نہیں تو میری بھی نہ سُنے گا کیونکہ وہ بڑا
ہٹی ہے۔ مہاراج نے پوچھا وہ کون طریقہ ہے جو رمبھانے کہا ایک تو اوسکے
بلانے کے لئے برہمن جائے وہ عمر مین بیس برس سے زیادہ کا نہو دوسرے
جب وہ اوسکو لاوے دوسرا کوئی شامل نہو۔ اگر بھاگنے کا خوف ہو بیڑی
اوسکے پیر مین پڑی رہے اسکا کوئی مضائقہ نہین۔ تیسرے یہ کہ مین کوئی
عمدہ ہونی چاہئے۔ مہاراج نے کہا یہ کون بڑی بات ہے۔ ادہر اودہر
دیکھا تو ایک برہمن کا لڑکا چیت رام نامی اوس عمر کا نظر آیا اوسے حکم دیا
کہ تو جاکر تیج سنگھ کو لے آ اور میر منشی سے کہا کہ تم پہرے والون کو سمجھا دو
کہ تیج سنگھ کے اکیلے آنے مین کوئی روک ٹوک نہ کرے ہان ایک بیڑی اوسکے
پیر مین ڈال دیجائے۔

حکم پاکر چیت رام تیج سنگھ کو بلانے گیا اور میر منشی نے بھی پہرے والون کو
مہاراج کا حکم سنایا اون لوگون کو کیا عذر تھا۔ تیج سنگھ کو اکیلے روانہ
کردیا۔ تیج سنگھ تو سمجھ گیا کہ میرا کوئی دوست ضرور یہان پہونچا تب ہی
اوس نے ایسی چالاکی اور شرط سے مجکو بلایا ہے۔ خوشی خوشی چیت رام کے
ساتھ روانہ ہوا۔ جب محفل مین آیا۔ عجب تماشہ دیکھا کہ ایک بہت ہی خوبصورت
عورت بیٹھی ہے اور سب اوسکی طرف دیکھ رہے ہین۔ جب تیج سنگھ محفل کے
بیچ مین پہونچا۔ رمبھانے آواز دی آؤ تیج سنگھ رمبھا کب سے آپکی راہ

دیکھ رہی ہے بھلا وہ بین کب بھولیگی جو اپنے نوگزہ مین بجائی تھی یہ کہتی ہوئی رمبھا نے تیج سنگہ کی طرف دیکھکر کئی مرتبہ بائین آنکھہ بند کی تیج سنگہ سمجھ گئے کہ یہ چپلا ہے بولے کہ رمبھا تو آئی ہم اگر موت بھی اس وقت سامنے نظر آئی ہو تب بھی تمہارے ساتھ بین بجا کرکے مرونگا کیونکہ تمہاری سی گانے والی کا ہے کو ملیگی۔ تیج سنگہ اور رمبھا کی بات سنکر مہاراج کو بڑا تعجب ہوا مگر دھن تو یہ تھی کب بین بجے اور رمبھا گاوے ہم ایک بہت عمدہ بین تیج سنگہ کے سامنے رکھی گئی اور اونھون نے بجانا شروع کیا رمبھا بھی گانے لگی۔ اب جو سما بندھی اوسکی کیا تعریف کیجائے۔ مہاراج تو سکتہ کی حالت مین ہوگئے اور اونکی کیفیت ہی دوسری ہوگئی۔ ایک ہی گیت کا ساتھہ دیکر تیج سنگہ نے بین ہاتھہ سے رکھدی مہاراج نے پوچھا کیون اور بجاؤ تیج سنگہ نے کہا بس مین ایک روز مین ایک گت یا ایک بول بجاتا ہون اس سے زیادہ نہیں اگر آپ کو سُننے کا شوق ہو تو کل پھر سُن لیجئیگا۔ رمبھا نے بھی کہا ہان مہاراج یہی تو انمین عیب ہے راجہ سوریندر سنگہ جنکا یہ نوکر تھا کہتے کہتے تھک گئے مگر ایک نہ مانا ایک ہی بول بجا کر رہ گیا۔ کیا ہرج ہے کل پھر سُن لیجئیگا مہاراج سوچنے لگے یہ عجیب آدمی ہے بھلا اسمین اسے کیا فائدہ سوچا ہے ہم افسوس میرے دربار مین نہ ہوا! رمبھا نے بھی بہت کچھہ عذر کرکے گانا موقوف کیا سبھون کے دل مین حسرت باقی ہی رہگئی۔ مہاراج نے بھی افسوس کی

ساتھ مجلس برخاست کی تیج سنگھ پھر اوسی چیت رام برہمن کے ساتھ جیل مین
بھیجدیئے گئے۔ مہاراج کو تو اب عشق ہوگیا کہ تیج سنگھ کے بین کے ساتھ ربھا کا گانا
سنین پھر دوسرے روز محفل ہوئی اور اوسی چیت رام برہمن کو بھیجکر تیج سنگھ
بلائے گئے اوس روز بھی ایک ہی بول بجاکر اونھون نے بین رکھدی مہاراج کا دل
نہ بھرا حکم دیا کل پوری پوری محفل ہو۔ دوسرے دن پھر محفل کا سامان ہوگیا
سب لوگ آکر پہلے ہی سے جمع ہوگئے۔ ربھا محفل مین جانیکے وقت سے ایک گھنٹہ
پیشتر ہی داؤن بجا چیت رام کی صورت بن جیل مین پہونچی۔ پہرے والون سے
بولی نکالو تیج سنگھ کو میرے حوالے کرو۔ پہرے والے تو جانتے ہی تھے کہ چیت رام
اکیلا ہی تیج سنگھ کو لے جائے گا۔ مہاراج کا حکم ہی ایسا ہے اونھون نے تالا کھولکر
تیج سنگھ کو نکالا اور پیر مین بیڑی ڈال چیت رام کے حوالے کردیا۔ چیت رام (چپلا)
اونکو لے چلتی بنی۔ تھوری دور جاکر چیت رام نے تیج سنگھ کی بیڑی کاٹ دی
اب کیا تھا دونون نے جنگل کا راستہ لیا کچھ دور جاکر چپلا نے اپنی صورت
بدل لی اور اصلی صورت مین ہوگئی تب تیج سنگھ اوسکی تعریف کرنے لگے۔
چپلا نے کہا آپ مجکو شرمندہ نکرین کیونکہ مین اپنے کو اتنا چالاک نہین سمجھتی جتنی
آپ تعریف کرتے ہین مجکو آپکے چھڑانیکی کوئی غرض نہ تھی صرف چندرکانتا کی بروقت
مین مینے یہ کام کیا۔ تیج سنگھ نے کہا ٹھیک ہے تمکو میری کیا غرض کاہیکو ہوگی غرضمند تو مین
ٹھہرا کہ تمہارے ساتھ سفر دا بنا جو کام میرے باپ دادا نے نہ کیا تھا سو کرنا پڑا

یہ سنکر ہنس پڑی اور بولی بس معاف کیجئے ایسی باتین نہ کیجئے تیج سنگہ نے کہا واہ معاف کیا کرنا ہے مین بغیر مزدوری لئے نہ چھوڑونگا ۔ چپلا نے کہا میرے پاس کیا ہے جو مین دون ۔ تیج سنگہ نے کہا جو کچہہ تمہارے پاس ہے میرے لئے وہی بہت ہے ۔ چپلا نے کہا خیر ان باتون کو جانے دیجئے یہ تو کہئے یہان سے خالی ہی خالی چلیے گا یا مہاراج شیودت کو کچہہ اور بھی دکھائیگا ۔ تیج سنگہ نے کہا ارادہ تو میرا بھی تھا آیندہ تم جیسا کہو چپلا نے کہا ضرور کچہہ کرنا چاہیے ۔ اب آپس مین ان دونون نے بہت دیر تک سوچ بچار کر ایک چالاکی ٹھہرائی جسکے کرنے کے لئے یہ لوگ اوس جنگل سے ایک دوسرے گھنے جنگل مین چلے گئے ؛

اٹھارہوان بیان

اب مہاراج شیودت کی محفل کا حال سُنیئے ۔ مہاراج شیودت سنگہ محفل مین جب آئے تو رمبہا موجود نہ تھی ایک چوبدار کو کہا کہ جا کر اوسکو بلا لاؤ اور جیت رام برہمن کو تیج سنگہ کے لانے کیلئے بھیجا تھوڑی دیر بعد چوبدار نے آکر عرض کیا کہ مہاراج رمبہا تو اپنے ڈیرے مین نہین ہے ۔ کہین چلی گئی ۔ مہاراج کو بڑا تعجب ہوا کیونکہ اوسکو جی سے چاہتے تھے ۔ دل مین رمبہا کے لیے افسوس کرنے لگے اور حکم دیا کہ بہت سے آدمی اوسکو تلاش کرنے کے لئے بھیجے جائین اتنے مین

مین چیت رام مصر نے آکر دوسری خبر سنائی کہ جیل مین تیج سنگہ نہین ہے اب تو مہاراج کے ہوش اوڑ گئے ساری محفل دنگ ہوگئی کہ اچھی گانے والی آئی جو سبھون کو بیوقوف بنا گئی۔ گھسیٹا سنگہ و چُنی لعل عیار نے عرض کیا کہ مہاراج بیشک وہ کوئی عیار تھا جو اس طرح آکر تیج سنگہ کو چھوڑا لیگیا۔ مہاراج نے کہا ٹھیک ہے کام تو اوسنے قابل انعام کے کیا ہے۔ چالاکون نے بھی تو اوسکا گانا سنا تھا محفل مین تھے اونکے عقل پر کیا پتھر پڑ گئے تھے کہ اوسکو نہ پہچانا۔ لعنت ہے تملوگونکے عیار کہلانے پر! یہ کہہ مہاراج غم و غصہ سے بھرے ہوئے اوٹھکر محل مین چلے گئے۔ محفل مین جو لوگ بیٹھے تھے اونلوگون نے بھی اپنے اپنے گھر کا راستہ لیا۔ تمام شہر مین یہ بات پھیل گئی۔ جدھر دیکھئے یہی چرچا تھا۔

دوسرے دن جب غصے مین بھرے ہوئے مہاراج دربار مین آئے ایک چوبدار نے عرض کیا کہ وہ جو گانے والی آئی تھی اصل مین عورت ہی تھی وہی چیت رام کی صورت بنکر تیج سنگہ کو چھوڑا لیگئی مین نے ابھی اون دونو کو اوس سلئی والے جنگل مین دیکھا ہے۔ یہ سنکر مہاراج کو اور بھی تعجب ہوا حکم دیا کہ بہت سے آدمی جائین اور اون لوگونکو پکڑ لاوین۔ چوبدار نے عرض کیا مہاراج اس طرح وے کبھی گرفتار نہ ہونگے بھاگ جائینگے۔ ہان گھسیٹا سنگہ و چنی لال میرے ساتھ چلین تو مین دوسے اونلوگونکو دکھلا دون یہ لوگ کوئی چالاکی کرکے پکڑ لین۔ مہاراج نے اس ترکیب کو پسند کیا

دونون عیارونکو چوبدار کے ساتھ جانے کے لئے حکم دیا چوبدار ان دونون عیارون
کو لیے ہوئے اوسی جگہہ پہونچا جس جگہہ تیج سنگہ کا نشان دیا تھا دیکھا کہ وہان کوئی
بھی نہین ہے۔ تب گھسیٹا سنگہ نے چوبدار سے پوچھا اب کدہر دیکھین اوسنے
کہا کیا ضرورت ہے کہ وے تب سے اوسی پیڑ کے نیچے بیٹھے رہین۔ ادہر اودہر
دیکھیئے کہین ہونگے یہ سنکر گھسیٹا سنگہ نے کہا اچھا چلو تمہین آگے آگے چلو۔
یے لوگ ادہر اودہر ڈہونڈہنے لگے سامنے سے ایک اہیرن سر پر مٹکی مین
دودہ لئے آرہی تھی۔ چوبدار نے اوسکو اپنے سامنے بلوا کر پوچھا کہ تو نے اس جگہہ
کہین ایک عورت اور ایک مرد کو دیکھا ہے؟ اوس نے کہا ہان اوس جنگل مین
میرا اڑار ہے بہت سی گائے بھینس میری وہان رہتی ہین ابھی مین نے اُن دونو
کے ہاتھ دو پیسے کا دُودھ بیچا ہے۔ باقی دودہ لیکر شہر مین بیچنے جاتی ہون یہ
سنکر چوبدار بطور انعام کے چار پیسے کمر سے نکال اوسکو دینے لگا اوس نے انکار
کیا اور بولی مین حرام کے پیسے نہین لیتی ہان چار پیسے کا دودہ آپ لوگ لیکر پی لین
تو مین شہر مین جانے سے بچون اور آپ کا احسان مانون۔ چوبدار نے کہا کیا ہرج
ہے تو دودہ ہی دیدے۔ اوس اہیرن نے مٹکا نیچے رکھدیا اور دودہ دینے لگی
چوبدار نے ان دونون عیارون سے کہا آیئے آپ بھی پی لیجئے۔ ان دونون نے
کہا ہمارا جی نہین چاہتا وہ بولا آپکی خوشی چوبدار نے خوب دودہ پیا تب پھر
دونون عیارون سے اوس نے کہا واہ کیا اچھا دُودہ ہے شہر مین تو آپ۔ دو

سینچتی ہی ہین جیلا آئی اسکو تو بکر وزہ دیکھیے۔ اوسکے منہ کرنے سے دونون
عیارون نے بھی دودہ پیا اور چار پیسے اوس دودہ والی کو دیدیے۔
یہ تینون تیج سنگہ کو ڈہونڈہنے چلے تھوڑے ہی دور جاکر چوبدار نے کہا نہ جانے
کیون میرا سر گھومتا ہے۔ گھسیٹا سنگہ بولے میری بھی یہی حالت ہے۔ جہنی لعل تو
کچھہ کہا ہی چاہتے تھے کہ گر پڑے۔ اِسکے بعد چوبدار اور گھسیٹا سنگہ بھی زمین پر
لیٹ گئے۔ وہ دودہ بیچنے والی بہت دور نہین گئی تھی کہ اِن تینونکو گرتے دیکھہ دوڑی
ہوئی پاس آئی اور لخلخہ سونگھاکر چوبدار کو ہوشیار کیا۔ یہ چوبدار تیج سنگہ تھا جب
ہوش میں آیا اپنی اصلی صورت بنائی اور دونون کی مشکین باندہ گٹھری کس
ایک کو چپلا اور دوسرے کو تیج سنگہ نے پیٹھہ پر لادا اور نوگڈہ کا راستہ لیا +

اونیسوان بیان

تیج سنگہ کو چھوڑانے کے لیے جب چپلا چنار گئی تب چمپا نے جی مین سوچا
کہ عیار تو بہت آئے ہوئے ہین اور مین اکیلی ہون کہین ایسا نہو کہ کوئی آفت
آجائے ایسی ترکیب کرنی چاہیے کہ جسمین عیارون کا ڈر نرہے اور رات کو
آرام سے سونے مین آوے۔ یہ سوچکر اوس نے ایک مصالحہ بنایا جب رات کو
سب سوگئے اور چندرکانتا بھی پلنگ پر جالیٹی تب چمپا نے اوس مصالحہ کو
پانی مین گھولکر جس کمرے مین چندرکانتا سوتی تھی اوسکے دروازے پر دو دو گز

ادہر اودہر لیپ دیا اور بے فکر ہوکر راجکماری کے پلنگ کے نیچے جالیٹی۔ اس مصالحہ مین یہ تاثیر تھی کہ جس زمین پر اوسکا لیپ کیا جائے سوکھ جانے پر اگر کسیکا قدم اوس زمین پڑے تو بڑے زور سے پٹاخے کی آواز آوے اور یہ بھی نہ معلوم ہو کہ اِس زمین پر کچھ لیپ کیا ہے۔ رات بھر چنپا آرام سے سوئی رہی کوئی آدمی اوس کمرے کے اندر نہ آیا۔ صبحکو چنپا نے پانی سے وہ مصالحہ دہولا۔ دوسرے دن اوس نے دوسری چالاکی کی یعنی ایک مٹی کی کھوپڑی بنائی اور اوسکو رنگ رنگا کر چندرکانتا کی صورت بنا جس پلنگ پر کماری سویا کرتی تھی تکیہ کے سہارے وہ کھوپڑی رکھدی اور دہڑکی جگہہ کچھہ کپڑہ رکھکر ایک ہلکی چادر اوسپر اوڑھادی مگر منہہ کھلا رکھا اور خوب روشنی کرکے اوس چارپائی کے چارون طرف لیپ بھی کردیا۔ کماری سے کہا آج آپ دوسرے کمرے مین آرام کرین۔ چندرکانتا سمجھہ گئی اور دوسرے کمرے مین جالیٹی۔ جس کمرے مین چندرکانتا سوئی اوسکے دروازہ پر بھی لیپ کردیا۔ اور جس کمرے مین پلنگ پر کھوپڑی رکہی تہی اوسکے بغل مین ایک کوٹھری تھی چراغ بجھاکر آپ اوسمین سورہی۔

آدہی رات گذر جانے بعد اوس کمرے کے اندر سے جسمین کھوپڑی رکہی تھی پٹاخے کی آواز آئی۔ سنتے ہی چنپا چھٹ اوٹھ بیٹھی اور دوڑکر باہر کیواڑ بند کردیا اور خوب غل کرنے لگی یہانتک کہ بہت سی لونڈیان وہان

اکٹھی جمع ہو گئین اور ایک نے جاکر مہاراج کو خبر دی کہ چندرکانتا کے کمرے مین
چور گھسا ہے یہ سنکر مہاراج خود دوڑے گئے حکم دیا کہ محل کے پہرے پہرے دس
پانچ سپاہی اسی دم آوین جب سب جمع ہوئے کمرے کا دروازہ کھولا گیا دیکھا کہ
رام نرائن اور پنا لعل دونون عیار موجود ہین بہت سے آدمی اونکو پکڑنے
کے لئے اندر گھس گئے اون عیارون نے بھی خنجر سے کام لیا چار پانچ سپاہیونکو
زخمی کیا آخر پکڑے گئے ۔ مہاراج نے اوسکو قید مین رکھنے کا حکم دیا اور چپلا سے
حال پوچھا اوس نے سب اپنی کارروائی کہہ سنائی ۔ مہاراج بہت خوش
ہوئے اور اوسکو انعام دیکر پوچھا کہ چپلا کہان ہے اوس نے کہا وہ بیمار ہین
پھر مہاراج نے اور کچھہ نہ پوچھا اپنے آرام گاہ مین چلے گئے ۔ صبحکو دربار مین
مہاراج نے اون کو طلب کیا جب وے آئے پوچھا تمہارا کیا نام ہے پنا لعل بولے
سر توڑ سنگہ ۔ مہاراج کو اونکی بیباکی پر بڑا غصہ آیا کہنے لگے کہ یہ لوگ بڑے
بدمعاش ہین ذرہ بھی نہین ڈرتے ۔ خیر لیجاکر ان دونون کو خوب ہوشیاری
سے قید کرو ۔ بموجب حکم کے ویلوگ قیدخانہ مین بھیجدیئے گئے ۔

مہاراج نے ہردیال سنگہ سے پوچھا کچھہ تیج سنگہ کا پتہ لگا ؟ ہردیال سنگہ نے
کہا مہاراج ابھی تک تو پتہ نہین وے دو عیار جو پکڑے گئے ہین اونھین خوب
پیٹا جائے تو شاید ویلوگ کچھہ بتاوین مہاراج نے کہا ٹھیک ہے مگر تیج سنگہ
آویگا تو ناراض ہوگا کہ عیارونکو کیون مارا ایسا قاعدہ نہین ہے خیر اور کچھہ

دن تیج سنگھ کی راہ دیکھلو پھر جیسا مناسب ہوگا کیا جائیگا مگر ایک بات کا اور خیال رکھنا وہ یہ ہے کہ تم فوج کے انتظام سے ہوشیار رہنا کیونکہ غنیم کی کا چڑھ آنا اب تعجب نہین ہے۔ ہردیال سنگھ نے کہا مین اسی انتظام سے ہون مگر ایک بات مہاراج سے اِس بارہ مین پوچھنی تھی سو تخلیہ مین عرض کرونگا۔

جب دربار برخاست ہوگیا مہاراج نے ہردیال کو تخلیہ مین بلایا اور پوچھا کہ وہ کونسی بات ہے جو تم پوچھا چاہتے ہو۔ اونھون نے کہا مہاراج تیج سنگھ نے کئی دفعہ مجھسے کہا بلکہ کنور بیرندر سنگھ اور اونکے والد نے بھی فرمایا تھا کہ یہان کے مسلمان سب کرور سنگھ کے طرفدار ہو رہے ہین جہانتک ہو انکو کم کرنا چاہئے مین بھی دیکھتا ہون تو یہ بات ٹھیک معلوم ہوتی ہے اسکے بارہ مین جو حکم ہو کیا جائے مہاراج نے کہا درست ہے ہم خود اِس بات کے لئے تمکو کہنے والے تھے خیر اب کہدیتے ہین کہ تم آہستہ آہستہ سب مسلمانون کو نازک کامون سے باہر کر دو ہردیال سنگھ نے کہا بہت بہتر ایسا ہی ہوگا۔ یہ کہکر مہاراج سے رخصت ہو اپنے گھر چلے گئے۔

بیسوان بیان

مہاراج شیودت سنگھ نے گھسیٹا سنگھ و چنی لعل کو تیج سنگھ کے پکڑنیکے لئے

بجلکر مہاراج برخاست کیا۔ محل مین چلے گئے۔ مگر دل اوسکا رمبھا کی زلفون مین ایسا پھنس گیا تھا کہ کسیطرح نکل نہین سکتا تھا اوس روز مہارانی سے بھی ہنس کے بولنے کی نوبت نہ آئی۔ مہارانی نے پوچھا آج آپ اداس کیون ہین جو مہاراج نے کہا کچھ نہین جاگنے سے میری ایسی کیفیت ہے۔ مہارانی نے پھر پوچھا آپ نے وعدہ کیا تھا کہ اوس گانے والی کو محل مین لاکر ہمکو بھی اوسکا گانا سنا دینگے تو کیا ہوا جو جواب دیا کہ وہ ہمی لوگون کو اُلّو بناکر چلی گئی تمکو کسکا گانا سنا دین۔ یہ سُنکر مہارانی کلاوتی کو بڑا تعجب ہوا! پوچھا کچھ خلاصہ کہے کیا معاملہ ہے جو اس وقت میرا جی ٹھکانے نہین ہے مین زیادہ نہین بول سکتا یہ کہہ مہاراج وہان سے اوٹھکر اپنے کمرے مین چلے گئے اور پلنگ پر لیٹ کر رمبھا کی یاد کرنے اور جی مین سوچنے لگے یہ رمبھا کون تھی ؟ اسمین تو کوئی شک نہین کہ وہ عورت تھی پھر تیج سنگھ کو کیون چھوڑا گئی! کیا اوسی پر تو وہ عاشق نہین تھی جبکہ اوس نے کہا تھا! ہائے رمبھا تو نے تو مجھے گھایل کر ڈالا کیا اسی واسطے تو آئی تھی جو کیا کرون کچھ پتہ نہین معلوم جو ڈھونڈھون۔

دل کی بیتابی اور رمبھا کے خیال مین رات بھر نیند نہ آئی صبح کو مہاراج نے دربار مین آکر دریافت کیا کہ گھسیٹا سنگھ جنی لعل تیج سنگھ کا پتہ لگا کر آئے یا نہین معلوم ہوا کہ ابھی تک ویلوگ نہین آئے۔ یہ سنکر مہاراج کو اور

گرده هوا عرضیان تو سبهونکی سنتے تھے مگر خیال رہتا ہی کیطرف لگا تھا انکو
مین پنڈت بدری ناتھ ناظم جوتشی جی اور کروڑ سنگھ پر نظر پڑی ان لوگون نے
سلام کیا اور ایک کنارے بیٹھ گئے۔ ان لوگونکے چہرے پر سستی واداسی دیکھ
اور بھی رنج بڑھ گیا مگر کچہری مین اون سے کوئی حال نہ پوچھا دربار برخاست کرکے
تخلیہ مین گئے اور پنڈت بدری ناتھ کروڑ سنگھ ناظم وجگناتھ جوتشی کو طلب کیا
جب یے لوگ آئے اور سلام کرکے اونکے ساتھ بیٹھے تب مہاراج نے پوچھا کہو تملوگو
نے بیجے گڈہ جاکر کیا کیا ؟ پنڈت بدری ناتھ نے کہا حضور کام تو یہی ہوا کہ بھگوانت
کو تیج سنگھ نے گرفتار کرلیا اور پنا لعل ورام نراین کو ایک چمپا نامی عورت نے
بڑی چالاکی وہوشیاری سے پکڑ لیا باقی مین بچ گیا اونکے آدمیون مین سے
صرف تیج سنگھ پکڑ آگیا جسکو تابعدار نے حضور مین بھیجدیا تھا سوائے اسکے اور
کوئی کام نہین ہوا۔ مہاراج نے کہا تیج سنگھ کو بھی تو ایک عورت چھوڑا لے گئی مگر
کون تھی کہان سے آئی تھی یہ نہ معلوم ہوا۔ تیج سنگھ کو تو لے ہی گئی اور جاتے
وقت چنی لعل وگھسیٹا سنگھ پر بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھ پھیر گئی۔ وے دونون
اوسکو تلاش کرنے گئے تھے مگر ابھی تک واپس نہ آئے۔ کروڑ کو مدد کرنے مین میرا
بھی نقصان ہوا۔ اب تملوگ یہ پتہ لگاؤ کہ وہ عورت کون تھی جسنے کمال ستاکر
مجھے بیتاب کردیا۔ اور سبھون کی آنکھون مین دہول ڈالکر تیج سنگھ کو چھوڑا لیگئی
ابھی تک اوسکی موہنی صورت میری آنکھون کے سامنے پھر رہی ہی۔ ناظم نے کہا

حضور مین پچان گیا وہ ضرور چندرکانتا کی سکھی چپلا تھی یہ کام سوائے اوسکے
دوسرے کا نہین ہے۔ مہاراج نے پوچھا کیا چپلا چندرکانتا سے بھی زیادہ
خوبصورت ہے ؟ ناظم نے کہا مہاراج چندرکانتا کو تو چپلا کیا پاویگی مگر اوسکے
بعد دنیا مین خوبصورت ہے تو چپلا ہی ہے وہ تیج سنگھ پر عاشق بھی ہے۔ اتنا
سنکر مہاراج کچھہ دیر تک حیرت مین رہے۔ پھر کہا کہ چاہے جو ہو جب تک چندرکانتا
و چپلا میرے ہاتھہ نہ لگین گین مجکو آرام نہ ملے گا۔ بہتر ہے کہ مین اِن دونون کے
لیئے جے سنگھ کو چٹھی لکھون۔ کرور سنگھ بولے مہاراج جے سنگھ چٹھی کو کچھہ نہ مانینگے
اونہون نے جواب دیا کیا ہرج ہے اگر چٹھی پر خیال نکرینگے تو بجے گڈھ کو فتح ہی کرونگا
یہ کہہ میر منشی کو طلب کیا۔ جب وہ آیا تو حکم دیا کہ راجہ جے سنگھ کے نام میری
طرف سے ایک خط لکھو کہ چندرکانتا کی شادی میرے ساتھہ کردین اور جہیز مین
چپلا کو دیوین۔ میر منشی بموجب حکم کے خط لکھا جسپر مہاراج نے مُہر کرکے پنڈت
بدری ناتھہ کو دیا اور کہا کہ تم ہی اِس خط کو لیکر جاؤ یہ تم ہی سے بنے گا۔ پنڈت
بدری ناتھہ کو کیا عذر تھا خط لیکر اوسیوقت بجے گڈھ کی طرف روانہ ہوگئے۔

اکیسوان بیان

ایک روز مہاراج جے سنگھ دربار مین بیٹھے ہردیال سنگھ سے تیج سنگھ کا حال
پوچھہ رہے تھے کہ ابھی تک پتہ لگا یا نہین۔ اتنے مین سامنے سے تیج سنگھ ایک

بڑا بھاری گٹھر پیٹھ پر لادے ہوئے پہونچے گٹھری تو دربار کے بیچ مین رکھدی
اور جھک کر مہاراج کو سلام کیا۔ مہاراج جے سنگھ تیج سنگھ کو دیکھکر بہت خوش ہوئے
اور بیٹھنے کے لئے اشارہ کیا تیج سنگھ بیٹھ گئے مہاراج نے پوچھا کیون جی اتنے
دن تم کہان رہے اور یہ کیا لائے ہو تمہارے لئے ہملوگون کو بڑی پریشانی رہی
دیوان جیت سنگھ بھی بڑے گھبراتے ہونگے کیونکہ ہمنے وہان بھی تلاش کروایا تھا۔
تیج سنگھ نے عرض کیا مہاراج تابعدار دشمنون کے ہاتھ پھنس گیا تھا اب حضور کے
اقبال سے چھوٹ آیا ہے بلکہ آتے دفعہ چنار کے دو عیارونکو جو وہان تھے لیتا آیا
ہے۔ مہاراج یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور اونھون نے اپنے ہاتھ کا قیمتی کڑا
تیج سنگھ کو انعام دیکر کہا کہ یہان بھی دو عیارونکو محل مین چھپانے گرفتار کیا ہے
جو قید کئے گئے ہین انکو بھی وہین بھیجدینا چاہئے یہ کہکر ہردیال سنگھ کی طرف دیکھا
اونھون نے پیادون کو گٹھری کھولنے کے لئے حکم دیا بموجب حکم کے پیادون نے
گٹھری کھولی ـ اور تیج سنگھ نے اون دونون کو ہوشیار کیا پیادون نے اِن دونون
عیارونکو اوسی جیل مین قید کردیا جسمین رام نرائن و پنا لعل تھے۔
تیج سنگھ نے مہاراج سے عرض کیا کہ میرے گرفتار ہونے سے نوگڈھ مین سب
کوئی پریشان ہونگے اگر اجازت ہو تو مین سبھون سے جا کر مل آؤن۔ مہاراج نے
کہا ہان ضرور تمکو وہان جانا چاہئے۔ جاؤ مگر جلدی واپس چلے آنا اسکے بعد
مہاراج نے ہردیال سنگھ کو حکم دیا کہ تم بھی میری طرف سے تحفہ لیکر تیج سنگھ کے

ساتھ نوگڈھ جاؤ۔ بہت اچھا کہکے ہردیال سنگھ نے تحفہ کا خوان تیار کیا اور کچھ آدمی ہمراہ لے تیج سنگھ کے ساتھ نوگڈھ روانہ ہوئے۔

چپلا جب محل مین پہونچی اسکو دیکھکر چندرکانتا بہت خوش ہوئی اور اوسے گلے لگا لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد حال پوچھنے لگی۔ چپلا نے اپنا پورا حال خلاصہ طور پر بیان کیا۔ بڑی دیر تک چپلا و چندرکانتا مین چہل ہوتی رہی۔ کماری نے چمپا کی چالاکی کا حال بیان کر کے کہا کہ تمہاری شاگرد نے بھی دو عیارون کو گرفتار کیا ہے۔ یہ سن چپلا بہت خوش ہوئی اور چمپا کو جو اوسی جگہہ موجود تھی گلے لگا لیا اور بہت سی شاباشی دی۔

اودہر تیج سنگھ جو نوگڈھ گئے تھے راستے مین ہردیال سنگھ سے بولے کہ اگر ہم لوگ صبح دربار کے وقت پہونچیں تو اچھا ہوتا کیونکہ اس وقت سب لوگ موجود رہینگے۔ اس بات کو ہردیال سنگھ نے بھی پسند کیا اور راستہ مین ٹھہر گئے۔ دوسرے دن دربار کے وقت یہ دونون پہونچے اور سیدھے کچہری مین چلے گئے۔ راجہ صاحب کے بغل مین بریندر سنگھ بھی بیٹھے تھے تیج سنگھ کو دیکھکر اتنے خوش ہوئے جیسے دونون جہان کی دولت انھین حاصل ہوئی۔ ہردیال سنگھ نے جھک کر مہاراج و کمار کو سلام کیا اور جیت سنگھ سے بھی برابر کی ملاقات کی تیج سنگھ نے پہلے راجہ سریندر سنگھ کے قدمون پر سر رکھا۔ راجہ نے بڑے پیار سے اوسکا سر اوٹھایا۔ تب اپنے باپ کو پالاگن کر کے تیج سنگھ کمار کے بغل مین بیٹھے۔

ہر دیال سنگھ نے تحفہ پیش کیا اور ایک پوشاک جو کمار بیریندر سنگھ کے واسطے لائے تھے وہ اونکو پہنایا جسے دیکھکر راجہ سوریندر سنگھ بہت خوش ہوئے اور کمار کے خوشی کا تو کچھہ ٹھکانا ہی نہین ۔ راجہ نے تیج سنگھ سے گرفتار ہونے کا حال پوچھا۔ تیج سنگھ نے پورا پورا حال اپنے گرفتار ہونے کا اور کچھہ بناوٹی حال اپنے چھوٹنے کا بیان کیا۔ اور یہ بھی کہا کہ آتے وقت وہان کے دو عیارون کو بھی گرفتار کرتا آیا ہون جو بجے گڈہ مین قید ہین۔ یہ سنکر راجہ نے خوش ہوکر تیج سنگھ کو بہت کچھہ انعام دیا اور کہا کہ تم ابھی جاؤ محل مین سب سے ملکر اپنی مان سے بھی ملو۔ اوس بیچاری کا تمہارے غم مین کیا حال ہوگا۔ وہی جانتی ہوگی۔ بموجب مرضی تیج سنگھ سبھون سے ملنے کے لئے روانہ ہوئے ہر دیال سنگھ کی مہمانی کے لئے راجہ نے جیت سنگھ کو حکم دیکر دربار برخاست کیا۔ سبھون سے ملنے کے بعد تیج سنگھ کنور بیریندر سنگھ کے کمرے مین گئے۔ کمار نے بڑی خوشی سے اوٹھکر تیج سنگھ کو گلے لگا لیا جب بیٹھے تو کہا کہ اپنے گرفتار ہونیکا حال تو تمنے دربار مین ٹھیک ٹھیک بیان کر دیا مگر چھوٹنے کا حال بناکر کہا تھا۔ اب ٹھیک ٹھیک بتاؤ تمکو کس نے چھوڑایا۔ تیج سنگھ نے چپلا کی بڑی تعریف کی اور اوسکی مدد سے اپنے چھوٹنے کا سچا سچا حال بیان کر دیا۔ کمار نے کہا لو مبارک ہو۔ تیج سنگھ بولے پہلے آپکو مین مبارکباد دے لونگا تب کہین یہ نوبت پہونچیگی کہ آپ مجکو مبارکباد دین۔ کمار ہنسکر چپ ہو رہے کئی دنون تک تیج سنگھ ہنسی خوشی سے نوگڈہ مین رہکر

بیریندرسنگہ کا تقاضا روز ہوتا ہی رہا کہ پھر جس طرح ہو چندرکانتا سے ملاقات کراؤ
یہ بہی دلجمعی دیتے رہے کئی دن کے بعد ہردیال سنگہ نے دربار مین مہاراج سے عرض
کیا کہ تابعدار کو آئے بہت روز ہوگئے۔ وہان بڑا ہرج ہوتا ہوگا۔ اب رخصت
ملتی تو بہتر تہا۔ اور مہاراج نے فرمایا تہا کہ آتے وقت تیج سنگہ کو ہمراہ لیتے آنا۔
اب بہی مرضی ہو۔ راجہ سوریندرسنگہ نے کہا بہت اچہی بات ہے تم اُسکو اپنے
ساتہہ لیتے جاؤ یہ کہکر ایک خلعت دیوان ہردیال سنگہ کو دیا اور تیج سنگہ کو بہی
اونکے ہمراہ رخصت کیا۔ جاتے وقت تیج سنگہ کمار سے ملنے آئے۔ کمار نے رو کر اونکو
رخصت کیا اور کہا کہ تجکو زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میری حالت دیکہتے جاؤ
تیج سنگہ نے بہت کچہہ اطمینان کیا اور وہان سے روانہ ہوئے اوسی روز بیجے گڈہ
پہونچے۔ دوسرے دن دربار مین دونون آدمی حاضر ہوئے مہاراج کو سلام کیا
اور اپنی اپنی جگہہ پر بیٹھ گئے۔ تیج سنگہ سے مہاراج نے راجہ سوریندرسنگہ کی خیروعافیت
پوچہی جسکو اونہون نے بڑی عقلمندی کے ساتہہ بیان کیا۔ ہردیال سنگہ نے بہی
راجہ سوریندرسنگہ کی بڑی تعریف کی اوسیوقت چنار سے مہاراج شیودت کی
چٹہی لئے ہوئے پنڈت بدری ناتہہ بہی پہونچے اور آشیرباد دیکر چٹہی مہاراج کے
ہاتہہ مین دیدی جسکو پڑہنے کے لئے مہاراج نے دیوان ہردیال سنگہ کو دیا۔
پڑہتے پڑہتے ہردیال سنگہ کا چہرہ مارے غصہ کے لال ہوگیا۔ مہاراج و تیج سنگہ
ہردیال سنگہ کے منہہ کیطرف دیکہہ رہے تہے۔ چہرے کی رنگت دیکہکر سمجہہ گئے کہ خط مین

کچھہ بے ادبی کی باتین تحریر ہین۔ خط پڑھکر ہردیال سنگھ نے عرض کیا کہ یہ خط خفیہ مین سُننے لائق ہے۔ مہاراج نے کہا اچھا پہلے بدری ناتھ کے ٹکنے کا بندوبست کرو پھر ہمارے پاس دیوانخانہ مین آؤ مگر تیج سنگھ کو بھی ہمراہ لیتے آؤ۔

مہاراج نے دربار برخاست کیا اور محل مین چلے گئے۔ دیوان ہردیال سنگھ پنڈت بدری ناتھ کے رہنے و ضروری سامان کا انتظام کر کے تیج سنگھ کو اپنے ہمراہ لے کوٹ مین مہاراج کے پاس گئے۔ اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ مہاراج نے شیودت تنہا سنانیکے لئے حکم دیا ہردیال سنگھ نے خط کو مہاراج کے سامنے لیجا کر عرض کیا کہ اگر سرکار خود پڑھ لیتے تو بہتر تھا۔ مہاراج نے خط پڑھا پڑھتے ہی آنکھین مارے غصے کے سرخ ہو گئین خط پھاڑ کر پھینک دیا اور کہا بدری ناتھ سے کہہ دو کہ اس خط کا جواب یہی ہو کہ یہان سے چلا جاوے۔ بعد اسکے تھوڑی دیر تک مہاراج کچھہ سوچکر رنج بھری دھیمی آواز سے بولے کروُر کے چنار جانے سے پہلے سوچ لیا تھا کہ جہانتک ہو سکیگا وہ آگ لگانے سے نہ چوکے گا وہی ہوا۔ خیر میرے جیتے جی تو اوسکی مراد پوری نہو گی۔ آپ لوگونکو بھی اب پورا بندوبست رکھنا چاہیئے۔ تیج سنگھ نے دست بستہ عرض کیا کہ اسمین تو کوئی شک نہین کہ شیودت اب ضرور فوج لیکر چڑھ آویگا۔ اسلئے ہملوگونکو بھی مناسب ہے کہ اپنی فوج کا انتظام و لڑائی کا سامان پہلے سے کر رکھین یون تو شیودت سنگھ کی نیت تب ہی معلوم ہو گئی تھی جبکہ اوس نے اپنے عیارونکو بھیجا تھا مگر اب تو کوئی شک نہ رہا۔ مہاراج نے

کہا مین اس بات کو خوب جانتا ہون کہ شیو دت کے پاس ۳۰ ہزار فوج ہے
اور ہمارے پاس ۱۰ ہزار تو کیا اس سے مین ڈر جاؤن جیت سنگہ نے کہا
دس ہزار فوج مہاراج کی وہ پانچہزار ہماری سرکار کی پندرہ ہزار ہوگئی ایسے
گیدڑ ونکے مارنیکو ہزار فوج کافی ہے اب مہاراج دیوان صاحب کو ایک خط
دیکر میرے ساتھ نوگڈہ بھیجین مین جاکر تمام فوج لے آتا ہون بلکہ مہاراج کی آئے
ہو تو کمار بیریندر سنگہ کو بھی بلوالین اور فوج کا انتظام اونکے حوالہ کردین
پھر دیکھیے کیا کیفیت ہوتی ہے۔ دیوان ہردیال سنگہ بولے کرپاندھان
اس رائے کو تو مین بھی پسند کرتا ہون۔ مہاراج نے کہا سب تو ٹھیک ہے مگر بیریندر سنگہ
کو ابھی لڑائی کا کام سپرد کرنیکو جی نہین چاہتا ہے وہ اس فن مین بہت ہوشیار ہوچکا
مگر کیا ہوا جیسا سوریندر سنگہ کا لڑکا ویسا میرا مین کیونکر اونکو لڑنے کے لیے کہون
اور سوریندر سنگہ بھی اس بات کو خوشی سے منظور نہ کرینگے۔ تیج سنگہ نے جواب
دیا کہ مہاراج اس بات کی طرف کچھہ بھی خیال نکرین۔ ایسا نہین ہوسکتا کہ مہاراج
تو لڑائی پر جائین اور بیریندر سنگہ گھر مین بیٹھے آرام کرین کبھی اونکا دل نہ
مانیگا اور راجہ سوریندر سنگہ بھی بہادر ہین حوصلہ والے ہین۔ وہ کبھی بیریندر سنگہ
کو گھر مین بیٹھنے نہ دینگے بلکہ خود بھی وہ میدان مین بڑھکر لڑین تو تعجب نہین۔

مہاراج جے سنگہ اونکی بات سنکر بہت خوش ہوئے اور دیوان ہردیال سنگہ
کو حکم دیا کہ تم راجہ سوریندر سنگہ کو شیودت کی گستاخی کا حال اور جو کچھہ ہمنے

اوسکا جواب دیا ہے وہ بھی لکھو اور پوچھو کر آپکی کیا رائے ہے۔ اس خط کا جواب آجائے تو پھر جیسا ہوگا کیا جائیگا۔ اور وہ خط بھی تم ہی لیکر جاؤ بلکہ کل ہی واپس آؤ کیونکہ اب موقع دیری کرنیکا نہین ہے۔ ہر دیال سنگھ بموجب حکم کے خط لکھا اور مہاراج نے اوسپر مہر کرکے اوسیوقت دیوان ہر دیال سنگھ کو رخصت کردیا۔ دیوان صاحب مہاراج سے رخصت ہوکر نوگڈہ کی طرف روانہ ہوئے۔ تھوڑا سا دن باقی تھا جب وہان پہونچے سیدھے دیوان جیت سنگھ کے مکان پر چلے گئے۔ دیوان جیت سنگھ خبر پاتے ہی باہر آئے اور ہر دیال سنگھ کو بجا کر اپنے یہان اوتارا اور حال چال پوچھا۔ ہر دیال سنگھ نے سب حال خلاصہ کہا۔ جیت سنگھ غصہ مین آکر بولے کہ آجکل شیودت کے دماغ مین خلل ہوگیا ہے ہلوگونکو اوس نے معمولی سمجھ لیا ہے خیر دیکھا جائیگا کچھ ہرج نہیین اب آپ شام کو راجہ صاحب سے ملین۔

شام کے وقت ہر دیال سنگھ جیت سنگھ کے ہمراہ راجہ سورییندر سنگھ کی ملاقات کو گئے۔ وہان بیریندر سنگھ بھی بیٹھے تھے۔ ہر دیال سنگھ نے دونون کو سلام کرکے راجہ کو نذر دیا۔ راجہ صاحب نے بیٹھنے کے لئے اشارہ کیا اور حال پوچھا۔ اونھون نے مہاراج جے سنگھ کا خط دیدیا۔ مہاراج نے خود اوسے پڑہا۔ غصہ کے مارے کچھ بول نہ سکے اور خط بیریندر سنگھ کے ہاتھ مین دیدیا کمارنے بھی اوسکو بخوبی پڑہا۔ انکی بھی وہی حالت ہوئی غصہ سے آنکھون سے

آنکے اندھیرا سا چھا گیا کچھ دیر تک سوچتے رہے اسکے بعد ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو اپنی فوج لیکر جاؤن اور بے گڑھ پر چڑھائی کرنے کے پہلے ہی ملیو دت کو قید کر لاؤن۔ راجہ سریندر سنگھ نے کہا اوس طرف کے جلدی کی کوئی ضرورت نہین ہے تم ابھی بے گڑھ جاؤ۔ چھتریونکو لڑائی سے زیادہ پیارا باپ بیٹا بھائی بھتیجہ کوئی نہین ہوتا۔ اسلئے مین تمہاری محبت چھوڑکر حکم دیتا ہون کہ اپنی کل فوج لیکر مہاراج جے سنگھ کو مدد دو اور اپنا نام کرو۔ جیت سنگھ کی طرف دیکھکر کہا فوج مین منادی کرادو کہ رات بھر مین سب طیار ہو جائین صبحکو کمار کے ہمراہ جانا ہوگا۔ بعد اسکے ہردیال سنگھ سے کہا کہ آپ آج رہ جاوین اپنے ساتھ ہی فوج و کمار کو لیکر جاوین۔ یہ حکم دیکر مہاراج محل مین چلے گئے۔ جیت سنگھ دیوان ہردیال سنگھ کو لیکر گھر گئے اور کمار اپنے کمرے مین جا کر لڑائی کا سامان کرنے لگے۔ چندرکانتا کو دیکھنے و لڑائی پر جانیکی خوشی مین رات کدہر گئی کچھ نہ معلوم ہوا۔

بائیسوان ۲۲ بیان

صبح ہوتے ہی کمار نہا دہو جنگی کپڑے پہنکر ہتھیارونکو بدن پر درست کر کے ان سے رخصت ہو نیکے لیے محل مین گئے۔ رانی سے مہاراج نے رات ہی کو سب حال کہدیا تھا۔ وے انکا فوجی ٹھاٹھ دیکھکر دل مین بہت خوش ہوئین کمار نے

ڈنڈوت کر وداع مانگی۔ رانی نے آنکھوں مین آنسو بھر کر کمار کو چھاتی سے لگایا اور پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر کہا بیٹا جاؤ بیاد رون نام کرو چھتری کل کا نام رکھو فوج کا ڈنکا بجاؤ۔ سور بیرون کا دھرم ہے کہ لڑائی کے وقت ماں باپ عیش و آرام کسی کی محبت کرتے سوم تم بھی جاؤ ایشور کرے لڑائی مین دشمن تمہاری پیٹھ نہ دیکھے ماں سے رخصت ہو کر کمار باہر آئے۔ دیوان ہر دیال سنگھ کو مستعد دیکھا آپ بھی ایک اچھے گھوڑے پر سوار ہو روانہ ہوئے پیچھے پیچھے فوج بھی سمندر کی طرح لہراتی چلی۔ جب نجے گڈھ کے قریب پہونچے تو کمار گھوڑے پر سے اوتر پڑے اور ہر دیال سنگھ سے کہا کہ میری رائے ہے کہ اسی جنگل مین اپنی فوج کو اوتاروں اور سب انتظام کرلوں تو شہر مین چلوں۔ ہر دیال سنگھ نے کہا آپکی رائے بہت اچھی ہے۔ مین بھی پہلے سے چلکر آپکے آنیکی خبر مہاراج کو دیتا ہون پھر لوٹ کر آنکو ساتھ لیکر چلونگا۔ کمار نے کہا اچھا جائے۔ ہر دیال سنگھ نجے گڈھ پہونچ کمار کے آنیکی خبر دینے کے لئے مہاراج کے پاس گئے اور خلاصہ حال بیان کرکے کہا کہ کمار مع فوج یہاں سے کوس بھر پر اوترے ہوئے ہین۔ یہ سنکر مہاراج بہت خوش ہوئے اور بولے کہ فوج کے لئے تو وہ مقام بہت اچھا ہے مگر بریندر سنگھ کو یہاں لے آنا چاہیئے اب تم ہمارے یہاں کے سب سردار ونکو لیجاکر استقبال کرکے کمار کو یہاں لے آؤ۔

بموجب حکم کے ہر دیال سنگھ بہت سے سردار ونکو لیکر روانہ ہوئے۔ یہ خبر

تیج سنگھ کو بھی ہوئی سنتے ہی بیریندر سنگھ کے پاس پہونچے اور دوڑی ہی سے بولے۔ مبارک ہو۔ تیج سنگھ کو دیکھکر کمار بہت خوش ہوئے اور حال چال پوچھا۔ تیج سنگھ نے کہا جو کچھ ہے سب اچھا ہے۔ جو باقی ہے اب بن جائیگا یہ کہکر تیج سنگھ لشکر کے انتظام مین ہوئے۔ اتنے مین دیوان ہردیال سنگھ سرداروںکے پہونچے اور مہاراج نے جو حکم دیا تھا کہا۔ کمار نے منظور کیا اور سج سجا کر گھوڑے پر سوار ہو ایک سو آدمی فوجی ساتھ لیکر بجے گڈہ مہاراج کی ملاقات کو چلے۔ شہر مین دہوم ہو گئی کہ مہاراج کی مدد کو کنور بیریندر سنگھ آئے ہین۔ اس وقت قلعہ مین جائینگے۔ سواری دیکھنے کے لئے اپنے اپنے مکانون پر عورت مرد پہلے ہی سے جا بیٹھے۔ اور سڑکون پر بھی بڑا ہجوم ہو گیا۔ سبہون کی آنکھین اوتر کی طرف سواری کے انتظار مین تھین۔ یہ خبر مہاراج کو ہوئی کہ اب کمار چلے آتے ہین۔ اوھون نے محل مین جاکر مہارانی سے سب حال کہا جسکو سنکر وہ پھولے نہ سمائین۔ اور بہت سی عورتونکے ساتھ جنمین چندرکانتا اور چپلا بھی تھین سواری کا تماشہ دیکھنے کے لئے اونچی اٹاری پر جا بیٹھین۔ مہاراج بھی سواری دیکھنے کے لئے دیوانخانہ کی چھت پر جا بیٹھے۔ تھوڑی دیر مین اوتر کی طرف کچھ دھول اُڑتی دکھلائی دی اور نزدیک آنے سے دیکھا کہ تھوڑی سی فوج سواروںکی چلی آرہی ہے۔ کچھ عرصہ گذرا تو صاف دکھائی دینے لگا۔

کُل سوار جو دہیرے دہیرے محل کی طرف آرہے تھے فولادی زرہ پہنے ہوئے

جنپر ڈوبتی ہوئی سورج کی کرنین پڑنے سے عجب چمک دمک معلوم ہوتی تھی۔
ہاتھوںمین جھنڈی دار نیزہ لئے ڈھال تلوار لگائے جوانی کے اومنگ مین
اکڑتے ہوئے بہت ہی بھلے معلوم پڑتے تھے اونکے آگے آگے ایک خوبصورت
طاقتور اور زیورون سے سجے ہوئے گھوڑے پر جسپر جڑاؤ زین کسی ہوئی تھی
اور اٹکھیلیان کر رہا تھا کنور بیریندر سنگھ سوار سر پر فولادی ٹوپی جسمین ہما
ہمان کے پر کی لانبی کلغی لگی ہوئی تھی۔ بدن مین بیش قیمت لباس کے اوپر
فولادی زرہ پہنے ہوئے تھے رنگ صاف گورا بدن بڑی بڑی آنکھین
گالون پر سرخی چھا رہی تھی۔ بڑے بڑے پنّون کے دانون کا کنٹھا گلے
مین مالا بھی پہنے ہی کا جسکی چمک دمک چہرے پر پڑ کر خوبصورتی کو دونا
کر رہی تھی۔ کمر مین جڑاؤ پیٹی جسمین مس پنّی ہیرا جڑا ہوا تمک کا چوتا جسپر
کو دیے موتی کا کام تھا۔ چہرا نظر نہین آتا تھا۔ خنجر تیر کمان لگائے ایک گرز
کار توس مین لٹکتا ہوا ہاتھ مین نیزہ لئے گھوڑا کو دائے چلے آتے تھے۔ طاقت جوانمردی
دلیری اور رعب اونکے چہرے ہی سے عیان تھا۔ دوستون کے دل مین محبت اور
دشمنون کے دل مین خوف طاری تھا۔ سب سے زیادہ لطف یہ تھا کہ پیدل سوار
جو کمار کے ہمراہ مین چلے آتے تھے سب انھین کے ہم سن تھے۔ شہر مین بھیڑ لگ
گئی جسکی نگاہ کمار پر پڑتی تھی اوسکی آنکھوںمین چکاچوندسی آجاتی تھی عیار الیے
جب بیریندر سنگھ کو بہت دنون پر اس ٹھاٹھ اور رعب سے دیکھا تو سوگنی محبت

آنکھ سے زیادہ بڑھ گئی۔ جھٹ منہ سے نکل پڑا۔ اگر چندرکانتا کے لائق بر
ہے تو بیریندر۔ چاہے جو ہو مین تو اسیکو داماد بناؤنگی۔ چندرکانتا وچپلا
بھی دوسری کھڑکی سے دیکھ رہی تھین چپلانے ترچھی نگاہ سے کماری کیطرف
دیکھا وہ شرما گئی دل ہاتھ سے جاتا رہا۔ کمار کی جنگی تصویر آنکھونمین پھرنے
لگی۔ امید ہوئی کہ اب پاس سے دیکھونگی۔ ادھر مہاراج کی ٹکٹکی بندھ گئی
اتنے مین کمار قلعے کے نیچے پہونچے۔ مہاراج سے نہ رہا گیا خود اوترائے۔
جب تک قلعہ کے اندر آوین مہاراج بھی پہونچ گئے۔ بیریندرسنگھ نے
دیکھکر قدم چوما۔ اونھون نے اوٹھاکر چھاتی سے لگالیا۔ اور ہاتھ پکڑے ہوئے
سیدھے محل مین لیگئے۔ مہارانی ان دونون کو آتے دیکھ آگے تک بڑھ
آئین۔ کمار نے چرن چھوا۔ مہارانی کے آنکھون مین محبت کے آنسو ڈبڈبا آئے
خوشی سے کمار کو بیٹھنے کے لئے کہا۔ مہاراج بھی بیٹھ گئے۔ بائین طرف مہاراج داہنی
طرف کمار اور چارون طرف لونڈیونکی بھیڑ جو کہ اچھے اچھے گہنے اور کپڑے
پہنے کھڑی تھین۔ کمار کی نیچی نگاہ چارونطرف گھومنے لگی۔ جیسے کسیکو ڈھونڈھ
رہی ہون۔ چندرکانتا بھی ایک کیواڑ کی آڑ مین کھڑی انکو دیکھ رہی تھی۔
ملنے کے لئے طبیعت گھبراتی تھی مگر کیا لاچار۔ تھوڑی دیر تک مہاراج وکمار
محل مین رہے۔ بعد اسکے اوٹھے اور کمار کو ساتھ لیے ہوئے دیوانخانہ مین
آئے اور اپنے خاص آرام گاہ کے قریب والا ایک خوبصورت کمرا انکے لیے

مقرر کر دیا۔ مہاراج سے رخصت ہو کر کمار اپنے کمرے میں گئے۔ تیج سنگھ
بھی ہو چکے۔ کچھ دیر چہل میں گذری۔ چندر کانتا کو محل میں نہ دیکھنے سے
انکی طبیعت اوداس تھی۔ سوچتے تھے کہ کیسے ملاقات ہوگی۔ اسی
سوچ میں آنکھ لگ گئی۔ صبح جب مہاراج دربار میں گئے۔ بیریندر سنگھ
اشنان پوجہ سے فرصت پا درباری پوشاک پہن شملہ سر پہ رکھ تیج سنگھ
کو لئے دربار میں گئے۔ مہاراج نے اپنے سنگھاسن کے بغل میں ایک
جڑاؤ کرسی پر کمار کو بٹھایا۔ ہر دیال سنگھ نے مہاراج کی چٹھی کا جواب
دیا جو راجہ سوریندر سنگھ نے لکھا تھا۔ اوسکو پڑھ کر مہاراج بہت خوش
ہوئے اور تھوڑی دیر کے بعد دیوان صاحب کو حکم دیا کہ کمار کی فوج میں
ہماری طرف سے بازار لگایا جائے اور غلہ وغیرہ کا انتظام کیا جائے کہ جس میں
کسیکو کسیطرح کی تکلیف نہو۔ کمار نے عرض کیا کہ مہاراج سامان سب ملا
ہے۔ مہاراج نے کہا کیا تم نے اس راج کو دوسرے کا سمجھا ہے۔ جو سامان
آیا ہے تو کیا ہوا وہ بھی جب ضرورت ہوگی کام میں آویگا۔ اب ہم کل
فوج کا انتظام تمہارے سپرد کر دیتے ہیں۔ جیسا مناسب سمجھو بندوبست
انتظام کرو۔ اسکے جواب میں کمار نے جھک کر سلام کیا۔ کمار نے تیج سنگھ کی
طرف دیکھکر کہا کہ تم جاؤ پہلے ہماری فوج کے تین حصے کر کے دو دو ہزار ابجگڑھ
کے دونوں طرف بھیجو اور ہزار فوج کے دس ٹکڑے کر کے ادہر اودہر

پانچ پانچ کوس تک پھیلا دو اور خیمے ذخیرہ کا پورا پورا بندوبست کر دو جاسوسوں کو
چاروں طرف روانہ کر دو باقی مہاراج کی فوج کی کل قواعد دیکھکر جیسا ہوگا
انتظام کرینگے۔ حکم پاتے ہی تیج سنگھ روانہ ہوئے۔ اس انتظام اور ہوشیاری کو
دیکھکر مہاراج کو اور بھی تسلی ہوئی۔ ہردیال سنگھ کو حکم دیا کہ فوج مین منادی
کرا دو کہ کل قواعد ہوگی۔ اتنے مین مہاراج کے جاسوسون نے آکر ادب سے سلام
کر خبر دی کہ شیودت سنگھ اپنی تیس ہزار فوج لیکر سرکار سے مقابلہ کرنے کے لئے
روانہ ہو چکا ہے۔ دو تین دن مین نزدیک آجائیگا۔ کمار نے کہا کوئی ہرج
نہین سمجھ لینگے۔ تم پھر اپنے کام پر جاؤ۔

دوسرے دن مہاراج جے سنگھ و کمار ایک ہاتھی پر بیٹھکر فوج کی قواعد
دیکھنے گئے۔ ہردیال سنگھ نے مسلمانون کو کم کر دیا تھا تو بھی ایک ہزار مسلمان رہ گئے
تھے قواعد دیکھکر کمار بہت خوش ہوئے مگر مسلمانونکی صورت دیکھ تیوری چڑھ
گئی کیونکہ اونپر کرور سنگھ کے ساتھی ہونیکا گمان تھا۔ کمار کی صورت سے
مہاراج اس بات کو سمجھ گئے اور آہستہ سے اونسے پوچھا کہ کیا ان لوگون کو جواب
دیدینا چاہیے؟ کمار نے کہا نہین نکال دینے سے یہ لوگ دشمن کے ساتھ
ہو جائینگے۔ میری سمجھ مین بہتر ہوگا کہ پہلے سے دشمنونکو روکنے کے لئے انھین لوگون کو
بھیجنا چاہیے اور انکے پیچھے ایک توپخانہ اور تھوڑی فوج ہماری رہیگی وہ لوگ
ان لوگونکی نیت خراب یا بھاگنے کا ارادہ معلوم ہونے پر پیچھے سے توپ مارکر

ان سبھون کی صفائی کروا دینگے ایسا خوف رہنے سے یہ لوگ ایک دفعہ تو خوب لڑ جائینگے مفت مارے جانے سے لڑ کر مرنا بہتر سمجھینگے۔ اس رائے کو مہاراج نے بہت پسند کیا۔ اور دل مین کنور کی عقل کی تعریف کرنے لگے۔

جب مہاراج پھرے تو کمار نے عرض کیا کہ میرا جی شکار کو چاہتا ہے اگر اجازت ہو تو جاؤن۔ مہاراج نے کہا اچھا جاؤ مگر دور مت جانا اور دن رہتے جلدی لوٹ آنا۔ یہ کہہ ہاتھی بٹھلا دیا۔ کمار اوتر پڑے اور گھوڑے پر سوار ہوئے مہاراج کا اشارہ پاکر دیوان ہردیال سنگھ نے ایکسو سوار ساتھ کر دیئے۔ کمار شکار کے لیے روانہ ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد ایک گھنے جنگل مین پہونچکر دو چار تیر مارے اور پھر شکار ڈھونڈھنے لگے۔ اتنے مین تیج سنگھ بھی پہونچے۔ کمار نے پوچھا کیون سب انتظام ہو چکا جو تم یہان چلے آئے؟ اونھون نے کہا کیا آج ہی ہو جائیگا؟ کچھ ہوا ہے کچھ کل درست ہو جائے گا۔ اِس وقت میرے جی مین آیا کہ چلین ذرا اوس تہخانہ کی سیر کر آوین جسمین احمد کو قید کیا ہے اسلئے آپ سے پوچھنے آیا ہون کہ اگر ارادہ ہو تو آپ بھی چلئے۔

ہان مین بھی چلونگا۔ یہ کہکر کمار نے اوس طرف کو گھوڑا پھیرا۔ تیج سنگھ بھی گھوڑے کے ساتھ ساتھ روانہ ہوئے۔ باقی سبھون کو حکم دیا کہ واپس جاوین اور دونون سابر جنکو جو شکار کیئے گئے ہین اٹھوا لیجاوین۔ تھوڑے ہی دیر

کمار و تیج سنگھ تہ خانے کے پاس پہونچے اور اوسکے اندر گھسے۔ جب اندھیرا
نکل گیا اور روشنی آئی تو سامنے ایک دروازہ دکھائی دینے لگا۔ گھوڑی سے
اوتر پڑے۔ تب تیج سنگھ نے کمار سے پوچھا بھلا یہ تو کہیے کہ اب آپ یہ دروازہ
کھول سکتے ہین کہ نہین جو کمار نے کہا کیون نہین یا مین کیا کا ٹھ گری ہے یہ کہکر
جھٹ آگے بڑھ کر شیر کے مُنہ سے زبان باہر نکال لی دروازہ کھلگیا۔
تیج سنگھ نے کہا یاد تو ہے۔ کمار نے کہا کیا مین بھولنے والا ہون۔ دونون
اندر گئے اور سیر کرتے کرتے چشمے کے کنارے پہونچے۔ تو دیکھا کہ احمد و بھگوانند
ایک چٹان پر بیٹھے باتین کر رہے ہین۔ پیرون بیڑی پڑی ہے۔ کمار کو دیکھکے
دونون اوٹھ کھڑے ہوئے۔ جھک کر سلام کیا اور بولے کہ اب تو ہلوگون کا
قصور معاف ہونا چاہیے۔ کمار نے کہا ہان تھوڑے روز ابھی صبر کرو۔
کچھ عرصہ تک بیریندر سنگھ و تیج سنگھ او سین ٹہلتے اور میونکو توڑ توڑ
کھاتے رہے۔ تیج سنگھ نے کہا اب چلنا چاہیے۔ دیر ہوگئی ہے۔ کمار نے
کہا چلو۔ دونون باہر چلے آئے۔ تیج سنگھ نے کہا اس دروازے کو آپ نے
کھولا ہے آپ ہی بند بھی کیجیے۔ کمار نے یہ کہکر کہ اچھا لیو ہم ہی بند کرتے ہین
دروازہ بند کر دیا اور گھوڑے پر سوار ہوئے۔ جب بجے گڈھ کے قریب
پہونچے تب تیج سنگھ نے کہا اب آپ جائے مین ذرا فوج کی خبر لیتا ہوا
آتا ہون کمار نے کہا اچھا جاؤ۔ یہ سنکر تیج سنگھ دوسرے طرف چلے گئے

اور کمار قلعہ مین چلے آئے۔ گھوڑے سے اوترکر اپنے کمرے مین گئے آرام
کیا۔ تھوڑی رات بیتے تیج سنگھ کمار کے پاس آئے۔ کمار نے پوچھا کہو کیا
حال ہے؟ تیج سنگھ نے کہا سب انتظام آپکے حکم مطابق ہوگیا۔ آج دن بھر
گھنٹے بھر کی بھی چھٹی نہ ملی جو آپ سے ملاقات کرتا۔ یہ سنکر بریندر سنگھ
ہنس پڑے بولے دوپہر تک تو تم ہمارے ساتھ رہے پر تم کہتے ہو کہ ملاقات
نہین۔ یہ سُن تیج سنگھ چونک پڑے اور بولے کہ آپ کیا کہتے ہین۔ کمار نے
کہا کہتے کیا ہین۔ تم میرے ساتھ اوس تہ خانے مین نہین گئے جہان احمد
و بھگوان دت بند ہین؟ اب تو تیج سنگھ کے چہرے کا رنگ اوڑگیا اور کمار کا
مُنھ دیکھنے لگے۔ تیج سنگھ کی یہ حالت دیکھکر کمار کو بھی تعجب ہوا پھر تیج سنگھ
نے کہا بھلا یہ تو بتلایئے مین آپ سے کہان ملا۔ اور کہان تک ساتھ گیا اور
کب واپس آیا؟ کمار نے سب حال کہدیا۔ تیج سنگھ بولے بس آپنے چوکا
پھیرا۔ احمد و بھگوان دت کے نکل جانیکا تو اتنا غم نہین ہے۔ مگر دروازے
کا حال دوسرے کو معلوم ہوگیا۔ اسکا بڑا افسوس ہے۔ کمار نے کہا تم کیا کہتے
ہو کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ تیج سنگھ نے کہا ایسا ہی ہے تو دھوکا کیون
کھاتے تب نہ سمجھے تو اب سمجھے کہ شیو دت کے عیار نے آپ کو دھوکا دیا۔
اور تہ خانہ کا راستہ دیکھ لیا۔ یہ کام بدری ناتھ کا ہے دوسرے کا نہین
جو تشی اوسکو رمل کے ذریعہ سے پتہ دیتا ہے۔ اور وہ کام کر جاتا ہے۔

میں سپاہیوں کے حال سے واقف ہوں۔

کمار یہ سنکر دنگ ہوگئے اور اپنی غلطی پر افسوس کرنے لگے تیج سنگہ نے کہا اب جو ہونا تھا ہوگیا۔ اوسکا افسوس کا ہے کا۔ میں اسیوقت جاتا ہوں۔ قیدی تو نکل گئے ہونگے۔ اب میں جاکر تالے کا بندوبست کیے دیتا ہوں کمار نے کہا تالے کا بندوبست کیا کروگے ؟ تیج سنگہ نے کہا اوس طلسم میں اور بھی تالے ہیں جو اوس سے زیادہ مضبوط ہیں مگر لگانے اور بند کرنے میں بڑی دیر ہوتی ہے۔ اسلیے اونھیں نہیں لگاتا تھا۔ اب لگاؤنگا۔ کمار نے کہا مجھے بھی وہ تالا دکھاؤگے ؟ تیج سنگہ نے کہا ہرگز نہیں جبتک چنار پر فتح نہ پاؤگے نہ بتاوینگے۔ نہیں تو پھر دھوکہ ہوگا۔ کمار نے کہا اچھا مرضی تمہاری۔

تیج سنگہ اوسیوقت تہخانہ کیطرف روانہ ہوئے اور صبح ہونیکے پہلے لوٹ آئے۔ صبحکو جب کمار سوکر اوٹھے تو تیج سنگہ سے پوچھا کھوہ خانہ کا کیا حال ہے۔ اونھوں نے جواب دیا بس قیدی نکل گئے ہیں۔ تالے کا بندوبست کر آیا ہوں۔

نہا دھو کھاکر کمار و تیج سنگہ دربار میں گئے اور اپنی اپنی جگہہ سلام کرکے بیٹھ گئے۔ آج جاسوسوں نے خبر دی کہ شیو دت کی فوج اور قریب آگئی اب دس کوس پر ہے۔ کمار نے مہاراج سے عرض کیا اب موقع آگیا

کر مسلمانی فوج دشمنون کو ہر وکنے کے لیے آگے بھیجی جائے - مہاراج نے
کہا اچھا یہی ہو - کمار نے تیج سنگہ سے کہا کہ اپنا ایک توپخانہ بھی اِس
مسلمانی فوج کے پیچھے کر دو پھر کان مین کہا کہ اپنے توپخانے والون کو سمجھا دینا
کہ جب فوج کی نیت خراب دیکھین تو جیتے کسیکو بھی نہ جانے دین -

تیج سنگہ انتظام کرینکے لیے چلے گئے - ہردیال سنگہ کو بھی لیتے گئے
مہاراج نے دربار برخاست کیا اور کمار کو ہمراہ لیکر محل مین چلے اور ساتھ ہی
بھوجن کیا - بعد اسکے کمار اپنے کمرے مین چلے آئے - تڑپتے رہ گئے مگر آج
بھی چندرکانتا کی صورت نہ دیکھی - لیکن چندرکانتا نے آڑ سے اُنکو
بخوبی دیکھہ لیا *

تیسوان ۲۳ بیان

شام کو مہاراج سے ملنے کے لیے بیریندر سنگہ گئے - مہاراج انھین اپنے بغل مین
بیٹھا کر بات چیت کرنے لگے - اِتنے مین ہردیال سنگہ و تیج سنگہ آ پہونچے - لڑائی
کے بارہ مین رائے اور ترکیبین ہونے لگین سوچتے بچارتے آدھی رات

گذر گئی بھاگ گئی چوبدار ون نے آکر عرض کیا مہاراج چور محل مین سے کچھ آدمی نکل کر بھاگے جنکو دشمن سمجھ پہرے والون نے تیر مارا مگر وے زخمی ہوکر بھی نکل گئے۔

یہ خبر سنکر مہاراج بڑے فکر مین پڑگئے کمار اور تیج سنگھ بھی حیران تھے کہ اتنے مین محل سے رونے کی آواز آنے لگی۔ اب دشمنون کا خیال ادس طرف پر چلا گیا۔ تین منٹ مین رونے چلانے کی آواز بڑھنے لگی یہانتک کہ تمام محل ماتم سرا ہوگیا۔ مہاراج وکمار وغیرہ سبھون کے منھ پر اداسی چھاگئی۔ اتنے مین کئی لونڈیان دوڑتی ہوئی آئین اور روتے روتے بڑی مشکل سے بولین کہ چندر کانتا وچپلا کا سر کاٹ کر کوئی لیگیا۔ یہ خبر تیر کی طرح سبھونکو کلیجے کو چھید گئی۔ مہاراج تو ایک دفعہ ہائے کرکے گر پڑے عجب حالت ہوگئی۔ چہرے پر مردنی چھاگئی۔ مہر دیال سنگھ کے آنکھون سے آنسو جاری ہوا۔ تیج سنگھ کاٹھ کی مورت بنگئے۔ مہاراج نے اپنے کو سنبھالا اور کمار کی عجب حالت دیکھ گلے سے لگالیا اور خوب روے روتے ہی ہوئے کمار کا ہاتھ پکڑے محل مین دوڑے چلے گئے۔ دیکھا کہ کہرام برپا ہے۔ مہارانی چندر کانتا کی لاش پر پچھاڑین کھارہے ہین سر پھٹ گیا خون جاری ہے۔ مہاراج بھی جاکر اوس لاش پر گر پڑے۔ کمار کو تو اتنی بھی طاقت نہ رہی کہ اندر جاتے دروازہ ہی پر گر پڑے دانت بیٹھ گیا چہرہ زرد مردے کی طرح ہوگئے۔

چندرکانتا وچپلا کی لاش پڑی تھی۔ سر نہین تھا کیسی مین چارون طرف
خون ہی خون دکھلائی دیتا تھا سبھون کی عجب حالت تھی مہارانی رو رو کر
کہتی تھی ہاے بیٹی تو کہان گئی۔ اری کیا کلیجا تھا جس نے تیرے گلے پر چھری
چلائی۔ ہائے ہائے اب مین جی کر کیا کرونگی۔ تیرے واسطے اچھا بکھیڑا ہوا
اور تو ہی نرہی تو اب یہ راج کیا ہوگا۔ مہاراج کہتے تھے کہ اب گرو کی چھاتی
ٹھنڈی ہوئی۔ شیودت کی مراد ملگئی۔ کہدو کہ اب آوے اور بجےگڈہ کا راج
کرے ہم تو جوگی کا ساتھ دینگے۔ یکایک مہاراج کی نگاہ دروازے پر گئی تو دیکھا
کہ بیریندر سنگہ پڑے ہوے ہین۔ سر سے خون جاری ہے دوڑے اور ان
کے پاس آئے۔ دیکھین تو بدن مین دم نہین۔ نبض پر ہاتھ رکھا تو نبض کا پتہ
نہین ناک پر ہاتھ رکھین تو سانس ٹھنڈی ہو رہی ہے۔ اب تو اور زور سے
مہاراج چلا اوٹھے۔ بولے ہاے غضب ہوگیا۔ ہمارے چلتے نوگڈہ کا
راج بھی غارت ہوا۔ ہمتو سمجھتے تھے کہ بیریندر سنگہ کو راج دیکر جنگل مین
چلے جاینگے۔ فقیری کرینگے ہاے! بدبخت کو یہ بھی اچھا نہ لگا۔ ارے کوئی جاؤ
جلدی تیج سنگہ کو بلا لاؤ۔ کمار کو دیکھین ہاے! اب تو اسی مکان مین مجکو بھی
مرنا پڑا۔ مین سمجھتا ہون کہ راجہ سریندر سنگہ کی جان بھی اسی مکان مین جائیگی
ابھی کیا سوچ رہے تھے ہاے کیا ہوگیا! بدبخت تو نے کیا کیا۔

اتنے مین تیج سنگہ بھی آئے دیکھا کہ بیریندر سنگہ پڑے ہین اور مہاراج

اونکے اوپر ہاتھ رکھکے رو رہے ہین۔ تیج سنگھ کی جو کچھ جان بچی تھی وہ بھی نکل گئی۔ پھر چندر سنگھ کی لاش کے پاس بیٹھ گئے اور زور سے بولے کمار! میرا جی تو رونیکو بھی نہین چاہتا کیونکہ مجھکو اب اس دنیا مین رہنا نہین ہے مین تو خوشی خوشی تمہارا ساتھ دونگا۔ یہ کہکر کمر سے خنجر نکالا اور چھٹ مین مارا ہی چاہتے تھے کہ دیوار پھاند ایک آدمی نے آکر ہاتھ پکڑ لیا۔ تیج سنگھ نے دیکھا کہ یہ آدمی سر سے پیر تک سیندور سے رنگا ہوا ہے تیج سنگھ بھی اوسکی طرف دیکھنے لگے اوس نے کہا۔

(۱) کاہے کو دیتے ہو جان (۲) میری بات سنو دے کان۔
(۳) یہ سب کھیل عشق کو مان (۴) لاش دیکھکر لیو پہچان۔
اُٹھو دیکھو بھالو کھوج نکالو ٭

یہ کہکر دانت دکھلا اوچھلتا کودتا بھاگ گیا ٭

حصہ اول تمام ہوا
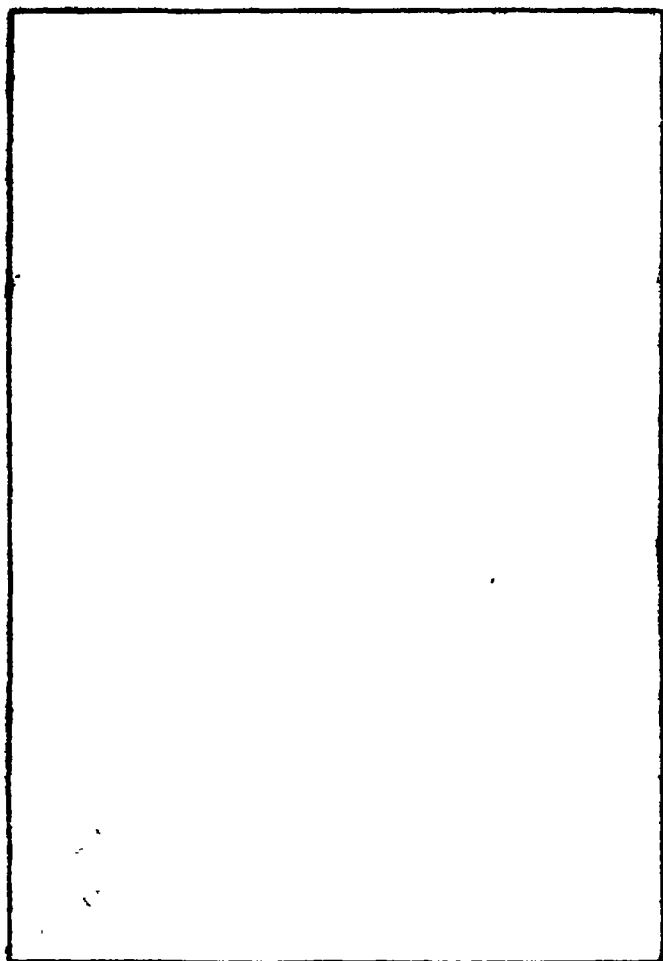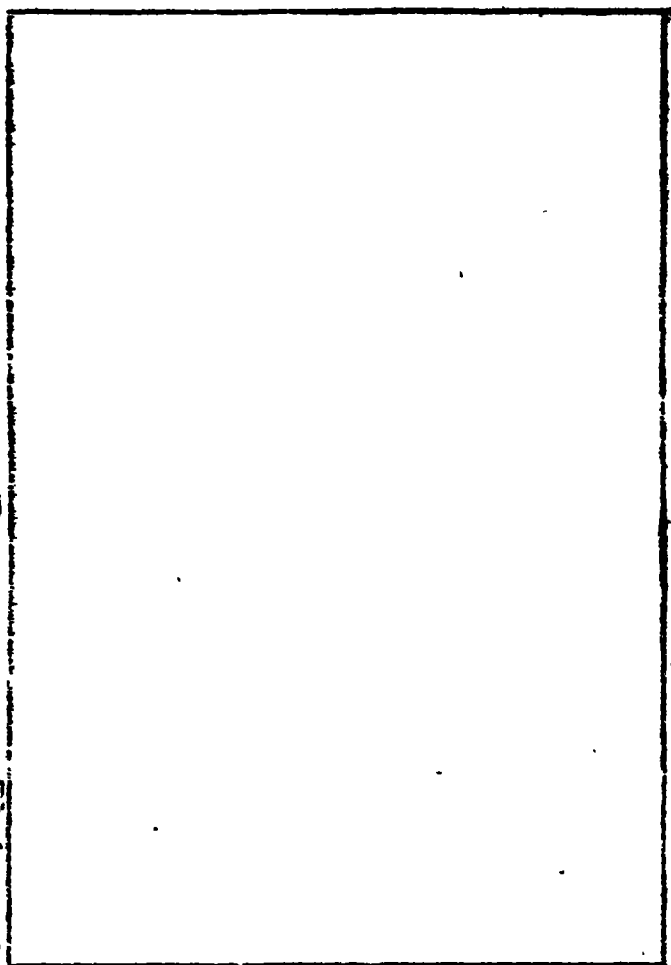
چندرکانتا

دوسرا حصّہ

چندرکانتا

دوسرا حصّہ

پہلا بیان

اس آدمی کو سبھون نے دیکھا مگر حیران تھے کہ یہ کون ہے کیسے آیا اور کیا کہہ گیا
تیج سنگھ نے زور سے پکار کر کہا آپ لوگ چُپ کرین اب مجھکو معلوم ہوگیا کہ یہ
سب عیاری ہوئی ہے اصل مین کماری اور چپلا دونون جیتی ہین یہ لاش اونکو
کی نہین ہے +

تیج سنگھ کی بات سے سب چونک پڑے اور ایک دم سنّاٹا ہوگیا سبھون نے
رونا دھونا چھوڑ دیا اور تیج سنگھ کے مُنھ کی طرف دیکھنے لگے مہارانی دوڑی
ہوئی اونکے پاس آئین اور بولین بیٹا جلدی بتاؤ یہ کیا معاملہ ہے تم کیسے کہتے ہو

کہ چندرکانتا جیتی ہے۔ یہ کون تھا جو یکایک محل مین گھس آیا۔ تیج سنگہ نے کہا یہ تو مجھے معلوم نہین کہ یہ کون تھا مگر اتنا پتہ لگ گیا کہ چندرکانتا اور چپلا کو شیودت سنگہ کے عیار چُرا لے گئے ہین۔ اور یہ بناوٹی لاش یہان رکھہ گئے ہین جسمین سب کوئی جانین کہ وے مرگئین اور کھوج نکرین مہاراج بولے یہ کیسے معلوم ہو کہ یہ لاش بناوٹی ہے؟ تیج سنگہ نے کہا یہ کوئی بڑی بات نہین ہے لاش کے پاس چلیئے مین ابھی بتلا دیتا ہون۔ یہ سُنکر مہاراج تیج سنگہ کے ساتھ لاش کے قریب گئے مہارانی بھی گئین۔ تیج سنگہ نے اپنے کمر سے خنجر نکال کر چپلا کے لاش کی ٹانگ کاٹ ڈالی اور مہاراج کو دکھا کر بولے دیکھئے اسمین کہین ہڈی ہے؟ مہاراج نے غور سے دیکھا کہا ٹھیک بناوٹی لاش ہے اسکے بعد چندرکانتا کی لاش کو بھی اسیطرح دیکھا اسمین بھی ہڈی نہین پائی۔ اب سبھون معلوم ہوگیا کہ عیاری کی گئی ہے۔ مہاراج بولے اچھا یہ تو معلوم ہوا کہ چندرکانتا جیتی ہے مگر دشمنون کے ہاتھ پڑگئی اسکا غم کیا کم ہے؟ تیج سنگہ بولے کوئی ہرج نہین اب جو کچھہ ہونا تھا ہو چُکا۔ مین چندرکانتا و چپلا کو کھوج نکالونگا۔ تیج سنگہ کے سمجھانے سے سبھون کو کچھہ ڈھارس ہوئی + کنور بیریندر سنگہ بدحواس پڑے ہین انکو ان سب باتون کی کچھہ خبر نہین۔ اب مہاراج کو یہ فکر ہوئی کہ کمار کو ہوشیار کرنا چاہیئے۔ بید بلائے گئے۔ سبھون نے بہت سی ترکیبین کین مگر کمار کو ہوش نہ آیا۔ تیج سنگہ بھی اپنی

ترکیب کرکے حیران ہوگئے مگر کوئی فائدہ نہوا۔ یہ دیکھکر مہاراج بہت گھبرائے اور تیج سنگہ سے بولے اب کیا کرنا چاہیئے۔ بہت دیر تک غور کرنے کے بعد تیج سنگہ نے کہا کہ کُمار کو اوٹھوا کے اونکے رہنے کے کمرے مین بھیجوانا چاہیئے۔ وہان اکیلے مین مَین اِنکا علاج کرونگا۔ یہ سُنکر مہاراج نے خود اوٹھانا چاہا مگر تیج سنگہ نے اونکو گود مین لے لیا اور اونکے رہنے والے کمرے مین چلے۔ مہاراج بھی ساتھ ہوئے۔ تیج سنگہ نے کہا آپ ہمراہ نہ چلین یہ اکیلے ہی مین اچھے ہونگے۔ مہاراج اوسی جگہہ ٹھہر گئے تیج سنگہ کُمار کو لیئے اونکے کمرے مین پہونچے اور چارپائی پر لیٹا دیا چارون طرف سے دروازے بند کر دیئے اور اونکے کان کے پاس مُنھ لگاکر بولنے لگے "چندرکانتا مری نہین جیتی ہے۔ وہ دیکھو مہاراج شیودت کے عیار اوسے لیئے جاتے ہین جلدی دوڑو چھینو نہین تو بس لے ہی جاینگے کیا اسیکو بیرتا کہتے ہین کہ چندرکانتا کو دشمن لئے جائے اور دیکھکر بھی نہ بولین رام رام" اتنی آواز کان مین پڑتے ہی کُمار نے آنکھ کھول دی اور گھبرا کے بولے ہین کون لیئے جاتا ہے کہان ہے چندرکانتا یہ کہہ ادہر اودہر دیکھنے لگے۔ دیکھا تو تیج سنگہ بیٹھے ہین پوچھا ابھی کون کہہ رہا تھا کہ چندرکانتا جیتی ہے اوسکو دشمن لیئے جاتا ہے۔ تیج سنگہ نے کہا مین کہتا تھا اور سچ کہہ رہا تھا کُماری جیتی ہے مگر دشمن اوسکو چُرالے گئے ہین اور اوسکی جگہہ نقلی بناوٹی لاش

رکھکر ادھر ادھر رنگ پھیلا دیاسہ جسمین لوگ کماری کو مری ہوئی جان کر پھپا وکھوج نہ کرین ۔

کماری نے کہا تم ہمین دھوکھا دیتے ہو ہم کیسے جانین کہ یہ لاش نقلی ہے ۔ تیج سنگہ نے کہا مین ابھی آپ کو یقین کرا دیتا ہون یہ کہہ کمرے کا دروازہ کھولا دیکھا تو مہاراج کھڑے ہین آنکھون سے آنسو جاری ہے ۔ تیج سنگہ کو دیکھتے ہی پوچھا کیا حال ہے ؟ جواب دیا اچھے ہین ۔ ہوش مین آگئے چلئے دیکھئے یہ سنکر مہاراج اندر گئے ۔ اونھین دیکھتے ہی کمار اوٹھ کھڑے ہوئے مہاراج نے گلے سے لگالیا اور پوچھا مزاج کیسا ہے ؟ کمار نے کہا اچھا ہے کئی لونڈیان بھی اوسیجگہہ آگئین جنکو کمار کا حال لینے کے لیے مہارانی نے بھیجا تھا ۔ ایک لونڈی سے تیج سنگہ نے کہا کہ دونون لاشون مین سے جو ٹکڑے ہاتھ کے مین نے کاٹے تھے لے آؤ ۔ یہ سُن لونڈی دوڑ گئی اور وے ٹکڑے لے آئی ۔ تیج سنگہ نے کمار کو دکھلا کر کہا دیکھئے یہ بناوٹی لاش ہے یا نہین اسمین ہڈی کہان ہے ؟ کمار نے دیکھکر کہا ٹھیک ہے مگر اونلوگون نے بڑی بدمعاشی کی ۔ تیج سنگہ نے کہا خیر جو ہونا تھا ہوگیا ۔ دیکھئے اب ہم کیا کرتے ہین ۔

سویرا ہوگیا ۔ مہاراج وکمار اور تیج سنگہ بیٹھے باتین کر رہے تھے کہ ہردیال سنگہ پہونچے اور مہاراج کو سلام کیا اونھون نے بیٹھنے کا

اشارہ کیا۔ دیوان صاحب بیٹھ گئے۔ اور سبھون کو وہان سے ہٹ جانے کیلئے حکم دیا۔ جب تخلیہ ہوگیا ہردیال سنگھ نے تیج سنگھ سے پوچھا مین نے سنا ہے کہ وہ بناوٹی لاش تھی جسکو کہ سبھون نے کماری کی لاش سمجھا تھا۔ تیج سنگھ نے کہا ہان ٹھیک ہے یہ کہہ بالکل حال سمجھایا۔ بعد اِسکے دیوان صاحب نے کہا اور غضب دیکھئے کہ کماری کے مرنے کی خبر سُنکر سب پریشان تھے سرکاری نوکرون مین سے جنلوگون نے یہ خبر سنی دوڑے ہوئے محل کے دروازے پر روتے چلاتے چلے آئے اودہر جہان عیار لوگ قید تھے پہرا کم رہ گیا موقع پاکر عیارون نے دہاوا کیا اور پہرے والون کو زخمی کرکے اپنے طرف کے سب عیارون کو جو قید تھے چہوڑا لے گئے۔

یہ خبر سُنکر تیج سنگھ کمار اور مہاراج سُن ہوگئے۔ کمار نے کہا پھر بڑی مشکل مین پڑ گئے۔ اب کوئی عیار اونکا ہمارے یہان نہ رہا سب چہوٹ گئے۔ کماری وچپلا کولے گئے یہ تو غضب ہی کیا اب نہین برداشت ہوتا۔ ہم آج ہی کوچ کرینگے اور دشمنون سے اِسکا بدلہ لینگے۔ یہ بات کہہ ہی رہے تھے کہ ایک چوبدار نے آکر عرض کیا۔ لڑائی کی خبر لیکر ایک جاسُوس آیا ہے دروازے پر حاضر ہے اسکے بارہ مین کیا حکم ہوتا ہے ہردیال سنگھ نے کہا اسی جگہہ حاضر کرو جاسُوس لایا گیا پوچھا کہ کیا حال ہے

اوس نے کہا دشمنون کو روکنے کے لئے یہان سے مسلمانی فوج بھیجی گئی تھی اونکو پہونچنے تک دشمن چار کوس اور آگے بڑھ آئے تھے مقابلہ کے وقت یہ لوگ بھاگنے لگے یہ حال دیکھکر توپخانے والون نے پیچھے سے ایک باڑھ ماری جس سے قریب چوتھائی کے مسلمان مارے گئے پھر بھاگنے کا حوصلہ نہ پڑا اور خوب لڑے یہانتک کہ لگ بھگ ہزار دشمنون کو کاٹ کر گرا دیا لیکن مسلمانی فوج بھی سب تمام ہو چلی اگر اور مدد نہ بھیجی جائیگی تو توپخانے والے بھی مارے جائینگے یہ سنتے ہی کمار نے دیوان ہردیال سنگھ کو حکم دیا کہ پانچہزار فوج جلدی مدد پر بھیجو اور وہان ہمارے واسطے بھی خیمہ روانہ کرو۔ دوپہر کو ہم بھی اسطرف کوچ کرینگے۔ ہردیال سنگھ فوج بھیجنے کے لئے چلے گئے۔ مہاراج کے کمار سے کہا ہم بھی تمہارے ساتھ چلینگے۔ کمار نے کہا ایسی جلدی کیا ہے آپ یہان رہین راج کا کام دیکھین مین جاتا ہون۔ ذرا دیکھون تو راجہ شیودت کتنی بہادری رکھتا ہے۔ ابھی آپکے تکلیف کرنیکی کوئی ضرورت نہین ہے۔ تھوڑی دیر تک گفتگو ہونے کے بعد مہاراج اوٹھکر محل مین چلے گئے۔ کمار و تیج سنگھ بھی اسنان سندھیا پوجہ کی فکر مین اوٹھے۔ سب سے جلدی تیج سنگھ نے فرصت پائی اور منادی والیکو بلا کر حکم دیا کہ تو تمام شہر مین اس بات کی منادی کردے (دنتار بیر کا جسکو اشٹ ہو وہ تیج سنگھ کے پاس حاضر ہو) بموجب حکم کے منادی والا منادی کرنے چلا گیا۔ سبھون کو تعجب تھا کہ

تیج سنگہ نے کہا سادی بپروائی ہے ✦

دوسرا بیان

معمولی وقت پر مہاراج نے دربار کیا۔ کُمار و تیج سنگہ بھی حاضر ہوے آجکا دربار بالکل سُست اور اوداس تھا مگر کُمار نے لڑائی پر جانے کیلیے مہاراج سے اجازت لیلی اور وہان سے چلے آئے مہاراج بھی اوس اُوداسی کی حالت مین اوٹھ کے محل مین چلے گئے۔ یہ تو ٹھیک ہوگیا کہ چندر کانتا اور چپلا زندہ ہین مگر کہان ہین کس حالت مین ہین سُکھی ہین یا دکھی۔ اِن سب باتون کو خیال کرکے محل مین مہارانی سے لیکر لونڈی تک سب اُوداس تھین۔ سبھون کے آنکھون سے آنسو جاری تھا۔ کھانے پینے کی کسیکو فکر نہین ایک چندر کانتا کا دھیان یہی سبھون کا کام تھا۔ مہاراج جب محل مین گئے مہارانی نے پوچھا کچھ چندر کانتا کے پتہ لگانے کی فکر کی گئی ہے۔ مہاراج نے کہا ہان تیج سنگہ اوسکی تلاش مین جاتے ہین اون سے زیادہ پتہ لگانے والا کون ہے جسکو مین کہون۔ بیریندر سنگہ اِس وقت مجھہ سے لڑائی پر جانے کے لئے رخصت ہوگئے اب دیکھو کیا ہوتا ہے ✦

—— •✦• ——

تیسرا بیان

کچھہ کچھہ دن باقی ہے ایک میدان مین ہری ہری دوب پر پندرہ بیس کرسیان رکھی ہوئی ہین اور صرف تین آدمی کنور بریندر سنگھ تیج سنگھ فتح سنگھ سیناپتی بیٹھے ہین باقی کرسیان خالی پڑی ہین اونکے پورب طرف سیکڑون خیمے نصف ہالہ کی طرح کھڑے ہین بیچ مین کنور بریندر سنگھ کی پلٹن والے اپنے حربون کو صاف و درست کر رہے ہین بڑے بڑے شامیانون کے نیچے توپین رکھی ہین جو ہر طرح سے لیس و درست معلوم ہو رہی ہین ۔ جنوب مین گھوڑ ون کا اصطبل جسمین اچھے اچھے گھوڑے بندھے ہین ہنہنا رہے ہین اوسکے آگے فیلخانہ جہان بڑے بڑے مست ہاتھی زنجیر سے بندھے دکھائی دیتے ہین مغرب طرف باجے والے سرنگ کھودنے والے پہاڑ اوڑانے والے جاسوس ورسد کا بھنڈار ہے ۔ کمار نے فتح سنگھ سپہ سالار سے کہا مین سمجھتا ہون کہ میرا ڈیرہ خیمہ صبح تک لوہرا کے میدان مین دشمنون کے مقابلہ کھڑا ہو جائیگا ۔ فتح سنگھ نے کہا جی ہان ضرور صبح تک کل سامان لیس ہو جائیگا ۔ ہماری فوج بھی کچھہ رات رہتے یہان سے کوچ کرکے پہر دن چڑھنے کی پہلے وہان پہونچ جائیگی ۔ پرسون ہملوگون کے حوصلے دکھائی دینگے ۔ بہت دنون

تک خالی بیٹھے بیٹھے طبیعت اُوبگئی تھی۔ اِس طرح کی باتین ہو رہی تھین کہ
سامنے سے دیپ سنگھ عیاری کے ٹھاٹھ سے آتے دکھلائی دیے نزدیک آکر
دیپ سنگھ نے کمار و تیج سنگھ کو سلام کیا۔ دیپ سنگھ کو دیکھکر کمار بہت خوش
ہوئے اور گلے سے لگا لیا اور بیٹھنے کے لئے کہا۔ فتح سنگھ سپہ سالار نے بھی
اونکو سلام کیا۔ جب دیپ سنگھ بیٹھ گئے تیج سنگھ اونکی تعریف کرنے لگے۔ کمار نے
پوچھا کہو دیپ سنگھ تمنے یہان آکر کیا کیا؟ تیج سنگھ نے کہا اِسکا حال مجھہ سے سنئے
مین مختصر مین آپ کو سمجھا دیتا ہون۔ کمار نے کہا کہو۔ تیج سنگھ بولے جب آپ چندرکانتا
کے باغ مین بیٹھے تھے اور بھوت نے آکر کہا تھا (خبر بہئی راجا کو تری سنو گرو جی
میرے) جسکو سنکر مین نے زبردستی آپکو وہان سے اوٹھایا تھا وہ بھوت یہی
تھی۔ نوگڈھ مین بھی اِنھین نے جاکر کرورسنگھ کے چنار جانے و عیارون کے
اپنے ہمراہ لانے کی خبر کھنجڑی بجاکر دی تھی۔ چندرکانتا کے مرنے کا غم محل مین
چھایا ہوا تھا اور آپ بیہوش پڑے تھے انھین نے چندرکانتا و چپلا کے زندہ
رہنے کی اطلاع مجھکو دی تب مین نے ادھکر لاش پہچانی نہین تو گھر کا گھر ہی تباہ
ہو چکا تھا۔ اتنا کام اِنھون نے کیا۔ انھین کو بلانے کے واسطے مین صبح منادی
کروائی تھی کیونکہ اِنکا کوئی ٹھکانا تو تھا ہی نہین۔ یہ سُنکر کمار نے دیپ سنگھ
کی پیٹھ ٹھونکی اور بولے شاباش کس منہ سے تمہاری تعریف کرین دو گھر تمنے بچائے
دیپ سنگھ نے کہا مین کس لایق ہون جو آپ اتنی تعریف کرتے ہین تعریف سب

سب کامون سے بے فکری حاصل کرکے کیجے رگا۔ اِس وقت چندر کانتا کے چھوڑانے کی فکر کرنی چاہئے اگر دیر ہوگی تو نجانے اوسکی جان پر کیا آئے سوا اِسکے اِس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ اگر ہملوگ بالکل چندر کانتا ہی کی کھوج مین لگے رہ جائینگے تو مہاراج کی لڑائی کا نتیجہ بُرا ہوگا۔ یہ سنکر کمار نے پوچھا دیجا سنگھ یہ تو بتاؤ چندر کانتا کہان ہے اوسکو کون لے گیا۔ دیبی سنگھ نے جواب دیا یہ تو نہین معلوم کہ چندر کہان ہے اتنا جانتا ہون کہ ناظم و بدری ناتھ ملکر کماری و چپلا کو لے گئے پتہ لگانے سے لگ ہی جائے گا۔ تیج سنگھ نے کہا کہ اب تو دشمن کے سب عیار چھوٹ گئے وے سب ملکے تو ہین اور ہم دو ہی آدمی ٹھہرے چاہے چندر کانتا و چپلا کو کھوجین چاہے فوج مین رہ کر کمار کی حفاظت کرین بڑی مشکل ہے۔ دیبی سنگھ نے کہا کوئی مشکل نہین ہو سب کام ہو جائے گا۔ دیکھیئے تو سہی اب پہلے ہمکو شیودت کے مقابلے مین چلنا چاہیئے پھر اوسی جگہہ سے کماری کے چھوڑانے کی فکر کی جائیگی۔ تیج سنگھ نے کہا ہملوگ مہاراج سے رخصت ہو آئے ہین کچھہ رات رہے یہان سے پڑاؤ اوٹھے گا پیشل خیمہ جا چکا ہے۔

آدھی رات تک یے لوگ آپسمین بات چیت کرتے رہے۔ بعد اسکے کمار اوٹھکر اپنے خیمہ مین چلے گئے۔ کمار کے بغل مین تیج سنگھ کا خیمہ تھا جسمین دیبی سنگھ و تیج سنگھ دونون نے آرام کیا۔ چارون طرف فوج کے پہرا پھرنے لگا گشت کی

آواز آنے لگی۔ تھوڑی رات باقی تھی کہ ایک چھوٹی توپ کی آواز ہوئی
کچھ دیر بعد باجہ بجنے لگا۔ کوچ کی تیاری ہوئی اور دھیرے دھیرے فوج
چل پڑی۔ جب کُل فوج جا چکی پیچھے ایک ہاتھی پر کُمار سوار ہوئے جنکو
چارون طرف بہت سے سوار گھیرے ہوئے تھے۔ تیج سنگھ و دیپ سنگھ
اپنے عیاری کے سامان سے سجے ہوئے کبھی آگے کبھی پیچھے کبھی ساتھ پیدل چلے
جاتے تھے۔ پہر دن چڑھے کنور بیریندر سنگھ کا لشکر شیودت سنگھ کے فوج کے
مقابل مین جا پہونچا جہان پہلے سے مہاراج جے سنگھ کی فوج ڈیرہ جمائے
ہوئے تھی۔ لڑائی بند تھی۔ مسلمان سب مارے جا چکے تھے اور کچھ اپنی جان
بچاکر کُروہ کے پاس چلے گئے تھے۔ خیمہ ڈیرہ پہلے ہی سے کھڑا تھا قاعدہ کے
ساتھ پلٹنون کا پڑاو پڑا۔

جب کُل انتظام ہو چکا کنور بیریندر سنگھ نے اپنے خیمے مین کچہری کی اور میر
منشی کو حکم دیا کہ ایک خط شیودت کو لکھو کہ معلوم ہوتا ہے۔ آجکل تمہارے
مزاج مین گرمی آگئی ہے جو بیٹھے بٹھائے ایک نالایق کُروہ کے بہکانے سے مہاراج
جے سنگھ سے لڑائی ٹھانی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوگیا کہ تمہارے عیار چندرکانتا
چپلا کو چُرا لائے ہین سو بہتر ہے کہ چندرکانتا و چپلا کو عزت کے ساتھ مہاراج
جے سنگھ کے پاس بھیجدو اور تم واپس چلے جاؤ نہین تو پچھتاؤ گے جس وقت
ہماسے بہادرونکی تلوار میدان مین چمکیگی بھاگتے راہ نہ ملیگی۔

بموجب حکم کے میر منشی نے خط لکھکر تیار کیا۔ کمار نے کہا یہ خط کون لیجائیگا؟ یہ سُن بہت دیبی سنگھ سامنے آیا ہاتھ جوڑ بولے کہ مجکو اجازت ملے کہ اِس خط کو لیجاؤن کیونکہ شیودت سنگھ سے بات چیت کرنے کی میری از حد خواہش ہے۔ کمار نے کہا اتنی بڑی فوج مین تمہارا اکیلے جانا اچھا نہین ہے تیج سنگھ نے کہا کوئی ہرج نہین جانے دیجئے۔ آخر کمار نے اپنے کمر سے خنجر نکالکر دیا جسے دیبی سنگھ نے لیکر سلام کیا خط بٹوے مین رکھ لیا۔ اور تیج سنگھ کا چرن چھوڑکر روانہ ہوئے۔

مہاراج شیودت سنگھ کے پلٹن والون مین کوئی بھی دیبی سنگھ کو نہین پہچانتا تھا۔ دور سے اِنھون نے دیکھا کہ ایک بڑا ساکار چوبی خیمہ کھڑا ہے سمجھ گئے کہ یہی مہاراج کا خیمہ ہے۔ سیدھے دھڑدھڑاتے ہوئے خیمے کے دروازہ پر جا پہونچے پہرے والون سے کہدیا اپنے راجا کو جاکر خبر کرو کہ کنور بیریندر سنگھ کا ایک عیار خط لیکر آیا ہے جاؤ جلدی جاؤ۔ سُنتے ہی پیادہ دوڑا گیا جاکر مہاراج شیودت سے خبر کی اونھون نے حکم دیا آنے دو۔ دیبی سنگھ خیمے کے اندر گئے دیکھا کہ بیچ مین مہاراج شیودت سونے کے جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھے ہین۔ بائین طرف دیوان صاحب وبعد اِسکے دونون طرف بڑے بڑے بہادر بیش قیمت پوشاکین پہنے عمدے عمدے حربے لگائے چاندی کی کرسیون پر بیٹھے ہین جنکے دیکھنے سے کلیجہ دہلتا ہے

بعد اسکے دونون طرف نیم کرسیون پر عیار لوگ ہین اسکے بعد درجہ بدرجہ امیر عہدہ دار سب بیٹھے ہین۔ بہت سے چوبدار ہاتھ باندھے سامنے کھڑے ہین۔ غرضکہ دیبی سنگہ بڑے رُعب کا دربار دیکھا۔ دیبی سنگہ نے کسیکو سلام نہین کیا بیچ مین جاکر کھڑے ہوگئے اور ایک مرتبہ چارون طرف نگاہ دوڑاکر غور سے دیکھا۔ پھر بڑھکر کُمار کا خط مہاراج کے سامنے سنگھاسن پر رکھدیا۔ دیبی سنگہ کی بے ادبی کو دیکھکر مہاراج شیودت کو بڑا غصہ آیا مگر کچھہ نہ بولے منشی کو خط پڑھنے کے لیئے حکم دیا منشی نے زور سے خط پڑھکر سنایا۔ سُنتے ہی مہاراج شیودت مارے غصے کے آگ ہوگئے اور بولے ایک چھوکرے کو اتنا حوصلہ ہوگیا کہ ہاتھی کا مقابلہ کرے! ابھی تو بیر بیندر کے مُنہہ سے دُودہ کی بوبھی نہ گئی ہوگی یہ کہکر خط ہاتھہ مین لیکر پھاڑ کے پھینک دیا ⁂

خط کا پھٹنا تھا کہ دیبی سنگہ کی آنکھین لال ہوگئین بولے جسکے سر موت سوار ہوتی ہے اوسکی عقل پہلے ہی ہوا کھانے چلی جاتی ہے۔ دیبی سنگہ کی بات تیر کی طرح شیودت کے کلیجے کے پار ہوگئی بولا پکڑو اِس بے ادب کو اتنا کہنا تھا کہ کئی چوبدار دیبی سنگہ کی طرف جھپٹے۔ اونھون نے خنجر نکال دو تین چوبدارونکی صفائی کرڈالی اور پھرتی سے اپنے عیاری کے بٹوے سے ایک گیند نکال کر زور سے زمین پر مارا جس سے بڑی بھاری آواز ہوئی

دربار دنگ اوٹھا۔ مہاراج ایک دم چونک پڑے جس سے شماسر کا جیسر سرے کا سرپیچ تھا زمین پر گر پڑا لپک کے دیبی سنگھ نے اوٹھا لیا اور کود کر خیمے کے باہر ہوگئے۔ سب کے سب دیکھتے رہ گئے کچھ کسی کے کیے بن نہ پڑا۔ سبھون کا غصہ شیو دت نے عیارون پر نکالا جو کہ اوس دربار مین بیٹھے تھے۔ کہا لعنت ہے تملوگون کی عیاری پر جو تملوگون کے دیکھتے دشمن کا ایک ادنی عیار بے عزتی کر جائے۔ بدری ناتھ نے جواب دیا مہاراج ہملوگ عیار ہین ہزار آدمیون مین اکیلے گھسکر کام کرتے ہین مگر ایک آدمی پر دس عیار نہین ٹوٹ پڑتے۔ یہ ہملوگون کے قاعدے سے باہر ہے۔ بڑے بڑے پہلوان تو بیٹھے ہین اِن لوگون نے کیا کر لیا؟ بدری ناتھ کے بات کا جواب شیو دت کچھ نہ دیکر بولے اچھا کل ہم دیکھ لینگے ۔

چوتھا بیان

مہاراج شیو دت کا شملہ لیے ہوئے دیبی سنگھ کنور بیریندر سنگھ کے پاس پہونچے اور جو کچھ ہوا تھا بیان کیا۔ کمار یہ سنکر ہنسنے لگے اور بولے چلو شگون تو اچھا ہوا۔ تیج سنگھ نے کہا سب سے زیادہ شگون تو میرے لیے اچھا ہوا کہ شاگرد پیدا کر لایا یہ کہکر شملے مین سے سرپیچ کھول بٹوے مین

داخل کیا۔ کُمار نے کہا بھلا تم اِسکو کیا کروگے تمہارے کس مطلب کا ہے
تیج سنگہ نے کہا اسکا نام فتح کا سرپیچ ہے۔ جسروز آپکی بارات نکلے گی مہاراج
شیودت کی صورت بنکر اسکو میں سرپر باندہ آگے آگے جھنڈا لیکر چلون گا یہ سُنکر
کُمار نے ہنس دیا ساتھہ ہی اِسکے دو بوند آنسو آنکھون سے نکل پڑے جسکو
جلدی سے کُمار نے رومال سے پونچھ لیا۔ تیج سنگہ سمجھ گئے کہ یہ آنسو چندر
کی جدائی کا ہے۔ اِنکو بھی چپلا کا بہت کچھہ خیال تھا۔ دیبی سنگہ سے
بولے سُنو دیبی سنگہ کل لڑائی ضرور ہوگی اِسلئے ایک عیار کا یہان
رہنا ضرور ہے اور سب سے ضروری کام چندر کانتا کا پتہ لگانا ہے۔
دیبی سنگہ نے کہا کہ آپ یہان رہکر فوج کی حفاظت کیجئے مین چندر کانتا
کی کھوج مین جاتا ہون۔ تیج سنگہ نے کہا نہین چنار کی پہاڑیان تمہاری
اچھی طرح سے دیکھی نہین ہین اور چندر کانتا اُسی طرف ہوگی اِس سے یہی
ٹہیک ہوگا کہ تم یہان رہو اور مین کھوج مین جاؤن دیبی سنگہ نے کہا
جسمین آپکی خوشی۔ تیج سنگہ نے کُمار سے کہا کہ آپکے پاس دیبی سنگہ کو چھوڑکر
مین جاتا ہون ذرا ہوشیاری سے رہیئے گا۔ کُمار نے کہا اچھا جاؤ ایشور
تمہاری مدد کرے۔

بات چیت کرتے شام ہوگئی بلکہ کچھہ رات بھی گئی۔ تیج سنگہ اُٹھہ کھڑے
ہوئے اور ضروری چیزین لیکر عیاری کو سامان سے درست ہو وہان سے ایک گھنے جنگل کی طرف

سے چلے گئے *

پانچوان بیان

چندر کانتا کو لیجا کر کہان رکھا ہوگا ؟ اچھے کمرے مین یا اندھیری کوٹھری مین ؟ اوسکو کھانے کو کیا دیا ہوگا ؟ اور وہ بیچاری سوائے رونے دھونے کے اور کیا کام کرتی ہوگی ؟ کھانے پینے کی کب اوسے سُدھ ہوگی ؟ اوسکا چہرہ رنج اور خوف سے سوکھ گیا ہوگا ؟ اوسکو راضی کرنے کے لیئے سب تنگ کرتے ہونگے۔ کہین ایسا نہ ہو کہ اوسنے تنگ ہوکر جان دیدی ہو۔ اِن سب باتون کو سوچتے اور خیال کرتے کُمار کو رات بھر نیند نہ آئی۔ صبح ہوا ہی چاہتی تھی کہ مہاراج شیودت کی لشکر سے ڈنکے کی آواز آئی معلوم ہوا کہ دشمنون کی طرف لڑائی کا سامان ہو رہا ہے۔ کُمار بھی اوٹھ کھڑے ہوئے۔ ہاتھ مُنھ دھو کر بیٹھے ہی تھے کہ ہرکارے نے آکر خبر دی کہ دشمنون کی طرف لڑائی کا سامان ہو رہا ہے۔ کُمار نے کہا ہمارے یہان بھی جلد تیاری کیجائے۔ حکم لیکر ہرکارہ روانہ ہوا جب تک کُمار نے اشنان سندھیا سے چھٹی پائی تب تک دونون طرف کی فوج میدان مین جا ڈٹی۔ جلدارون نے زمین صاف کر دی۔ کُمار بھی اپنے عربی گھوڑے

سوار ہو میدان مین گئے اور دیبی سنگھ سے کہا شیو دت کو کہنا چاہئے کہ بہت سے آدمیون کا خون کرنا اچھا نہین جن جن کو بہادری کا گھمنڈ ہے ایک پر ایک لڑکے جلدی معاملہ طے کرلین۔ شیو دت سنگھ بھی اپنے کو ارجن سمجھے ہین اونکے مقابلہ کے لئے مین موجود ہون کیون بچارے غریب سپاہیون کی جان جائے۔ دیبی سنگھ نے کہا بہت اچھا ابھی اس معاملہ کو مین طے کر ڈالتا ہون یہ کہہ میدان مین گئے اور اپنا چادر ہوا مین دو تین دفعہ اوچھالا چادر اوچھالنا تھا کہ جھٹ سے بدری ناتھ عیار مہاراج شیو دت کے لشکر سے نکل کے میدان مین دیبی سنگھ کے پاس آ پہونچے اور بولے جے مایا کی پوچھا کیون کیا خبر ہے جو میدان مین آکر عیارونکو بلاتے ہو دیبی سنگھ نے کہا تمسے ایک بات کہنا ہے اوس نے کہا کہو۔

دیبی سنگھ۔ تمہارے فوج مین مرد بہت ہین کہ عورت۔

بدری۔ عورت کی صورت نہین دکھائی دیتی۔

دیبی۔ تمہارے یہان کوئی بہادر بھی ہے کہ غریب سپاہیونکی جان لینے اور آپ تماشہ دیکھنے والے ہی ہین۔

بدری۔ ہمارے یہان کچھون بہادر بھرے ہین۔

دیبی۔ تمہارے کہنے سے تو معلوم ہوتا ہے کہ سب کھیت کی مولی ہی ہین۔

بدری ـــ یہ تو مقابلہ ہونے ہی سے معلوم ہوگا۔
دیبی ـــ تو کیون نہین ایک پر ایک لڑکے حوصلہ نکال لیتے ہو
ایسا کرنے سے معاملہ بھی جلدی طے ہوگا۔ بیچارے
سپاہیون کی جانین مفت مین نہ ضائع ہونگی ہمارے
ہمارے کمار تو کہتے ہین کہ مہاراج شیودت کو اپنے
بہادری کا بڑا زعم ہے آوین ہم سے پہلے ہی بھڑ جائین
یا وہی جیت جائین یا ہم ہی چنار کی گدی کے مالک ہون
بات کی بات مین تو معاملہ طے ہوتا ہے۔
بدری۔ تو اسین ہمارے مہاراج کبھی نہ ہٹینگے وہ بڑے بہادر
ہین۔ تمہارے کمار کو چٹکی مین مل ڈالینگے۔
دیبی۔ یہ تو ہم بھی جانتے ہین کہ اونکی چٹکی بہت صاف ہے پھر
آوین میدان مین ٭

اِس بات چیت کے بعد بدری ناتھہ لوٹ کر اپنے فوج مین گیا اور
جو کچھہ دیبی سنگھ سے بات چیت ہوئی تھی جاکر مہاراج شیودت سے کہا
سنتے ہی مہاراج شیودت تو لال ہوگئے اور بولے کہ یہ کل کا لڑکا میرے
ساتھہ مقابلہ کیا چاہتا ہے۔ بدری ناتھہ نے کہا پھر جیوٹ تو ہے حوصلہ ہی تو
ہے اسین رنج ہونے کی کیا بات ہے۔ مین جہانتک سمجھتا ہون اونکا کہنا

ٹھیک ہے۔ یہ سنتے ہی مہاراج شیودت جھٹ گھوڑا کوداکے بیچ میدان مین آگئے اور بھالا اوٹھاکر ہلایا جسکو دیکھہ بیریندرسنگہ نے اپنے گھوڑے کو ایڑ ماری اور میدان مین شیودت کے مقابلے مین جا پہونچے اور للکارا کہ اپنے منھہ اپنی تعریف کرتا ہے اور کہتا ہے مین بیر ہون کیا بہادر لوگ چوٹے بھی ہوتے ہین؟ جوانمردی سے لڑکے چندرکانتا نہ لی گئی لعنت ہے ایسی بہادر دنپر۔ بیریندرسنگہ کی بات تیر کی طرح مہاراج شیودت کے کلیجے مین لگی کچھہ جواب تو نہ دے سکے غصے مین بھرے ہوئے بڑے زور سے کمار پر نیزہ چلایا۔ کمار نے اپنے نیزے سے ایسا جھٹکا دیا کہ اوسکے ہاتھہ سے نیزہ چھوٹ کے دور جا گرا یہ تماشہ دیکھہ دوست دشمن دونون طرف سے واہ واہ کی آواز آنے لگی۔ شیودت بہت بگڑا اور تلوار نکال کر کمار پر دوڑا۔ کمار نے بھی تلوار کا جواب تلوار سے دیا۔ دوپہر تک دونون مین خوب لڑائی رہی بعد دوپہر کے کمار کی تلوار سے شیودت کا گھوڑا زخمی ہوکر گر پڑا بلکہ خود شیودت کو کئی جگہہ زخم لگا۔ گھوڑے سے کود کر شیودت نے کمار کے گھوڑے کو مارنا چاہا۔ مطلب سمجھہ کے کمار جھٹ گھوڑے پر سے کود پڑے اور آگے ہوکر ایک کوڑا اس زور سے شیودت کی کلائی مین مارکہ ہاتھہ سے تلوار زمین پر گر پڑی جسکو دوڑ کے دیبی سنگہ نے اوٹھا لیا۔ مہاراج شیودت کو معلوم ہوا کہ کمار ہر طرح سے زبردست ہین

اگر تھوڑی دیر اور جنگ رہا تو بیشک مارا یا پکڑا جاؤنگا۔ یہ سوچکر اپنی فوج
کو کمار پر دہاوا کرنے کا اشارہ کیا۔ بس ایک دم مین کمار کو دشمنون نے
گھیر لیا۔ یہ دیکھہ کمار کی فوج نے بھی مارنا شروع کیا اور فتح سنگھ سیناپتی
و دیبی سنگھ کوشش کرکے کمار کے پاس پہونچے۔ تلوار اور خنجر چلانے لگے۔
دونون فوج خوب گتھ گئی۔ بڑی بہاری لڑائی ہوئی شیودت کے بڑے بڑے
پہلوانون نے چاہا کہ اسی لڑائی مین کمار کا کام تمام کردین مگر کچھہ بن پڑا۔ کمار
کے ہاتھہ سے بہت دشمن مارے گئے۔ شام کو بازگشت کا ڈنکا بجا۔ لڑائی بند
ہوئی فوج نے کمر کھولی کمار اپنے خیمہ مین آئے مگر بہت سست ہو رہے تھے۔
فتح سنگھ سپہ سالار بھی زخمی ہو گیا تھا رات کو سبھون نے آرام کیا +

مہاراج شیودت نے دیوان و پہلوانون سے رائے لی کہ اب کیا کیا جائے
فوج تو بیریندر سنگھ کی ہم سے بہت کم ہے مگر اونکی دلاوری سے ہمارا حوصلہ
ٹوٹا جاتا ہے کیونکہ ہم نے بھی اوس سے لڑکے بہت زک اوٹھائی میری یہ
رائے ہے کہ رات کو کمار کے لشکر پر دہاوا ماریں۔ اس رائے کو سبھون نے
پسند کیا۔ تھوڑی رات رہے شیودت نے کمار کی فوج پر دہاوا کیا۔ بڑا
بھاری گڑبڑ مچا۔ اندہیری رات دوست دشمن کی تمیز مشکل۔ کمار کی فوج
دشمن سمجھکر اپنے ہی لوگون کو مارنے لگے۔ یہ خبر بیریندر سنگھ کو بھی لگی۔
جھٹ اپنے خیمے سے باہر نکل آئے۔ دیبی سنگھ نے بہت سے آدمیون کو

مہتاب جلانے کے لیے بانٹے - یہ مہتاب تیج نے اپنی ترکیب سے بنائی تھی -
اسکے جلتے ہی خوب روشنی ہوئی دن کی طرح معلوم ہونے لگا - اب کیا تھا
کل پانچسو آدمیون کا مارنا کیا - صبح ہوتے ہوتے شیودت کے پانچسو آدمی مار
گئے - روشنی ہونے کے پہلے قریب ہزار آدمی کمار کے طرف کے نقصان
ہوچکے تھے جسکا رنج بریندر سنگھ کو بہت ہوا اور صبح کو لڑائی بند ہونے
دی دونون فوج پھر گتھ گئی - کمار نے جلدی سے اشنان کیا اور پوجہ
پاٹ کرکے حربون کو بدن پر درست کرکے فوج مین گھس گئے - لڑائی خوب
ہو رہی تھی کسیکو تن بدن کی خبر نہ تھی - یکایک پورب و اوتر کے کونے سے
کچھہ فوجی سوار تیزی سے آتے ہوئے دیکھا دیئے جسکے آگے آگے ایک
سوار بہت عمدہ پوشاک پہنے عربی گھوڑے پر سوار گھوڑا دوڑائے چلا
آتا تھا - اوسکے پیچھے پیچھے اور سب سوار جو قریب پانچسو کے ہونگے گھوڑا
پھینکے چلے آتے تھے اگلے سوار کی پوشاک و حربون سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ
سبھون کا سردار ہے - یہ سردار مُنہہ پر نقاب ڈالے ہوئے تھا اور اوسکے
ساتھ جتنے سوار پیچھے پیچھے چلے آتے تھے اون سبھون کے مُنہہ پر بھی نقاب
پڑے ہوئے تھے ؀

اِس فوج نے پیچھے سے مہاراج شیودت کی فوج پر دھاوا کیا اور
خوب مارا اودھر سے بریندر سنگھ کی فوج نے جو دیکھا کہ دشمنون کو مارنے

والا ایک اور آپہونچا طبیعت بڑھ گئی اور حوصلے کے ساتھ لڑنے لگے۔ دوطرفی چوٹ مہاراج کی فوج نہ سنبھال سکے اور بھاگ نکلے پھر تو کمار کی بن پڑی دو کوس تک پیچھا کیا۔ آخر فتح کا ڈنکا بجاتے اپنے پڑاؤ پر آئے مگر حیران تھے کہ یہ نقاب پوش سوار کون تھے۔ جنہون نے بڑے وقت پر مدد کی اور پھر جدہر سے آئے تھے اودہر ہی چلے گئے۔ کوئی کسیکی ذرا بھی مدد کرتا ہے تو وہ احسان جتانے لگتا ہے اونھون نے تو ہمارا سامنا بھی نہین کیا یہ بڑی بہادری کا کام ہے۔ بہت کچھہ کمار نے سوچا مگر کچھہ سمجھہ مین نہ آیا ؛

مہاراج شیودت کا بالکل مال خزانہ وخیمہ وغیرہ کمار کے ہاتھہ لگا جب کمار سب کامون سے بیفکر ہوئے تو دیوی سنگھ سے پوچھا کیون تم کچھہ بتا سکتے ہو کہ یہ نقاب پوش سوار کون تھے۔ جنہون نے ہماری مدد کی ؟ دیوی سنگھ نے کہا میرے کچھہ بھی خیال مین نہین آیا مگر وہ بہادری اسکو کہتے ہین۔ اتنے مین ایک جاسوس نے آکر خبر دی کہ دشمن تھوڑی دور جاکر اٹک گئے ہین اور پھر لڑائی کی تیاری کر رہے ہین ؛

چھٹوان بیان

تیج سنگھ چندر کانتا وچپلا کا پتہ لگانے کے لیے کنور بیریندر سنگھ سے رخصت

ہو فوج کے احاطہ سے باہر آئے اور سوچنے لگے کہ اب کدہر جاؤن کہان
ڈہونڈھین۔ دشمن کے فوج مین دیکہنے کی تو کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ
یہان چندرکانتا کو کبہی نہین رکہا ہوگا۔ اِس سے چنار ہی چلنا بہتر ہے
یہ سوچکر چنار کی طرف روانہ ہوئے۔ دوسرے دن صبح وہان پہونچے
صورت بدل کے ادہرادہر گہومنے لگے جگہہ جگہہ پر اٹکتے اور اپنا
مطلب نکالنے کی فکر کرتے تھے۔ مگر کچہہ فائدہ نہوا۔ کمار کی خبر کچہہ معلوم
نہوئی رات کو تیج سنگہ صورت بدل قلعے کے اندر گہُس گئے۔ اور ادہر
ادہر ڈہونڈھنے لگے۔ گہومتے گہومتے موقع پاکر ایک کالے کپڑے سے
بدن کو ڈہانک کمند پہینک محل پر چڑہ گئے۔ آدہی رات جاچکی ہوگی کہ
چہت پر تیج سنگہ نے جہانک کر دیکہا تو سنّاٹا مگر روشنی ہو رہی تہی
یہ نیچے اُترے اور ایک دالان مین کہڑے ہوکر دیکہنے لگے سامنے ایک
بڑا اسا کمرہ دکہائی دیا جو کہ بہت خوبصورتی کے ساتہہ بیش قیمت اسبابون
و تصویرون سے سجا ہوا تہا روشنی زیادہ نہ تہی صرف دو شمعدان
جل رہے تہے بیچ مین اونچی مسند پر ایک عورت سو رہی تہی چارون
طرف اوسکے کئی عورتین نیچے فرش پر پڑی ... نی تہین۔ تیج سنگہ آگے
بڑہے اور ایک ایک کر روشنی بجہانے لگے یہان تک کہ صرف اوس
کمرے کی روشنی رہ گئی اور سب بجہہ گئی۔ اب تیج سنگہ اوس کمرے کیطرف

پڑے۔ دروازے پر کھڑے ہوکر دیکھا تو پاس سے وہ صورت بخوبی دکھلائی دینے لگی جسکو دور سے دیکھا تھا تمام بدن شبنمی سے ڈھکا ہوا تھا مگر خوبصورت چہرا کھلا ہوا تھا۔ کروٹ کے وجہ سے کچھ حصہ منہ کا نیچے مخملی تکیہ پر ہونے سے چھپا ہوا تھا۔ گورا رنگ۔ گالون پر سرخی جسپر لٹ کھل کر آ پڑی تھی بہت ہی معلوم ہوتے تھے۔ آنکھ کے پاس شاید کسی زخم کا داغ ہو مگر وہ بھی بھلا معلوم ہوتا تھا۔ تیج سنگھ کو یقین ہوگیا کہ بیشک مہاراج شیو دت کی رانی یہی ہے۔ کچھ دیر تک سوچنے کے بعد اونھون نے اپنے بٹوے سے قلم دوات و ایک ٹکڑا کاغذ کا نکالا اور جلدی سے اوسپر یہ لکھا۔

نہ معلوم کیون اس وقت میرا جی چندر کانتا سے ملنے کو چاہتا ہے جو ہو مین تو اوس سے ملنے جاتی ہون۔ راستہ و ٹھکانے کا پتہ مجھکو لگ چکا ہے بعد اسکے پلنگ کے پاس جا بیہوشی کا دھوڑا رانی کے ناک کے پاس لیگئے جو سانس لیتے وقت اونکے دماغ پر چڑھ گیا اور وہ ایک دم سے بیہوش ہوگئین۔ تیج سنگھ نے ناک پر ہاتھ رکھکر تجویز کیا کہ مہارانی کی بیہوشی کی سانس چل رہی ہے۔ جھٹ رانی کو تو کپڑے مین باندھ لیا اور وہ پرزا جو لکھا تھا تکیہ کے نیچے رکھدیا اور وہان سے اوسی طرح کمند کے ذریعہ سے باہر ہوگئے اور گنگا کنارے والی کھڑکی جو اندر سے بند تھی کھول کے تیزی کے ساتھ پہاڑی کی طرف نکل گئے۔ اور جاتے ہوئے ایک درّی مین

رانی کو اور زیادہ بیہوش کرکے رکھدیا اور پھر لوٹ کر قلعے کے دروازے پر آ ایک طرف کنارے چھپ کر بیٹھ رہے +

ساتوان بیان

اب صبح ہوا چاہتی ہے۔ محل مین جب لونڈیون کی آنکھ کھلی مہارانی کو نہ دیکھ گھبرا گئین۔ اِدہر اُدہر ڈھونڈھا کہین پتہ نہین آخر خوب غل شور مچا۔ چارون طرف تلاش ہونے لگی کہین پتہ نہ لگا۔ یہ خبر باہر تک پھیل گئی۔ سبہونکو بڑا بھاری تردد ہوا۔ مہاراج شیودت سنگھ لڑائی سے بھاگے ہوئے دنق پندرہ سوارون کے ساتھ چنار پہونچے قلعہ کے اندر پہونچتے ہی معلوم ہوا کہ محل سے مہارانی غائب ہوگئین سنتے ہی جان سو کھ گئی دوہری چیت بیٹھی دہڑ دہڑاتے ہوے محل مین چلے گئے دیکھا کہ خوب کہرام مچا ہوا ہے۔ چارون طرف سے رونے کی آواز آ رہی ہے۔ اُس وقت مہاراج شیودت کی عجیب حالت تھی۔ حواس ٹھکانے نہین تھے لڑائی سے بھاگ کر تھوڑی دُور پر فوج کو چھوڑ دیا تھا۔ اور سب عیارون کو سمجھا بجھا آپ چنار چلے آئے تھے یہان یہ کیفیت دیکھی۔ آخر اوداس ہو کر مہارانی کے بستر کے پاس آئے اور بیٹھکر رونے لگے۔ ایک تکیئے کے نیچے سے ایک

کاغذ کا کونا نکلا ہوا دکھلائی پڑا جسے مہاراج نے کھینچا۔ دیکھا کہ کچھہ لکھا ہے (یہ وہی کاغذ تھا جسے تیج سنگھ نے لکھکر رکھدیا تھا) اب اِس پُرزے کو دیکھ مہاراج کئی طرح کی باتین سوچنے لگے۔ ایک تو مہارانی کا لکھا ہوا نہین معلوم ہوتا ہے۔ اونکے حرف اتنے صاف نہین ہین پھر کسنے لکھکر رکھدیا اگر رانی ہی کا لکھا ہو تو اونھین یہ کیسے معلوم ہوا کہ چندرکانتا فلانی جگہہ چھپائی ہوئی ہے۔ اب کیا کیا جائے۔ کوئی عیار بھی نہین جسکو پتہ لگانے کے لیے بھیجا جائے۔ اگر کسی دوسرے کو وہان بھیجین جہان چندرکانتا قید ہے تو بالکل بھنڈا پھوٹ جائیگا۔

ایسی ایسی بہت سی باتین دیر تک مہاراج سوچتے رہے آخر جی مین آیا چاہے جو ہو مگر ایک مرتبہ ضرور اوسی جگہہ جاکر دیکھنا چاہیئے جہان کہ چندرکانتا ہے۔ کوئی ہرج نہین اگر ہم اکیلے جاکر دیکھینگے مگر دن مین نہین شام ہو جائے تو چلین۔ یہ سوچکر باہر آئے اور اپنے دیوانخانہ مین بھوکے پیاسے چُپ چاپ بیٹھے کسی سے کچھہ نہین کہا مگر بغیر حکم مہاراج کے بہت سے آدمی مہارانی کا پتہ لگانے جاچکے تھے۔ جب شام لگی مہاراج نے اپنے سواری کا گھوڑا منگوایا۔ سوار ہوکر اکیلے قلعے کے باہر نکلے اور پورب کی طرف روانہ ہوئے۔

اب بالکل شام بلکہ رات ہوگئی ہے مگر چاندنی رات ہونے کی وجہہ سے

سب کچھہ صاف صاف دکھلائی دیتا تھا۔ تیج سنگھ جو قلعے کے دروازے کے پاس ہی چھپے ہوئے تھے۔ مہاراج شیودت کو اکیلا گھوڑے پر جاتے دیکھ ساتھہ ہولیئے۔ تین کوس تک پیچھے پیچھے تیزی کے ساتھہ چلے گئے مہاراج کو یہ معلوم ہوا کہ میرے پیچھے پیچھے کوئی آرہا ہے۔ اب مہاراج نے اپنے گھوڑے کو ایک نالے مین چلایا جو بالکل سوکھا تھا۔ جیسے جیسے آگے جاتے تھے نالا گہرا ملتا تھا دونون طرف کے پتھر کے کرارے اونچے ہوتے جاتے تھے دونون طرف بڑا بھاری خوفناک جنگل بڑے بڑے ساکھو اور آسن کے درخت جنگلی جانورون کی آواز کان مین پڑرہی تھی جیسے جیسے آگے بڑھتے جاتے تھے کرارے اونچے دکھائی دیتے جاتے تھے اور نالے کے کنارے والے درخت آپسمین ملتے جاتے تھے۔

اسیطرح سے لگ بھگ ایک کوس کے چلے گئے۔ اب نالے مین چندرما کی چاندنی بالکل نہین معلوم ہوتی۔ کیونکہ دونون طرف کے درخت آپسین بالکل ملگئے تھے۔ اب وہ نالہ نہین معلوم ہوتا بلکہ سورنگ معلوم ہوتا ہے مہاراج کا گھوڑا پتھریلی زمین اور اندھیرا ہونے کے سبب آہستہ آہستہ جانے لگا مگر تیج سنگھ بڑھکر مہاراج کے اور قریب ہوگئے۔ یکایک کچھہ دور پر ایک چھوٹی سی روشنی نظر آئی جس سے تیج سنگھ نے سمجھا کہ شاید یہ راستہ وہین تک ختم ہوگیاہے اور واقعی یہی بات تھی۔ جب اوس روشنی کے پاس

پہونچے۔ دیکھا کہ ایک چھوٹا سا کھوہ ہے جسکے باہر دونون جانب کچھ لمبے لمبے طاقتور سپاہی ننگی تلوار ہاتھ مین لئے پہرا دے رہے ہین جو گنتی مین چوبیس کے لگ بھگ ہونگے۔ اندر بھی صاف دکھائی دے رہا تھا کہ دو عورتین پتھر و پنر ڈھاسنا لگائے بیٹھی ہین۔ تیج سنگھ نے پہچان تو لیا کہ یے دونون چندرکانتا و چپلا ہین مگر اونکی صورت صاف نظر نہین آتی تھی۔

مہاراج کو دیکھکر سپاہیون نے پہچانا اور ایک نے بڑھ کر گھوڑا تھام لیا مہاراج گھوڑے پرسے اوتر پڑے۔ سپاہیون نے دو مشعل جلائے جسکی روشنی سے تیج سنگھ کو اب صاف چندرکانتا اور چپلا کی صورت دکھائی دینے لگی۔ چندرکانتا کا مُنھ زرد ہو رہا تھا سر کے بال کھلے ہوئے تھے۔ سر پھٹا ہوا تھا مٹی مین سنی ہوئی بدحواس ایک پتھر سے لگی ہوئی اور چپلا بغل مین ایک پتھر کے سہارے اوٹھنگی ہوئی چندرکانتا کے سر پر ہاتھ رکھے بیٹھی تھی۔ کھانے کو رکھا تھا جسکے دیکھنے ہی سے معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے اوسے چھوا تک نہین اِن دونون کی صورت سے نااُمیدی برس رہی تھی جسے دیکھتے ہی تیج سنگھ کے آنکھون سے آنسو نکل پڑے +

مہاراج نے جاتے ہی ادہرادہر دیکھا جہان چندرکانتا بیٹھی تھی وہان بھی چارون طرف دیکھا مگر مطلب نہ نکلا کیونکہ یہ تو راہ کو کھوجنے آئے تھے

اوس پُرزے پر جو رانی کے بستر پر پایا تھا۔ مہاراج کو بڑی امید تھی مگر کچھ نہوا کسی سے کچھ پوچھا بھی نہین۔ چندر کانتا کی طرف بھی اچھی طرح نہین دیکھا اور لوٹ کے گھوڑے پر سوار ہو پیچھے پھرے۔ سپاہیون کو مہاراج کے اِس طرح آکر پھر جانے پر تعجب ہوا مگر پوچھتا کون ۔ مجال کسکی تھی ۔ تیج سنگہ نے جب مہاراج کو پھرتے دیکھا چاہا کہ کہین بغل مین چھپ رہین مگر چھپ نہ سکے کیونکہ نالہ تنگ تھا اور پر چڑہ جانے کی جگہہ بھی نہ تھی لاچار نالے کے باہر ہی ہونا پڑا۔ تیزی کے ساتھ مہاراج کے پہلے نالے کے باہر ہو گئے اور ایک کنارے چھپ رہے مہاراج وہان سے نکل کر شہر کے طرف روانہ ہوئے ؛

اب تیج سنگہ سوچنے لگے کہ یہان سے مین اکیلا چندر کانتا کو کیسے چھوڑ سکونگا لڑنے کا کام نہین کرون تو کیا کرون ۔ اگر مہاراج کی صورت بنکر جاؤن اور کوئی کام کرون تو بھی ٹھیک نہین ہوتا کیونکہ ابھی مہاراج وہان سے لوٹتے ہین۔ دوسری کوئی ترکیب کرون اور کام نہ چلے یا دشمن کو معلوم ہو جائے تو یہان سے پھر چندر کانتا دوسری جگہہ چھپا دی جائیگی اور بھاری مشکل ہوگی اِسسے یہی بہتر ہے کہ کمار کے پاس لوٹ چلون اور وہان سے کچھہ آدمیونکو لاؤن تو کام چلے کیونکہ اِس نالے مین اکیلے لڑنا و مقابلہ کرنا مناسب نہوگا۔ یہ سوچ کر تیج سنگہ بجے گڈہ کی طرف چلے۔ رات بھر چلے گئے دوسرے دن

دوپہر کو بیرندر سنگھ کے پاس پہونچے۔ کمار نے تیج سنگھ کو گلے لگایا اور بیٹھا کے پوچھا کیون کچھ پتہ لگا؟ جواب مین ہان" سُنکر کمار بہت خوش ہوئے اور سبھون کو رخصت کیا۔ صرف کمار دیبی سنگھ فتح سنگھ سیناپتی اور تیج سنگھ رہ گئے۔ کمار نے خلاصہ حال پوچھا۔ تیج سنگھ نے سب حال کہہ سُنایا اور بولے کہ اگر کسی دوسرے کو چھوڑانا ہوتا یا کسی غیر کو پکڑنا ہوتا تو مین اپنی چالاکی کر گذرتا اگر کام بگڑ جاتا تو بھاگ نکلتا مگر یہ معاملہ چندرکانتا کا ہے جو بہت شکار ہے نہ تو مین اپنے ہاتھ سے اوسکو گٹھری مین باندھ سکتا ہون نہ اور کسیطرح کی تکلیف دیا چاہتا ہون مگر ہونا ایسا چاہئے کہ وار خالی نہ جائے۔ مین صرف دیبی سنگھ کو لینے آیا ہون اور ابھی لوٹ جاؤن گا۔ مجھے معلوم ہوگیا کہ آپنے مہاراج شیودت پر فتح پائی ہے اس لیئے کہہ سکتا ہون کہ دیبی سنگھ کے بغیر بالفعل آپ کا کچھ ہرج بھی نہوگا؟

کمار نے کہا کہ دیبی سنگھ بھی چلین اور مین بھی تمہارے ساتھ چلون گا۔ کیونکہ یہان تو ابھی کوئی لڑائی کی امید نہین اور پھر فتح سنگھ موجود ہی ہین کوئی ہرج نہین۔ تیج سنگھ نے کہا اچھی بات ہے آپ بھی چلیئے۔ یہ سُنکر کمار اوسیوقت تیار ہوگئے اور فتح سنگھ کو بہت سی باتین سمجھا بجھا کر شام ہوتے ہوتے وہان روانہ ہوگئے۔ کمار گھوڑے پر تیج سنگھ اور دیبی سنگھ پیدل قدم بڑھاتے چلے۔ راستے مین کمار نے شیودت سنگھ پر فتح پانیکا حال

بالکل کہا اور اون سوار ونکا حال بھی کہا جو چہرہ پر نقاب ڈالے ہوئے
آئے تھے اور بڑے وقت پر مدد کی تھی۔ یہ سُنکر تیج سنگھ بھی حیرت مین
ہوئے کچھہ خیال مین نہ آیا کہ وہ نقاب پوش کون تھے۔ یہی سوچتے ہوئے
جارہے تھے۔ رات چاندنی راستہ صاف دکھلائی دے رہا تھا کُل چار
کوس کے لگ بھگ گئے ہونگے کہ راستے مین پنڈت بدری ناتھہ اکیلے دکھائی
پڑے اور اونھون نے بھی کُمار کو دیکھ پاس آکر سلام کیا کُمار نے سلام کا جواب
ہنسکر دیا۔ دیوی سنگھ نے کہا بدری ناتھہ جی آپ کیا اوس ڈرپوک گیدڑ
دغاباز اور چور کا ساتھہ کیے ہین۔ ہمارے دربار آئیے دیکھیے ہمارا سردار
کیسا شیر دل اور انصاف پسند ہے۔ بدری ناتھہ نے کہا کہ تمہارا کہنا بہت
صحیح ہے ایک دن ایسا ہی ہوگا۔ جب تک مہاراج شیودت سے معاملہ طے
نہین ہوتا مین کب آپکے ساتھہ ہوسکتا ہون اور اگر ہو بھی جاؤن تو آپ
لوگ کب مجھپر یقین کرینگے آخر مین بھی عیار ہون۔ اتنا کہا اور کُمار کو سلام کر
جلدی سے دوسرا راستہ پکڑ ایک گھنے جنگل مین نظر سے غائب ہوگئے۔
تیج سنگھ نے کُمار سے کہا راستے مین بدری ناتھہ کا ملنا ٹھیک نہین ہوا
اب وہ ضرور اِس بات کی فکر مین ہوگا کہ یہ لوگ کہان جاتے ہین۔
دیوی سنگھ نے بھی کہا ہان اِسمین تو کوئی شک نہین کہ یہ شگون خراب ہوا
یہ سُنکر کُمار کا کلیجہ دھڑکنے لگا بولے پھر اب کیا کیا جائے؟ تیج سنگھ نے

کہا اس وقت اور کوئی ترکیب تو ہو نہین سکتی ہان ایک بات ہے کہ ہم لوگ
جنگل کا راستہ چھوڑ میدان میدان چلین ایسا کرنے سے پیچھے کا آدمی آتا ہوا
معلوم ہوگا۔ کمار نے کہا اچھا تم آگے آگے چلو۔

اب یے تینون جنگل چھوڑ میدان مین ہو لیئے پیچھے پھر پھر کے دیکھتے جاتے
تھے مگر کوئی آتا ہوا معلوم نہ ہو۔ رات بھر بیخوف چلے گئے جب دن نکل آیا
ایک نالے کے کنارے تینون آدمی بیٹھے ضروری کام سے فرصت پا کر اشنان
سندھیا کیا اور پھر روانہ ہوئے۔ پہر دن چڑھتے چڑھتے بڑے بھاری جنگل
مین یے لوگ پہونچے جہان سے وہ نالا جسمین چندرکانتا و چپلا تھین دو کوس
باقی تھا۔ تیج سنگھ نے کہا کہ دن اسی جنگل گذرانا چاہیے شام ہو جائے تو
وہان چلین کیونکہ کام رات ہی مین ٹھیک ہوگا یہ کہکر ایک بڑے بھاڑی سٹے کے
پیڑ تلے ڈیرہ جمایا۔ کمار کے واسطے زین پوش بچھا دیا۔ گھوڑے کو کھول گلے مین
لمبی رسّی ڈال ایک درخت سے باندھ چرنے کے لیئے چھوڑ دیا۔ دن بھر بات
چیت اور ترکیب سوچنے مین گذر گیا۔ آفتاب ہونے پر یے لوگ وہان سے روانہ
ہوئے اور تھوڑی دیر مین اوس نالے کے پاس پہونچے۔ پہلے دور ہی سے
کھڑے ہو کر چارون طرف نگاہ دوڑا کر دیکھا جب کسیکی آہٹ نہ ملی تب

چنار جانیکا صاف راستہ بھی تھا مگر تیج سنگھ کمار کو لیئے ہوئے جنگل و پہاڑی راستے سے گئے تھے

نالے مین گھسے ؎

کمار اس نالے کو دیکھکر حیران ہوئے۔ بولے عجب بھیانک نالا ہے۔
آہستہ آہستہ آگے بڑھے۔ جب نالے کے آخر مین پہونچے جہان پہلے دن
تیج سنگہ نے چراغ روشن دیکھا تھا تو وہان اندھیرا پایا۔ تیج سنگہ کا
ماتھا ٹھنکا کہ یہہ کیا معاملہ ہے آخر اوسکے دروازے پر پہونچے جسمین کماری اور
اور چپلا تھین دیکھا کہ کئی آدمی زمین پر پڑے ہین اب تو تیج سنگہ نے اپنے
بٹوے سے سامان نکال روشنی کی جس سے صاف معلوم ہوا کہ جتنے پہرے
والے پہلے دن دیکھے تھے سب زخمی ہوکر مرے پڑے ہین۔ اندر گھسے کماری
اور چپلا کا پتہ نہین وہان دونون کے گہنے ٹوٹے پھوٹے پڑے ہین چارون طرف
خون جما ہوا ہے۔ کمار سے رہا گیا ایک دم ہائے مارکر گرپڑے اور رونے
لگے۔ تیج سنگہ سمجھانے لگے کہ آپ اس قدر کیون بیتاب ہوگئے۔ جس ایشور
نے یہان ہمکو پہونچایا وہی پھر اوس جگہہ پہونچاوے گا جہان کماری ہے۔
کمار نے کہا بھائی! اب مین چندر کانتا کے ملنے نا امید ہوگیا ضرور وہ
پرلوک کو گئی۔ تیج سنگہ نے کہا کبھی نہین اگر ایسا ہوتا تو انھین لاشین
وہ بھی پڑی ہوتی۔ دیوی سنگہ بولے کہین بدری ناتھ کی چالاکی تو نہین
ہوئی ہو اونھون نے جواب دیا کہ یہہ [illegible] بھی نہین [illegible] بھلا اگر ہم یہ سمجھا
بھی [illegible] کی چالاکی ہوئی تو ان [illegible] الاکون

تھا جو عجب معاملہ ہے سمجھ مین نہین آتا! خیر کوئی ہرج نہین یہ بھی معلوم
ہو جائیگا آب یہان سے جلدی چلنا چاہئے۔ کنور بیریندر سنگھ کی اِس وقت
کیسی حالت تھی اوسکا نہ کہنا ہی ٹھیک ہے۔ بہت سمجھا بجھا کر وہان سے کمار کو
اوٹھایا اور نالے کے باہر لائے۔ دیبی سنگھ نے کہا بھلا وہان تو چلو جہان
تمنے شیو دت کی رانی کو رکھا ہے۔ تیج سنگھ نے کہا چلو۔ تینون وہان گئے
دیکھا کہ مہارانی کلاوتی بھی وہان نہین ہین اور بھی طبیعت پریشان ہوئی
آدھی رات سے زیادہ جا چکی تھی تینون آدمی بیٹھے سوچ رہے تھے کہ یہ کیا
معاملہ ہو گیا! یکایک دیبی سنگھ بول اوٹھے گروجی مجھے ایک ترکیب سوجھی ہے
چیلے کرنے سے سب پتہ لگ جائیگا کہ یہہ کیا معاملہ ہے آپ ٹھہرئیے اِس جگہہ آرام
کیجئے مین پتہ لگا لاتا ہون اگر بن پڑے گا تو ٹھیک پتہ لگانے کا ثبوت بھی لیتا آونگا
تیج سنگھ نے کہا جاؤ تم ہی کوئی تعریف کا کام کرو۔ ہم دونون اِسی جنگل مین رہینگے
دیبی سنگھ ایک دیہاتی پنڈت کی صورت بنکر روانہ ہوئے وہان سے چنار قریب
ہی تھا تھوڑی دیر مین دیبی سنگھ وہان پہونچے۔ دُور سے دیکھا کہ ایک
سپاہی ٹہلتا ہوا دے رہا ہے۔ ایک شیشی ہاتھ مین لیکر یہہ اوسکے پاس گئے اور
ایک اشرفی دکھا کر دیہاتی زبان مین بولے اِس اشرفی کو آپ لیجئے اور
اس عطر کو پہچان دیجئے کہ کس چیز کا ہے ہم دیہات کے رہنے والے ہین وہان
ایک [illegible] گیا [illegible] عطر دیکھا [illegible] کہا [illegible]

اشرفی تمکو دین سو ہم دیہاتی آدمی کیا جانین کہ کس چیز کا عطر ہے اس لئے
راتورات یہان چلے آئے ہین۔ پرمیشور نے آپ کو ملا دیا ہے آپ راجہ دربار
کے رہنے والے ٹھہرے۔ بہت عطر دیکھا ہوگا۔ اسکو پہچان کے بتا دیجئے تو
ہم اسیوقت لوٹ کے گاؤن پہونچ جائین۔ صبحکو جواب دینے کا اوس
گندھی سے وعدہ ہے۔ دیبی سنگھ کی باتین سنکر اور پاس ہی ایک
دوکان کے دروازے پر چراغ جل رہا تھا اوسکی روشنی مین اشرفی کو
دیکھہ خوش ہو دل مین سوچنے لگا کہ عجب بیوقوف آدمی سے کام پڑا ہے۔
مفت کی اشرفی ملتی ہے لیلو جو کچھہ جی مین آوے بتا دو کیا کل یہ مجھہ سے
اشرفی پھیرنے آوے گا ؟ یہ سوچ اشرفی تو اپنے خلیتے مین رکھ لی اور
کہا کہ یہ کون بڑی بات ہے ہم بتا دیتے ہین۔ اوس شیشی کا منہ کھول کر
سونگھا۔ بس پھر کیا تھا۔ سونگھتے ہی زمین پر لیٹ گیا دین دنیا کی خبر نرہی۔
بیہوش ہو جانے پر دیبی سنگھ سپاہی کو گٹھری مین باندہ تیج سنگھ کے
پاس لے آئے اور کہا کہ یہہ قلعہ پر کا پہرہ دینے والا ہے۔ پہلے اِس سے
پوچھہ لینا چاہیئے اگر کام نہ چلے گا تو پھر دوسری ترکیب ہوگی۔ یہ کہہ اوس
سپاہی کو ہوش مین لائے وہ حیران ہوگیا کہ یکایک کہان آ پھنسے۔
دیبی سنگھ کو اوسی دیہاتی پنڈت کی صورت مین سامنے کھڑے دیکھا
دوسری طرف دو بہادر اور دکھلائی دیئے۔ کچھہ کہا ہی چاہتا تھا کہ دیبی سنگھ

نے پوچھا کہ یہ بتاؤ تمہاری مہارانی کہاں ہیں؟ بتاؤ جلدی۔ اوس سپاہی نے ہاتھ پیر بندھے ہونے پر بھی کہا کہ تم مہارانی کو پوچھنے والے کون ہو؟ تمہیں مطلب؟ تیج سنگھ نے اوٹھکے ایک لات جمائی اور کہا بتاتا ہے کہ مطلب پوچھتا ہے؟ اب تو اوس نے بے عذر کہنا شروع کر دیا کہ مہارانی کئی دنون سے غائب ہین کہین پتہ نہین لگتا محل مین غل غپاڑا مچا ہوا ہے اسکے سوائے اور ہم کچھ نہین جانتے۔

تیج سنگھ نے کمار سے کہا کہ اب پتہ لگانا کئی روز کا کام ہو گیا آپ اپنے لشکر مین جایئے مین ڈھونڈھنے کی فکر کرتا ہون کمار نے کہا مین اب لشکر مین نہ جاؤنگا۔ تیج سنگھ نے کہا اگر آپ ایسا کرینگے تو بھاری آفت ہوگی شیو دت سنگھ کو یہ خبر لگی تو فوراً لڑائی شروع کر دیگا۔ مہاراج جے سنگھ یہ خبر پاکر اور بھی گھبرا جاینگے۔ آپکے والد تو سنتے ہی سوکھ جاینگے۔ کمار نے کہا چاہے جو ہو جب چندر کانتا ہی نہین تو دنیا کی مجھ کیا پرواہ؟ تیج سنگھ نے بہت سمجھایا کہ ایسا نکرنا چاہئے آپ دامن صبر کو نہ چھوڑیئے۔ نہین تو ہلوگون کا بھی جی لوٹ جائے گا۔ پھر کچھ نہ کر سکین گے۔ آخر کمار نے کہا اچھا کل پھر تو ہمکو اپنے ساتھ رہنے دو کل تک اگر پتہ نہ لگا تو ہم لشکر مین چلے جاینگے اور فوج لیکر چنار پر چڑھ آوینگے ہم لڑائی شروع کر دینگے۔ تم چندر کانتا کی تلاش کرنا۔ تیج سنگھ نے کہا

اچھا یہی سہی ۔ یہ سب باتین اِس طور پر ہوئی تھین کہ اوس سپاہی کو کچھ بھی معلوم نہوا جسکو دیوسنگھ پکڑ لائے تھے ۔
تیج سنگھ نے اوس سپاہی کو ایک درخت سے کسکے باندہ دیا اور دیوسنگھ سے بہت سی باتین دریافت کیکے کہا اب تم یہان کمار کے پاس ٹھہرو مین جاتا ہون جو کچھ حال ہے پکا پکا پتہ لگا آتا ہون دیوسنگھ نے کہا اچھا جایئے ۔ تیج سنگھ اوسی سپاہی کا بھیس بنکر قلعہ کی طرف روانہ ہوگئے ۔

آٹھوان بیان

جس جنگل مین کمار دیوسنگھ بیٹھے تھے اور اوس سپاہی کو پیڑ سے باندہا تھا وہ بہت ہی گھنا تھا وہان جلدی کسیکی پہونچ نہوسکتی تھی ۔ تیج سنگھ کے چلے جانے پر کمار و دیوسنگھ ایک صاف پتھر کی چٹان پر بیٹھے باتین کر رہے تھے صبح ہوا ہی چاہتی تھی کہ پورب کیطرف سے کسیکا پھینکا ہوا ایک چھوٹا سا پتھر کمار کے پاس آکر گرا ۔ یے دونون تعجب سے اوس طرف دیکھنے لگے کہ ایک پتھر اور آیا مگر کسیکو لگا نہین ۔ دیوسنگھ نے زور سے آواز دی کون ہے جو چھپ کے پتھر مارتا ہے سامنے کیون نہین آتا ؟ جواب مین آواز

آئی کہ شیر کی بولی بولنے والے گیدڑون کو دور ہی سے مارا جاتا ہے۔
یہ آواز سنتے ہی کمار کو غصہ چڑھ آیا جھٹ تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھکر
اوٹھہ کھڑے ہوئے۔ دیبی سنگھ نے ہاتھ پکڑکے کہا آپ کیون غصہ کرتے
ہین مین ابھی اوس نالائق کو پکڑ لاتا ہون وہ ہے کیا چیز۔ یہ کہہ دیبی سنگھ
اوس طرف گئے۔ جدہر سے آواز آئی تھی اونکے آگے بڑھتے ہی ایک اور
پتھر پہونچا جسے دیکھہ دیبی سنگھ تیزی کے ساتھ آگے بڑھے ایک آدمی دکھلا
دیا جسکی صورت گھنے پیڑون مین اندہیرا زیادہ ہونے کی وجہ صاف
نہین دکھلائی دیتے تھے وہ دیبی سنگھ کو اپنی طرف آتے دیکھہ ایک
اور پتھر مارکے بھاگا دیبی سنگھ بھی اوسکے پیچھے دوڑے مگر وہ چندمرتبہ
ادہر اودہر لومڑی کی طرح چکر لگا کر اونھین گھنے پیڑون مین غائب ہوگیا
دیبی سنگھ بھی ہر چہار جانب کھوجنے لگے یہان تک کہ سویرا ہوگیا بلکہ دن
نکل آیا۔ صاف دکھلائی دینے پر بھی کہین اوس آدمی کا پتہ نہین لگا۔
آخرش لاچار ہوکر دیبی سنگھ اوس جگہہ پھر آئے جس جگہہ کمار کو چھوڑ گئے
تھے دیکھین تو وہان کمار نہین ہین ادہر اودہر دیکھا کہین پتہ نہین اوس
سپاہی کے پاس آئے جسکو پیڑ سے باندہ دیا تھا دیکھین تو وہ بھی نہین۔
جی اوڑ گیا۔ آنکھون مین آنسو بھر لائے اوسی چٹان پر بیٹھہ گئے اور سر پر
ہاتھہ رکھکر سوچنے لگے۔ اب کیا کرین! کدہر ڈہونڈھین! کہان جائین!

اگر ڈہونڈہتے ڈہونڈہتے کہین دور نکل جائین اور ادہر تیج سنگہ آئے اور ہمکو نہ دیکہا تو اونکی کیا حالت ہوگی ۔ ان سب باتون کو سوچکر اور تہوڑی دور ادہر اودہر دیکہہ بہال کر اوسیجگہہ چلے آئے اور تیج سنگہ کی راہ دیکہنے لگے اسیطرح کئی مرتبہ دیبی سنگہ نے کہوج کی مگر کچہہ کام نہ نکلا ۔

نوان بیان

تیج سنگہ پہرے والے سپاہی کی صورت مین قلعے کے دروازے پر پہونچے کئی سپاہیون نے جو صبح ہو جانے کے سبب جاگ اوٹہے تہے ۔ تیج سنگہ کی طرف دیکہکر کہا ہے رام سنگہ ! تم کہان چلے گئے تہے ۔ یہان پہرے مین گڑ بڑ پڑگیا ۔ بدری ناتھ جی عیار یہان پہرے کی جانچ کرنے آئے تہے تمہارے کہین چلے جانے کا حال سنکر بہت خفا ہوئے اور تمہارا پتہ لگانے کے لئے آپ ہی کہین گئے ہین ابہی تک نہین آئے ۔ تمہارے سبب سے ہملوگون پر بہی خفگی ہوئی ۔

نے رام سنگہ (تیج سنگہ) نے کہا میری طبیعت خراب ہو گئی تہی حاجت معلوم ہوئی اس سبب سے میدان چلا گیا وہان کئی دست آئے جس سے دیر ہو گئی اور پہر بہی کچہہ پیٹ مین گڑبڑ معلوم پڑ رہے بہائی ! جان بچے

تو جہان ہے چاہے کوئی رنج ہو یا خوش ہو یہ ضرورت تو روکی نہین جاتی مین پھر جاتا ہون ابھی آتا ہون یہ کہہ نقلی جے رام سنگہ وہان سے چلتے ہوئے۔

پہرے والون سے بات چیت کرکے تیج سنگہ نے سُن لیا کہ بدری ناتھ یہان آئے تھے اور تمہاری تلاش مین گئے ہین اِس سے وہ ہوشیار ہوگئے سوچا کہ اگر ہمارے یہان ہوتے بدری ناتھ لَوٹ آوینگے تو ضرور پہچان جائینگے اِس سے یہان ٹہرنا مناسب نہین۔ یہ سوچکر تھوڑی دُور جا ایک فقیر کی صورت بنکر سڑک کے کنارے بیٹھ گئے اور بدری ناتھ کے لَوٹ آنیکی راہ دیکھنے لگے تھوڑی دیر گذری تھی کہ دُور سے بدری ناتھ آتے دِکھائی دیئے اور پیچھے پیچھے اونکے پیٹھ پر ایک گٹھر لادے ناظم جسکے پیچھے وہ سپاہی بھی تھا جسکی صورت بنکر تیج سنگہ آئے تھے ❖

تیج سنگہ اِس ٹھاٹھہ سے بدری ناتھ کو آتے دیکہہ چکرا گئے جی مین سوچنے لگے کہ ڈھنگ بُرے نظر آتے ہین۔ اِس سپاہی کو جو اونکے پیچھے پیچھے چلا آتا ہے مین پیڑ کے ساتھ باندہ آیا تھا اوسی جگہہ کُمار و دیبی سنگہ بھی تھے۔ بغیر کچھہ فساد مچائے اِس سپاہی کو یے لوگ نہین پا سکتے تھے ضرور کچھہ نہ کچھہ بگڑا ہوا ہے۔ اِس گٹھر مین جو ناظم کے پیٹھ پر ہے کُمار ہونگے یا دیبی سنگہ مگر اِس بولنے کا موقع نہین ہے کیونکہ یہان سوائے اِن لوگون کے ہماری مدد کرنے والا کوئی نہوگا۔ یہ سوچ تیج سنگہ چُپ چاپ اوسیطرح بیٹھے رہے جب

وے لوگ گٹھر لئے ہوئے قلعے کے اندر چلے گئے تب اوٹھکر اوس طرف کا راستہ لیا جہان کمار و دیبی سنگھ کو چھوڑ آئے تھے۔ دیبی سنگھ اوسی پتھر پر او داس بیٹھے کچھ سوچ رہے تھے کہ تیج سنگھ پہونچے دیکھتے ہی دیبی سنگھ دوڑکر پیرون پر گر پڑے اور غصہ بھری آواز سے بولے کہ گروجی کمار دشمنون کے ہاتھ پڑ گئے۔

تیج سنگھ پتھر پر بیٹھ گئے بولے خیر خلاصہ حال کہو کیا ہوا۔ دیبی سنگھ نے جو کچھ ہوا تھا سب کہہ سنایا۔ تیج سنگھ نے کہا دیکھو آجکل ہو گونکا نصیبا اولٹا ہوا ہے ہر طرح سے ہار رہے ہین فکر چارون طرف کی پڑی ہے کیا کرین وہ بچاری چندرکانتا اور چپلا نہ معلوم کس آفت مین مبتلا ہین! کیا ہوا! اسکی فکر تو نہین ہے کمار کا پھنسنا اور بھی غضب ہو گیا۔ تھوڑی دیر تک دیبی سنگھ و تیج سنگھ بات چیت کرتے رہے بعد اسکے او ٹھکر دونون نے ایک طرف کا راستہ لیا ؎

دسوان بیان

چنارگڈھ کے قلعہ کے اندر مہاراج شیودت کے خاص محل مین ایک کوٹھری کے اندر جسمین لوہے کے چھڑ دار کیواڑے لگے تھے ہاتھون مین ہتھکڑی پیرون مین

بیڑی پڑی ہوئی دروازے کے سہارے سر پکڑ رسنگہ اوداس بیٹھے ہین پہرے پر کئی عورتین چھرا کمر مین باندھے ٹہل رہی ہین۔ کمار آہستہ آہستہ یون بھنبھنا رہے ہین۔ ہائے! چندرکانتا کا پتہ لگا بھی تو کسی کام کا نہین بھلا پہلے تو یہ معلوم ہوگیا تھا کہ شیو دت چرالیگیا اب کیا کہا جائے! ہائے چندرکانتا تو کہان ہے۔ مجکو بیڑی اور یہ قید کچھ تکلیف نہین دیتی جیسا تیرا بےپتہ ہوجانا ستارہا ہے ہائے! اگر مجکو اس بات کا یقین ہو جائے کہ تو صحیح سلامت ہے اور اپنے باپ مان کے پاس پہونچگئی تو اسی قید مین بھوکھے پیاسے مرجانا میرے لئے خوشی کی بات ہوگی جب تک تیرا پتہ نہین لگتا زندگی بُری معلوم ہوتی ہے۔ ہائے! تیری کیا حالت ہوگی۔ مین کہان ڈھونڈہون۔ یہ ہتھکڑی بیڑی اس وقت میرے ساتھ کٹے پر نمک کا کام کررہی ہے ہائے! کیا اچھی بات ہوتی اگر اس وقت کماری کی کھوج مین جنگل جنگل مارا پھرتا پیرون مین کانٹے گڑ جاتے خون نکلتے ہوتے بھوکھ پیاس لگنے پر بھی کھانا پینا چھوڑ کر اوسکے پتہ لگانیکی فکر ہوتی۔ ہے ایشور تونے کچھ نہ کیا بھلا میری ہمت تو دیکھی ہوتی کہ مین بھی عشق کی راہ مین کیا ثابت قدم ہون تونے تو ہاتھہ ہی پیر جکڑ ڈالے ہائے! مجکو تونے پیدا کرکے ہرطرح کا آرام دیا اوسکا دل دکھانے اور اوسکو خراب کیسنے مین تجکو کیا مزا ملتا ہے؟

ایسی ایسی باتین کہتے ہوئے کمار بیریندر سنگھ کے آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ لمبی لمبی سانس لے رہے تھے۔ لگ بھگ آدھی رات کے جاچکی تھی جس کوٹھری مین کمار قید تھے اوسکے سامنے سجے ہوئے دالان مین چار پانچ قندیلیین جل رہی تھین۔ کمار کا جی جب بہت گھبرایا سر اوٹھا کر اوس طرف دیکھنے لگے یکبارگی پانچ سات لونڈیان ایک طرف سے نکل آئین اور ہانڈی ڈول دیوار گیر جھاڑ بیٹھکی کنول مردنگی وغیرہ شیشون کو روشن کردیا جسکی روشنی سے ایک دم دن سا ہوگیا بعد اسکے دالان کے بیچو بیچ ایک بیش قیمت گدی بچھائی اور سب لونڈیان کھڑی ہوکر ایک ٹک دروازے کی طرف دیکھنے لگین گویا کسیکے آنیکی راہ دیکھ رہی ہین۔ کمار بڑے غور سے دیکھ رہے تھے کیونکہ ان کو اس بات کا بڑا تعجب تھا کہ وے اندر محل کے جہان مردون کی بو تک نہین جاسکتی کیون قید کیے گئے اور اس سے مہاراج شیودت نے کیا فائدہ سوچا ہے

تھوڑی دیر بعد مہاراج شیودت عجب ٹھاٹھ سے آتے دکھائی پڑے جسکو دیکھتے ہی بیریندر سنگھ چونک پڑے عجب حالت ہوگئی ایک ٹک دیکھنے لگے۔ دیکھا کہ مہاراج شیودت کے داہنے طرف چندرکانتا اور بائین طرف چپلا دونون کے ہاتھون مین ہاتھ دیئے دھیرے دھیرے

آکر اوس گدی پر بیٹھ گئے جو بیچ مین بچھی ہوئی تھی۔ چندرکانتا و چپلا بھی دونون طرف ساتھ سٹی ہوئی مہاراج کے بیٹھ گئین ٭

چندرکانتا اور کمار کا ساتھ تو لڑکپن ہی سے تھا مگر آج چندرکانتا کی خوبصورتی اور نزاکت جتنی چڑھی بڑھی تھی اس سے پہلے کمار نے اور کبھی نہین دیکھی تھی۔ سامنے پاندان عطردان وغیرہ سب سامان میش کا رکھا ہوا تھا ٭

یہ دیکھ کمار کے آنکھون مین خون اوتر آیا جی مین سوچنے لگے کہ یہ کیا ہوگیا! چندرکانتا اس طرح خوشی خوشی شیودت کے بغل مین بیٹھی ہوئی ہاؤ بھاؤ کر رہی ہے۔ یہ کیا معاملہ ہے ؟ کیا ہماری محبت ایک دم اسکے دل سے جاتی رہی۔ ساتھ ہی ماں باپ کی محبت بھی بالکل اُٹھ گئی! قسمین میرے سامنے اوسکی یہ کیفیت ہے! کیا وہ یہ نہین جانتی کہ اوسکے سامنے ہی مین اس کو ٹھری مین قیدیون کی طرح پڑا ہون ؟ ضرور جانتی ہے۔ وہ دیکھو میری طرف ترچھی آنکھون سے دیکھ دیکھ منہ بچکا رہی ہے۔ ساتھ ہی اسکے چپلا کو کیا ہوگیا جو تیج سنگھ پر جان دیئے بیٹھی تھی۔ اور ہتھیلی پر جان رکھکر اسی مہاراج شیودت کو چھکا کر تیج سنگھ کو چھڑا لیگئی تھی ؟ اوس وقت مہاراج شیودت کی محبت اسکو نہ ہوئی آج اس طرح بیباک ہوکر چندرکانتا کے ساتھ برابری

ہو رہے پر شیودت کے بغل مین بیٹھی ہے! ہائے ہائے عورتون کا کچھ ٹھکانا نہین انپر بھروسہ کرنا بڑی بھاری بھول ہے - ہائے! کیا میری قسمت مین ایسی ہی عورت پر عاشق ہونا لکھا تھا ایسے اونچے کل کی لڑکی ایساکام کرے!! ہائے! اب میرا جیتا فضول ہے مین اپنی جان دیدونگا تو کیا چندرکانتا اور چپلا کو شیودت کے لئے جیتا چھوڑ دونگا ۔ ہرگز نہین ٹھیک ہے بیرپرش عورتون پر ہاتھ نہین چھوڑتے پر مجکو تو اب اپنی بیرتا دکھلانی نہین ہے - دنیا مین کسی کے سامنے منہ کرنا نہین ہے - مجکو سوچنے سے کیا فائدہ ۔ اب یہی مناسب ہے کہ ان دونو کو مار ڈالنا اور پیچھے اپنی بھی جان پر کھیل جانا چاہیے - تیج سنگہ بھی ضرور میرا ساتھ دینگے - چلو سب بکھیڑا ابھی طے کرڈالو ۔

اتنے مین اٹھلا کر چندرکانتا نے مہاراج شیودت کے بغل مین ہاتھ ڈال دیا - اب تو بیریندر سنگہ نہ سہہ سکے زور سے جھٹکا دیکر ہتکڑی توڑ ڈالی اوسی جوش مین ایک لات نیچے والے کیواڑ پر مارا پلا گرا کر شیودت کے پاس پہونچے اور اونکے سامنے جو تلوار رکھی تھی اوٹھا لیا اور کھینچ کے ایک ہاتھ چندرکانتا پر چلایا کہ کھٹ سے سر الگ جا گرا اور دھڑ تڑپنے لگا - جب تک مہاراج شیودت سنبھلے تب تک چپلا کے بھی دو ٹکڑے کیا مگر مہاراج شیودت پر وار نہ کیا ۔

مہاراج شیودت سنبھل کے اوٹھہ کھڑا ہوا یکایکی اس طرح کی فاقت وتیزی کمار کی دیکھہ سکتے مین آگیا۔ منہہ سے ایک آواز تک نہ نکلی۔ جوانمردی ہوا کھانے چلی گئی۔ سامنے کھڑے ہوکر کمار کا منہہ دیکھنے لگا۔ کنور بریندر سنگھ خون بھری ننگی تلوار لئے ہوئے کھڑے ہی تھے کہ تیج سنگھ و دیو سنگھ وہم سے سامنے آموجود ہوئے۔ تیج سنگھ نے آواز دی "واہ شاباش خوب دلکو سنبھالا"۔ یہ کہہ جھٹ سے مہاراج شیودت کے گلے مین کمند ڈال جھٹکا دیا۔ شیودت کی حالت تو پہلے ہی دوسری ہو رہی تھی کمند سے گلا گھٹتے ہی زمین پر گر پڑا۔ دیو سنگھ نے فوراً بیہوش کرکے گٹھر باندھا اور پیٹھہ پر لادلیا۔ تیج سنگھ نے کمار کی طرف دیکھکر کہا میرے ساتھہ چلے آئے ابھی کوئی دوسرا کام مت کیجئے۔ اس وقت جو حالت آپکی ہے مین خوب جانتا ہون ❖

اوس وقت سوائے لونڈیون کے کوئی مرد وہان پر نہ تھا اس طرح خون خرابہ دیکھکر وے سب تو بدحواس ہوگئین اونھون نے چون تک نہ کی ایک ٹک دیکھتی ہی رہ گئین اور بیلوگ وہان سے چلتے بنے ❖

گیارہوان بیان

کمار کا مزاج بدل گیا۔ اب وے باتین جو اونہین پہلے تھین بالکل نہ رہین۔ مان باپ کی فکر۔ بیجے گڈہ کا خیال۔ لڑائی دُھن۔ تیج سنگہ کی دوستی چندرکانتا و چپلا کو مارتے ہی جاتی رہی۔ قلعے سے تو یہ تینون باہر نکل آئے آگے آگے شیودت کی گٹھری لئے دیبی سنگہ جنکے پیچھے کمار کو بیچ مین لئے تیج سنگہ چلے جاتے تھے۔ کنور بیریندر سنگہ کو اسکا کچھہ خیال نہین تھا کہ وی کہان جارہے ہین۔ دن چڑہتے چڑہتے یے لوگ بہت دُور ایک گھنے جنگل مین جا پہونچے جہان تیج سنگہ کے کہنے سے دیبی سنگہ نے مہاراج شیودت کی گٹھری زمین پر رکھدی اور اپنے چادرسے ایک پتھر کو خوب جھاڑا اور کمار کو اوسپر بیٹھنے کے لئے کہا۔ مگر وے کھڑے ہی رہے سوائے زمین دیکھنے کے کچھہ بھی نہ کرسکے ؛

کمار کی ایسی حالت دیکھکر تیج سنگہ بہت گھبرائے جی مین سوچنے لگے کہ اب انکی زندگی کیسے رہے گی عجب حالت ہو رہی ہے چہرے پر مردنی چھاگئی۔ تن و بدن کی کچھہ سُدہ نہین۔ بلکہ پلکین نیچے کو نہین گرتین آنکھون کی پتلی زمین دیکھہ رہی ہین ذرا بھی ادہر ادہر نہین ہٹتین یہ کیا ہوگیا ہم کیا چندرکانتا کے

ساتھ ہی اُنکا دم نکل گیا م یہ کھڑے کیونکر ہین ! تیج سنگہ نے کمار کا ہاتھ پکڑ ہیلانے کے لیئے زور کیا مگر گھٹنا بالکل نہ موڑا دھم سے زمین پر گر پڑے سر پھٹ گیا خون نکلنے لگا۔ مگر پلکین اوسیطرح کھلی کی کھلی تپلی ٹھری ہوئی تھی اور سانس رُک رُک کے چل رہی تھی۔

اب تیج سنگہ کمار کی زندگی سے بالکل نا اُمید ہوگئے۔ روکنے سے طبیعت نہ رُکی زور سے پکار پکار رونے لگے اِس حالت کو دیکھ دیوی سنگہ کی بھی چھاتی پھٹی رونے مین تیج سنگہ کے شریک ہوئے۔ تیج سنگہ پکار پکار کہنے لگے "ہائے کمار! کیا سچ مچ اب تمنے دنیا چھوڑ ہی دی؟ ہائے! نہ معلوم وہ کونسی بُری ساعت تھی کہ کماری چندر کانتا کی محبت تمھارے دل مین پیدا ہوئی جسکا نتیجہ ایسا بُرا ہوا۔ اب معلوم ہوا کہ تمھاری زندگی اتنی ہی تھی"۔ تیج سنگہ اِس طرح کی باتین کہہ کہکر رو رہے تھے کہ اتنے مین ایک آواز آئی۔

نہین کمار کی عمر کم نہین ہے بہت بڑی ہے اِنکو مارنے والا کوئی پیدا نہین ہوا کماری چندر کانتا کی محبت بری ساعت مین نہین ہوئی بلکہ بہت نیک ساعت مین ہوئی اِسکا نتیجہ بہت اِچھا ہوگا۔ کماری سے شادی تو ہو ہی گی ساتھ ہی اِسکے چنار کی گدی بھی کنور بیریندر سنگہ کو ملیگی بلکہ اور بھی کئی ملک اِنکے ہاتھ سے فتح ہونگے۔ بڑے قسمت ور اور اِنسے بھی

زیادہ نام پیدا کرنے والے دو بہادر لڑکے چندر کانتا کے بطن سے پیدا ہونگے ابھی ہوا ہی کیا ہے جو رو رہے ہو ؟
تیج سنگھ و دیبی سنگھ کا رونا ایک دم بند ہو گیا۔ ادہر اودہر دیکھنے لگے۔ تیج سنگھ سوچنے لگے ہین! یہ کون ہے ؟ ایسے مُردے کو جلانے والی آواز کسکے مُنہہ سے نکلی جو کیا کہا جو کُمار کو مارنے والا کون ہے؟ کُمار کے دو بہادر لڑکے پیدا ہونگے! یہ کیسی بات ہے جو کُمار کا تو یہان دم نکلا جاتا ہے۔ ڈھونڈہنا چاہئے۔ یہ کون ہے۔ تیج سنگھ و دیبی سنگھ ادہر اودہر ڈہونڈہنے لگے کہین پتہ نہ لگا پھر آواز آئی " ادہر دیکھو" آواز کے سیدہ پر ایک طرف سر اوٹھا کر تیج سنگھ نے دیکھا کہ ایک پیڑ پر سے جگناتھ جوتشی نیچے اوتر رہے ہین ؛
جگناتھ جوتشی اوتر کر تیج سنگھ کے سامنے آئے بولے " آپ حیران نہ ہون یہ سب باتین جو ٹھیک ہونے والی ہین مین ہی نے کہی ہین اسکے سوچنے کی بھی کچھہ ضرورت نہین کہ مین مہاراج شیو دت کا طرفدار ہو کر آپکی مطلب کی باتین کیون کہنے لگا۔ اسکا سبب بھی تھوڑی ہی دیر مین معلوم ہو جائے گا۔ اور آپ مجکو اپنا سچا دوست سمجھنے لگین گے پہلے کُمار کی فکر کرلین اسکے بعد جگناتھ جوتشی نے تیج سنگھ و دیبی سنگھ کے دیکھتے ہی دیکھتے ایک بوٹی جسکی تین کونی پتی اور آسمانی رنگ کا پھول لگا

ہوا تھا۔ ڈنٹھل کا رنگ بالکل سفید و کھر کھرا تھا اوسی جگہہ پاس ہی سے ڈہونڈہ کر توڑی اور ہاتھہ مین خوب ملکر اوسکا عرق دو بوند کمار کے دونون آنکہون اور کانون مین ٹپکا کر باقی جو سیٹھی بچی اوسکو تالو پر رکھدیا اور اپنے چادر سے ایک چیتھڑا پھاڑ کر باندھ دیا اور بیٹھکر کمار کے چنگے ہونیکی راہ دیکھنے لگے ✦

آدہ گھنٹہ بھی نہ گذرا تھا کہ کمار کے آنکہون کا رنگ بدل گیا۔ پلکون نے گرکر کوڑیون ڈہانک لیا۔ دہیرے دہیرے ہاتھہ پیر بھی ہلنے لگے تین چھینک بھی آئی جسکے ساتھہ ہی کمار ہوش مین آگیا اوٹھ بیٹھے۔ سامنے جوتشی کو ساتھہ تیج سنگھ و دیوی سنگھ کو بیٹھے دیکھا۔ پوچھا "کیون مجھے کیا ہوگیا تھا؟" تیج سنگھ نے کُل حال کہا۔ کمار نے جگنا تھہ جوتشی کو ڈنڈوت کیا۔ اور کہا مہاراج آپنے میرے اوپر کیون کرپا کی۔ اِسکا حال جلدی کہئے۔ مجکو بہت شک ہو رہا ہے ✦

جوتشی جی نے کہا "کمار! یہ ایشور کی مایا ہے کہ آپکے ساتھہ رہنے کو میرا جی چاہتا ہی۔ مہاراج شیودت اِس لایق نہین ہی کہ مین اوسکی ہمراہ رہکر جان دون۔ اوسکو آدمی کی پہچان نہین گنیون کی قدر نہین کرتا۔ اوسکے ساتھہ رہنا اپنے گن کی مٹی پلید کرنا ہے کسیکے گُن کو دیکھکر کبھی تعریف نہین کرتا۔ وہ بڑا بھاری مطلبی ہے۔ اگر اوسکا کام کسی سے کچھہ بگڑ جائ

تو اوسکی آنکھہ اوسکی جانب سے فوراً بدل جاتی ہے۔ چاہے وہ کیسا ہی کامل قدرکیون نہو سوائے اِسکے وہ ادھری بھی بڑا بھاری ہے کوئی بھلاآدمی ایسے کے ساتھہ رہنا پسند نہین کرے گا۔ اِسی سے میرا جی ہٹ گیا۔ مین اگر رہونگا تو آپ ہی کے ہمراہ رہونگا۔ آپ سا قدردان مجکو کوئی نظر نہین آتا۔ مین کئی دنون سے اِس فکر مین تھا مگر کوئی موقع ایسا نہین ملتا تھا کہ اپنی سچائی دکھلاکر اپکا ساتھی ہو جاؤن کیونکہ چاہے مین مین کتنا ہی بات بناؤن مگر عیارون کی طرف سے عیارون کا جی صاف ہونا بہت مشکل ہے آج مجکو ایسا موقع ملا کیونکہ آج کے دن آپ پر بڑے سنکٹ کا تھا جو کہ مہاراج شیودت کے دھوکھے وچالاکی نے آپکو دکھلایا"

اتنا کہکر جوتشی جی چپ ہو رہے ٭

جوتشی جی کی آخروالی بات نے سبھون کو چونکا دیا اور تینون آدمی کھسک کے انکے اور نزدیک آ بیٹھے۔ تیج سنگہ نے کہا "جوتشی جی صاف صاف کہیے کہ شیودت نے کل کیونکر دھوکھا دیا!" جوتشی جی نے کہا مہاراج شیودت کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی بھاری کام کیا چاہتا ہے تو پہلے مجھ سے پوچھتا ہے چاہے مین راے دُون یا منع کرون مگر کرتا اپنے ہی من کی ہے اور دھوکھا بھی کھاتا ہے کئی دفع پنڈت بدری ناتھ بھی انھین باتون سے رنج ہو گئے کہ جب اپنے مَن کی کرنی ہی تو جوتشی جی سے پوچھنے کی ضرورت ہی کیا ہی ٭

آج رات کو جو چالا کی آپکی ساتھ کی گئی ہے اوسکے لیئے بھی مین نے منع کیا تھا مگر کچھ نہ مانا آخر نتیجہ یہ ہوا کہ گھسیٹا سنگھ و بھگوا ندت عیاری کی جان گئی اوسکا خلاصہ حال مین تب کہونگا جب آپ اِس بات کا وعدہ کرلین کر مجکو اپنا عیار یا ساتھی بنا وینگے ❖

جوتشی جی کی بات سنکر کمارنے تیج سنگھ کی طرف دیکھا۔ تیج سنگھ نے کہا جوتشی جی مین بڑی خوشی سے آپکو ساتھ رکھونگا لیکن آپ کو اسکے پہلے اپنے صاف دل ہونے کا قسم کھانا پڑے گا ❖

جوتشی جی نے تیج سنگھ کے دل سے شک رفع کرنے کے لیئے جنیو ہاتھ مین لیکر قسم کھائی تیج سنگھ نے اوٹھ کے گلے لگا لیا اور بڑی خوشی سے اپنے عیاری کے جھنگت مین ملا لیا۔ کمار نے اپنے گلے سے قیمتی مالا نکال کر جوتشی جی کو پہنا دیا۔ جوتشی جی نے کہا اب مجھ سے سنیئے کہ کل کمار محل مین کیون قید کیئے گئے تھے اور جو کچھ رات کو خون خرابہ ہوا اوسکا اصلی بھید کیا ہے ❖

جب آپ لوگ لشکر سے کماری کی تلاش مین نکلے تھے راستے مین بدری ناتھ عیار نے دیکھ لیا تھا۔ آپ لوگون کے پیشتر وہ یہان پہونچے اور چندر کانتا کو دوسری جگہ چھپانے کی نیت سے اوس کھوہ مین اوسکو لینے گئے مگر اونکے پہونچنے کے پہلے ہی کماری وہان سے غائب ہو گئی تھی لاچار وہ واپس آئے۔ تب پنا لال کو ہمراہ لیکر آپ لوگون کی کھوج مین نکلے اور اِس جنگل مین پاکر عیاری

کی۔ پنا لال نے ڈھیلا پھینکا۔ دیبی سنگھ اوسکو پکڑنے گئے۔ تب تک بدری ناتھ
جو پہلے ہی سے تیج سنگھ بنکر آئے تھے نہ معلوم کس چالاکی سے آپکو بیہوش کیا اور
قلعے مین لے گئے تاکہ آپکی طبیعت سے چندر کانتا کی محبت جاتی رہے آپ اوسکی
کھوج اب نکرین اوسکے لئے مہاراج شیو دت سے لڑائی نہ ٹھانین اِس لئے
بھگوا ندت و گھسیٹا سنگھ جو ہم سبھون مین کم عمر تھے چندر کانتا اور چپلا بنائے
گئے جنکو آپ نے ختم کیا باقی حال تو آپ جانتے ہی ہین ٭

جوتشی جی کی باتین سُنکر مارے خوشی کے کُمار اوچھل پڑے اور کہنے لگے
ہائے کیا غضب کیا کتنا بھاری دھوکھا دیا۔ اب معلوم ہوا کہ بیچاری چندر کانتا
جیتی جاگتی ہے۔ مگر کہان ہو جو اِسکا پتہ نہین وہ بھی معلوم ہو جائیگا ٭

اب کیا کرنا چاہئے اسبات کو سبھون نے ملکر سوچا اور فیصلا کیا کہ مہاراج
شیو دت کو تو اوسی کھوہ مین جسمین پہلے عیار لوگ قید کئے گئے تھے ڈال
دینا چاہئے اور دوہرا تالا لگا دینا چاہئے † کیونکہ پہلے تالے کا حال جو شیر کے
زبان کھینچنے سے کھلتا ہو۔ بدری ناتھ کو معلوم ہو گیا ہے دوسرے تالے کا

† پہلے حصہ مین آپ نے پڑھا ہو گا کہ اوس کھوہ کا دروازہ جسمین عیارونکو
تیج سنگھ نے قید کیا تھا شیر کے مُنہہ مین ہاتھ ڈال کر زبان کھینچنے سے کھل جاتا
تھا ایسا دروازہ و تالا بننا غیر ممکن نہین ہو خوب غور کرکے دیکھئے ٭

حال سوائے تیج سنگھ کے ابھی کوئی نہین جانتا *
کمار کو بجے گڈھ جانا چاہئے۔ جب تک مہاراج شیودت قید مین لڑائی نہ ہوگی مگر حفاظت کے لئے کچھ فوج سرحد پر رہنی چاہئے۔ دیوی سنگھ کمار کے ساتھ رہین۔ تیج سنگھ اور جوتشی جی کماری کی تلاش مین جائین۔ تھوڑی سی اور بات چیت کرکے سب کوئی اوٹھ کھڑے ہوئے اور وہان سے چلے گئے *

۱۲
بارہوان بیان

دوپہر کے وقت ایک نالے کے کنارے سُندر صاف چٹان پر دو کمسن عورتین بیٹھی ہین دونون کی میلی اور پھٹی ساڑی اور دونون کے منہہ پر خاک کھُلے بال۔ پیرون پر خوب دُھول پڑی ہوئی۔ چہرے پر بدحواسی و پریشانی چھائی ہے۔ چارون طرف بھیانک جنگل۔ خونی جانورونکی آواز آرہی ہے جب کبھی زور سے ہوا چلتی ہے تو پیڑون کی گھن گھناہٹ سے اور بھی ڈرونا جنگل معلوم پڑتا ہے *

اِن دونون عورتون کے سامنے نالے کے اوس پار ایک تیندوا پانی پینے کے لئے اوترا۔ اوس تیندوے کو دیکھا مگر وہ خونی جانور اِن دونو کو نہ دیکھہ سکا۔ کیونکہ جہان وے دونون بیٹھی تھین سامنے ہی ایک موٹا سا

جامُن کا درخت تھا*
اِن دونون مین سے ایک جو زیادہ نازک تھی اوس تیندوے کو دیکھہ ڈری اور آہستہ سے دوسری سے بولی پیاری سکھی دیکھو کہین وہ اس پار نہ اوترآوے اوس نے کہا نہین سکھی وہ اِس پار نہ آوے گا اگر آنیکا ارادہ بھی کریگا تو مین پہلے ہی اِن تیرون سے اوسکو مار گراؤنگی جو مین اوس نالے سے اون سب سپاہیون کو مار کر لیتی آئی ہون۔ اِس وقت ہمارے پاس دو سو تیر ہین اور ہم دونون تیر چلانے جانتے ہین لو تم بھی ایک تیر چڑہا لو۔ یہ سُنکر اوس نے بھی ایک تیر کمان پر چڑہایا مگر اوسکی کوئی ضرورت نہ پڑی، وہ پانی پیکر فوراً اوپر چڑہ گیا دیکھتے دیکھتے غائب ہوگیا۔ تب اِن دونون مین بات چیت ہونے لگی*

کماری۔ کیون چپلا کچھہ کہہ سکتی ہو کہ ہم لوگ کس جگھہ آپہونچے ہین اور یہ کون جنگل ہے وِ جے گڈہ کی راہ کدہر ہے۔

چپلا۔ کماری! کچھہ سمجھہ مین نہین آتا۔ بلکہ ابھی تک بھاگنے کی دُہن مین یہ نہین معلوم ہوا کہ کس طرف چلی آئی بیجے گڈہ کدہر ہے چنار کہان چھوڑا اور نوگڈہ کا راستہ کون ہے۔ سوائے تمہارے ساتھہ محل مین رہنے یا بیجے گڈہ کی حد مین گھومنے کے کبھی اِن جنگلون مین آنا ہی نہین ہوا ہان

چنار سے سیدھے بجے گڈھ کا راستہ البتہ جانتی ہون مگر ادہرمین اِس وجہ سے نہ گئی کہ آجکل ہمارے دشمنون کا لشکر راستے مین پڑا ہے۔ کہین ایسا نہو کہ کوئی دیکھہ لے اِس لئے مین جنگل ہی جنگل دوسرے طرف بھاگی۔ دیکھو ایشور مالک ہے کچھہ نہ کچھہ راستے کا پتہ چل ہی جائیگا۔ میرے بٹوے مین میوہ ہے لو اِسکو کھاؤ اور پانی پیو پھر دیکھا جائیگا ؛

کُماری۔ اِسکو کسی اور وقت کے لئے رہنے دو کیا جانین ہملوگونکو کتنے دن دُکھہ بھوگنا پڑے۔ یہ جنگل خوب گھنا ہے چلو بیر مکو توڑکر کھائین اچھا تو نہ معلوم پڑے گا مگر کیا کرین وقت کاٹنا ہے۔

چپلا۔ اچھا جیسی تمہاری مرضی ؛

چپلا اور چندرکانتا دونون وہان سے اُٹھین نالے کے اوپر چڑھ ادہر اودہر گھومنے لگین دن دوپہر سے زیادہ ڈھل چکا تھا پیڑون کی چھانہہ مین گھومتین جنگلی بیرون کو توڑتین کھاتین وے دونون ایک ٹوٹے پھوٹے اوجاڑ مکان کے قریب پہونچین جسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ مکان کسی بڑے راجا کا بنوایا ہوا ہوگا جو اب ٹوٹ پھوٹ کر خستہ خراب ہوگیا ہے۔ چپلا نے کماری چندرکانتا سے کہا بہن تم اس مکان کے ٹوٹے دروازے پر بیٹھو مین پھل توڑ لاؤن تو اسی جگہہ بیٹھکر ہم دونو کھائین۔ تب اِس مکان کے اندر چلکر دیکھین کہ کیسا ہے۔ جب تک

بجے گڈھ کا راستہ نہ ملے یہی کھنڈھر ہم لوگون کے رہنے کے لئے اچھا ہے ہمین
گذارا کرینگے کوئی مسافر جو ادہا ادھر سے آنکلیگا تو بجے گڈھ کا راستہ پوچھ
لینگے تب یہان سے جاینگے - کماری نے کہا اچھی بات ہے مین بیٹھتی ہون
تم کچھ پھل توڑو لیکن دُور ست جانا چپلا نے کہا نہین مین دور نہ جاؤنگی اسی
جگہہ تمہاری آنکھون کے سامنے رہونگی - یہ کہہ چپلا پھل توڑنے چلی گئی -

تیرہوان بیان

چپلا کچھ کھانے کے لیئے پھل توڑنے چلی گئی ادھر چندر کانتا اکیلی بیٹھی
بیٹھی گھبرا اوٹھی جی مین سوچنے لگی کہ جب تک چپلا پھل توڑتی ہے تب تک چلو
اِس ٹوٹے پھوٹے مکان کی سیر کرین کیونکہ یہ مکان جا ہے ٹوٹا کھنڈھر ہو
ہو رہا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ کسیوقت مین اپنا ثانی نہین رکھتا ہوگا -
کماری چندر کانتا وہان سے اوٹھکر اوس کہنڈھر کے اندر گئی یہانتک
اس ٹوٹے پھوٹے مکان کا بہت درست اور مضبوط تھا پر کیواڑ نہ تھا دیکھنے
والا یہ ضرور کہیگا کہ پہلے اسمین لکڑی یا لوہے کا دروازہ لگا ہوگا -
کماری نے اندر جاکر دیکھا کہ بڑا بھاری چوکھوٹا مکان ہے بیچکی عمارت
تو ٹوٹی ہوئی ہے مگر حاطہ چارو نطرف کا درست معلوم پڑتا ہے - اور

آگے بڑھی ایک دالان میں پہونچی جسکی چھت گری ہوئی مگر کھنبے سب کھڑے
تھے ادھر ادھر اینٹ پتھر کے ڈھیر جیسر دھیرے دھیرے پیر رکھ اور
آگے بڑھی بیچمین ایک بھاری میدان دیکھ پڑا جسکو بڑے غور سے کماری
دیکھنے لگی۔ صاف معلوم ہوتا تھا کہ پہلے یہ باغ تھا کیونکہ ابھی تک سنگ
مرمر کی کیاریان بنی ہوئی ہین چھوٹی چھوٹی نہرین جس سے چھڑکاؤ کا کام
نکلتا ہوگا ابھی تک تیار رہین بہت سے فوارے بھی بت دکھلائی پڑتے
ہین یے سب ہین مگر مٹی بھری ہوئی اوسکے بیچ مین ایک بڑا بھاری
پتھر کا بنگلا بنا ہوا دیکھلائی دیا جسکو اچھی طرح سے دیکھنے کے لیے کماری
اوسکے پاس گئی اور اوسکی صفائی و کاریگری کو دیکھ بنا نیوالی کی
تعریف کرنے لگی۔

یہ بنگلا سفید سنگ مرمر کا بنا ہوا تھا کالے پتھر کے کمر برابر اونچے
موٹے کھنبے پر بیٹھایا ہوا تھا ٹانگین اوسکی دکھلائی نہین دیتی تھین یہی
معلوم ہوتا تھا کہ پیٹ سٹا کر اس پتھر پر بیٹھا ہے۔ کم سے کم پندرہ ہاتھ کے
گھیرے مین اوسکا پیٹ ہوگا لمبی لمبی چونچ بال و پر اوسکے ایسی کاریگری
کے ساتھ بنائی ہوئے تھے کہ بار بار اوس کاریگر کی تعریف منہ سے نکلتی
تھی جسنے اوسے بنایا ہوگا جسمین آیا کہ پاس جاکر اس بگلے کو دیکھین پاس
پہونچتے ہی اوسنے منہ کھولدیا چندرکانتا یہ دیکھ گھبراگئی کہ یہ کیا معاملہ ہے

کچھ ڈر بھی معلوم ہوا سامنا چھوڑ بغل مین ہو گئے اوس بگلے نے پر بھی پھیلا دیا۔

کمارکو چپلا نے بہت ڈھیٹھ کر دیا تھا کبھی کبھی جب ذکر آجاتا چپلا یہی کہتی تھی کہ دنیا مین بھوت پریت کوئی چیز نہین جادو منتر سب کھیل کہانی ہے جو کچھ ہے عیاری ہے اسبات کا کماری کو پورا یقین ہو گیا تھا یہی سبب ہے کہ چندر کانتا اس بگلے کے مُنہ کھولنے و پر پھیلانے سے بہت نہین ڈری اگر کبھی دوسری ایسی نازک عورت کو ایسا موقع پڑتا تو جان نکل جاتی۔ جب بگلے کو پر پھیلاتے دیکھا تو کماری اوسکے پیچھے ہو گئی بگلے کے پیچھے کیطرف جو پتھر زمین مین لگا تہا اوسپر کماری نے پیر رکھا ہی تھا کہ بگلا ایک دفعہ ہلا اور جلدی سے گھوم کر اپنے کھُلے ہوئے چونچ سے کماری کو اوٹھا کر نگل گیا اور پھر گھوم کر اپنے ٹھکانے ہو گیا پر سمیٹ لئے مُنہ کو بند کر لیا۔

چودہوان بیان

تھوڑی دیر مین چپلا پھولون سے جھولی بھرے ہوئے پہونچی دیکھا تو چندر کانتا وہان نہین ہے ادہر اودہر نگاہ دوڑائی کہین اس ڈو [illegible]

مین تو نہین گئی یہ خیال کر مکان کے اندر چلی کماری تو بہیدہ ہر کہ اُس کھنڈر مین چلی گئی ہی گر چپلا دیکھتی چاروطرف نگاہ کر اور ایک ایک چیز کو تجویز تی ہوتی چلی۔ پہاٹک کے اندر گہستے ہی دونون بغل مین دو دالان دکہلائی پڑے کہین کہین سے چہت ٹوٹی اینٹ پتھر کے ڈہیر لگے ہوئے مگر دیوارون پہ کی چترکاری و تصویرین ابہی تک نئی معلوم ہوتی تہین۔

چپلا نے تعجب کی نگاہ سے اون تصویرون کو دیکہا کوئی اونمین پورے بدن کی نظر نہ آئی کسیکا سر نہین کیسکی ٹانگ نہین کوئی ہتہلا کیسکے آدھا دھڑ ہی نہین صورت بہی ان تصویرون کی عجب ڈراونی تہی۔ اور آگے بڑہی بڑے بڑے پتھر کے ڈہیر جنمین جنگلی پیڑ اوگے ہوئے تہے ناکہتے ہوئی میدان مین پہونچی دور سے وہ بنگلا دکہائی پڑا جسکے پیٹ مین کماری پڑ چکی تہی۔

سب جگہون کو دیکہنا چہوڑ چپلا پہلے اوس بنگلے کے پاس دہڑدہڑاتی ہوئی پہونچی اوسنے مُنہ کہولدیا چپلا کو بڑا تعجب ہوا پیچہے ہٹی بنگلے نے مُنہ بند کرلیا۔ سوچنے لگی اب کیا کرنا چاہئے یہ تو کوئی بڑی بہاری عیاری معلوم ہوتی ہے کیا بہید ہے اِسکا پتہ لگانا چاہئے مگر پہلے کماری کو کہوجنا کیونکہ یہ کہنڈ ہر کوئی بڑا ناطلسم معلوم ہوتا ہے کہین ایسا نہ ہو اسمین کماری پہنس جائے یا پہنس گئی ہو یہ سوچ اوس جگہ سے ہٹ دوسرے

طرف کھوجنے لگی۔

چارون طرف احاطہ گھیرا ہوا تھا کئی دالان اور کوٹھریان ٹوٹی پھوٹی اور ثابوت بھی تھین ایک طرف سے دیکھنا شروع کیا پہلے ایک دالان مین پہونچی جسکی چھت بیچ سے کچھ ٹوٹی ہوئی تھی لمبائی دالان کی لگ بھگ سوگز کے ہوگی بیچ مین پتھی چونے کا ڈھیر ادہر ادہر بہت سی ہڈیان پڑی ہوئی چارونطرف جالے مکڑے لگے ہوئے تھے۔ مٹی کے ڈھیر مین سے چھوٹے چھوٹے بہت سے بیل وغیرہ کے پیڑ اوگے ہوئے تھے ایک طرف دالان کے چھوٹی سی کوٹھری جسکے اندر پہونچی اور دیکھا کہ ایک کنوان ہے جہانکنے سے اندھیرا معلوم پڑا۔

اس کوے کے اندر کیا ہے؟ یہ کوٹھری بہ نسبت اور جگھون کے صاف کیون معلوم ہوتی ہے؟ کنوا بھی صاف دیکھ پڑتا ہے کیونکہ جیسے اکثر پورانے کوؤن مین پیڑ وغیرہ لگ جاتے ہین اسمین نہین ہین کچھ کچھ آواز بھی اسمین سے آتی ہے جو بالکل سمجھ نہین پڑتی۔

اسکا پتہ لگانے کے لیے چپلا نے اپنے عیاری کے بٹوے مین سے کافور نکالا اوسکے کئی ٹکڑے کیے اور بال کر اوس کوین مین ڈالا اندر تک پہونچکر اون جلتے ہوے کافور کے ٹکڑون نے خوب روشنی کی*

* کافور کا دستور ہے کہ بال کر کسی گڈھے یا کوین مین ڈالو تو برابر جلتا ہوا چلا جائیگا اور نیچے بھی جلتا رہیگا۔

اب صاف معلوم پڑنے لگا کہ نیچے سے کنوان بہت چوڑا اور صاف ہے مگر پانی نہین ہے بلکہ پانی کی جگہہ ایک صاف سفید چونا معلوم پڑتا ہے جسکے اوپر ایک بڑھا آدمی بیٹھا ہے جسکی لمبی لمبی داڑھی لٹکتی ہوئی دکھائی پڑتی ہے نیچے گردن ہونے کے سبب چہرا معلوم نہین پڑتا سامنے ایک چوکی رکھی ہوئی ہے جسپر رنگ برنگ کے کے پھول پڑے ہین۔ چپلا یہ تماشہ دیکھ ڈر گئی پھرجی کو سنبھال اوس کوئین پر بیٹھ غور کرنے لگی مگر کچھ عقل نے گواہی نہ دی وہ کافور کے ٹکڑے بھی بجھ گئے جو کوئین کے اندر جل رہے تھے اور پھر اندھیرا ہوگیا۔

اوسی کوٹھڑی سے دوسرے دالان مین بھی جانے کا راستہ تھا اوسی راہ سے چپلا دوسرے دالان مین پہونچی جہان اس سے زیادہ جی دہلانے و ڈرانے والا تماشہ دیکھا۔ ٹوٹا اکڑ کٹ ہڈی وگندگی مین یہ دالان پہلے دالان سے بڑا چوڑا تھا بلکہ ایک ثابوت پنجر (ڈھانچہ) ہڈی کا پڑا ہوا تھا شاید گدہے یا ٹٹو کا ہو اوسکے بغل سے لانگھتی ہوئی چپلا بیچ بیچ دالان مین پہونچی۔

ایک چبوترہ سنگ مرمر کا پرسا بھر اونچا دیکھا جسکے اوپر چڑھنے کیلئے خوب صورت نو سیڑھیان بنی ہوئی تھین اوپر اوسکے ایک آدمی

چوکی پر لیٹا ہوا ہاتھ مین کتاب لئے کچھ پڑھتا معلوم پڑا مگر اونچے ہونے
کے سبب صاف دکھائی نہ دیا۔ اس چبوترے پر چڑھون یا نہ چڑھون
چڑھنے سے کوئی آفت تو نہ آویگی بھلا سیڑھی پر ایک پیر رکھکر دیکھون
تو سہی یہ سوچ کر چپلا نے سیڑھی پر ایک پیر رکھا۔ پیر رکھتے ہی بڑے
زور سے ایک آواز ہوئی اور صندوق کے پلّے کیطرح کھل کر اوس
سیڑھی کے اوپر والے پتھر نے چپلا کے پیر کو زور سے پھینکا یا جسکے
دھکے و جھٹکے سے وہ زمین پر گر پڑی پھر سنبھل کر اوٹھ کھڑی ہوئی
دیکھا تو وہ سیڑھی کا پتھر جو صندوق کے پلّے کیطرح کھل گیا تھا پھر
جیسے کا تیسا ہو گیا ہے۔

چپلا الگ کھڑی ہوکر سوچنے لگی کہ یہ ٹوٹا پھوٹا مکان عجب تماشے
کا ہے ضرور یہ کسی بھاری عیار کا بنایا ہوا ہوگا اس مکان مین گھوم کر
سیر کرنا مشکل بات ہے ذرا چوکے اور جان گئی مجکو کیا ڈر ہے کیونکہ
جان سے زیادہ میری پیاری چندرکانتا اسی مکان مین کہین پھنسی
ہوئی ہے جسکا پتہ لگانا بہت ضرور ہے چاہے جان چلی جائے مگر
بغیر کماری کا پتہ لگائے اس مکان سے کبھی باہر نہ جاؤنگی دیکھون
اس سیڑھی و چبوترے مین کیا کیا عیاریان کیگئی ہین۔ کچھ دیر سوچنے
کے بعد چپلا نے ایک دس سیر کا پتھر اوٹھا کر اوس سیڑھی پر ڈالا

جسپر پہلے پیر رکھا تھا۔ جسطرح پیر کو اوس سیڑھی نے پھینکدیا تھا اوسیطرح اس پتھر کو بھی آواز کے ساتھ پھینکا

چپلا نے ہر ایک سیڑھیون پر پتھر رکھکر دیکھا سبھون مین وہی کرامات تھی اوس چبوترے کے اوپر کیا ہے اِسکو ضرور دیکھنا چاہیئے یہ سوچ اب دوسری ترکیب کرنے لگی۔ بہت سے اینٹ پتھر اوس چبوترے کے پاس جمع کئے اور اوسپر چڑھکر دیکھا کہ سنگ مرمر کی چوکی پر ایک آدمی دونون ہاتھون مین کتاب لئے پڑا ہے عمر لگ بھگ تیس برس کے ہوگی خوب غور کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ بھی پتھر کا ہے۔ چپلا نے ایک چھوٹی سی کنکڑی اوسکے مُنہ پر ڈالی تہا تو پتھر کا مگر کام آدمی کا کیا۔

چپلا نے جو کنکڑی اوسکے مُنہ پر ڈالی تھی اوسکو ایک ہاتھ سے ہٹا دیا اور پھر اوسیطرح وہ ہاتھ اپنے ٹھکانے لیگیا چپلا نے پھر ایک کنکڑ اوسکے پیر پر رکھا اوسنے پیر ہلاکر کنکڑ گرا دیا۔ چپلا تھی تو بڑی چالاک و نیڈر مگر اس پتھر لے آدمی کا تماشہ دیکھ ڈری اور جلد وہان سے ہٹ گئی۔ اب دوسری طرف دیکھنے لگی بغل کے ایک اور دالان مین پہونچی دیکھا کہ دالان کے بیچ مین تہ خانہ معلوم پڑتا ہے نیچے اترنے کو سیڑھیان بنی ہوئی ہین جسمین اوپر سے دو پلے کیواڑ کے ہین جو اسوقت کُھلے ہین۔

چپلا کھڑی ہوکر سوچنے لگی کہ اسکے اندر جانا چاہیئے یا نہین ایسا نہو کہ اسمین اوترنے کے بعد یہ دروازہ بند ہو جائے تو اسی مین رہجائین سنا

ہے کہ اسکو بھی آزمالین پہلے ایک ڈھونکا اسکے اندر ڈالین اگر آدمی کے جانے سے یہ دروازہ بند ہوسکتا ہے تو ضرور ڈھوکے کے گرتے ہی بند ہوجائیگا مگر ایسا بھی نہ کرنا چاہیے کیونکہ جب کیواڑ ہی بند ہوجائیگا تو اسکے اندر جاکر دیکھنا مشکل ہوگا کوئی ایسی ترکیب کیجائے جسمین اسکے اندر جانے سے۔

کیواڑے بند نہ ہونے پاوین بلکہ ہوسکے تو پلون کو توڑ ہی دینا چاہئے ان سب باتون کو سوچکر چپلا اوسکے پاس گئی پہلے اوسکے توڑنے کی فکر کی مگر نہ ہوسکا کیونکہ وے پلے لوہے تھے قبضہ اوسمین نہین تھا صرف پلے کے بیچو بیچ مین چول بنی ہوئی تھی جو کہ زمین کے اندر گھسی ہوئی معلوم پڑتی تھی۔ وہ چول اندر زمین کے جاکر اڑی تھی اسکا پتہ نہ لگسکا۔ چپلا نے اپنے کمر سے کمند کھولی اور چوہرا کرکے ایک سرا اوسکا اوس کیواڑ کے ایک پلے مین خوب مضبوطی کے ساتھ باندھا دوسرا سرا اوس کمند کا اوس دالان کے ایک کھمبے مین جو کیواڑ ہی کے پاس تھا باندھا اسکے بعد ایک ڈھونکا پتھر کا دور سے اوس تہ خانہ مین ڈالا۔ پتھر پڑتے ہی اسطرح کی آواز آنے لگی جیسے کسی بہا تھی مین سے زور سے ہوا نکلنے کی آواز آتی ہے ساتھ ہی اسکے جلدی سے ایک پلا بھی بند ہوگیا دوسرا پلا بھی بند ہونے کے لئے کھنچا مگر وہ کمند سے کسا ہوا

تھا اوسکو توڑ نہ سکا کنپا کا کنپا ہی رہ گیا۔ چپلا نے سوچا کوئی ہرج نہین معلوم ہوگیا کہ یہ کمند اس بلّے کو بند نہ ہونے دیگا اب بے کھٹکے اسکے اندر اوترون گی اور دیکھون گی کہ کیا ہے یہ سوچ چپلا اوس تہ خانہ مین اوتری۔

پندرہوان بیان

چنپا بیفکر نہین ہے وہ بہی کماری کی کھوج مین گھر سے نکلی ہوئی ہے جب سبت دن ہوگئے اور راجکماری چندر کانتا کی خبر نہین ملی تو مہارانی سے حکم لیکر چنپا گھر سے باہر نکلی۔ جنگل جنگل پہاڑ پہاڑ ماری پہری مگر کہین پتہ نہ لگا کئی دن کی تھکی ماندی جنگل مین ایک پیڑ کے نیچے بیٹھکر سوچنے لگی کہ اب کہان چلنا اور کس جگہ ڈھونڈھنا چاہیے کیونکہ مہارانی سے مین اس بات کا وعدہ کرکے نکلی ہون کہ کنور بیریندر سنگھ و تیج سنگھ سے بغیر ملے اور بنا کچھ خبر کئے کماری کا پتہ لگا لاؤنگی۔ ابہی تک کوئی امید پوری نہ ہوئی اور کام پورا کئے بغیر مین بیجے گڑھ کبہی نہ جاؤنگی چاہیے جو ہو دیکھون کب تک پتہ نہین لگتا۔

جنگل مین ایک پیڑ کے نیچے بیٹھی ہوئی چنپا ان سب باتون کو سوچ رہی تہی کہ سامنے سے چار آدمی سپاہیانہ پوشاک پہنے ڈھال تلوار لگائے

ایک ایک نیزہ ہاتھ مین لئے دکھلائی دیے۔

چنپا کو دیکھکر اون لوگون نے آپس مین کچھ باتین کین جسے دور ہونے کے سبب چنپا بالکل سُن نہ سکی مگر اون لوگون کے چہرے کیطرف غور سے دیکھنے لگی دے لوگ کبھی چنپا کیطرف دیکھتے کبھی آپسمین باتین کرکے ہنستے کبھی اونچے ہو ہوکر اپنے پیچھے کیطرف دیکھتے جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ان لوگون کے ساتھی کوئی اور بہی ہین جنکے آنے کے یے لوگ منتظر ہین تھوری دیر بعد یے چارو چنپا کے چارو طرف ہو گئے اور پیڑون کے نیچے چھایا دیکھکر بیٹھ گئے۔

چنپا کا جی کھٹکا اور سوچنے لگی کہ یے لوگ کون ہین! چارون طرف سے مجکو گھیر کر کیون بیٹھ گئے اور انکا کیا ارادہ ہے؟ اب یہان بیٹھنا نہ چاہئے یہ سوچ اوٹھ کھڑی ہوئی اور طرف کا راستہ لیا مگر اُن چارون نے جانے نہ دیا دوڑ کر پھر گھیر لیا اور کہا تم کہان جاتی ہو ٹھہرو ہمارے مالک دم بھر مین آیا ہی چاہتے ہین اونکے آنے تک بیٹھو وے آلین تو ہملوگ تمکو اونکے سامنے لیچلکے سفارش کرینگے اور نوکر رکھوا دینگے خوشی سے تم رہا کروگی اسطرح سے کہانتک جنگل جنگل ماری ماری پھروگی۔

چنپا۔ مجھے نوکری کی کوئی ضرورت نہین جو مین تمہارے مالک کے آنیکی راہ دیکھون مین نہین ٹھہر سکتی۔

ایک - نہین نہین تم جلدی نہ کرو ٹھرو ہمارے مالک کو دیکھوگی تو خوش ہو جاؤگی ایسا خوبصورت جوان تمنے کبھی نہ دیکھا ہوگا بلکہ کوشش کرکے تمہاری شادی اون سے کرادینگے۔

چپلا - ہوشمین اگر باتین کرو نہین تو درست کردونگی خالی عورت نہ سمجھنا تمہارے ایسے دس کو مین کچھ نہین سمجھتی۔

چپلا کی ایسی باتین سنکر اون لوگون کو تعجب ہوا ایک کا منہ دوسرا دیکھنے لگا۔ چپلا پھر آگے بڑہی ایک نے ہاتھ پکڑ لیا بس پھر کیا تھا چپلا نے جھٹ کمر سے خنجر نکال لیا اور بڑی پھرتی کے ساتھ دو زخمی کر کے بھاگی۔ باقی دو آدمیون نے اِسکا پیچھا کیا مگر کب پا سکتے تھے۔

چپلا تو بھاگی مگر اوسکی قسمت نے بھاگنے نہ دیا۔ ایک پتھر سے ٹھوکر کھا بڑے زور سے گری چوٹ بھی ایسی آئی کہ اوٹھ نہ سکی تب تک وے دونون بھی پہونچے ابھی ان لوگون نے کچھ کہا نہین تھا کہ سامنے سے قافلہ سوداگرونکا آپہونچا جسمین لگ بھگ دو سو آدمیون کے ہونگے اونکے آگے ایک بڈھا آدمی تھا جسکی لمبی سفید داڑھی کالا رنگ بھوری آنکھ عمر لگ بھگ اسی برس کے ہوگی عمدے کپڑے پہنے ڈہال تلوار لگائے برچھی ہاتھ مین لیئے ایک بیش قیمت مُشکی گھوڑے پر سوار تھا ساتھ ہی اوسکے ایک لڑکا جسکی عمر بیس برس سے زیادہ نہ ہوگی رنگ تک نہ نکلی

تھی بڑے ٹھاٹھ کے ساتھ ایک نیپالی ٹانگن پر سوار تھا جسکی خوبصورتی اور
اور پوشاک دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی راج کمار ہی ہے پیچھے اوسکے
بہت سے آدمی گھوڑون پر سوار و پیدل بھی تھے سب کے پیچھے کئی اونٹو پر اسباب
اور اونکا ڈیرہ لدا ہوا تھا ساتھ مین کئی ڈولیان بھی تھین جنکے چارونطرف
بہت سے پیادے توڑیدار بندوق لئے چلے آتے تھے۔ دونون آدمیون
نے جنہون نے چنپا کا پیچھا کیا تھا پکار کے کہا اِس عورت نے ہمارے دو
آدمیون کو زخمی کیا ہے۔ جب تک کچھہ اور کہین تب تک کئی آدمیون نے
اوسے گھیر لیا اور خنجر چھین ہتھکڑی بیڑی ڈال دی۔

اوس بڑے سوار نے جسکو کہہ سکتے ہین کہ شاید سبھونکا سردار ہوگا
وہ ایک آدمیون کی طرف دیکھکر کہا۔ ہملوگون کا ڈیرہ بھی اسی جنگل مین کرو
یہان آدمیون کی آمدرفت کم معلوم ہوتی ہے کیونکہ کوئی نشان پگ ڈنڈی
کا زمین پر دکھائی نہین دیتا۔

ڈیرہ پڑگیا ایک بڑی راؤٹی مین کئی عورتین قید کیگئین جو ڈولیون
مین تھین چنپا بچاری بھی اونہین مین رکھی گئی آفتاب غروب ہوگیا ایک
چراغ بھی اوس راؤٹی مین جلایا گیا جسمین کئی عورتون کے ساتھ چنپا تھی۔
وہ لونڈا یہان بھی آئین جنہون نے کل عورتون سے پوچھا کہ تملوگ تو سوئی بناؤگی
یا نبا نبایا کھاوگی سبھون نے کہا کہ نبا نبایا کھائینگے مگر دو عورتون نے

کہا ہم کچھ نہ کہائینگے جسکے جواب مین وے دونون لونڈیان یہ کہکر چلی گئین کہ دیکہین کب تک بہوکی رہتی ہو۔

وے دو عورتین کون تہین جنہون نے کہانے سے انکار کیا؟ ایک تو بچاری آفت کی ماری چنپا ہی تہی دوسرے ایک بہت ہی نازک اور خوب صورت تہی جسکی آنکہون سے آنسو جاری تہے اور تہوڑی دیر پر لمبی لمبی سانسین لے رہی تہی چنپا بہی اوسکے پاس بیٹہی تہی۔

پہر رات چلی گئی سبہون کے واسطے کہانے کو آیا مگر اون دونون کے واسطے نہین جنہون نے پہلے انکار کیا تہا۔ آدہی رات بیتنے پر سناٹا ہوا پیرون کی آواز ڈیرے کے چارون طرف معلوم ہونے لگی جس سے چنپا نے سمجہا کہ اس ڈیرے کے چارون طرف پہرا گہوم رہا ہے دہیرے دہیرے چنپا نے اپنے بغل والی خوبصورت نازک عورت باتین کرنا شروع کین۔

چنپا۔ آپ کون ہین؟ اِن لوگون کے ہاتھ کیونکر پہنس گئین؟

عورت۔ میرا نام کلاوتی ہے مین مہاراج شیودت کی رانی ہون مہاراج لڑائی پر گئے تہے اونکے جدائی مین زمین پر سورہی تہی مجکو کچہ معلوم نہین جب آنکہہ کہلی اپنے کو آپلوگون کے پہندے مین پایا بس اور کیا کہون؟ تم کون ہو؟-

چنپا - ہین ! آپ چنار کی مہارانی ہین ؟ ہا ! آپکی یہ حالت ! واہ ری بدھاتا تو دھن ہے - مین کیا بتاؤن جب آپ مہاراج شیودت کی رانی ہین تو کماری چندرکانتا کو بھی ضرور جانتی ہونگی مین اونہین کی سکھی ہون اونہین کی کھوج مین مین ماری ماری پھرتی تھی کہ اِن لوگون نے پکڑ لیا -

یے دونون آپسمین دھیرے دھیرے باتین کر رہی تھین کہ باہر سے ایک آواز آئی "کون ہے ؟ بھاگا نکل گیا" مہارانی ڈرین مگر چنپا کو کچھ خوف نہ معلوم ہوا - بات ہی بات مین رات بیت گئی دونون مین سے کسیکو نیند نہ آئی کچھ کچھ دن بھی نکل آیا وہی دونون لونڈیان جو کھانا کھلانے آئین تھین اِسوقت پھر آئین تلوار دونون کے ہاتھ مین تھی ان دونون نے سبھون سے کہا چلو باری باری سے میدان ہو آؤ -

کل عورتین میدان گئین مگر یے دونون یعنی مہارانی اور چنپا اوسیطرح بیٹھی رہین کسینے ضد بھی نہ کی پہر دن آیا ہوگا کہ بڈھا اِس قافلے کا سردار ایک بڈھی عورت کو لئے ہوئے اِس ڈیرے مین آیا جسمین سب عورتین قید تھین -

بڈھی عورت - بس اتنی ہی ہین یا اور بھی ؟

بڈھا سردار - بس اِسوقت تو اتنے ہی ہین اب تمہاری مہربانی ہو گئی تو اور ہو جائیگے

بڈھی - دیکھئے تو سہی مین کتنی عورتین پھنسا لاتی ہون اب بتائیے کس میل کی عورت لانے پر کتنا انعام ملیگا -

بڑھا سردار- دیکھو یے سب ایک میل کی ہین اِس قسم کی اگر لاؤگی تو دس روپے ملینگے (چپنا کیطرف اشارہ کرکے) اگر اِس میل کی لاؤگی توپچاس روپے (مہارانی کیطرف اشارہ کرکے) اگر ایسی خوبصورت ہوگی تو پورے سو روپے ملینگے - سمجھ گئین ؟

بڑھی- ہان اب مین اچھی طرح سمجھ گئی اِن سبھون کو آپنے کیسے پایا ؟

سردار- یے سب سے جو خوبصورت ہے اِسکو تو ایک کھوہ مین پایا - جہان بیہوش پڑی ہوئی تھین اور یہ کل اسی جگہ پکڑی گئی اِسنے دو آدمی میرے مارڈالے بڑی بدمعاش ہے -

بڑھی- اِسکے چتون ہی سے بدمعاشی جھلکتی ہے ایسی ایسی اگر تین اور اجاوین توآپکا قافلے کا قافلہ ہی بیٹھے بیٹھے چلا جاوے -

سردار- اسمین کیا شک - ہان اور یے سب جو ہین یہ کئی طرح سے پکڑی گئین ایک کو یہ بنگالہ کی رہنے والی ہے اِسکے پڑوس مین میرے لڑکے نے وہیرہ ڈالا تھا اپنے پر عاشق کرکے نکال لایا یے چارون روپے کی لالچ سے پھنسی ہین اور باقی سبھون کو مینے اونکے مان نانی اور وارثون سے خرید کیا ہے بس چلو اب اپنے ڈیرے مین بات چیت کرینگے مین بڑھا آدمی بہت دیر تک کھڑا نہین رہ سکتا -

بڑھی۔ چلیے۔

دونون اوس ڈیرے سے روانہ ہوئے اِن دونون کے جانے بعد سب عورتون نے اونکو خوب گالیان دین۔ موئے کو دیکھو ابھی عورتون کو پھنسانے کی فکر مین لگا ہے نہ معلوم یہ بڑھی اِسکو کہان سے ملگئی بڑی سیطان معلوم ہوتی ہے کہتی ہے "دیکھو تو مین کتنی عورتین پھنسا لاتی ہون،، ہے پرمیشورا اِن لوگون پر بھی تیری مہربانی رہتی ہے! نہ معلوم یہ ڈاین کتنے گھر چوپٹ کریگی۔ چنپا نے اوس بڑھیا کو خوب غور کرکے دیکھا اور آدھے گھنٹے تک کچھ سوچتی رہی مگر مہارانی کو سوائے رونے کے کوئی دُھن نہ تھی۔ ہائے! مہاراج کی لڑائی مین کیا حالت ہوئی ہوگی وے کیسے ہونگے میری یاد کرکے کتنے رنجیدہ ہوتے ہونگے دھیرے دھیرے یہ کہہ کہہ روتی تھین چنپا اونکو سمجھانے لگی۔

مہارانی صبر کرو گبھراؤ مت مجھے اب پوری امید ہوگئی ہے ایشور چاہے تو اب ہملوگ بہت جلدی چھوٹ جائینگے کیا کرون مین ہتھکڑی بیڑی مین پڑی ہون کسیطرح کھلجاتی تو ان لوگون کو مزا چکھاتی لاچار ہون یہ مضبوط بیڑی سوائے کٹنے کے دوسری طرح کھل نہین سکتی اور اسکا کٹنا یہان بڑی مشکل ہے۔

اسیطرح روتے کلپتے آجکا دن بھی بیتا شام ہوچلی بڈھا سردار پھر اوس ڈیرے مین پہونچا جسمین عورتین قید تھین ساتھ وہی صبح والی بڑھیا

آفت کی پوڑیا ایک جوان خوبصورت عورت کو لئے ہوئے تھی۔ بڑھیا نے کہا۔ یہ مال بیچئے اول نمبر کی ہے یا نہین۔

سردار۔ اول نمبر کی تو نہین ہے ہان دوسرے نمبر کی ضرور ہے پچاس روپے کی آج تمہاری بوہنی ہوئی اسمین کوئی شک نہین۔

بڑھیا۔ خیر پچاس ہی سہی یہان کون گرہ کی جمع لگتی ہے کل پھر لاؤنگی چلئے۔

اسوقت اِن دونون کی بات چیت بہت دھیرے دھیرے ہوئی کسینے سنا نہین مگر ہونٹون کے ہلنے سے چنپا کچھ کچھ سمجھ گئی نئی عورت جو آج آئی ہے بڑی خوش و کھلائی دیتی تھی ہاتھ پیر کھلے تھے فوڑا اسکے واسطے کھانا آیا اِسنے بھی خوب ملیے چوڑے ہاتھ لگائے بے کھٹکے اوڑا گئی دوسری عورتون کو سُست اور روتے دیکھ ہنستی و چٹکیان لیتی تھی۔ چنپا نے جی مین سوچا یہ تو بڑی بھاری بلا ہے اِسکو اپنے قید ہونے و بِکنے کی کوئی فکر نہین ہمین تو کچھ کچھ دال مین کالا معلوم ہوتا ہے۔

سولھوان بیان

کل کیطرح آج کی رات بھی گذرگی لونڈیون کے ساتھ صبح کو سب عورتین باری باری میدان بھیجی گئین مہاراجکماری و چپنا آج بھی نہ گئین چپنا نے مہارانی

سے پوچھا آپ جب سے اِن لوگون کے ہاتھ پہنسی ہین کچہ بھوجن بھی کیا یا نہین ؟ اونہون نے جواب دیا کہ مہاراج سے ملنے کی امید مین جان بچانے کے لیئے دوسرے تیسرے کچھ کہا لیتی ہون کیا کرون کچھ بس نہین چلتا۔

تھوڑی دیر بعد دو آدمی اِس ڈیرے مین آئے مہارانی و چپنا سے بولے تم دونون باہر چلو آج ہمارے سردار کا حکم ہے کہ سب عورتین میدان مین پیڑون کے نیچے بیٹھائی جائین جسمین میدان کی ہوا لگے اور تندرستی مین فرق نہ پڑنے پاوے یہ کہہ دونون کو باہر لیگئے، اور بھی عورتین جو میدان گئین تہین باہر ہی ایک بڑے بھاری مہوے کے پیڑ تلے بیٹھی ہوئی تہین یہ دونو بھی اوسی جگہ باہر بیٹھ گئین چپنا چارو طرف نگاہ دوڑا دوڑا دیکھنے لگی۔

دو پہر دن آیا ہوگا وہی بڈھیا جو کل ایک عورت کو لے آئی تھی آج پھر ایک جوان عورت کو جو کل سے بھی زیادہ خوبصورت تھی لیئے ہوئے پہونچی اوسے دیکھتے ہی بڑھے میان نے بڑی خاطر سے اپنے پاس بیٹھایا اور اوس عورت کو اوس جگہ بھیجدیا جہان اور سب عورتین بیٹھی تھین چپنا نے آج اس عورت کو بھی باریک نگاہ سے دیکھا آخر چپنا سے رہا نہ گیا اوپر کیطرف مُنہ کرکے بولی دو ہی سکتا (۱) ،، وہ عورت جو آج آئی ہے

(۱) ہم پہچان گئے۔

چنپا کا مُنہ دیکھنے لگی تھوری دیر کے بعد وہ بھی اپنے پیر کے انگوٹھے کیطرف دیکھہ اور اپنے ہاتھون سے اوسے ملتے ہوئے بولی "چپ کلا چھٹ مے باپر وہینس (۲)" پھر دو نون مین سے کوئی نہ بولی۔

شام ہوگئی سب عورتین اوسی راؤٹی مین پہونچائی گئین رات کو کھانے کا سامان پہونچا مہارانی و چنپا کے سواے سبھون نے کھایا اون دو لال عورتون نے تو خوب ہی ہاتھہ پھیرا جو نئی بینس لیکے آئی تھین۔

رات بہت چلی گئی سناٹا ہوگیا راؤٹی کے چارون طرف پہرا پھرنے لگا راؤٹی مین ایک چراغ جل رہا ہے سب عورتین سوگئین صرف چار جاگ رہے ہین مہارانی چنپا اور وسے دو نون جو نئی آئی ہین۔ چنپا نے اون دو نون کیطرف دیکھکر کہا "کڑاک مین ٹھیٹی نوسے پارو ہینیتو (۳)" ایک نے ایک نے جواب دیا "توم چے کی (۴)" پھر چنپا نے کہا "رانی مے سینگی (۵)" اون دو نون عورتون نے اپنے کمر سے کوئی تیز اوزار نکالا اور دھیرے دھیرے چنپا کی ہتھکڑی و بیڑی کاٹ دی اب چنپا آزاد اور لاپرواہ ہوگئی اوسکے ہونٹھون مین مسکراہٹ معلوم ہونے لگی۔

پھر رات گزر گئی یکایک اِس راؤٹی کو چارو نطرف سے بہت سے

---

(۲) چپ رہو گی تو تمہاری بھی جان چھوٹ جائیگی (۳) میری بیڑی توڑدو نہین تو غل کرکے گرفتار کرادونگی۔ (۴) تمہاری کیا دسا ہوگی (۵) رانی کا ساتھہ دونگی۔

آدمیون نے گھیر لیا غل شور کی آواز آنے لگی مارو پکڑو کی دُھن سُنائی دینے لگی بندوق کی کئی آوازین کان مین پڑین اب سب عورتون کو یقین کہ ڈاکہ پڑا لڑائی ہو رہی ہے کھلبلی پڑگئی راؤٹی مین جتنی عورتین تہین ادھر اودھر دوڑنے لگین مہارانی گھبراکر چپنیا چپنیا پکارنے لگین مگر کہین پتہ نہین چپنیا دکھلائی بھی نہین پڑتی وسے دونون عورتین جو نئی آئی تہین مہارانی کے پاس آکر کہنے لگین معلوم ہوتا ہے چپنیا نکل گئی آپ مت گھبرایئے یہ سب آپ ہی کے نوکر ہین جنہون نے ڈاکہ مارا ہے مین بھی آپ ہی کا تابعدار ہون عورت نہ سمجھیگا مین جاتا ہون آپکے واسطے کہین ڈولی تیار ہوگی لیکر آتا ہون یہ کہہ دونون نے راستہ لیا

جس راؤٹی مین عورتین تہین اوسکے تین طرف آدمیون کی آواز کم ہوگئی چوتھے طرف جدھر اوربہت سے ڈیرے تھے لڑائی کی آہٹ معلوم ہو رہی ہے۔ دو آدمی جنکا منہ کپڑے یا نقاب سے ڈھنپا ہوا تھا ڈولی لیئے ہوے پہنچے اور مہارانی کو اوسپر بٹھاکر باہر نکل گئے۔

رات گئی آسمان پر سفیدی دکھائی دینے لگی چپنیا و مہارانی تو چلی گئین تہین مگر باقی عورتین اوس راؤٹی مین بیٹھی ہولی تہین ڈر کے مارے اونکا چہرہ زرد ہو رہا تھا ایک کا مُنہ ایک دیکھہ رہی تھی اتنے مین پنالعل رام نراین اور چنی لعل ایک ڈولی جسپر کمخواب کا پردہ پڑا ہوا تھا لیئے ہوئے

اوس راوٹی کے دروازے پر پہونچے ڈولی باہر رکھدی آپ اندر گئے سب عورتون کو اچھی طرح دیکھنے لگے پوچھا کہ ہملوگون مین سے دو عورتین دکھائی نہین دیتین وے کہان ہین ؟

سب عورتین ورڑی ہوئی تھین کیسکے منہ سے آواز نہ نکلی پنا لعل نے کہا تملوگ ڈرو مت ہملوگ ڈاکو نہین ہین تمہین لوگون کے چھڑانے کے لئے اتنا دھوم دھام ہوا بتاؤ وے دونون عورتین کہان ہین ؟ اب عورتون کا جی کچھ ٹھکانے ہوا ایک نے کہا کہ دو نہین ملکہ یہان سے چار عورتین غایب ہین جنمین دو تو وے تھین جو کل اور پرسون یہنسا کے آئی تھین۔

وے تو ایک عورت کو یہ کہکے چلی گیئن کہ آپ ڈرے مت ہملوگ آپ ہی کے تابعدار ہین ڈولی لیکر آتے ہین آپ کو نے چلتے ہین اسکے بعد ڈولی آئی جسپر چڑہ کے وہ چلی گیئن چوتھی تو سب کے پہلے ہی نکل گئی تھی۔

پنا لعل کے تو ہوش اُڑ گئے رام نراین وچنی لعل کیطرف دیکھنے لگے رام نراین نے کہا ٹھیک ہے ہم دونون مہارانی کو ڈھونڈھتے ہس دیکر تمہارے کھوج مین ڈولی لینے چلے گئے زفیل بجا کر تمسے ملاقات کی ڈولی لیکر چلے آتے ہین مگر نہ معلوم دوسرا کون ڈولی لیکر آیا جو مہارانی کو لیکر چلا گیا۔ اِن لوگون کا یہ بہی کہنا ٹھیک ہے کہ وہ پہلے ہی سے غایب

سے ہے جب ہملوگ عورت بنے ہوئے اسی لڑائی مین تھے اور لڑائی ہو رہی تھی تو ہماری رانی سے ڈر کے چنپا چنپا پکار رہی تھی اوسکا پتہ نہین تھا۔ یہ معاملہ کیا ہے! کچھ سمجھ مین نہین آتا! چلو باہر چلکر اِن بُردہ فروشون کی ڈولیون کو گنین اوتنے ہی ہین کہ کم۔ ہان عورتون کو بھی باہر نکالو۔

سب عورتین اوس ڈیرے سے باہر نکل گئین اونھون نے دیکھا کہ چارون طرف خون ہی خون دکھائی دیتا ہے کہین کہین لاش بھی نظر آتی ہے قافلے کا بڈھا سردار اور اوسکا خوبصورت لڑکا زنجیرون سے جکڑا ایک پیڑ کے نیچے بیٹھا ہوا ہے دس آدمی ننگی تلوار لیے اوسکی نگہبانی کر رہے ہین اور سیکڑون آدمی پیڑ سے بندھے دوسرے پیڑ کے نیچے بیٹھائے ہین راوٹیان و ڈیرے سب اوجڑے پڑے ہین۔

پنا لعل رام نراین و چنی لعل اوس جگہ گئے جہان بہت سی ڈولیان رکھی تھین رام نراین نے پنا لعل سے کہا دیکھو یہ سولہ ڈولیان ہین پہلے دن ہمنے سترہ گنی تھین۔ پنا لعل نے کہا ٹھیک ہے ہمنے بھی گنی تھین اِس سے معلوم ہوا کہ اِسی مین کی وہ ڈولی تھی جسمین ہماری رانی گئین ہین مگر کون لیگیا؟ چنی لعل! جاؤ تم دیوان صاحب کو یہان بلا لاؤ او ہی طرف بیٹھے ہین جہان فوج کھڑی ہے۔

بُردہ فروش۔ جو آدمیونکی سوداگری کرتے ہین یعنے لونڈی اور غلام بیچتے ہین

دیوان صاحب کو لئے چنی لعل آئے پنا لعل نے اون سے کہا دیکھئے ہملوگونکی چاردروز کی محنت بالکل برباد ہوئی۔ بجے گڈھ سے تین منزل پر اِن لوگون کا ڈیرہ تھا۔ اس بڈھے سردار کو ہملوگون نے عورتونکی لالچ دیکر روکا کہ کہین آگے نہ چلا جائے اور آپ کو خبر دی آپ بھی پورے پورے سامان سے آئے اتنا خون خرابہ ہوا مگر مہارانی وچپلا ہاتھ نہ آئین بھلا چپلا تو بدمعاشی کرکے نکل گئی اوس نے کہا کہ ہماری بیڑی کاٹ دو نہین تو ہم سب راز کھول دینگے کہ مرد ہو کہا دینے آئے ہو پکڑ جاؤ گے۔ لاچار ہوکر اوسکی بیڑی کاٹ دی وہ موقع پاکر نکل گئی مگر مہارانی کو کون لیگیا جو یہ

دیوان صاحب کی عقل حیران تھی کہ یہ کیا ہوگیا۔ بولے اِن دو بدمعاشونکی بلکہ اونکے بڈھے میان سردار کو مار پیٹ کے پوچھو کہین انھین لوگون کی تو بدمعاشی نہین ہے ❖

پنا لعل نے کہا جب سردار ہی آپکے قید مین ہین تو مجھے یقین نہین آتا کہ اوسکے سبب سے مہارانی غائب ہو گئی ہونگی۔ ہان اِدہر اودھر تلاش کے لئے آدمی بھیجنا چاہیے آپ اِن بردہ فروشون کو اور فوج کو لیکر جائیے۔ اور اِن بدمعاشون کو قید کیجئے اور راج کا کام دیکھئے۔ ہملوگ پھر مہارانی کی خبر لینے جاتے ہین اِسکا تو بیڑا ہی اوٹھایا ہے ❖

دیوان صاحب بردہ فروش قیدیون کو معہ اونکے مال اسباب کے

ساتھ لئے گڈہ کی طرف روانہ ہوئے - پنا لعل رام نرائن اور چنی لعل مہارانی کی کھوج مین چلے راستے مین یون آپس مین باتین کرنے لگے +

پنا لعل - دیکھو آجکل چنار راج کی کیا خرابی ہو رہی ہے - مہاراج اودھر پھنسے مہارانی کا پتہ نہین - پتہ تو لگا بھی مگر پھر کوئی اوستاد ہلوگون کو اُلو بنائے ہی گیا -

رام نرائن - بھائی بڑی محنت کی تھی مگر کچھہ نہ ہوا - کس مشکل سے انلوگون کا پتہ پایا کیسی ترکیب سے دو روز تک اسی جنگل مین روک رکھا کہین جانے نہ دیا دوڑ دوڑ چنار سے مع فوج کے دیوان صاحب کو لائے لڑے بھڑے اپنی طرف کے کئی آدمی بھی مرے مگر پھر بھی وہی پہلا دن - شرمندگی منافع مین +

چنی لعل - ہم تو بڑے خوش تھے کہ چمپا بھی ہاتھ آویگی مگر وہ تو اور بھی چالاک نکلی کیسا ہلوگون کو بچانا اور مجبور کر کے اپنی بیڑی کٹواہی لی بڑی چالاک ہے کہین اوسی کا تو فساد نہین ہے -

پنا لعل - نہین جی اکیلی چمپا ڈولی مین بیٹھا کر مہارانی کو نہین لیجا سکتی -

رام نرائن - ہم تینو نکو مہارانی کی کھوج مین بھیجنے کے بعد احداد

ناظم کو ہمراہ لیکر پنڈت بدری ناتھ مہاراج کو قید سے چھوڑا لے گئے ہین دیکھین وہ کیا جس لگا کے آتے ہین۔

پنا لعل۔ بھلا ہملوگون کا وہ منہ بھی تو ہو کہ چنار جاکر انکا حال سُنین اور کیا جس لگا کر آتے ہین اسکو دیکھین اگر مہارانی نہ ملین تو کون منہ لیکر چنار جائینگے؟

رام نراین۔ بس معلوم ہوگیا کہ آج جو شخص مہارانی کو اِس پھرتی سے چُرا لے گیا وہ ہملوگون کا ٹھیک اوستاد ہے۔ اب تو اِسی جنگل مین کھیتی کرو لڑکے بالے لیکر آبسو۔ مہارانی کا ملنا مشکل ہے۔

پنا لعل۔ واہ رے تیرا حوصلہ کیا پھینک کے اوتار ہوئے ہین۔

تھوڑی ہی دُور جاکر یے لوگ کچھ آپس مین باتین کرملنے کا ٹھکانا ٹھہرا الگ ہوگئے۔

ستر ہوان بیان

ایک بڑے بھاری تالے مین جسکے چارون طرف بہت ہی گھنا جنگل تھا۔ پنڈت جگناتھ جوتشی کے ساتھ تیج سنگھ بیٹھے ہین بغل مین ایک معمولی ڈ ولی

رکھی ہوئی ہے پردہ اوڑھا ہوا ہے ایک عورت اوسمین بیٹھی تیج سنگہ سے
باتین کر رہی ہے۔ یہ عورت چنار کے مہاراج شیودت کی رانی کلاوتی کنورہی
پیچھے کی طرف ایک ہاتھ ڈولی پر رکھے چنپا بھی کھڑی ہوئی ہی۔
مہارانی۔ مین چنار جانے مین راضی نہین ہون مجکو راج نہین
چاہیے۔ مہاراج کے ساتھ رہنا میرے لئے سُورگ ہے۔ اگر وے قید ہین
تو میرے پیر مین بھی بڑی ڈال دو مگر اونھین کے چرنون مین رکھو ❊
تیج سنگہ۔ نہین مین یہ نہین کہتا کہ ضرور آپ بھی اوسی قیدخانہ
مین جایئے جس مین مہاراج ہین۔ آپ کی خوشی ہو تو چنار جایئے۔ ہملوگ
بڑی حفاظت سے پہونچا دینگے کوئی ضرورت آپکے لانے کی نہین تھی۔ جوتشی
جی نے کئی مرتبہ آپکی پتی برت دہرم کی تعریف کی تھی اور کہا تھا کہ مہاراج
کی جدائی مین مہارانی کو بڑا ہی دُکھ ہوتا ہوگا یہی جاننے کے لیے ہملوگ
آپکو لے آئے ہین نہین تو خالی چمپا کو چھڑانے گئے تھے۔ اب آپ کہیے تو چنار
پہونچا دین۔ نہین تو مہاراج کے پاس لیجاوین کیونکہ سوائے میرے اور
کسی ذریعہ سے آپ مہاراج کے پاس نہین پہونچ سکیتن کیا جانے مہاراج
کب تک قید رہین ❊
مہارانی۔ تملوگون نے میرے اوپر بڑی مہربانی کی سچ مُچ چنار مین
مہاراج سے اتنی جلدی ملانے والا کوئی نہین جتنی جلدی تم ملاسکتے ہو۔ بس

ابھی مجکو اونکے پاس پہونچاؤ دیری مت کرو مین تملوگون کا بڑا احسان مانونگی ٭

تیج سنگہ۔ تو اس طرح ڈولی مین آپ وہان نہین جاسکتین۔ ہان بیہوش کرنکے مین لیجا سکتا ہون ٭

مہارانی۔ مجکو یہ بھی منظور ہی کسیطرح وہان پہونچاؤ ٭

تیج سنگہ۔ اچھالو اس شیشی کو سونگہو ٭

مہارانی کو اپنے خاوند کے ساتھہ بڑے ہی محبت تھی اگر تیج سنگہ اونکو یہ کہتے کہ تم اپنی جان دیدو تب مہاراج سے ملاقات ہوگی تو وہ اسکو بھی قبول کرلیتی ٭

مہارانی بخوف شیشی سونگھکر بیہوش ہوگئین جوتشی جی نے کہا اب آپ انکو لیجائیے اوسی تہ خانہ مین چھوڑ آئیے۔ جب تک آپ نہ آوینگے مین اسی جنگل مین رہونگا۔ چمپا کو بھی چاہیے کہ بجے گڈھ جائے۔ ہملوگ تو کماری چندر کانتا کی تلاش مین گھوم ہی رہے ہین۔ یہ کیون دُکھ اوٹھاتی ہین ٭

تیج سنگہ نے کہا چمپا! جوتشی جی ٹھیک کہتے ہین۔ تم گھر جاؤ کہین ایسا نہو کہ پھر کسی آفت مین پھنس جاؤ ٭

چمپا نے کہا جب تک کماری کا پتہ نہ لگے گا مین بجے گڈھ ہرگز نہ جاؤنگی۔ مین اگر ان بردہ فروشونکے ہاتھہ پھنسی تو اپنی ہی چالاکی سے چھوٹ گئی

آپ لوگونکو میرے لئے کوئی تکلیف نکرنی پڑی ٭
تیج سنگھ نے کہا کہ تمہارا کہنا ٹھیک ہے۔ ہم یہ نہین سکہتے کہ ہملوگون نے تمکو چھوڑا یا ہملوگ تو کماری چندرکانتا کو ڈہونڈھتے ہوئے یہانتک پہونچ گئے اور اونھین کی امیدمین بردہ فروشون کے ڈیرے دیکھ ڈالے اونکو تو نہ پایا مگر مہارانی اور تم پھنسی ہوئی دکھلائی پڑین چھوڑانے کی فکر ہوئی پنا لعل رام نرائن اور چنی لعل کو مہارانی کی نے کوشش کرتے دیکھکر ہملوگ یہ سمجھہ الگ ہوگئے کہ محنت یے لوگ کرین موقع مین موقعہ ہملوگون کو بھی کام کرنے کا ملجائیگا۔ آخر ایسا ہی ہوا۔ تم اپنی ہی چالاکی سے چھوٹ کر باہر نکل آئین تمہی مہارانی کو غائب کیا۔ خیر ان سب باتون کو جانے دو تم یہ بتاؤ کہ گھر نہ جاؤگی تو کیا کروگی ۔ کہان ڈھونڈھوگی ۔ کہین ایسا نہو کہ ہملوگ کماری کو کھوج کر بیچ گڈہ لیجاوین اور تم مہینون تک ماری ماری پھرو ٭
چپلا نے کہا مین ایک دم سے ایسی بیوقوف نہین ہون چارون طرف کی تو رکھہ سکتی ہون۔ آپ بیفکر رہین ٭
تیج سنگھ مجبور ہوکر چپلا کو اوسکی مرضی پر چھوڑنا پڑا۔ جوتشی جی کو بھی او جنگل مین چھوڑ کر مہارانی کی گٹھری باندہ قیدخانے والی کھوہ کی جانب ا ہوئے جسمین مہاراج شیودت بند تھے اور چپلا بھی ایک طرف روانہ ہوئی

۱۸
اٹھارہوان بیان

تیج سنگھ کے جانے کے بعد جوتشی جی تنہا ہو گئے۔ سوچنے لگے کہ رمل کے ذریعہ سے پتہ لگانا چاہئے کہ چندر کانتا وچپلا کہان ہین۔ بستہ کھولا پٹیا نکالکر رمل پھینک گنے لگے گھڑی بھر تک خوب غور کیا یکایک جوتشی جی کے چہرے پر خوشی جھلکنے لگی۔ ہونٹھون پر ہنسی آئی جھٹ پٹ رمل پٹیا باندہ ادسی تہ خانہ کی طرف دوڑے جہان تیج سنگھ مہارانی کو لئے جارہے تھے۔ عیار تو تھے ہی دوڑنے مین کسر نہ کی جھاخک بن بڑا خوب تیزی سے دوڑے تیج سنگھ قدم قدم بھیجتے ہوئے چلے جاتے تھے لگ بھگ پانچ کوس کے گئے ہونگے کہ پیچھے سے آواز آئی "ٹھہرو ٹھہرو" پھر کے دیکھا تو جوتشی جی جھکنا بڑی تیزی سے آرہے۔ ٹھہر گئے جی مین کھٹکا پیدا ہوا کہ یہ کیون دوڑے آتے ہین۔ جب قریب پہونچے انکے چہرے پر کچھ ہنسی دیکھ تیج سنگھ کا جی ٹھکانے ہوا۔ پوچھا کیون کیا ہے جو آپ دوڑے آئے۔

جوتشی جی ۔ ہے کیا بس ہم بھی آپکے ساتھ ادسی تہ خانہ مین چلین گے*

تیج سنگھ ۔ کیون؟

جوتشی - اس کا حال بھی وہان ہی معلوم ہوگا یہان نہ کہین گے ۔
تیج سنگھ - تو وہان دروازے پر آنکھون مین پٹی بھی باندھنی پڑے گی کیونکہ پہلے تالے کا حال جب کمار کو دہو کھا دیکر بدری ناتھ نے معلوم کر لیا تب سے ایک اور تالا ہمنے اوسمین لگایا ہے جو پہلے ہی سے بنا ہوا تھا مگر اوسکو کام مین نہین لانے تھے کیونکہ کھولنے اور بند کرنے مین ذرا دیر لگتی ہے - ہم پہلے کہہ چکے ہین کہ اوس تالے کا بھید کسیکو نہ بتاوینگے ۔

جوتشی - مین تو اپنی آنکھون مین پٹی نہ بندھاؤنگا اور اوس تہ خانے مین بھی ضرور جاؤنگا جھک مارو گے اور لیچلو گے ۔

تیج سنگھ - واہ کیا خوب! بھلا کچھہ حال بھی تو معلوم ہو ۔

جوتشی - حال کیا بس پویارہ ہے - کماری چندر کانتا کو وہان دکھا دونگا ۔

تیج سنگھ - ہان! سچ کہو!

جوتشی - اگر جھوٹھہ نکلے اوسی تہ خانے مین مجکو حلال کرکے مار ڈالنا

تیج سنگھ - خوب کہی تمہین مار ڈالینگے تو تمہارا کیا بگڑیگا ہم برہمہتیا تو میرے سر چڑھے گی ۔

جوتشی - اسکا بھی ڈھنگ مین بتا دیتا ہون جسمین تمہارے اوپر برہمہتیا نہ چڑھے ۔

تیج سنگھ۔ وہ کیا؟

جوتشی۔ کوئی شکل نہیں ہے پہلے مجھے سلمان کرڈالنا تب حلال کرنا۔

جوتشی جی کی بات پر تیج سنگھ ہنس پڑے اور بولے "اچھا بھائی چلو کیا کرین۔ آپ کا حکم بھی ماننا ضرور ہے"۔

دوسرے دن شام کو یے لوگ اوس تہ خانے کے پاس پہونچے۔ جوتشی جی کے سامنے ہی تیج سنگھ تالا کھولنے لگے پہلا اوس شیر کے چہرے مین ہاتھ ڈال کے اوسکی زبان باہر نکالی اسکے بعد دوسرا تالا کھولنے لگے۔

دروازے کے دونون طرف دو پتھر سنگ مرمر کے دیوار کے ساتھ جڑے ہوے تھے داہنی طرف کے سنگ مرمر والے پتھر پر تیج سنگھ نے زور سے لات ماری ساتھ ہی ایک آواز ہوئی اور وہ پتھر دیوار کے اندر گھسکر زمین کے ساتھ سمٹ گیا۔ چھوٹے سے ہاتھ بھر کے چبوترے پر ایک سانپ چکر مارے بیٹھا دکھائی پڑا جسکی گردن پکڑ کے کئی مرتبہ پیچ کی طرح پر گھومایا دروازہ کھل گیا۔ مہارانی گٹھری لئے ہوے تیج سنگھ و جوتشی جی اندر گئے۔ اندر سے دروازہ بند کر دیا اور بھیتر دروازے کے بائین طرف دیوار مین ایک سوراخ ہاتھ جانے لایق تھا اوسمین ہاتھ ڈال کے تیج سنگھ نے کچھ کیا جسکا حال جوتشی جی کو معلوم نہ ہو سکا۔

جوتشی جی نے پوچھا اسمین کیا ہے؟ تیج سنگھ نے جواب دیا اسکے اندر ایک کلی ہے جسکے گھومانے سے باہر والا وہ پتھر بند ہو جاتا ہے جسپر مین نے لات ماری

تھی اور جسکے اندر سانپ دکھائی دیا تھا۔ اس سوراخ سے صرف اوس پتھر کے بند کرنے کا کام چلتا ہے۔ کھل نہین سکتا۔ کھولنے وقت وہی ترکیب کرنی پڑیگی جو دروازے کے باہر کی گئی تھی ؛

دروازہ بند کرکے یے لوگ آگے بڑھے۔ میدان مین جاکر مہارانی کی گٹھری کھولی اونھین ہوش مین لائے اور کہا کہ ہمارے ساتھ چلی آؤ آپکو مہاراج کے پاس پہونچا دین۔ مہارانی اِن لوگون کے ساتھ ساتھ آگے بڑھین۔ تیج سنگھ نے جوتشی جی سے پوچھا کہ بتایئے چندرکانتا کہان ہو؟ جوتشی جی نے کہا مین پہلے کبھی اسکے اندر آیا نہین جو سب جگہہ میری دیکھی ہون آپ آگے چلئے۔ مہاراج شیودت کو ڈھونڈھیئے۔ چندرکانتا بھی دکھلائی دی جائے گی ؛

گھومتے پھرتے مہاراج شیودت کو ڈھونڈھتے یے لوگ نالے کے پاس پہونچے جسکا حال پہلے حصے مین لکھ چکے ہین۔ یکایک سبھون کی نگاہ مہاراج شیودت پر پڑی جو نالے کے اوس پار ایک پتھر کے ڈھوکے پر کھڑے اوپر کی طرف مُنھ کیئے ہوئے کچھ رہے تھے ؛

مہارانی تو مہاراج کو دیکھ دیوانی سی ہوگئین کسی سے کچھ نہ پوچھا کہ اس نالے مین کتنا پانی ہے اوس پار کیسے جانا ہوگا۔ جھٹ کود پڑین پانی تھوڑا ہی تھا پار ہو اور دوڑکر روتی ہوئی مہاراج شیودت کے پیرون پر گرپڑین مہاراج

نے اوٹھا کر گلے لگا لیا تب تک تیج سنگھ اور جوتشی جی بھی نالے کے پار ہو شیودت
کے پاس پہونچے ❖

جوتشی جی کو دیکھتے ہی مہاراج نے پوچھا کیون جی تم یہان کیسے آئے ہو کیا تم
تیج سنگھ کے ہاتھ پھنس گئے ہو" جوتشی جی نے کہا نہین تیج سنگھ کے ہاتھ کیون
پھنسینگے ہان اُنھون نے مہربانی کرکے مجھے اپنی منڈلی مین ملا لیا اب ہم بیرندر سنگھ
کی طرف ہین آپ سے کچھ واسطہ نہین ❖

جوتشی جی کی بات سنکر مہاراج کو بڑا غصہ آیا لال لال آنکھین کر اونکی
طرف دیکھنے لگے جوتشی جی نے کہا اب آپ بیفائدہ غصہ کرتے ہین اس سے کیا
ہوگا ہو جہان جی مین آیا وہان رہے جو اپنی عزت کرے اوسیکے ساتھ رہنا
ٹھیک ہے۔ آپ خود خیال کیجئے اپنی طرف دیکھئے اور یاد کیجئے کہ مجکو آپ نے
کیسی کیسی سخت باتین کہی تھی! یہ بھی نہ سوچا کہ یہ برہمن ہے۔ اب کیون میری
طرف لال لال آنکھین کرکے دیکھتے ہین ❖

جوتشی جی کی باتین سنکر مہاراج شیودت نے سر نیچا کر لیا کچھ جواب ندیا
اتنے مین ایک باریک آواز آئی "تیج سنگھ"۔

تیج سنگھ نے سر اوٹھا کر ادہر اودہر دیکھا جدھر سے آواز آئی تھی چندرکانتا نظر
پڑی جسے دیکھتے ہی اسکے آنکھون سے آنسو نکل پڑے۔ ہائے کیا صورت
ہو رہی ہے سر کے بال کھلے ہین گلاب سا چہرہ کمھلا گیا ہے۔ بدن پر میل چڑھی ہے

ہے۔ کپڑے بوسیدہ ہین آنکھون سے آنسو جاری ہین۔ پہاڑ کے اوپر ایک چھوٹی سی گھپا کے باہر کھڑی تیج سنگھ تیج سنگھ پکار رہی ہے۔

تیج سنگھ اوس طرف دوڑے اور چاہا کہ پہاڑ پر چڑہ کر کماری کے پاس پہونچ جاوین مگر نہو سکا کہین راستہ نہ ملا بہت پریشان ہوے لیکن کوئی کام نہ چلا لاچار ہوکر اوپر چڑہنے کے لئے کمند پھینکی مگر وہ چوتھائی دور بھی نہ گئی۔ جو تشی جی سے کمند لیکر اپنے کمند مین جوڑ کر پھر پھینکے آدھی دور بھی نہ پہونچی ہر طرح کی ترکیبین کین مگر کوئی مطلب نہ نکلا لاچار ہوکر آواز دی اور پوچھا "کماری تم یہان کیسے آئین"۔

تیج سنگھ کی آواز کماری کے کان مین بخوبی پہونچی مگر کماری کی آواز جو بہت ہی باریک تھی تیج سنگھ کے کانون تک پوری پوری نہ آئی۔ کماری نے کیا جواب دیا صاف صاف سمجھہ مین نہ آیا ہان اتنا سمجھہ پڑا "قسمت .... آئی .... طرح .... نکالو .."

ہائے ہائے کماری سے اچھی طرح بات بھی نہین کرسکتے یہ سوچ تیج سنگھ بہت گھبرائے مگر اس سے کیا ہوسکتا تھا۔ کماری نے اور کچھہ کہا جو بالکل سمجھہ مین نہ آیا ہان یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بول رہا ہے۔ تیج سنگھ نے پھر آواز دی اور کہا کہ آپ گھبرائیے نہین کوئی نہ کوئی ترکیب نکالتا ہون جس مین آپ نیچے اوتر آوین۔ اِسکے جواب مین کماری کچھہ مُنہہ سے نہ بولی اوسی جگہہ ایک

جنگلی درخت تھا جسکے پتے ذرا بڑے اور موٹے تھے۔ ایک پتا توڑ لیا اور چھوٹے نوکیلے پتھر کی نوک سے اوس پتے پر کچھ لکھ اپنی دہوتی مین سے تھوڑا التا پھاڑ اوسمین وہ پتا اور ایک چھوٹا پتھر باندہ اِس انداز سے پھینکا کہ نالے کے کنارے بلکہ کچھ پانی مین گرا۔ تیج سنگہ نے اوسے ڈہونڈہکر نکالا گرہ کھولی پتے پر غور سے نگاہ ڈالی لکھا تھا کہ "تم جاکر پہلے کمار کو یہان لے آؤ" ✽

تیج سنگہ نے جوتشی جی کو وہ پتا دکھایا اور کہا کہ آپ یہان ٹھہریئے مین جاکر کمار کو بلا لاتا ہون تب تک آپ بھی کوئی ترکیب سوچئے جس مین کماری نیچے اوتر سکین جوتشی جی نے کہا اچھی بات ہے تم جاؤ مین کوئی ترکیب سوچتا ہون ✽

اِس کیفیت کو مہارانی نے بھی بخوبی دیکھا مگر یہ نہ جان سکین کہ پتے پر کیا لکھکر پھینکا اور تیج سنگہ کہان چلے تو بھی مہارانی کو چندر کانتا کی بے بسی پر رولائی آئی اور اوسیطرف ٹکٹکی لگاکر دیکھتی رہین۔ تیج سنگہ وہان سے چلکر پھاٹک کھول کھوہ کے باہر ہوئے اور پھر دوہرا تا لا لگا بجے گڈہ کیطرف روانہ ہوئے ✽

۱۹
اونیسوان بیان

جب سے کماری چندر کانتا بجے گڈہ سے غائب ہوئین اور مہاراج شیو دت

سے لڑائی لگی تب سے مہاراج جے سنگھ اور محل کی عورتین تو اودواس تھین ہین اونکے سوائے کل بجے گڈھ کی رعایا بھی اوداس تھین شہر بھر مین غم چھایا ہوا تھا۔

جب تیج سنگھ اور جوتشی جی کو کماری کی کھوج مین بھیج کنور بریندر سنگھ لوٹ کر مع دیو سنگھ کے بجے گڈھ آئے تب سمجھو نکو یہ امید بندھی کہ راجکماری چندر کانتا بھی آتی ہوگی لیکن جب کمار کی زبانی مہاراج جے سنگھ نے پورا پورا حال سُنا دل اور بھی پریشان ہوگیا۔ مہاراج شیودت کے گرفتار ہونے کا حال سنکر تو بڑی خوشی ہوئی مگر جب نالے مین سے کماری کا پھر غایب ہونا سنا تو پوری نا اُمیدی ہوگئی دیوان ہردیا سنگھ وغیرہ نے سمجھایا اور کہا کہ کماری اگر پاتال مین بھی گئی ہونگی تو تیج سنگھ کھوج نکالینگے اسمین کوئی شک نہین پھر بھی مہاراج کے جی کو بھروسہ نہوا۔

محل مین مہارانی کی حالت تو اور بھی بُری تھی کھانا پینا بولنا بالکل چھوٹ گیا تھا سیوا رُو دینے اور کماری یاد کرنیکے دوسرا کوئی کام نہ تھا ٭

کئی دن تک کمار بجے گڈھ مین رہے اس عرصہ مین ایک مرتبہ نوگڈھ جاکر اپنے والدین سے مل آئے مگر طبیعت انکی بالکل نہین لگتی تھی جدہر جاتے تھے اوداسی ہی اوداسی دکھائی دیتی تھی ٭

ایک دن رات کو کمار اپنے کمرے مین سو رہے تھے اور دروازہ بند تھا

رات آدہی سے زیادہ جاچکی تھی چندر کانتا کی جدائی مین پڑے پڑے کچھہ سوچ رہے تھے۔ نیند بالکل نہین آتی دروازے کے باہر کسیکے بولی کی آہٹ معلوم پڑی بلکہ کسی کے منہہ سے "کماری" یہ لفظ نکلا سنتے ہی فوراً پلنگ اوٹھہ دروازے پاس آئے۔ کیواڑ کے ساتھہ کان لگا کر سننے لگے۔ یے باتین سننے مین آئین۔

مین سچ کہتا ہون تم مانو چاہے نہ مانو ہان پہلے مجھے یقین تھا کہ ہماری کماری پر کنور بیریندر سنگھہ کا عشق سچا ہے۔ مگر اب معلوم ہو گیا کہ یہ سیوائے بجے گڈہ راج کے کماری کی محبت نہین رکھتے اگر سچی محبت ہوتی تو ضرور بہ کھوج......

اتنی باتین سنی تھین کہ دربانون کو کچھہ چور کی آہت معلوم پڑی۔ باتین کرنا چھوڑ پکار اوٹھے "کون ہے" ؟ مگر کچھہ معلوم نہوا۔ بڑی دیر تک کمار دروازے کے پاس بیٹھے رہے لیکن پھر کچھہ سننے مین نہ آیا۔ اتنا معلوم ہوا کہ یے دربانون مین بات چیت ہوتی تھی۔

کمار اور بھی گھبرا اوٹھے۔ سوچنے لگے کہ جب دربانون اور سپاہیونکو یہ یقین ہے کہ کمار چندر کانتا پر عاشق ہین تو ضرور مہاراج کو بھی یہی خیال ہوگا بلکہ محل مین مہارانی بھی یہی سوچتی ہونگی۔ اب بجے گڈہ مین میرا ٹھیک نہین ہی تو گڈہ جانے کو بھی جی نہین چاہتا کیونکہ وہان جانے سے

اور بھی لوگون کے جی مین بیٹھ جائیگی کہ کماری کی محبت نقلی اور جھوٹی تھی - تب کہان جائین ہم کیا کرین ہم انھین سب باتون کو سوچتے سوچتے صبح کردی ؛

آج کمار نے اشنان پوجہ بھوجن سے جلدی فراغت کرلی پہر دن چڑہا ہوگا اپنے سواری کا گھوڑا منگوا اور سوار ہو قلعے کے باہر نکلے کئی آدمی ہمراہ ہوئے مگر کمار کے منع کرنے سے رُک گئے لیکن دیبی سنگہ نے ساتھ نہ چھوڑا انہون نے ہزار منع کیا ایک نہ مانا ساتھ چلے ہی گئے کمار نے اِس نیت سے گھوڑا تیز کیا جسمین دیبی سنگہ پیچھے چھوٹ جائین اور انکا بھی ساتھ نرہے - دیبی سنگہ عیاری مین کم نہ تھے دوڑنے کی عادت بھی زیادہ تھی گھوڑے کا ساتھ نہ چھوڑا اسکے سوائے پہاڑی جنگل کی ناہموار زمین ہونے کے سبب کمار کا گھوڑا ابھی اتنا تیز نہین جا سکتا تھا جتنا کہ وے چاہتے تھے ؛

دیبی سنگہ بہت تھک گئے کمار کو اونپر رحم آیا جی مین سوچنے لگے کہ یہ مجھسے بڑی محبت رکھتا ہے جب تک اِسمین جان ہے میرا ساتھ نہ چھوڑے گا ایسے آدمی کو جان بوجھ کر تکلیف دینا مناسب نہین کوئی غیر تو ہے نہین کہ ساتھ رہنے مین کسیطرح کی قباحت ہوگی یہ سمجھکر کمار گھوڑا روک دیبی سنگہ کی طرف دیکھکر ہنسے ؛

ہانپتے ہانپتے دیبی سنگہ نے کہا بھلا یہ بھی تو معلوم ہو کہ آپکا ارادہ کیا ہے

کہین سنک تو نہین گئے کمار گھوڑے سے اُتر پڑے بولے اچھا اِس
گھوڑے کو چرنے کے لیے چھوڑ دو پھر ہمسے سنو کہ ہمارا کیا ارادہ ہے —
دیبی سنگہ نے زین پوش کمار کے نیچے بچھا کر گھوڑے کو کھول چرنے کے لیے
چھوڑ دیا اور اُنکے پاس بیٹھ گئے۔ پوچھا اب بتایئے آپ کیا سوچکے چُنار گڈھ
سے نکلے اِسکے جواب مین کمار نے رات کا بالکل قصہ کہہ سنایا اور کہا
کہ جب تک کماری کا پتہ نہ لگے گا مین بجے گڈھ یا نوگڈھ نہ جاونگا ۔
دیبی سنگہ نے کہا کہ یہ سوچنا بالکل بھول ہے۔ ہم لوگون سے زیادہ آپ
کیا پتہ لگا دینگے تیج سنگہ و جوتسی کھوجنے گئے ہین مجھے بھی حکم ہو تو جاؤن
آپکے کیے کچھہ نہو گا۔ اگر آپ کو بغیر کماری کا پتہ لگائے بجے گڈھ جانا پسند نہو تو
نوگڈھ چلیے وہان رہیئے جب پتہ لگ جاویگا بجے گڈھ چلے جائیگا —
اب آپ اپنے گھر کے پاس بھی آچکے ہین۔ کمار نے کچھہ سوچکے پوچھا یہان سے
میرا گھر بہ نسبت بجے گڈھ کے دور ہوگا کہ نزدیک مین تو اور آگے بڑھہ
آیا ہون ۔
دیبی سنگہ نے کہا نہین آپ بھولتے ہین نہ معلوم کس دُھن مین آپ
گھوڑا پھینکے چلے آئے۔ پورب دکھن کا کچھہ دھیان تو رہا نہین مگر مین
خوب جانتا ہون کہ یہان سے نوگڈھ صرف دو کوس ہے اور دیکھیے
بڑا سا پیپل کا درخت جو دکھائی دیتا ہے کھوہ کے پاس ہی ہے۔ یہان پر

مہاراج شیو دت قید میں (تیج سنگھ کو آتے دیکھکر) ہیں! یہ تیج سنگھ کہاں سے چلے آتے ہیں دیکھئے کچھ نہ کچھ پتہ ضرور لگا ہوگا*

تیج سنگھ دور سے دکھلائی پڑے تو کمار سے نرہا گیا خود اونکی طرف چلے تیج سنگھ نے بھی ان دونوں کو دیکھا۔ کمار کو اپنی طرف آتے دیکھ دوڑ کر انکے قریب پہونچے۔ بے صبری کے ساتھ پہلے کمار نے ہی پوچھا کہ کہو کچھ پتہ لگا۔

تیج سنگھ۔ ہاں۔

کمار۔ کہاں ہو

تیج سنگھ۔ چلئے دکھائے دیتا ہوں۔

اتنا سنتے ہی کمار تیج سنگھ سے لپٹ گئے اور بڑے خوشی کے ساتھ بولے "چلو دکھلاؤ"

تیج سنگھ۔ گھوڑے پر سوار ہو لیجئے آپ گھبراتے کیوں ہیں میں تو آپ ہی کو بلانے جاتا تھا آپ یہاں کیوں آکر بیٹھے ہیں؟

کمار۔ اسکا حال دیوی سنگھ سے پوچھ لینا۔ پہلے وہاں تو چلو۔

دیوی سنگھ نے گھوڑا تیار کیا۔ کمار سوار ہوئے آگے آگے تیج سنگھ اور دیوی سنگھ پیچھے پیچھے کمار روانہ ہوئے اور تھوڑی ہی دیر میں کھوہ کے پاس جا پہونچے۔ تیج سنگھ نے کہا لیجئے اب آپکے سامنے ہی تالا کھولتا ہوں

کیا کرون مگر ہوشیار رہیے گا۔ کہین عیار لوگ آپ کو دھوکھا دیکر اسکا بھی پتہ نہ لگا لین۔ تالا کھولا اور تینون آدمی اندر گئے جلدی جلدی چلکر اوس چشمے کے پاس پہونچے جہان جوتشی جی بیٹھے ہوئے تھے۔ اُنگلی کے اشارہ سے بتاکر تیج سنگہ نے کہا دیکھیے وہ اوپر چندرکانتا کھڑی ہے ٭

کماری چندرکانتا اونچی پہاڑی پر بھی دُور سے کمار کو آتے دیکھ ملنے کے لیے بہت گھبرائی یہی کیفیت کمار کی بھی تھی راستے کا خیال تو کیا نہین اوپر چڑھنے کو تیار ہوگئے مگر کیا ہوسکتا تھا۔ تیج سنگہ نے کہا آپ گھبراتے کیون ہین اوپر جانے کے لئے راستہ ہی ہوتا تو آپ کو یہان لانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ کماری ہی کو نہ لیجاتے۔ دونون کی ٹکٹکی بندھ گئی۔ کنور بریندر سنگہ کماری کو دیکھنے لگے اور وہ اِنکو۔ دونون کی آنکھون سے آنسوٗن کی ندی بہہ چلی کچھ کرتے نہین بنتا۔ ہائے! کیا بڑا معاملہ ہے۔ جسکے واسطے گھر بار چھوڑا جسکے ملنے کی امید مین پہلے ہی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے جسکے لئے ہزارون سر کٹے جو مہینون سے غایب رہکر آج دیکھائی پڑے اوس سے ملنا تو دور رہا اچھی طرح بات چیت بھی نہین کرسکتے۔ ایسے وقت اون دونون کی کیا حالت تھی وے ہی جانتے ہونگے ٭

تیج سنگہ نے جوتشی جی کی طرف دیکھکر پوچھا "کیون آپنے کوئی ترکیب سوچی"؟ جوتشی جی نے جواب دیا کہ ابھی تک تو کوئی ترکیب نہین سوچی مگر مین اتنا ضرور کہونگا کہ بغیر کوئی بھاری کارروائی کئے کماری کا اوپر سے اُترنا مشکل ہے۔ جس راہ سے یے آئی ہین اوسی راہ سے باہر ہونگی دوسری ترکیب ہرگز پوری نہین ہوسکتی مین نے رمل سے بھی رائے لی تھی وہ بھی یہی کہتا ہے سواب آپ جس طرح ہوسکے کماری سے یہ پوچھین اور معلوم کرین کہ وہ کس راہ سے یہان تک آئین تب ہلوگ اودھر چلکر کوئی کام کرین یہ معاملہ علم کا ہے۔ کھیل نہین ہے ٭

تیج سنگہ نے اِس بات کو پسند کیا۔ کماری سے پکار کے کہا آپ گھبرائین نہین جس طرح سے آپ نے پہلے پتے پر لکھکر پھینکا تھا اوسیطرح اب پھر مختصر مین یہ لکھکر پھینکئے کہ آپ کس راہ سے یہان آئی ہین ٭

بیسوان بیان

چپلا تہ خانہ مین اُتری نیچے ایک لمبی چوڑی کوٹھری نظر آئی جس مین چوکھٹے کے کیواڑ کیے ہلے نہین تھے پہلے چپلا نے اوسے خوب غور کر کے

دیکھا پھر اندر گئی۔ دروازے کے اندر پیر رکھتے ہی اوپر کے چوکھٹ کے بیچوں بیچ سے ایک لوہے کا تختہ بڑے زور کے ساتھ گر پڑا۔ چپلا نے چونک کر پیچھے دیکھا تو دروازہ بند پایا۔ سوچنے لگی کہ یہ کوٹھری ہے تو ہوشند الٰہی! دروازہ اسکا بالکل چوہے دانی کی طور پر ہے۔ اب کیا کرین اور کوئی راستہ کہین جانے کا معلوم نہین پڑتا بالکل اندھیرا ہو گیا ہاتھ کو ہاتھ نہین سوجھتا اندھیرے مین چارون طرف گھومنے اور ٹٹولنے لگی۔

گھومتے گھومتے چپلا کا پیر ایک چھوٹے گڑھے مین جا پڑا ساتھ ہی اوسکے ایک آواز ہوئی اور دروازہ کھل گیا کوٹھری مین روشنی بھی پہونچی۔ یہ دروازہ نہین تھا جو پہلے بند ہوا تھا۔ یہ دوسرا دروازہ تھا۔ چپلا نے پاس جاکر دیکھا اسمین بھی کہین کیواڑ کے پلے نہین دکھائی پڑے آخر اوس دروازے کی راہ سے کوٹھری کے باہر ہو ایک باغ مین پہونچی دیکھا کہ چھوٹے چھوٹے پھولون کے پیڑ مین رنگ برنگ کے پھول کھلے ہوئے ہین باغ کے ایک طرف سے دیوار کے نیچے نیچے چھوٹے نہر کے ذریعہ سے اندر پانی پہونچکر باغ مین چھڑکاؤ کا کام دے رہا ہے مگر کیاریان اوسکی کوئی بھی درست نہین ہین۔ سامنے ایک بارہ دری نظر پڑی آہستہ آہستہ گھومتے پھرتے چپلا وہان پہونچی۔

وہ بارہ دری بالکل سیاہ پتھر سے بنی ہوئی تھی چھت زمین کھمبے سب سیاہ

پتھر کے تھے بیچ مین سنگ مرمر کے سنگھاسن پر ہاتھ بھر کا سُرخ چوکھوٹا پتھر رکھا ہوا تھا چپلا نے اوسکو دیکھا جسپر یہ کھودا ہوا تھا "یہ طلسم ہے اسمین جو پھنسا کبھی نہین نکل سکتا۔ ہان اگر کوئی اسکو توڑے تو سب قیدیون کو چھوڑانے اور دولت بھی اوسکے ہاتھ لگے۔ طلسم توڑنے والے کے بدن مین خوب طاقت ہونی چاہیے نہین تو محنت بے فائدہ ہے" ٭

چپلا نے اِسے پڑھا یقین ہوگیا کہ اب جان گئی جس راہ سے مین آئی ہون اوسی راہ سے باہر جانا ہرگز نہین ہو سکتا۔ کوٹھری کا دروازہ بند ہوگیا باہر والے دروازے کو کمند سے باندھنا فضول ہوا شاید وہ دروازہ کھلا ہو جس سے اِس باغ مین آئی ہوئی یہ سوچکر چپلا پھر اوس دروازہ کی جانب گئی مگر اوسکا کوئی نشان تک نہ ملا یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کس جگہہ دروازہ تھا۔ پھر لوٹ کر اوسی بارہ دری مین پہونچی اور سنگھاسن کے پاس گئی جی مین آیا کہ اِس پتھر کو اوٹھا لون اگر کسیطرح باہر نکلنے کا موقع ملا تو اس پتھر کو بھی ساتھ لیتی جاؤنگی لوگون کو [illegible] معلوم ہوتا ہے۔ چپلا پتھر اوٹھانے کے لیے جھکی [illegible] اوسپر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ بدن مین سنسناہٹ پیدا ہوئی اور سر گھومنے لگا یہانتک کہ بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑی ٭

جب [illegible] چپلا بیہوش ہو گئی [illegible]

مین آئی اوٹھکر نہر کے کنارے گئی ہاتھ منہہ دھویا جی ٹھکانے ہوا -
اوس باغ مین انگور بہت سے لگے ہوئے تھے مگر اوداسی اور گھبراہٹ
کے سبب چپلانے ایک دانہ بھی نہ کھایا - پھر اوسی بارہ دری مین
پہونچی رات ہوگئی اور بارہ دری چمکنے لگی - جیسے جیسے رات گذری
جاتی تھی بارہ دری کی چمک بھی بڑہتی جاتی تھی - چھت دیوار زمین
کھمبے سب چمک رہے تھے - کوئی جگہہ اوس بارہ دری مین ایسی نہ تھی
جو دکھائی نہ دیتی ہو بلکہ اوسکی چمک نے سامنے والا تھوڑا حصہ باغ
کا بھی اونجیلا ہو رہا تھا ؎

یہ چمک کاہے کی ہے اسکو جاننے کے لئے چپلانے زمین دیوار اور
کھمبون پر ہاتھ پھیرا مگر کچھہ سمجھہ مین نہ آیا - تعجب - ڈر اور ناامیدی نے
چپلا کو سونے نہ دیا تمام رات جاگتے ہی گذری کبھی دیوار ٹٹولتی - کبھی
اوس سنگھاسن کے پاس جاکر اوس پتھر کو غور سے دیکھتی جسکے چھونے
سے بیہوش ہوگئی تھی ؎

صبح ہوئی چپلا پھر باغ مین گھومنے لگی اوس دیوار کے پاس پہونچی
جسکے نیچے سے باغ مین نہر آئی تھی - سوچنے لگی کہ یہ دیوار بہت چوڑی نہین
ہے - نہر کا منھہ بھی خلاصہ کھلا ہے اس راہ سے مین باہر ہوسکتی ہون
آدمی کے جانے لایق راستہ بخوبی ہے - بہت سوچنے کے بعد چپلا نے

بہی کیا۔ نہر مین اوتر گئی۔ دیوار کے اوس طرف جانے کے لئے نو
مارا کام پورا ہو گیا لیکن اوس دیوار کے باہر ہو گئی پانی سے نکل کر دیکھا
تو نہر کو باغ کے اندر کے بہ نسبت باہر چوڑی پایا پانی مین سے جب
باہر نکلی دور تک نگاہ دوڑائی دیکھا کہ جہانتک نظر کام کرتی ہے
دونون طرف اونچے اونچے پہاڑ دکھائی دیتے ہین جسکے بیچوں بیچ سے نہر
آئی ہے اور دیوار کے نیچے سے ہو کر باغ کے اندر چلی گئی ہے *
چپلا نے اپنے کپڑے دھوپ مین سکھائے۔ عیاری کا بٹوا بھیگا نہ
تھا کیونکہ اوسکا کپڑا روغنی تھا۔ جب سب طرح سے تیار ہو چکی وہانسے
سیدھے روانہ ہوئی۔ دونون طرف اونچے اونچے پہاڑ بیچ مین
نالا کنارے کنارے پار جات کے پیڑ لگے ہوئے پہاڑ کے اوپر کسی
طرح چڑہنے کی جگہہ نہین اگر چڑہے بھی تو تھوڑی دور اوپر جانے سے
پھر اوترنا پڑے۔ چپلا نالے کے کنارے کنارے روانہ ہوئی۔ دو پہر د
چڑہے تک لگ بھگ تین کوس کے چلی گئی۔ آگے جانیکے لئے راستہ
نہ ملا کیونکہ سامنے سے بھی ایک پہاڑ کا آڑ ہو گیا جسکے اوپر سے پانی
چشمہ گر کے نیچے نالے مین آ کر بہتا تھا۔ نیچے پہاڑی کے ایک دالان اند
مین دس گز لمبا اور گز بھر چوڑا ہوگا۔ غور کے ساتھ دیکھنے سے معلوم
ہوتا تھا کہ پہاڑ کاٹ کے بنایا گیا ہے۔ بیچ پتھر کا ایک اژدہا تھا

جسکا مونہہ کھلا ہوا تھا۔ آدمی اوسکے شکم مین بخوبی جاسکتا تھا۔ سامنے اوسکے ایک لمبا چوڑا سنگ مرمر کا صاف چکنا پتھر زمین پر جایا ہوا تھا۔

اژدہے کو دیکھنے کے لیے چپلا اوسکے پاس گئی سنگ مرمر کے پتھر پر پیر رکھا ہی تھا کہ دہیرے دہیرے اوس اژدہے نے دم کھینچنا شروع کیا۔ آخر بیانتک تیزی سے اوس نے دم کھینچا کہ چپلا کا پیر نہ جم سکا وہ کھچکر اوسکے پیٹ مین چلی گئی ساتھ ہی جانیکے بیہوش بھی ہوگئی ❖

جب چپلا ہوش مین آئی اور اپنے کو ایک کوٹھری مین پایا جو بہت چھوٹی صرف دس بارہ آدمیونکے بیٹھنے لایق ہوگی کوٹھری کے بغل مین چھت کے اوپر جانے کے لیے سیڑھیان بنی ہوئی تھین۔ تھوڑی دیر تک حیرت زدہ بیٹھی رہی طرح طرح کے خیالات اوسکے جی مین پیدا ہونے لگے عقل چکرا گئی کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ آخر چپلا نے اپنے کو سنبھالا سیڑھی کے راستے چھت پر چڑھ گئی۔ جاتے ہی سیڑھی کا دروازہ بند ہوگیا نیچے اوترنے کی جگہہ نہ رہی ادھر اودھر دیکھنے لگی۔ چارون جانب اونچے اونچے پہاڑ سامنے ایک چھوٹی سی کھوہ نظر پڑی جو اندھیری نہ تھی کیونکہ آگے سے اوسکے روشنی پہونچتی تھی ❖

چپلا لاچار ہوکر اوس کھوہ مین گھسی۔ تھوڑی ہی دور جاکر ایک چھوٹا سا دالان ملا وہان پہونچکر دیکھا کہ کماری چندرکانتا بہت سے

بڑے بڑے پتے آگے رکھے ہوئے بیٹھی ہے اور ایک پتے پر پتھر کی نوک
سے کچھ لکھ رہی ہے اور نیچے نظر کی تو دیکھا بہت ہی ڈھالوی پہاڑی
اوترنے کی جگہہ نہیں سب سے نیچے کنور بیریندر سنگھ تیج سنگھ اور جوتشی
جی کھڑے اوپر کی طرف دیکھہ رہے ہیں *

کماری چندر کانتا کے کان مین چپلا کے پیر کی آہٹ پہونچی پھر کے
دیکھا پہچانتے ہی اوٹھہ کھڑی ہوئی اور بولی واہ سکھی خوب پہونچین
دیکھو سب نیچے کھڑے ہین کوئی ایسی ترکیب نہین نظر آتی کہ مین اون
تک پہونچون اون لوگون کی آواز میرے کان تک پہونچتی ہے مگر میری
کوئی نہین سُنتا۔ تیج سنگھ نے پوچھا ہے کہ تم کس راہ سے یہان آئی
ہو اوسی کا جواب اس پتے پر مین لکھہ رہی ہون۔ لکھہ جانے پر اسکو نیچے
پھینکونگی *

چپلا نے پہلے خوب دھیان کرکے چارون طرف دیکھا۔ نیچے اوترنے
کی کوئی صورت نظر نہ آئی تب بولی کہ کوئی ضرورت پتے پر لکھنے کی نہین ہے
مین پکار کے کہتی ہون میری آواز وے لوگ بخوبی سُن سکین گے۔ پہلے
یہ بتاؤ کہ تمکو وہ بگلا نگل گیا تھا یا کسی دوسری راہ سے۔ یہان تک
آئی ہو *

کماری نے کہا ہان مجھے وہی بگلا نگل گیا تھا جسکو تمنے کھنڈہر مین دیکھا ہوگا

شاید تمکو بھی وہی نگل گیا ہو۔ چپلا نے کہا نہین مین دوسری راہ سے
آئی ہون پہلے اوس کھنڈہر کا پتہ اِن لوگون کو دے لون تب باتین
کرون جسمین وے لوگ بھی کوئی بندوبست ہملوگون کے چھوڑانے کا
کرین۔ جہانتک مین خیال کرتی ہون معلوم ہوتا ہے کہ ہملوگ کئی دنون
تک یہان پھنسے رہینگے۔ خیر جو ہوگا دیکھا جائیگا ؛

۲۱ اکیسوان بیان

کُماری کے پاس آتے ہوئے چپلا کو نیچے سے کنور بیریندر سنگھ وغیرہ
سبھون نے دیکھا اور سے چپلا پکار کے کہنے لگی۔ جس کھوہ مین ہملوگون
کو شیودت نے قید کیا تھا اوسکے دکھن قریب قریب سات کوس کی
دوری پر ایک پُرانے کھنڈہر مین بڑا بھاری پتھر کا کراماتی بنگلا ہے
وہی کُماری کو نگل گیا تھا وہ طلسم کسیطرح ٹوٹے تو ہملوگونکی جان بچے
دوسری کوئی ترکیب ہملوگونکے چھوٹنے کی نہین مین بہت سنبھلکر اوس طلسم
مین گئی تھی تو بھی پھنس گئی تم لوگ جانا تو بہت ہوشیاری کے ساتھ اوسکو
دیکھنا مین یہ نہین جانتی کہ وہ کھوہ چنار سے کس طرف ہے۔ جسمین ہملوگو
کو شیودت نے قید کیا تھا ؛

چپلا کی بات بخوبی سبھون نے سُنی۔ کُمار کو مہاراج شیودت پر

بڑا ہی غصہ آیا سامنے موجود ہی تھے کہین ڈھونڈھنے جانا تو تھا ہی نہین تلوار کھینچکر مارنے کے لیے جھپٹے۔ مہاراج شیودت کی رانی جو اونھین کے پاس بیٹھی سب تماشہ دیکھتی اور کل باتین سنتی تھین کنور بیریندر سنگھ کو تلوار کھینچ کر مہاراج شیودت کی طرف جھپٹے دیکھکر دوڑین۔ کماری کے پیرون پر گر پڑی اور بولی کہ پہلے مجھکو مار ڈالیے کیونکہ مین بیوہ ہوکر مردون سے بھی بدتر حالت مین ہین رہ سکتی۔ تیج سنگھ نے کمار کا ہاتھ پکڑ لیا اور بہت کچھہ سمجھا بجھاکر ٹھنڈھا کیا ✦

کمار نے تیج سنگھ سے کہا کہ اگر مناسب سمجھو اور ہرج نہ ہو تو کماری کے باپ کو بھی یہان لاکر کماری کا منھہ دکھلا دو جسمین کچھہ بھی تو اونھین ڈھارس ہو۔

تیج سنگھ نے کہا یہ کبھی نہین ہوسکتا۔ اس تہ خانے کو آپ معمولی نہ سمجھیے جو کچھہ کہنا ہوگا منہ زبانی سب حال اونکو سمجھا دیا جائیگا اب یہ فکر کرنی چاہیے جسمین کماری کی جان چھوٹے۔ چلیے سب کوئی مہاراج جے سنگھ کو یہ حال کہتے ہوے اوس کھنڈہر تک چلین جسکا پتہ چپلا نے دیا ہے ❖

یہ کہکر تیج سنگھ پھر چپلا کو پکار کے کہا کہ دیکھو سہلوگ اوس

کھنڈہر کی طرف جاتے ہین کیا جانین کئی دن اوس طلسم کے توڑنے مین لگین تم راجکماری کو ڈھارس دیتے رہنا کسی طرح کی تکلیف نہ ہونے پاوے کیا کرین کوئی ایسی ترکیب بھی نظر نہین آتی کہ کپڑے یا کھانے پینے کی چیزین تم تک پہونچائی جائین ÷

چپلانے اوپر سے جواب دیا کوئی ہرج نہین کھانے پینے کی کچھہ تکلیف نہ ہوگی کیونکہ اِس جگہہ بہت سے میون کے درخت ہین اور پتھرون مین سے چھوٹے چھوٹے کئی جھرنے بھی پانی کے جاری ہین - آپ لوگ بہت ہوشیاری سے کام کیجئے گا - اتنا مجھے معلوم ہوگیا ہے کہ بغیر کمار کے یہ طلسم نہین ٹوٹے گا - مگر تم لوگ بھی انکا ساتھہ مت چھوڑنا بڑی حفاظت رکھنا ÷

مہاراج شیودت اور اونکی رانی کو اوسی تہ خانے مین چھوڑ کنور بریندر سنگھ تیج سنگھ دیبی سنگھ اور جوتشی جی چارون آدمی وہان سے باہر نکلے اور دوہرا تالا لگا دیا گیا - اسکے بعد سب حال کہنے کے لئے کمار نے دیبی سنگھ کو نوگڈہ اپنے ماں باپ کے پاس بھیجدیا اور یہ بھی کہدیا کہ نوگڈہ سے ہوکر کل ہی تم لوٹ کے گڈہ آجانا - ہملوگ وہان چلتے ہین - تم آجاؤگے تب ہملوگ

کہین جاوینگے۔ یہ سنکر دیبی سنگہ نوگڈہ کی طرف روانہ ہوئے ؏
صبح ہی سے کنور بیریندر سنگہ بجے گڈہ سے غائب ہوئے تھے بغیر کسی سے کچھہ کہے چلے گئے تھے۔ اِس لئے مہاراج جے سنگہ نے بہت اوداس ہوکر کئی جاسوسونکو چارون طرف کھوجنے کے لئے روانہ کیا مگر شام ہوتے ہوتے یہ لوگ خود بجے گڈہ جا پہونچے۔ جب مہاراج سے ملاقات ہوئی۔ مہاراج نے کہا کمار! تم اس طرح بغیر کہے سنے جہان جی مین آتا ہے چلے جاتے ہو۔ ہملوگون کو اسمین بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ ایسا نکیا کرو ؏

اسکا جواب کمار نے کچھہ ندیا مگر تیج سنگہ نے کہا مہاراج ضرورت ہی ایسی تھی کہ کمار کو منہہ اندھیرے یہان سے جانا پڑا اوسوقت آپ آرام مین تھے اِس لئے کچھہ کہہ نہ سکے۔ بعد اسکے تیج سنگہ نے کل حال یعنی لڑائی پر سے چنار جاکر مہاراج شیودت کی رانی کو چرانا کھوہ مین چندرکانتا کا پتہ لگانا کنور بیریندر سنگہ کو لیجانا پھر کماری کا غائب ہو جانا جوتشی جی کی ملاقات بردہ فروشون کی کیفیت اور آخر مین اِس تہ خانہ مین کماری و چپلا کو دیکھہ اونکی زبانی طلسم کا حال پانا سب پورا پورا تفصیل وار کہہ سنایا اور یہ بھی کہا کہ اب ہم لوگ طلسم توڑنے جاتے ہین ؏

اتنا لمبا چوڑا حال سنکر مہاراج حیران ہوگئے۔ بولے تملوگون نے بڑا ہی کام کیا اسمین کوئی شک نہین کہ حد سے باہر کام کیا۔ اب طلسم توڑنے کی تیاری ہے مگر وہ طلسم دوسرے کے عملداری مین ہے۔ چاہے وہان کا راجہ تمہارے یہان قید مین ہو توبھی پورے سامان کے ساتھ تملوگون کو جانا چاہیئے مین بھی تملوگون کے ہمراہ چلون تو ٹھیک ہے ✦

تیج سنگھ نے کہا آپ کے تکلیف کرنیکی کوئی ضرورت نہین ہے تھوڑی فوج ساتھ جائیگی یہی بہت ہے۔ مہاراج نے کہا ٹھیک ہے میرے جانیکی کوئی ضرورت نہین مگر اتنا تو ہوگا کہ چلکر اوس طلسم کو بھی دیکھ آونگا ۔ تیج سنگھ نے کہا جیسی مرضی ۔ مہاراج نے دیوان ہردیال سنگھ کو حکم دیا کہ ہماری آدھی فوج اور کمار کی کل فوج رات بھر مین تیار ہو رہے کل یہان سے چنار کی طرف کوچ ہوگا ✦

بموجب حکم کے سب انتظام دیوان صاحب نے کر دیا دوسرے دن نوگڈھ سے لوٹ کردیپ سنگھ بھی آگئے۔ بڑی تیاری کے ساتھ چنار کی طرف طلسم توڑنے کے لئے کوچ ہوا۔ دیوان ہردیال سنگھ بیجے گڈھ مین چھوڑ دیے گئے ✦

۲۲

بائیسوان بیان

چار دن راستے مین لگے پانچوین دن چنار کی سرحد مین پہونچی مہاراج شیودت کے دیوان نے یہ خبر سنین گھبرا اوٹھا کیونکہ مہاراج شیودت تو قید ہو ہی چکے تھے۔ لڑنے کی طاقت کہان تھی۔ بہت سا نذر وغیرہ لیکر مہاراج جے سنگھ سے ملنے کے لئے حاضر ہوا۔ خبر پاکر مہاراج نے کہلا بھیجا کہ ملنے کی کوئی ضرورت نہین ہم چنار فتح کرنے نہین آئے ہین کیونکہ جس دن تمہارے مہاراج ہمارے ہاتھ پھنسے اوسی روز چنار فتح ہو گیا ہم دوسرے کام کو آئے ہین تم اور کچھ مت سوچو ✦

لاچار ہو کر دیوان صاحب کو واپس جانا پڑا مگر یہ معلوم ہو گیا کہ فلان کام کے لئے مہاراج آئے ہین۔ آجتک اس طلسم کا حال کسیکو بھی معلوم نہ تھا بلکہ کسی نے اوس کھنڈہر کو دیکھا تک نہ تھا آج مشہور ہو گیا کہ اس علاقہ مین کوئی طلسم ہے۔ جسکو کنور بریندر سنگھ توڑینگے۔ اوس طلسمی کھنڈہر کا پتہ لگانے کے لئے بہت سے جاسوس ادہر اودہر بھیجے گئے۔ تیج سنگھ دیبی سنگھ اور جوتشی جی بھی گئے۔ آخر اوسکا پتہ لگا دوسرے دن معہ فوج کے سبھون کا ڈیرہ اوس جنگل مین جا لگا جہان وہ طلسمی کھنڈہر تھا ✦

تیسوان بیان

مہاراج جے سنگھ کنور بیریندر سنگھ تیج سنگھ دیوی سنگھ و جوتشی جی کھنڈہر کی سیر کرنے کے لیئے اوسکے اندر گئے جاتے ہی یقین ہو گیا کہ بیشک یہ طلسم ہے۔ ہر ایک طرف لیے لوگ گھومے ہر ایک چیز کو اچھی طرح دیکھتے بھالتے بیچ والے بنگلے کے پاس پہونچے چپلا کی زبانی یہ تو سُن ہی چکے تھے کہ وہ بنگلا کماری کو نگل گیا تھا اسلیئے تیج سنگھ نے کسیکو اوسکے پاس جانے نہ دیا مگر خود گئے۔ اور چپلا نے جسطرح اس بنگلے کو آزمایا تھا اوسیطرح تیج سنگھ نے بھی آزمایا۔

مہاراج اِس بنگلے کے تماشے کو دیکھکر بہت حیران ہوئے اِسکا مُنہ کھولنا پھیلاتا اور اپنے نیچے والی چیز کو اُٹھا کے نگل جاتا سبھوں نے دیکھا اور تعجب مین آکر بنانے والے کی تعریف کرنے لگے۔ بعد اِسکے اوس تہ خانے کے پاس آئے جسمین چپلا اُتری تھی کیواڑ کے پلے کو کمند سے بندھا ہوا دیکھ تیج سنگھ سمجھ گیا کہ چپلا کی کارروائی ہے یہ کمند بھی چپلا ہی کی ہے کیونکہ اِسکے ایک سرے پر اوسکا نام کھدا ہوا تھا مگر اس کیواڑ کا باندھنا بیفائدہ ہوا کیونکہ اسمین جا کر چپلا پھر نہ نکل سکی۔

کھوہ کو بھی بخوبی دیکھتے ہوئے چبوترے کے پاس آئے جسپر پتھر کا آدمی ہاتھ مین کتاب لیئے سویا تھا چپلا کیطرح تیج سنگھ نے بھی یہاں دھوکہ کھایا پھر تو

کے اوپر چڑھنے والی سیڑھی پر پیر رکھتے ہی اوسکے اوپر کا پتھر آواز دیکر پلے کیطرح کُھلا اور تیج سنگھ دھمسے زمین پر گر پڑے اِنکے گرنے پر کمار کو ہنسی آئی مگر دیو سنگھ بڑے غصہ مین آئے کہنے لگے سب شیطانی اِسی آدمی کی ہے جو اسپر سویا ہے دیکھو مین اِسکی خبر لیتا ہون یہ کہہ اوچھل کے بڑے زور سے ایک دھول اوسکے سر پر جمائی دھول کا لگنا تہا کہ وہ پتھر کا آدمی اُٹھ بیٹھا مُنہ کہول دیا بجا تی کیطرح اوسکے مُنہ سے ہوا نکلنے لگی تھوڑی ہی دیر مین بڑے زور کی آواز ہوئی اور سارا مکان ہلنے لگا معلوم ہوتا تھا کہ زلزلہ آیا ہے سبھون کی طبیعت گھبرا گئی جوتشی جی نے کہا جلدی اِس مکان سے بھاگو اب ٹھہرنے کا موقع نہین ہے۔

ایک دالان دوسرے دالان مین ہوتے ہوے سب کی سب بھاگ گئے بھاگنے کے وقت زمین ہلنے کے سبب کیسا پیر سیدھا نہین پڑتا تھا۔ کھنڈہر کے باہر سے دور کھڑے ہوکر اوسکے طرف دیکھنے لگے پورے مکان کو ہلتے و کانپتے دیکھا بلکہ باہر سے کل لشکر والون نے بھی اوس مکان کو ہلتے دیکھا۔ دو گھنٹے تک یہی کیفیت رہی کھنڈھر کی عمارت کا ہلنا بند نہ ہوا۔

تیج سنگھ نے جوتشی جی سے کہا آپ رمل و نجوم سے پتہ لگائیے کہ یہ طلسم کیطرح اور کسکے ہاتھ سے ٹوٹیگا جوتشی جی نے کہا آج دن بھر آپ لوگ

صبر کیجئے اور جو کچھ سوچنا ہو سو چیئے رات کو مین سب حال رمل سے دریافت کرونگا پھر کل جیسا مناسب ہوگا کیا جائیگا علاوہ برین اس کام مین کئی روز لگینگے اور زیادہ دنون تک مہاراج کا یہان رہنا ٹھیک نہین ہے بہتر ہوگا آپ بجے گڈھ جاوین۔ اِس راے کو سبھون نے پسند کیا کمار نے مہاراج سے کہا کہ آپ صرف اِس کھنڈہر کو دیکھنے آئے تھے سو دیکھ چکے اب جائیے آپکا یہان رہنا مناسب نہین۔

مہاراج بجے گڈھ جانے پر راضی نہ تھے مگر سبھون کے کہنے سے قبول کیا کمار جتنی فوج تھی اوسکو اور اپنی جتنی فوج ساتھ آئی تھی اوسمین سے بھی آدہی اوسجگہ چھوڑ باقی آدھی فوج ساتھ لے بجے گڈھ کیطرف روانہ ہوے۔

چوبیسوان بیان

رات بھر جگناتھ جوتشی رمل پھینکنے اور ادہ کرنے مین لگے رہے کنور بیرندر سنگہ تیج سنگہ دیوی سنگہ بھی رات بھر پاس ہی بیٹھے رہے سب باتون کو خوب دیکھ بھال کر جوتشی جی نے کہا رمل سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طلسم کے توڑنے کی ترکیب ایک پتھر پر کھدی ہوئی ہے اور وہ پتھر بھی اِسی کھنڈہر مین کسیجگہ گڑا ہوا ہے اوسکو تلاش کرکے نکالنا چاہئے

تب سب پتہ لگے گا۔ انسان بوجھ سے جیتنی پانچ کا پھیر اس طلسم مین گھومنا چاہیے ضرور اوس پتھر کا بھی پتہ لگ جائیگا۔

سب کا سون سے جیتنی پا کر دو پہر کو یے لوگ اوس کھنڈہر مین گھسے دیکھتے بھالتے اوسی چبوترے کے پاس پہونچے جسپر پتھر کا آدمی سویا تھا جسے دیجی سنگہ نے دھول جھاڑی تھی اوس آدمی کو پھر اوسی طرح سویا پایا۔

جوتشی جی نے تیج سنگہ سے کہا کہ یہ دیکھو اینٹون کا ڈھیر لگا ہوا ہے شاید اسے چپلا نے اکٹھا کیا ہو اور اسکے اوپر چڑھکے اس آدمی کو دیکھا ہو تم بھی اسپر چڑھ کے اس آدمی کو خوب غور سے دیکھو اور پڑھو اس کتاب مین جو اسکے ہاتھ مین ہے کیا لکھا ہے۔ تیج سنگہ نے ایسا ہی کیا اوس اینٹ کے ڈھیر پر چڑھ کر دیکھا اوس کتاب مین یہہ لکھا تھا۔

آٹھ پہل - ۵ - انک

۶ - ہاتھ - ۲ - انگل

جمع پونجی - ۵ جوڑ ٹھیک ناپ توڑ

تیج سنگہ نے دیجی سنگہ کو سمجھایا کہ اس پتھر کے کتاب مین یہ لکھا ہے مگر اسکا مطلب کیا ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ جوتشی جی نے کہا اسکا مطلب بھی معلوم ہو جائیگا تم ایک کاغذ پر اسکی نقل اوتار لو۔ تیج سنگہ نے اپنے بٹوے مین سے کاغذ قلم دوات نکال اوس پتھر کے کتاب مین جو کچھ لکھا تھا اوسکی نقل

اوتار لی۔

جوتشی جی نے کہا اب گھوم کر دیکھنا چاہیے کہ اس مکان میں کہیں آٹھ پہل کا کھمبا یا چبوترہ کسیجگہ پر ہے یا نہیں۔ سب کوئی اس کنڈہ میں گھوم گھوم آٹھ پہل کا کھمبا یا چبوترہ تلاش کرنے لگے۔ پھرتے پھرتے اوس دالان میں پہونچے جہان تہ خانہ تھا۔

ایک سرا کمند کا تہ خانہ کے کیواڑ کے ساتھ اور وہ سرا ... کے ساتھ بندھا ہوا تھا اوس کھمبے کو آٹھ پہل کا پایا اوس کھمبے سے اوپر چھت نہ تھی جوتشی جی نے کہا اِسکی لمبان ہاتھ سے ناپنی چاہیئے دیوی سنگھ نے کمند سے ناپا ۲ ہاتھ ایک انگل پایا پھر تیج سنگھ نے ناپا ۲ ہاتھ ۵ انگل ہوا بعد اسکے جوتشی جی نے ناپا ۲ ہاتھ دس انگل پایا سبکے بعد ... نے ناپا ۲ ہاتھ ۳ انگل ہوا۔

جوتشی جی نے بہت خوش ہوکر کہا بس یہی کھمبا ہے اِسیکا پتہ اوس کتاب میں ہے اِسکے نیچے ہم پہونچے یعنی وہ پتھر جسمین طلسم توڑنے کی ترکیب لکھی ہوئی ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ طلسم کمار کے ہاتھ سے ٹوٹیگا کیونکہ اوس کتاب مین جسکی نقل کرلائے ہین اِسکا انداز ۲ ہاتھ ۳ انگل لکھا ہے سو کمار ہی کے ہاتھ سے پورا ہوا اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ طلسم بھی کمار ہی کے ہاتھ سے ٹوٹیگا اب کمند کو کھول ڈالنا چاہیئے جو اس کھمبے اور کیواڑ کے بیچ سے بندھی ہے

ہوئی ہے۔

تیج سنگہ نے کنڈ کہول کے الگ کی جوتشی جی نے کمار کیطرف دیکہکے کہا کہ سب باتین تو ملگئین آٹہ پہل بہی اور ناپ مین ۲ ہاتہ ۴ انگل بہی ہے یہ دیکہئے اسطرف ۵ کا انک بہی دکہلائی دیتا ہے باقی رہگیا ٹہیک ناپ توڑ۔ سو کمار کے ہاتہ سے اسکا ناپ بہی ٹہیک ہوا اب ہی توڑین۔

کنور بیرندر سنگہ نے اوسجگہ سے ایک بڑا بہاری پتہر چونے کا ڈہونکا لیلیا جسکا مصالح بہت سخت و مضبوط تہا اوسی ڈہونکے کو اونچا کرکے زور سے اوس کہمبے پر مارا جس سے وہ کہمبا ہل اوٹہا دو تین دفعے مین بالکل کمزور ہوگیا تب کمار نے بغل مین دبا کر زور کیا اور زمین سے نکال ڈالا۔ کہمبا اوکہڑنے پر اوسکے نیچے سے ایک لوہے کا صندوق نکالا اسیطرح درجہ بدرجہ سات صندوق اوسمین سے نکلے۔ ساتوین صندوق مین ایک پتہر نکلا جسپر کچہ لکہا ہوا تہا کمار نے اوسے نکال لیا اور پڑہا یہ لکہا تہا۔

سنبہال کے کام کرنا طلسم کے توڑنے مین جلدی

مت کرنا اگر تمہارا نام بیرندر سنگہ ہے

تو یہ دولت تمہارے ہی

لئے ہے

نکلنے کے منہ کیطرف زمین پر ایک پتہر سنگ مرمر کا جڑا ہے وہ پتہر نہین

مصالح جمایا ہوا ہے اوسکو اوکھاڑ پھر کہ مین خوب سہین پیسکر اوس بجلے کے تمام جسم پر لیپ کردو وہ بھی مصالح ہی کا بنا ہوا ہے دو گھنٹے مین وہ بالکل گلکے بہہ جائیگا اوسکے نیچے جو کچھ تار چرخے بیلے پرزے ہون سب کو توڑ ڈالو نیچے ایک کوٹھری ملیگی جسمین بجلے کے بگڑ جانے سے بالکل اونجیلا ہوگا اوسی کوٹھری مین سے ایک راستہ نیچے نیچے اوس کوین مین گیا ہے جو پورب والی دالان مین ہے وہان بھی ایک مصالح کا بنا ہوا بڈھا آدمی ہاتھ مین کتاب لئے ہوئے دکھلائی دیگا اوسکے ہاتھ سے کتاب لیلو مگر یکایک مت چھینو نہین تو دھوکھا کھاوگے پہلے اوسکا داہنا بازو پکڑو وہ منہ کھولدیگا اوسکا منہ کافور سے خوب بھردو تھوڑی ہی دیر مین وہ بھی گلکے بہہ جائیگا تب کتاب لیلو اوسکے کل ورق بھوجپتر کے ہونگے جو کچھ اوسمین لکھا ہو کرو۔

(بکرم)

کمار نے پڑھا اور سبھون نے سُنا گھنٹے بھر تک تو سبھوا سے طلسم بنانیوالے کی تعریف کرتے کیسکے زبان سے دوسری بات نہ نکلی بعد اسکے یہ رائے ٹھہری کہ اب دن بھی تھوڑا رہگیا ہے ڈیرے مین چلکے آرام کیا جائے کل صبح کل کامون سے چھٹی پاکر طلسم کیطرف متوجہ ہونگے۔

یہ خبر ہر چہار طرف مشہور ہوگئی کہ چنار گڑھ کے علاقہ مین طلسم ہے جسمین کماری چندرکانتا و چپلا پھنس گئی ہین وہین چُنڑا لئے۔ طلسم توڑنے کے لئے کنور

بیرندر سنگھ نے مع فوج کے اوسجگہ ڈیرہ ڈالا ہے۔
طلسم کسکو کہتے ہین وہ کیا چیز ہے اوسمین آدمی کیسے پہنستا ہے کنور بیرندر سنگھ اور سے کیونکر توڑینگے اِس بات کو جانتے و دیکھنے کے لئے دُور دُور سے کھنبت سے آدمی اوس جگہہ جمع ہوے جہان کمار کا لشکر اُترا ہوا تھا مگر خوف کے مارے کوئی اوس کھنڈہر کے اندر پہیر نہین رکھتا تھا باہر ہی باہر سے سب کوئی دیکہتے تھے۔
کمار کے لشکریون نے گہومتے پہرتے کئی نقاب پوش سوارون کو بھی دیکھا جنکی خبر اون لوگون نے کمار تک پہونچائی۔
پنڈت بدری ناتھ احمد و ناظم کو ساتھ لیکر مہاراج شیودت کو چہڑانے گئے تھے تہ خانہ مین شیر کے مُنہ سے زبان کہینچ کے کیواڑ کہولنا چاہا مگر نہ کہُل سکا کیونکہ وہان تیج سنگھ نے دوہرا تالا لگا دیا تھا جب کوئی کام نہ نکلا تب وہان سے لوٹکر بیچ گڈہ گئے عیاری کے فکر مین تھے کہ یہ خبر کنور بیرندر سنگھ کی اونہون نے بھی سنی وے لوگ بھی لوٹ کر اوسجگہہ پہونچے۔ پنا لال رام نراین و چنی لعل بھی اوسی ٹھکانے جمع ہوئے ان سبہون کی یہ رائے ہونے لگی کر کسی طرح طلسم توڑنے مین خلل ڈالنا چاہیئے اسی فکر مین یہ لوگ بہیس بدل بدل کر ادہر اودہر اوس لشکر مین گہومتے تھے۔

پچیسوان بیان

دوسرے دن اشنان پوجہ سے چھٹی پاکر کنور بیریندر سنگہ تیج سنگہ دیو سنگہ اور جوتشی جی پہر اوس کھنڈہر مین گھسے سرکہ ساتھ مین لیتے گئے کل جو پتھر نکالا تھا اوسپر جو کچھ لکھا تھا پھر پڑھ کے یاد کر لیا اور اوس لکھنے کے بموجب کام کرنے لگے۔ باہر دروازے پر بلکہ کھنڈہر کے چارونطرف پہرا بیٹھا ہوا تھا۔

بگلے کے پاس گئے اوسکے سامنے کیطرف جو سفید پتھر زمین مین جڑا ہوا تھا جسپر پیر رکھنے سے وہ بگلا منہ کھول دیتا تہا او کھا لیتا نیچے ایک اور پتھر کالی پر جڑا ہوا تھا سفید پتھر کو سرکے مین خوب باریک پیسکر بگلے کے تمام جسم پر لگا دیا دیکھتے دیکھتے وہ پانی ہو کر بہنے لگا۔ ساتھ ہی اوسکے ایک خوشبو سی پھیلنے لگی۔ دو گھنٹے مین بگلا گل گیا جس کھمبے پر وہ بیٹھا تھا وہ بھی بالکل پگھل گیا نیچے کی کوٹھری دکھائی دینے لگی جسمین اوترنے کے لیئے سیڑھیان تھین اور ادھر ادھر بہت سے تار و چرخے وغیرہ لگے ہوے تھے سبھون کو توڑ ڈالا چارون آدمی نیچے اوترے بہتیری بہتیرا اوس کوین (چاہ) مین پہونچے جہان ہاتھ مین کتاب لیئے بڈھا آدمی بیٹھا تھا سامنے ایک پتھر کی چوکی پر پتھر ہی کے رنگ برنگ کے پھول بنے ہوے رکھے تھے۔

بازو دیکھتے ہی بڈھے نے منہ کھول دیا تیج سنگہ سے کافور لیکر کمار نے

اوسکے مُنہ مین بھر دیا گھنٹہ بھر تک بے لوگ اوسی جگہ بیٹھے رہے تیج سنگہ نے ایک مشعل خوب موٹی پہلے ہی سے جلالی تھی جب بڑھا گل گیا کتاب زمین پر گر پڑی کمار نے اوٹھا لیا اوسکی جلد بھی بہو چیتر ہی کی تھی اور اوسپر بھی کچھ لکھا ہوا تھا کمار نے پڑھا اوسمین یہ لکھا تھا۔

اِن پھولون کو بھی اوٹھا لو تمہارے عیارونکے کام آویگا اِنکی تاثیر اور تعریف بھی اسی کتاب مین لکھے ہے اِس کتاب کو ڈیرے مین لیجا کر پڑھو آج اور کوئی کام مت کرو۔

تیج سنگہ نے بڑی خوشی سے اون پھولونکو اوٹھا لیا جو گنتی مین ۷ تھے اوس کوین سے کوٹھری مین آکر یے لوگ اوپر نکلے اور دھیرے دھیرے کھنڈھر کے باہر ہوئے۔

تھوڑا دن باقی تھا جب کنور بیریندر سنگہ اپنے ڈیرے مین پہونچے یہ رائے ٹھری کہ رات مین اس کتاب کو پڑھنا چاہیے مگر تیج سنگہ کو یہ جلدی تھی کہ کسیطرح اِن پھولون کے تاثیر سے واقف ہون کمار سے کہا اسوقت اِن پھولون کی تعریف پڑھ لیجیے باقی رات کو پڑھیگا کمار نے تیج سنگہ کہا جب کل طلسم ٹوٹ جائیگا تب پھولون کی تعریف پڑھی جائیگی۔ تیج سنگہ نے بڑی خوشامد کی لاچار ہو کر کمار نے جلد کھولی اوسوقت سوا اِن چارون آدمیون کے اوس خیمے مین اور کوئی نہ تھا سب باہر کر دیئے گئے تھے۔

اول صفحہ مین یہ لکھا ہوا تھا

پہولون کی تعریف۔

۱ گلاب کا پھول۔ اگر پانی مین گھسکر کسیکو پلایا جائے تو اوسے آٹھ روز تک کسیطرح کی بیہوشی اثر نکرے

۲ سوتے کا پھول۔ اگر پانی تھوڑا سا گھسکر کسی کنوین مین ڈالدجاے تو دو پہر تک اوس کنوین کا پانی بیہوشی کا کام دیگا جو پئیگا بیہوش ہوجائیگا اسکی بیہوشی آدھی گھنٹے بعد چھٹیگی۔

وہی پھولون کے گن پڑھے تھے کہ تینون عیار مارے خوشی کے اوچھل پڑے کمار نے کتاب بند کردی کہا بس اب نہ پڑھینگے۔

اب تیج سنگہ ہاتھ جوڑ، مین پھیر پڑ رہے ہین قسمین دیتے جاتے ہین کہ کسیطرح پڑھئے ورکیواسطے پڑھنے آخر یہ سب آپ ہی کے کام آویگا ہملوگ آپ ہی کے تابعدار ہین۔ تھوڑی دیر تک دلگی کرکے کمار نے پھر پڑھنا شروع کیا۔

۳۔ اوڑہل کا پھول۔ پانی مین گھس کر پینے سے چار روز تک بھوک نہ لگے۔

۴۔ کنیر کا پھول۔ پانی مین گھسکر پھیر دھوے تو تھکاوٹ یا راہ چلنی کی سستی نکلجاے۔

۵۔ گل داودی کا پھول۔ پانی مین گھسکر آنکھون مین انجن کرے تو اندھیرے مین برابر دکھائی دے۔

۶۔ کیوڑے کا پھول۔ تیل مین گھسکر لگاوے تو سردی اثر نہ کرے اگر پانی مین رگڑ کر لگاوے تو گرمی یا دھوپ اثر نہ کرے کتھے کے پانی مین گھسکر

جسکو پلاوے تو سات روز تک کسی قسم کا جوش اوسکے بدن مین باقی نہ رہے۔
اِن پہولون کو بڑی خوشی سے تیج سنگہ نے اپنے بٹوے مین ڈال لیا دیگ وجوتشی جی مانگتے رہے مگر دیکھنے کو بھی نہ دیا۔

چہبیسوان بیان

ان پہولون کو پاکر تیج سنگہ جتنے خوش ہوے شاید اپنی عمر مین آجتک کبھی ایسے خوش نہ ہوے ہونگے اول تو یہ پہلے ہی عیاری مین بڑھے چڑھے تھے اِن پہولون نے انہین اور بھی بنا دیا اب کون ہے جو انکا مقابلہ کرے ہان ایک چیز کی کسر رہ گئی تو یا بجن یا کوئی لنگا اس طلسم مین سے انکو ایسا نہ ملا جس سے یہ لوگون کی نظر سے چھپ جاتے۔ اچھا ہوا جو نہ ملا نہین تو اِنکے عیاری کی تعریف نہ ہوتی کیونکہ جس آدمی کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس سے وہ غایب ہو جاوے تو عیاری سیکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے غایب ہو کر جو چاہا کر ڈالا۔

آجکی رات اِن چارون کو جاگتے ہی کٹی طلسم کی تعریف پہولون کے وصف طلسمی کتاب کے پڑہنے صبح پہر طلسم مین جانے کی بات چیت مین رات گذر گئی سویرا ہوا جلدی جلدی اشنان پوجہ سے چارون نے چھٹی پالی کچھ بھوجن کر کے طلسم مین جانیکے لئے تیار ہوئے۔

کمار نے تیج سنگھ سے کہا کہ ہمارے پلنگ پر سے طلسمی کتاب اوٹھا کے تم لیتے چلو وہان پھر ایک دفعہ پڑھکے تب کوئی کام کرینگے۔ تیج سنگھ طلسمی کتاب لینے گئے مگر پلنگ پر کتاب نہ ملی سرہانے پائتانے کپڑا اولٹ کر ہرطرح سے دیکھا مگر کتاب نظر نہ پڑی چارپائی کے نیچے ہرطرف دیکھا کہین پتہ نہین آخر کمار سے پوچھا کتاب کہان ہے پلنگ پر تو نہین ہے۔

سنتے ہی کمار کے ہوش اُڑ گئے جی سن ہوگیا دوڑے ہوے پلنگ کی اوپر گر پڑے بالکل حوصلہ ٹوٹ گیا کماری چندر کانتا کے ملنے سے نا اُمید ہو گئے اب طلسمی کتاب کہان جسمین طلسم توڑنے کی ترکیب لکھی ہے تیج سنگھ دیوی سنگھ اور جگنا تھ جی بھی گھبرا اوٹھے دو گھڑی تک کسیکے مُنہ سے آواز تک نہ نکلی بعد اِسکے تلاش ہونے لگی۔ لشکر مین خوب شور مچا کہ کُمار کے ڈیرے سے طلسم کی کتاب غایب ہوگئی پہرے والون پر سختی ہونے لگی چاروطرف چور کی تلاش مین لوگ نکلے۔

تیج سنگھ نے کمار سے کہا کہ آپ جی مت چھوٹا کیجیے مین وعدہ کرتا ہون کہ چور کو ضرور پکڑونگا آپکے سُست ہو جانے سے سب ہونکا جی چھوٹ جائیگا کوئی کام کرتے نہ بن پڑیگا بہت سمجھانے پر کمار پلنگ سے اوٹھے اوسیوقت ایک چوبدار نے آکر عجب خبر سنائی۔ ہاتھ جوڑ کر عرض کیا طلسم کے پھاٹک پر پہرے کے لئے جو لوگ مستعد کیے گئے ہین اونمین

سے ایک بہت والا حاضر ہوا ہے اور کہتا ہے کہ طلسم کے اندر کئی آدمیون کی آہٹ ملتی ہے کیکو اندر جانے کا حکم تو ہے نہین جو ٹھیک معلوم کرین اب جیسا حکم ہو کیا جاے۔

اس خبر کے سنتے ہی تیج سنگھ پتہ لگانے کے لیے طلسم مین جانیکو تیار ہوئے دیو سنگھ کو کہا تم بھی میرے ساتھ چلو دیکھ آوین کیا معاملہ ہے جوتشی جی بولے ہم بھی چلینگے کمار بھی اوٹھ کھڑے ہوے آخر یہے چارون طلسم مین چلے باہر فتح سنگھ سیناپتی سلے کمار نے اونکو بھی ساتھ لے لیا دروازے کے اندر جاتے ہی ان لوگون کے کان مین بھی چلانے کی آواز آئی آگے بڑھنے سے معلوم ہوا کہ اسمین کئی آدمی ہین۔ آواز کی دھن پر یہے لوگ برابر چلے گئے اوس دالان مین پہونچے جہان چبوترے کے اوپر ہاتھ مین کتاب لیے پتھر کا آدمی سو رہا تھا۔ دیکھا وہ پتھر والا آدمی اوٹھ کے بیٹھا ہوا ہے پنڈت بدری ناتھ عیار کو دونون ہاتھون سے دبا رہا ہے اور وہ چلا رہے ہین۔ پنا لعل رام نراین چنی لال چھوڑانیکی ترکیب کر رہے ہین مگر کوئی کام نہین نکلتا۔ طلسمی کتاب کے کھو جانیکا ان لوگون کو بڑا بھاری غم تھا مگر اسوقت پنڈت بدری ناتھ عیار کی یہ حالت دیکھہ سبھون کو ہنسی آئی ایکدم کھلکھلا کے ہنس پڑے اون عیارون نے پیچھے پھر کے دیکھا تو کنور بیریندر سنگھ معہ تینون عیارون کے کھڑے ہین ساتھ مین فتح سنگھ سیناپتی بھی ہین۔

تیج سنگھ نے للکار کے کہا واہ خوب! ایسی جیسی کرنی ہوتی ہے اوسکو ویسا ہی پہل ملتا ہے اسمین کوئی شک نہین کہ بچارے کنور بیریندر سنگھ کو بے قصور تملوگون نے ستایا اسی کی سزا تملوگونکو ملی پرمیشور بھی بڑا انصاف کرنیوالا ہے کیون پنا لعل! تملوگ جان بوجھکر کیون پہنستے ہو تملوگون کو توکسینے پکڑا نہین ہے پھر بدری ناتھ کے پیچھے کیون جان دیتے ہو۔؟ انکو اسیطرح چھوڑ دو تملوگ جاؤ ہوا کھاؤ۔

پنا لعل نے کہا کہ بھلا انکو اسی حالت مین چھوڑ کے ہم لوگ کہین جا سکتے ہین؟ اب جو آپکے جی مین آوے سو کیجیے ہملوگ حاضر ہین۔ تیج سنگھ نے پنڈت بدری ناتھ کے پاس جاکر کہا پنڈت جی پرنام! کیون مزاج کیسا ہے؟ کیا آپ طلسم توڑنے آئے تھے؟ اپنے راجا کو تو پہلے چھڑا لیئے ہوتے شاید تمنے یہ سوچا ہو کہ ہم ہی طلسم توڑکر کل خزانہ لے لین اور خود چنار کے راجا بن جائین دیپ سنگھ نے بھی آگے بڑھکے کہا۔ بدری ناتھ! بہائی طلسم توڑنا تو اوسی سے کچھ ہے بھی دنیا اکیلے مت اوڑا جانا۔ جوتشی جی نے کہا بدری ناتھ جی اب تو تمہاری گرہ دشا بگڑی ہے خیریت تب ہی ہے کہ وہ طلسمی کتاب میرے حوالے کرو جسے آپلوگون نے رات کو چرائی ہے۔

بدری ناتھ سبکی سنتے مگر سوائے زمین دیکھنے کے جواب کسیکا نہین دیتے تھے پنا لعل رام نراین چنی لعل پنڈت بدری ناتھ کو چھوڑ الگ ہوگئے اور کہا رہے

ہوے ایشورکے واسطے کسیطرح بدری ناتھ کی جان بچایئے۔

کمارنے کہا بھلا ہم کیا کرسکتے ہین کچھ حال طلسم کا معلوم نہین جو کتاب طلسم سے مجکو ملی تھی جسے پڑھکر طلسم توڑتے وہ تملوگون نے غایب کر دی اگر میرے پاس ہوتی تو اوسمین دیکھکر کوئی اونکے چھڑانے کی فکر کرتے ہان اگر تملوگ وہ کتاب مجھے دیدو تو ضرور بدری ناتھ اِس آفت سے چھوٹ سکتے ہین۔

اسی بیچمین پنالعل نے ترچھی نگاہ سے بدری ناتھ کیطرف دیکھا اونھون نے بھی کچھ اشارہ کیا۔ پنالعل نے کمار سے کہا ہملوگون نے کتاب نہین چرائی ہے نہین تو ایسی بے بسی کیصورت مین ضرور دیدیتے یا تو کسیطرح سے پنڈت بدری کو چھڑایئے یا ہملوگون کے واسطے یہ حکم دیجیے کہ باہر جاکر اونکے لیئے کچھ کھانے کا سامان لاکر کھلادین۔ بلکہ جب تک آپکو کتاب نہ ملے اور آپ طلسم نہ توڑین اور بدری ناتھ اسیطرح بے بس رہین تب تک ہملوگون مین سے کسیکو کھلانے پلانے کے لیئے یہان آنے جانے کا حکم ہو۔

دیوی سنگھ نے کہا پنالعل! بھلا یہ تو کہو کہ اگر کئی روز تک بدری ناتھ اسیطرح قید رہ گئے تو کھانے کا بندوبست تو تم کروگے جاکر لے آؤگے اگر انکو حاجت معلوم ہوگئی تو کیا کام کروگے۔ اوسکو کہان لیجاکر پھینکوگے؟ یا اسیطرح انکے نیچے ڈھیر لگا رہیگا۔

اسکا جواب پنالعل نے کچھ نہ دیا تیج سنگھ نے کہا سنو جی! عیارون کا

عیار لوگ خوب پہچانتے ہین اگر تمھارے آنے جانے کے لئے کمار حکم
نہین دیتے تو ہم حکم دیتے ہین کہ آیا جایا کرو اور جس طرح بنے [illegible]
کی حفاظت کرو تم لوگون نے میرا بڑا ہرج کیا طلسمی کتاب چرالی اور
مکر کرتے ہو۔ اس وقت ہمارے اختیار مین سب کوئی ہو جس کو جو چاہون
کرون۔ سیدھی طرح سے نہ دو تو ڈنڈون کی مارسے لون مگر نہین
چھوڑ دیتا ہون اور خوب ہوشیار کر دیتا ہون کہ کتاب سنبھال کے
رکھنا مین بغیر لئے نہ چھوڑون گا اور تم لوگون کو بھی گرفتار نہ
کرونگا۔

تیج سنگھ کی بات سنکر پنڈت بدری ناتھ لال ہوگئے اور بولے کہ
اس وقت ہمکو بے بس دیکھکر شیخی کرتے ہو؟ یہ ہمت تب مانین کہ ہمارے
چھوٹنے پر بندش کے کوئی بازی کرو اور جیت جاؤ۔ کیا تم ہی ایک دنیا
مین بھاری عیار ہو؟ ہم بھی زور دے کے کہتے ہین کہ ہم ہی نے تمھاری
طلسمی کتاب چرائی ہے۔ مگر ہم لوگون مین سے کسی کو قید کئے یا ستائے
بغیر تم نہین پاسکتے۔ یہ شیخی تمھاری نہ چلے گی کہ عیارون کو بھی گرفتار نہ کرو بلکہ
آنے جانے کے لئے چھٹی دو اور کتاب بھی لے لو ایسا کرو تو ابھی روز سے
ہملوگ تمہارے غلام ہوجاوین اور مہاراج شیو دت کو چھوڑ کمار کی تابعداری
کرین۔ مین جتا ہون کہ کتاب بھی نہ دونگا اور یہان سے چھوٹ کے نکل بھی

جاؤن گا ٭
تیج سنگھ نے کہا مین بھی قسم کھا کر کہتا ہون کہ بغیر تملوگون کو قید کئے اگر کتاب سے لون تو پھر عیاری کا نام نہ لون اور سر مونڑکے دوسرے دیس نکل جاؤن ۔ مجکو بھی تملوگون سے ایک دفعہ فیصلہ کرلینا ہے ۔
اس بات پر تیج سنگھ و بدری ناتھ دونون نے قسم کھائی بیچارے بیرندر سنگھ سبھون کا مُنھ دیکھتے تھے کچھ کہتے بن نہین پڑتا تھا ۔ تیج سنگھ نے دیبی سنگھ اور جوتشی جی کو الگ لیجا کر کان مین کچھ کہا ۔ وے دونون اُسیوقت طلسم کے باہر ہوگئے ۔ پھر تیج سنگھ بدری ناتھ کے پاس آکر بولے کہ ہملوگ جاتے ہین پنا لعل رام نرائن چُنی لعل کو بھی جہان چاہو بھیجو اور اپنے چھوڑانے کی جو ترکیب سوجھے کرو ۔ پہرے والون کو کہدیا جاتا ہے وے لوگ تمھارے ساتھیون کو آتے جاتے نہ روکینگے ۔
[illegible] ہوئے تیج سنگھ اپنے ڈیرے مین پہونچے ۔ دیکھین تو جوتشی جی بیٹھے ہین تیج سنگھ نے پوچھا کیون جوتشی جی دیبی سنگھ گئے ؟
جوتشی جی ۔ ہان [illegible]
[illegible]

جوتشی جی۔ ہان پتہ لگا مگر آفت پر آفت نظر آتی ہے۔
تیج سنگھ۔ وہ کیا ؟
جوتشی جی۔ رمل کے ذریعے معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگون کے ہاتھ سے یہی کتاب نکل گئی۔ ابھی تک کہین رکھی نہین گئی دیکھین کیا کرتے ہین ہم بھی جاتے تو بہتر ہوتا۔
تیج سنگھ۔ تو پھر آپ کیا راہ دیکھتے ہین جایئے دیکھیے۔ ہم بھی اپنے دھن مین لگے ہین۔
یہ سنکر جوتشی جی فوراً وہان سے چلے گئے۔ کمار نے کہا بھلا ہمین بھی تو معلوم ہو کہ تم لوگون نے کیا سوچا اور اب کیا کرتے ہو کیا سمجھ کے تینون لوگون کو چھوڑ دیا۔ مین تو ضرور یہی کہون گا کہ اس وقت تمہین نے شیخی مین آکر کام بگاڑ دیا۔ نہین تو وے لوگ ہمارے ہاتھ پھنس چکے تھے۔
تیج سنگھ نے کہا میرا مطلب ابھی تک آپ نہین سمجھے کتاب تو مین اُن سے لی ہی لونگا۔ مگر جہان تک ہو اُن سبھون کو ایک ہی دفعہ اپنا چیلا کرون۔ نہین تو یہ روز کی عیاری سے کہان تک ہوشیار رہینگے۔ سیوائے ضد اور بدابدی کے عیار لوگ تابعداری قبول نہین کرتے۔ چاہے جان چلی جائے مگر مالک کا ساتھ نہین چھوڑتے۔

کمار نے کہا۔ اس نے تو مجھکو اور بھی نرود ہوا۔ ایشور نہ کرے کہیں تمہارے اور بدری ناتھ چھوٹ گئے نکل گئے۔ تو کیا تم ہمارا ساتھ چھوڑ دو گے ؟

تیج سنگھ۔ بیشک چھوڑ دینگے پھر اپنا منہ نہ دکھاوینگے۔

کمار۔ تو تم آپ بھی گئے اور مجھے بھی مارا اچھی دوستی ادا کی۔ اب کیا کروں۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ دیوی سنگھ و جوتشی جی کہاں گئے ہیں۔

تیج سنگھ۔ ابھی نہ بتاؤں گا۔ آپ ڈرئیے مت ایشور چاہیگا تو سب کام ٹھیک ہو جائے گا۔ اور میرا آپ کا ساتھ بھی نہ چھوٹے گا آپ ذرا بیٹھیے میں دو گھنٹے کے لئے کہیں جاتا ہوں۔

کمار۔ اچھا جاؤ۔

تیج سنگھ بھی وہاں سے چلے گئے۔ اب دیکھا چاہئیے یہ لوگ کیا کرتے ہیں اور کون ہارتا اور جیتتا ہے۔ فتح سنگھ کو بھی کمار نے رخصت کیا۔

ستائیسواں بیان ۲۷

تیج سنگھ دیوی سنگھ اور جوتشی جی کے چلے جانے بعد کمار بہت دیر تک سست بیٹھے رہے طرح طرح کے خیالات پیدا ہوتے رہے۔ ذرا

کھڑکا ہوا اور دروازے کی طرف دیکھنے لگے کہ شاید تیج سنگھ یا دیوی سنگھ آئے ہوں جب کسیکو نہین دیکھتے تو پھر ہاتھ پر گال رکھ سوچ بچار مین پڑ جاتے۔ پہر بھر دن باقی رہ گیا اور تینون عیارون مین سے کوئی بھی لوٹ کر نہ آیا کمار کی طبیعت اور بھی گھبرائی بیٹھا نہ گیا ڈیرے کے باہر نکلے۔

کمار کو ڈیرے سے باہر ہوتے دیکھ بہت سے ملازم سامنے آکھڑے ہوئے بغل ہی مین فتح سنگھ سیناپت کا بھی ڈیرہ تھا سنتے ہی کپڑے پہن ہربون کو لگاکر یہ بھی باہر نکل آئے۔ کمار کے پاس آکر کھڑے ہوگئے کمار نے فتح سنگھ سے کہا چلو ذرا گھوم آوین مگر ہمارے ساتھ کوئی نہ آوے یہ کہ آگے بڑھے۔ فتح سنگھ نے سبھون کو منع کر دیا لاچار کوئی ساتھ نہ ہوا یہ دونون دھیرے دھیرے ٹہلتے ڈیرے سے بہت دور نکل گئے تب کمار نے فتح سنگھ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ بولے سنو فتح سنگھ تم بھی ہمارے دوست ہو ساتھ ہی پڑھے اور بڑے ہوئے تمسے ہماری کوئی بات چھپی نہین ہے۔ تیج سنگھ بھی تم کو بہت مانتے ہین۔ ہماری طبیعت آج بہت اوداس ہو گئی اب ہمارا جینا مشکل سمجھو کیونکہ آج تیج سنگھ کو نہ معلوم کیا سوجھی کہ بدری ناتھ سے ضد کر بیٹھے۔ ہاتھ مین پھنسے ہوئے چور کو چھوڑ دیا کیا جانے اب کیا ہوتا ہے

کتاب ہاتھ سے نکل جانے لگے طلسم ٹوٹے یا نہ ٹوٹے چندرکانتا ملے یا طلسم ہی
مین تڑپ کر مرجائے۔
فتح سنگھ نے کہا آپ کچھ فکر نہ کیجئے تیج سنگھ ایسے بیوقوف نہین ہین کہ جو
اونھون نے ضد کیا سو اچھا کیا کل عیار ایک دم سے آپ کی طرف ہو جانے
آج کا بھی بالکل حال ہمکو معلوم ہے۔ انتظام اونھون نے بہت اچھا کیا
ہے مجکو بھی ایک کام سپرد کر گئے ہین وہ بھی ٹھیک ہو گیا ہے۔ دیکھئے تو
کیا ہوتا ہے۔ بات چیت کرتے دونون بہت دور نکل گئے یکایک ان
لوگون کی نگاہ کئی عورتون پر پڑی جو ان سے بہت دور نہ تھین۔ اونھون نے
آپس مین بات چیت کرنا بند کر دیا۔ پیڑون کی آڑ سے اُن عورتون کو
دیکھنے لگے۔
اندازے بیس عورتین ہونگی اپنے اپنے گھوڑے کی باگ تھامے
دھیرے دھیرے اسی طرف آ رہی تھین۔ ایک عورت کے ہاتھ
مین دو گھوڑے کی باگ تھی۔ یون تو سبھی عورتین خوب صورت تھین
مگر سبھون کے آگے آگے جو آ رہی تھی بہت ہی خوب صورت اور نازک
تھی۔ عمر قریب پندرہ برس کے ہو گی۔ پوشاک اور زیورون کے دیکھنے
سے بھی معلوم ہوتا تھا کہ یہ ضرور کسی راجہ کی لڑکی ہے۔ سر سے پاؤن تک
جواہرات سے لدی ہوئی۔ ایک عضو اوسکے سُندر اور سڈول اور

گلاب سا چہرہ دُور سے دکھلائی دے رہا تھا۔ ساتھ والی عورتین بھی ایک سے ایک خوبصورت وبیش قیمتی پوشاکین پہنے ہوئے تھین۔

کنور بیریندر سنگہ ایک ٹک اُس عورت کی طرف دیکھنے لگے جو سبھون کے آگے تھی۔ ایسے تردد کی حالت مین بھی کمار کے منھ سے نکل پڑا کہ واہ کیا سڈول ہاتھ پیر ہین، بہت سی باتین کماری چندر کانتا کی اسمین تھین ہین نزاکت وچال بھی اُسی ڈھنگ کی ہے۔ ہاتھ مین کوئی کتاب ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پڑھی لکھی بھی ہے۔

وے عورتین اور پاس آگئین اب کمار کو بخوبی دیکھنے کا موقع ملا۔ اس جگہہ پر ونکی آڑ مین یے دونون چھپے ہوئے تھے کسی کی نگاہ نہین پڑسکتی تھی وہ عورت جو سبھون کے آگے آگے آرہی تھی جسکو ہم راجکماری کہہ سکتے ہین چلتے چلتے اٹک گئی اور کتاب کو کھول کر دیکھنے لگی ساتھ ہی اسکے دونون آنکھون سے آنسو بھی گرنے لگے۔

کمار نے پہچانا کہ یہ وہی طلسمی کتاب ہے کیونکہ اسکی جلد پر ایک طرف موٹے موٹے حرفون مین طلسم لکھا ہوا ہے۔ سوچنے لگے کہ اس کتاب کو تو عیار لوگ چرا لے گئے تھے۔ تیج سنگہ اسکی کھوج مین گئے ہین اسکے ہاتھ یہ کتاب کیونکر لگی اور یہ کون ہے اور کتاب کو دیکھ روتی کیون ہے ؟

دوسرا حصہ تمام ہوا
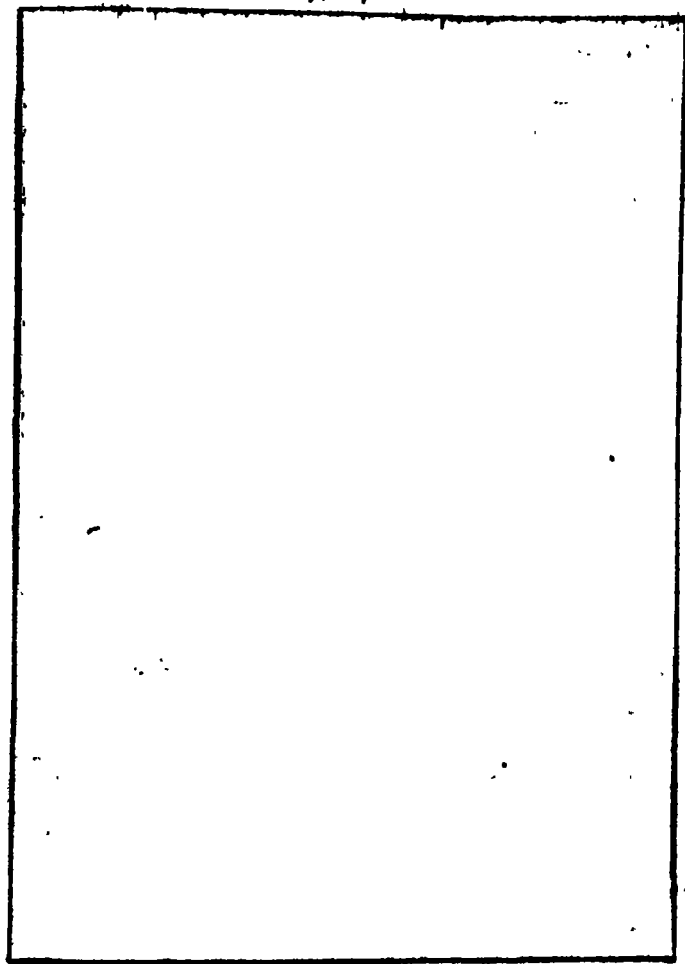
چندرکانتا

تیسرا حصہ

تیسرا حصّہ

پہلا بیان

نازک عورت جسکے ہاتھ مین کتاب ہے اور جو سب عورتون کے آگے آگے آرہی ہے کون اور کہان کی رہنے والی ہے۔ جب تک یہ نہ معلوم ہوجائے تب تک ہم اُسکو بن کنیا کے نام سے لکھین گے۔

دھیرے دھیرے چلکر بن کنیا جب اون پیڑون کے پاس پہونچی

جبکی لڑکین کنور بریندر سنگھ و فتح سنگھ پیچھے کھڑے بیٹھے ٹھہر گئی اور
پیچھے پھر کے دیکھنے لگی۔ اوسکے ساتھ ایک اور جوان نازک اور چنچل عورت
اپنے ہاتھ مین تصویر لئے ہوئے تھی وہ بن کنیا کو اپنی طرف دیکھتے
ہی آگے بڑھ آئی۔ بن کنیا نے کتاب اوسکے ہاتھ مین دے دی اور
تصویر لے لی ٭

بن کنیا نے تصویر کی طرف دیکھ لمبی سانس لی ساتھ ہی آنکھین
ڈبڈبا آئین بلکہ کئی بوند آنسوؤن کے بھی گر پڑے اس درمیان مین
کمار کی نگاہ بھی اوس تصویر پر جا پڑی ایک ٹک دیکھتے رہے اور جب
بن کنیا کچھ دور نکل گئی تب فتح سنگھ سے بات چیت کرنے لگے۔

کمار۔ کیون فتح سنگھ یہ کون ہے؟ تم کچھ جانتے ہو؟

فتح سنگھ۔ مین کچھ بھی نہین جانتا۔ مگر اتنا کہہ سکتا ہون کہ کسی
راجہ کی لڑکی ہے۔

کمار۔ یہ کتاب جو اُسکے ہاتھ مین تھی ضرور وہی ہے جو مجھکو طلسم مین ملی
تھی جسکو شیودت کے عیارون نے چُرایا تھا جسکے لئے فتح سنگھ اور بدری ناتھ
مین بدا بدی ہوئی اور جسکی تلاش مین ہمارے عیار گئے ہین۔

فتح سنگھ۔ پھر یہ کتاب اسکے ہاتھ کیسے لگی؟

کمار۔ اس کا تو تعجب ہی ہے۔ اس سے بھی زیادہ تعجب کی

بات ایک اور ہے شاید تم نے خیال نہین کیا۔

فتح سنگھ۔ نہین وہ کیا؟

کمار۔ وہ تصویر بھی ہماری ہی ہے جس کو بغل والی عورت نے ہاتھ سے اُس سے لی تھی۔

فتح سنگھ۔ بیشک یہ اور بھی تعجب کی بات ہے!

کمار۔ ہم تو عجب حیرانی مین پڑے ہین کچھ سمجھ مین نہین آتا چلو ہم پیچھے چلین دیکھین یہ سب کہان جاتی ہین۔

فتح سنگھ۔ چلئے۔

کمار اور فتح سنگھ اوسی طرف چلے جدھر وے عورتین گئین تھین۔ تھوڑے ہی دور گئے ہونگے کہ پیچھے سے کسی نے آواز دی پھر کر دیکھا تو تیج سنگھ پر نظر پڑی ٹھہر گئے۔ جب پاس پہونچے اونکو گھبرائے ہوئے اور بدحواس دیکھ کر پوچھا۔ کیون کیا ہے۔ جو ایسی صورت بنائے ہوئے ہو"؟

تیج سنگھ نے کہا ہے کیا۔ بس اب ہم آپ سے زندگی بھر کے واسطے جدا ہوتے ہین۔ اِس سے زیادہ نہ کہہ سکے۔ گلا بھر آیا۔ دونون آنکھون سے آنسوؤن کے بوند ٹپاٹپ گرنے لگے۔ تیج سنگھ کی اُدھوری باتین سُنکر اور اونکی ایسی حالت دیکھکر کمار بھی رونے لگے۔ مگر یہ کچھ بھی نہ جان پڑا کہ

تیج سنگھ کے رونے اور بے دل ہونے کا کیا سبب تھا

فتح سنگھ سے انکی حالت دیکھے نہ گئی۔ اپنے رومال سے دونون کے آنسو پونچھے۔ اسکے بعد تیج سنگھ سے پوچھا آپکی ایسی حالت کیون ہو رہی ہے کچھ منہہ سے تو کہیئے۔ کیا سبب ہے جو زندگی بھر کیلئے آپ کمار سے جدا ہونگے۔ تیج سنگھ نے اپنے کو سنبھال کے کہا۔

طلسمی کتاب ہملوگون کے ہاتھ نہ لگی اور نہ ملنے کی کوئی امید ہی ہے اسلیئے اپنے قول پر سر مونڈا کے نکل جانا پڑا۔

اسکا جواب کنور بیریندر سنگھ اور فتح سنگھ کچھہ دیا ہی چاہتے تھے کہ دیوی سنگھ اور پنڈت جگناتھ جوتشی جی بھی گھومتے ہوئے پہونچے۔ جوتشی جی نے پکار کے کہا۔ تیج سنگھ! گھبرائیے مت اگر آپ کو کتاب نہ ملی تو ان لوگون کے پاس بھی نہ رہی۔ جو مین نے پہلے کہا تھا وہی ہوا اوس کتاب کو کوئی تیسرا ہی لے گیا۔

اب تیج سنگھ کا جی کچھ ٹھکانے ہوا۔ کمار نے کہا واہ واہ کیا خوب آپ بھی روئے اور مجکو بھی رولایا۔ جسکے ہاتھ مین کتاب پہونچی مین نے اوسے دیکھا۔ مگر اوسکا حال کہنے کا کچھ موقع تو ملا نہین تم پہلے ہی سے رونے لگے۔

اتنا کہہ کے کمار نے اُس طرف دیکھا کہ جدھر سے عورتین گئین تھین

مگر کچھہ دکھائی نہ پڑا۔ تیج نے گھبرا کے پوچھا۔ آپنے کس کے پاس کتاب دیکھی۔ وہ آدمی کہان ہے؟ کمار نے جواب دیا مین کیا بتاؤن کہان ہے۔ چلو اوس طرف چلین۔ شاید دکھلائی دے جائے۔ آفت پر آفت آتے ہی جاتی ہے!

آگے آگے کمار اور پیچھے پیچھے تینون عیار۔ اور فتح سنگھ اوس طرف چلے جدھر وے عورتین کھڑی تھین۔ مگر تیج سنگھ دیوی سنگھ اور جوتشی جی حیران تھے کہ کمار کسکو کھوج رہے ہین۔ وہ کتاب جسکے ہاتھ لگی۔ جب دیکھا ہی تھا تو چھین کیون نہین! کئی دفعہ چاہا کہ کمار سے ان سب باتون کو پوچھین۔ مگر اون کو گھبرائے ہوئے ادھر اودھر دیکھتے اور لمبی لمبی سانسین لیتے دیکھہ تیج سنگھ نے کچھہ نہ پوچھا۔ پہر پھر تک کمار نے چارون طرف دیکھا۔ مگر پھر اون عورتون پر نگاہ نہ پڑی۔ آنکھین ڈبڈبا آئین اور پیڑ کے نیچے کھڑے ہوگئے۔

تیج سنگھ نے پوچھا آپ کچھہ خلاصہ کہیئے تو کیا معاملہ ہے؟ کمار نے کہا اب اِس جگہہ کچھہ نہ کہین گے۔ لشکر مین چلو پھر جو کچھہ ہے سُن لینا۔

سب کوئی لشکر مین پہونچے۔ کمار نے کہا پہلے طلسمی کھنڈھر مین چلو دیکھین بدری ناتھ کی کیا کیفیت ہے۔ یہ کہہ کھنڈہر کی طرف چلے۔ وے سب بھی پیچھے پیچھے روانہ ہوئے۔ کھنڈہر کے دروازے کے اندر پیر رکھا ہی

تھا کہ سامنے سے پنڈت بدری ناتھ و پنا لعل وغیرہ آتے دکھائی پڑے۔

کمار۔ یہ دیکھو وے لوگ تو ادھر ہی سے چلے آتے ہین۔ بدری ناتھ چھوٹ کیسے گئے!!

تیج سنگھ۔ بڑے تعجب کی بات ہے!

دیبی سنگھ۔ کہین کتاب تو ان لوگون کے ہاتھ لگ نہین گئی۔ اگر ایسا ہوا تو بڑی مشکل ہوگی۔

فتح سنگھ۔ اس سے بے فکر رہو وہ کتاب انکے ہاتھ ابتک تو نہین لگی آگے مل جائے تو مین نہین کہہ سکتا۔ کیونکہ ابھی تھوڑے ہی دیر ہوئی ہے کہ وہ دوسرے کے ہاتھ مین دیکھی گئی ہے۔

اتنے مین بدری ناتھ وغیرہ پاس آ گئے۔ پنا لعل نے پکار کے کہا کہا کیوں تیج سنگھ ابتو ہار گئے!

تیج سنگھ۔ ہم کیون ہارے؟

بدری ناتھ۔ کیون نہین ہارے۔ ہم چھوٹ بھی گئے اور کتاب بھی نہ دیا۔

تیج سنگھ۔ کتاب تو ہم پاوے۔ تم چاہے آپ سے آپ چھوٹو یا ہمسے چھوڑا اسنے چھوٹو۔ کتاب پانا ہی ہمارا جیتنا ہوگیا۔ اب تمکو

چاہیے کہ ہم راجہ شیودت کو چھوڑ دو۔ اور کمار کے ساتھ رہو۔
بدری ناتھ۔ ہمکو کتاب دکھادو ہم ابھی تابعداری قبول کرتے ہیں۔
تیج سنگہ۔ تم ہی کیوں نہیں دکھا دیتے۔ جب تمہارے پاس نہیں ہے تو ثابت ہوگیا کہ ہم پلٹ گئے۔
بدری ناتھ۔ بس بس اب ہم بے خوف ہوگئے تمہاری گفتگو سے معلوم ہو گیا کہ تمنے کتاب نہیں پائی بیسرا ہی اوڑا لے گیا ابھی تک ہم ڈرے ہوئے تھے۔
دیوی سنگہ۔ پھر آخر ہارا کون یہ بھی تو کچھہ کہو۔
بدری ناتھ۔ کوئی بھی نہیں ہارا۔
کنور۔ بھلا یہ تو کہو تم چھوٹے کیسے؟
بدری ناتھ۔ بس ایشور نے چھوڑا دیا جان بوجھ کے کوئی ترکیب نہیں کی گئی۔ پنا لعل نے اوسکے سر پر لکڑی رکھی اوس پتھر کے آدمی نے ہمکو چھوڑ کر لکڑی پکڑ لی بس ہم چھوٹ گئے اوس کے ہاتھہ میں وہ لکڑی ابھی تک موجود ہے۔
کنور۔ اچھا ہوا دونوں کی بات رہ گئی۔
بدری ناتھ۔ کمار! میرا تو جی چاہتا ہے کہ آپکے ساتھ

رہون مگر کیا کرون نمک حرامی نہین کر سکتا۔ کوئی تو سبب ہونا چاہئیے۔
اب مجھے حکم ہو تو رخصت ہوؤن۔

کمار۔ اچھا جاؤ۔

جوتشی جی۔ اچھا ہماری طرف نہین ہوتے نہ سہی مگر
عیاری تو بند کرو۔

تیج سنگھ۔ واہ جوتشی جی آخر بید پانچی ہی رہے!
عیاری سے کیا ڈرنا جو جتنا جی چاہے زور لگالین۔

پنا لعل۔ خیر دیکھا جائیگا۔ اب تو جاتے ہین جے مایا کی۔

تیج سنگھ۔ جے مایا کی۔

بدری ناتھ وغیرہ وہان سے چلے گئے پھر کمار بھی طلسم مین نہ گئے اپنے
ڈیرے مین چلے آئے رات کو کمار کے ڈیرے مین سب عیار اور فتح سنگھ
اکٹھے ہوئے دربانون کو حکم دیا گیا کہ کوئی اندر آنے نہ پاوے تیج سنگھ
نے کمار سے پوچھا کہ آپ فرمائیے کہ کتاب کس کے ہاتھ مین دیکھی تھی وہ کون ہے
آپ نے کتاب لینے کی کوشش کیون نہ کی ؟

کمار نے جواب دیا کہ یہ تو مین نہین جانتا کہ وہ کون ہے جو ہو۔
اگر کماری چندر کانتا سے بڑھ کے نہین ہے تو کسیطرح کم بھی نہین تھی اوسکے
حسن نے اوس سے کتاب چھیننے نہ دیا۔

تیج سنگھ۔ (تعجب سے) ہین! کُماری چندرکانتا سے اور کُمار سے کیا نسبت؟ خلاصہ کہئے تو کچھہ معلوم ہو ٭

کُمار۔ کیا کہین ہماری تو عجب حالت ہے (اُونچی سانس لیکر چپ ہو رہے)

تیج سنگھ۔ آپکی تو اور ہی دشا ہو رہی ہے کچھ سمجھہ مین نہین آتا۔ (فتح سنگھ کی طرف دیکھکے) آپ تو ساتھہ رہے آپ ہی خلاصہ کہئے۔ یہ تو بارہ دفعہ لمبی لمبی سانسین لین گے تو ڈیڑھ بات کہین گے۔ جگہہ جگہہ تو ان کو عشق پیدا ہوتا ہے۔ ایک بلا سے چھوٹے نہین دوسری بلا خریدلینے کو تیار ہو گئے۔

فتح سنگھ نے سب حال خلاصہ کہہ سنایا۔ تیج سنگھ بہت حیران ہوئے کہ وہ کون تھی اور اوس نے کُمار کو پہلے کب دیکھا کب عاشق ہوئی اور تصویر کیسے اوتروا منگائی!!

جوتشی جی نے کئی دفع رمل پھینکا مگر خلاصہ حال معلوم نہ ہو سکا ہان اتنا کہا کہ کسی راجہ کی لڑکی ہے۔ آدھی رات تک سب کوئی بیٹھے رہے کچھہ کام نہ ہوا۔ آخر یہ رائے ٹھہری کہ جس طرح بنے اون عورتون کو ڈھونڈھنا چاہئے ٭

سب کوئی اپنے اپنے ڈیرے مین آرام کرنے چلے گئے۔ رات بھر

کمار کو اوس بن کنیا کی یاد نے سونے نہ دیا۔ کبھی اُسکی بھولی صورت یاد کرتے کبھی اوسکی چال مین بھولے رہتے۔ کبھی اوسکی آنکھون سے گرے ہوئے آنسوؤن کے خیال مین ڈوبے رہتے۔ اسیطرح کروٹین بدلتے۔ لمبی لمبی سانسین لیتے رات گذر گئی بلکہ گھنٹے بھر دن بھی چڑھ گیا۔ کمار اپنے پلنگ پر سے نہ اوٹھے۔

تیج سنگہ نے آکر دیکھا تو کمار چادر سے منہ لپیٹے پڑے ہین منہ کی طرف کا بالکل کپڑا گیلا ہو رہا ہے دل مین سمجھ گئے کہ بن کنیا کا عشق پورے طور سے اثر کر گیا۔ اِس وقت نصیحت کرنی بھی ٹھیک نہ ہوگی۔ آواز دیا "آپ سوتے ہین یا جاگتے"۔

کمار۔ (منہہ کھول کر) نہین جاگتے تو ہین۔

تیج سنگہ۔ پھر اوٹھتے کیون نہین ؟ آپ تو روز صبح ہی اسنان پوجا سے فرصت کر لیتے ہین آج کیا ہے ؟

نہین کچھہ نہین اتنا کہکے کمار اوٹھ بیٹھے۔ جلدی جلدی اسنان پوجہ سے فرصت پاکر بھوجن کیا۔ تیج سنگہ وغیرہ اِنکے پہلے ہی سب کام سے بے فکر ہو چکے تھے اون لوگون نے بھی کچھہ بھوجن کر لیا اور ... کو ڈھونڈھنے کے لئے جنگل مین جانے کو تیار ہوئے۔ کمار نے کہا ہم بھی ... سبھون نے سمجھایا کہ آپ چلکر کیا کرینگے۔ ہم لوگ پتہ لگا لاتے ہین۔ آ...

چلنے سے ہمارے کام مین بھی ہرج ہوگا۔
کمار نے کہا کوئی ہرج نہ ہوگا۔ ہم فتح سنگھ کو اپنے ساتھ لیتے چلتے ہین۔ تمہارا جہان جی چاہے گھومنا۔ ہم اونکے ساتھ ادھر ادھر پھرینگے
فتح سنگھ نے پھر سمجھایا کہ کہین شیودت کے عیار لوگ آپ کو دھوکے مین نہ پھنسا ئین۔ مگر کمار نے ایک نہ مانا۔ آخرکار لاچار ہوکر کمار فتح سنگھ کو ساتھ لے جنگل کی طرف روانہ ہوے۔
تھوڑی دور گھنے جنگل مین جاکر ان دونون کو ایک جگہہ بیٹھا کر تینون عیار الگ الگ اون عورتون کی تلاش مین روانہ ہوئے۔ عیارون کے چلے جانے بعد کنور بیریندر سنگھ فتح سنگھ سے باتین کرنے لگے مگر سواے بن کنیا کے دوسرے کا ذکر کمار کے زبان پر نہ تھا۔
بیریندر سنگھ بیٹھے فتح سنگھ سے باتین کر رہے تے کہ ایک مالن جو جوان اور کچھ خوبصورت بھی تھی ہاتھ مین جنگلی پھولون کی ڈالی لئے کمار کے بغل سے اس طرح نکلی جیسے اوسکو یہ معلوم ہی نہین کہ یہان کوئی بیٹھا ہے۔ منھ سے یہ کہتی جاتی تھی" آج جنگلی پھولون کا گہنا بنانے مین دیر ہو گئی ضرور کماری خفا ہونگی۔ دیکھین کیا دُردشا ہوتی ہے"۔
اس بات کو ان دونون نے سنا۔ کمار نے فتح سنگھ سے کہا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اونھین کی مالن ہے۔ اسکو بلاکر کچھ پوچھو تو سہی۔ فتح سنگھ

آواز دی اُس نے (چونک کر) پیچھے دیکھا ہاتھ کے اشارہ سے پھر بلایا وہ ڈرتی کانپتی اسکے پاس آئی - فتح سنگھ نے پوچھا تو کون ہے اور پھول کے گہنے کس کے واسطے لیے جاتی ہے؟

اوس نے جواب دیا مین مالن ہون - یہ نہین کہہ سکتی کہ کسکے یہان رہتی ہون اور یہ پھول کے گہنے کسکے واسطے لئے جاتی ہون آپ مجھکو چھوڑ دین مین بڑی غریب ہون میرے مارنے سے کچھ بھی ہاتھ نہ لگیگا ہاتھ جوڑتی ہون میری جان نہ مارے -

ایسی ایسی باتین کہہ وہ مالن روتے اور گڑگڑانے لگی پھولونکی ڈلیا آگے رکھی ہوئی تھی جس کی تیز خوشبو خوب پھیل رہی تھی اتنے مین ایک نقاب پوش سوار وہان پہونچا اور کمار کی طرف منھ کرکے بولا "آپ اسکے پھیر مین نہ پڑین یہ عیار ہے - اگر تھوڑی دیر اور اِن پھولون کی خوشبو دماغ مین چڑھے گی تو آپ بیہوش ہو جائینگے"

اوس نقاب پوش سوار نے اتنا کہا ہی تھا کہ وہ مالن اوٹھکے بھاگنے لگی مگر فتح سنگھ نے جھٹ ہاتھ پکڑ لیا - سوار اوسیوقت چلا گیا - کمار نے فتح سنگھ سے کہا - معلوم نہین سوار کون ہے - اور میرے ساتھ اوس کو نیکی کرنیکی کیا ضرورت تھی - ؟ فتح سنگھ نے جواب دیا کہ اسکا حال معلوم ہونا مشکل ہے - کیونکہ وہ خود اپنے کو چھپا رہا ہے - خیر جو ہو اب یہان پر ٹھہرنا

مناسب نہین ۔ دیکھیے اگر یہ سوار نہ آتا تو ہلوگ پھنس ہی چکے تھے ۔
کمار نے کہا کہ تمہارا کہنا بہت ٹھیک ہے۔ اسکو بھی لیتے چلو وہان چلکر پوچھین گے ۔ یہ کون ہے۔ جب کمار اپنے خیمے مین فتح سنگھ اور اوس عیار کو لئے ہوئے پہونچے تو کہا کہ اب اس سے پوچھو اسکا نام کیا ہے
فتح سنگھ نے جواب دیا بھلا یہ ٹھیک ٹھیک اپنا نام کیون بتا وے گا۔ دیکھیے مین ابھی معلوم کر لیتا ہون ۔
فتح سنگھ نے گرم پانی منگا کر اُس عیار کا مُنھ دُھلوایا اب صاف پہچانے گئے کہ یہ پنڈت بدری ناتھ ہین ۔ کمار نے پوچھا کہ کیون اب تمہارا ساتھ کیا کیا جائے ؟
بدری ناتھ نے جواب دیا جو مناسب ہو کیجئے ۔
کمار نے فتح سنگھ سے کہا کہ انکی تم حفاظت کرو۔ جب تیج سنگھ آوین گے تو وہی انکا فیصلہ کرین گے یہ سنکر فتح سنگھ بدری ناتھ کو لئے اپنے خیمے مین چلے گئے شام کو بلکہ رات گزرنے پر تیج سنگھ دیبی اور جو تشی جی لوٹ کر آئے کمار کے خیمے مین گئے ۔ اِنھون نے پوچھا کہو کچھ پتہ لگا ؟
تیج سنگھ ۔ کچھ پتہ نہ لگا۔ دن بھر پریشان ہوئے کوئی کام نہ چلا ۔
کمار ۔ (اونچی سانس لیکر) پھر اب کیا کیا جائے گا ؟

تیج سنگھ۔ کیا کیا جائے گا۔ آجکل مین پتہ لگے ہی گا۔
کمار۔ ہمنے بھی ایک عیار کو گرفتار کیا ہے۔
تیج سنگھ۔ کسکو؟ وہ کہان ہے؟
کمار۔ فتح سنگھ کے پہرے مین ہے۔ اُسکو بلوا کے دیکھو کون ہے۔

دیوی سنگھ کو بھیجکر فتح سنگھ کو معہ عیار کے بُلوایا۔ جب بدری ناتھ کی صورت دیکھی تو خوش ہوئے اور پوچھا "کیون اب آپ کا کیا ارادہ ہے"؟

بدری ناتھ۔ جو ارادہ پہلے تھا وہی اب ہے۔
تیج سنگھ۔ اب بھی شیودت کا ساتھ چھوڑو گے یا نہین؟
بدری ناتھ۔ مہاراج شیودت کا ساتھ کیون چھوڑنے لگے؟
تیج سنگھ۔ تو پھر قید ہو جاؤ گے۔
بدری ناتھ۔ چاہے جو ہو۔
تیج سنگھ۔ یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ساتھی لوگ چھوڑا لیجائینگے وہ قیدخانہ ایسا نہین ہے۔

بدری ناتھ ۔ اوس قیدخانہ کا حال بھی معلوم ہو وہان بھیجو بھی تو سہی ۔

دیوی سنگھ ۔ واہ رے نیذر ۔

تیج سنگھ ۔ نے فتح سنگھ سے کہا کہ ان کے اوپر سخت پہرہ مقرر رکھے ۔ اب رات ہو گئی ہے ۔ کل انکو بڑے گھر پہونچایا جائے گا ۔

فتح سنگھ نے اپنے ماتحت سپاہیون کو بلوا کر بدری ناتھ کو اونکے سپرد کیا ۔

اتنے مین چوبدار نے آکر ایک خط تیج سنگھ کے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ ایک نقاب پوش سوار باہر حاضر ہے اوس نے یہ خط راجکمار کو دینے کے لئے کہا ہے ۔ تیج سنگھ نے لفافہ کو دیکھا ۔ یہ لکھا تھا ۔

کنور بیرندر سنگھ جی کے چرن کملون مین ۔

تیج سنگھ نے کمار کے ہاتھ مین دیا ۔ اونھون نے کھول کر پڑھا ۔

بروا

شکھ سمپت سب تیاگیو جنکے ہیت

دے بز موہی ایسی شدہ ہو نہ لیت

سراج چھوڑ من جوگی بھشم رمائے ۔ بیرہ انل کی دھونی ثابت جائے

کوئی بیوگنی

پڑھتے ہی آنکھین ڈبڈبا آئین بندے گلے سے اٹک اٹک کر بولے کہ اوسکو اندر بلا لو جو خط لایا ہے۔ حکم پاتے ہی چوبدار اُس نقاب پوش کو لینے باہر گیا مگر فوراً واپس آکر بولا "وہ سوار تو معلوم نہین کہ کہاں چلا گیا"

اِس بات کے سُننے سے کُمار کے جی کو کتنا دُکھ ہوا۔ وے ہی جانتے ہونگے۔ وہ خط تیج سنگھ کے ہاتھ مین دیدیا۔ اُنھون نے بھی پڑھا کہا اِسکے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چٹھی اوسی نے بھیجی ہے۔ جسکی کھوج مین دن بھر ہم لوگ حیران ہوئے۔ اور یہ تو صاف ہی ہے کہ وہ بھی آپکے محبت مین ڈوبی ہوئی ہے۔ پھر آپ کو اتنا رنج کرنا نہ چاہیئے۔

کُمار نے کہا اِس خط نے تو عشق کی آگ مین گھی کا کام کیا اوسکا خیال اور بھی بڑھ گیا۔ گھٹ کیسے سکتا ہے۔ خیراب جاؤ تم لوگ بھی آرام کرو کل جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا ✣
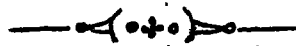
دوسرا بیان

کل کی رات سے آج کی رات کُمار کو اور بھی بھاری گذری بار بار اُس پروہ کو پڑھتے رہے صبح ہوتے ہی اوٹھے۔ اشنان پوجہ کے بعد جنگل مین

بادشاہ نے فتح سنگھ کو طلب کیا۔ وے بھی آئے۔ آج بھی بہتیرا منع کیا مگر کمار نے نہ مانا۔ آخر فتح سنگھ نے اون طلسمی پھولون مین سے گلاب کا پھول پانی مین گھسکر کمار اور فتح سنگھ کو پلایا اور کہا کہ اب آپ جہان چاہین گھومین۔ کوئی شخص بے ہوش کرکے آپ کو نہین لے جا سکتا زبردستی گرفتار کرے تو مین نہین کہہ سکتا۔ کمار نے کہا کہ ایسا کون ہے جو مجھے زبردستی گرفتار کرے؟

پانچون آدمی جنگل مین گئے کچھ دور جا کر کمار اور فتح سنگھ کو چھوڑ تینون چار علحدہ علحدہ ہو گئے۔ کنور بیریندر سنگھ فتح سنگھ کے ساتھ ہر چہار طرف گھومنے لگے۔ اور سیر کرتے ہوئے بہت دور نکل گئے۔ دیکھا کہ دو نقاب پوش سوار سامنے سے آرہے ہین۔ جب کمار سے تھوڑی دور پر رہ گئے تو ایک سوار گھوڑے پر سے اوتر پڑا اور زمین پر کچھ رکھکر پھر گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ کمار اوسکی طرف بڑھے۔ جب پاس پہونچے وہ دونون سوار یہ کہہ کر روانہ ہوئے کہ اِس کتاب اور خط کو لے لیجئے۔ کمار نے پاس جا کر دیکھا تو وہی طلسمی کتاب نظر پڑی۔ اوسکے اوپر ایک خط اور بغل مین قلم دوات اور کاغذ بھی موجود تھا۔ کمار نے بخوشی تمام اوس کتاب کو اوٹھا لیا۔ اور فتح سنگھ کی طرف دیکھکر بولے یہ کتاب دیکر دونون سوار کیون چلے گئے۔ کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ مگر آواز سے

معلوم ہوتا ہے کہ وہ سوار عورت ہے۔ جس نے مجھے کتاب اوٹھا لینے کے لئے کہا۔ دیکھین خط مین کیا لکھا ہے"! یہ کہہ خط پڑھنے لگے۔ یہ لکھا تھا۔
"میرا جی تو تم سے اٹکا ہے۔ اور جس کو تم چاہتے ہو وہ بیچاری طلسم مین پھنسی پڑی ہے۔ اگر اوسے کسی طرح کی تکلیف ہوگی تو تمہارا جی دکھی ہوگا تمہاری خوشی سے مجھے بھی خوشی ہے۔ یہ سمجھکر کتاب تمھارے حوالہ کرتی ہون خوشی سے طلسم توڑو اور چندرکانتا کو چھوڑاؤ مگر مجھکو فراموش نہ کرنا۔ تمھین اوسی قسم ہے جسے زیادہ چاہتے ہو۔ اِس خط کا جواب بھی لکھہ کر اوسی جگہہ رکھدینا۔ جہان سے کتاب اوٹھاوگے"۔

کوئی بیوگنی

خط پڑھکر کمار نے فوراً یہ جواب لکھا۔

اِس طِلسمی کتاب کو ہاتھ مین لے' مین نے جس وقت تمکو دیکھا اوسیوقت سے تم سے مِلنے کو جی بےچین ہے۔ مین اوس دن اپنے کو قسمت ور سمجھونگا۔ جس دن میری دونون آنکھین دونون معشوقونکو دیکھہ دیکھکر ٹھنڈی ہونگی۔ مگر تمکو تو میری صورت سے نفرت ہے۔

تمہارا بیر بندر

جواب لکھکر کمار نے اوسی جگہہ پر رکھدیا۔ وے دونون سوار

دور کھڑے نظر پڑے۔ کمار دیر تک کھڑے رہکر راہ دیکھتے رہے مگر وے نزدیک نہ آئے۔ جب کمار کچھ دور بڑھ گئے تب اون میں سے ایک نے اونکے خط کا جواب اوٹھالیا اور دیکھتے دیکھتے نظروں سے غائب ہو گئے۔ کمار بھی فتح سنگھ کو ساتھ لئے ہوئے لشکر مین آئے۔

کچھ رات گئے تیج سنگھ وغیرہ بھی واپس آکر کمار کے خیمہ مین جمع ہوئے تیج سنگھ نے کہا آج بھی کسیکا پتہ نہ لگا۔ ہان چند نقاب پوش ہوا ور کو اِدھر اُدھر گھومتے دیکھا۔ مین نے چاہا کہ اون کا پتہ لگاؤن مگر نہ ہو سکا۔ کیونکہ وے لوگ بھی چالاکی سے گھومتے تھے۔ مگر کل ہم ضرور اُن لوگون کا پتہ لگائینگے۔

کمار نے کہا دیکھو تمہارے کئے کچھ بھی نہ ہوا مگر مین نے کیسی عیاری کی کہ کھوئی ہوئی چیز کو ڈھونڈھ نکالی۔ دیکھو یہ طلسمی کتاب ہے۔ یہ کہکر کمار نے طلسمی کتاب تیج سنگھ کے آگے رکھدی۔ تیج سنگھ نے کہا آپ جو کچھ عیاری کرین گے وہ تو معلوم ہی ہے مگر یہ فرمایئے کہ کتاب کیونکر دستیاب ہوئی۔ جو بات ہوتی ہے تعجب کی ہوتی ہے۔

کمار نے کتاب پانے کا تمام حال اون سے کہا۔ وہ خط بھی دکھلایا اور جو کچھ جواب لکھا تھا وہ بھی کہا۔ جو تشی جی بولے "کیون نہ ہو پھر تو عالی خاندان کی لڑکی ہے کسطرح پر کمار کو تکلیف پہونچانا اوس نے پسند نہ

کیا۔ سوائے اِسکے اِس خط کے پڑھنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ کمار کے کل حالات سے واقف ہے۔ مگر ہم لوگ کچھہ بھی نہین جان سکے کہ وہ کون ہے۔

کمار نے کہا اسکی شرم تو تیج سنگھ کو ہونی چاہیے کہ اتنے بڑے عیار ہوکر دو چار عورتون کا پتہ نہین لگا سکے +

تیج سنگھ۔ پتہ تو ایسا لگا وینگے کہ آپ بھی خوش ہو جائینگے۔ اب کتاب ملگئی ہے پہلے طلسم کے کام سے فرصت پالینا چاہیئے۔

کمار۔ تب تک کیا وے سب بیٹھی رہینگی؟

تیج سنگھ۔ تو کیا اب آپ کو کماری چندرکانتا کی فکر نہ رہی جو

کمار۔ کیون نہین جو کماری کی محبت تو میرے رگ رگ مین گھسی ہوئی ہے۔ مگر تم بھی تو انصاف کرو کہ اِسکی محبت میرے ساتھ کیتی بیچی ہے۔ یہانتک کہ میرے ہی سبب سے کماری چندرکانتا کو مجھہ سے بھی بڑھ کر سمجھہ رکھا ہے۔

تیج سنگھ۔ ہم یہ تو نہین کہتے کہ آپ اوسکی محبت کی طرف خیال نہ کرین مگر طلسم کا بھی تو خیال ہونا چاہیے۔

کمار۔ تو ایسا کرو جس مین دونون کام چلے۔

تیج سنگھ۔ ایسا ہی ہوگا دن کو طلسم توڑنے کا کام کرینگے رات کو اون لوگون کا پتہ لگا دینگے۔

آج کی رات پھر اوسیطرح کئی معمولی کامون سے فرصت پا کر کنور بیریندر سنگھ۔ تیج سنگھ۔ دیوی سنگھ۔ اور جوتشی جی طلسم مین گھسے۔ طلسمی کتاب ساتھ تھی جس طرح اوس مین لکھا ہوا تھا اوسی طرح یے لوگ طلسم توڑنے لگے۔

طلسمی کتاب مین یہ پہلے ہی لکھا ہوا تھا کہ طلسم توڑنے والے کو چاہیئے کہ جب ایک پہر دن باقی رہے طلسم سے باہر ہو جائے اوسکے بعد کوئی کام طلسم توڑنے کا نکرے ✤

تیسرا بیان

طلسمی کنڈھر مین گھس کر پہلے اوس دالان مین گئے جہان پتھر کے چبوترے پر پتھر کا آدمی سویا ہوا تھا۔ کمار نے اوسی جگہہ سے طلسم توڑنے مین ہاتھ لگایا۔

جس چبوترے پر پتھر کا آدمی سویا ہوا تھا اوسکے سرہانے کی طرف

پانچ ہاتھ ہٹ کر کمار نے اپنے ہاتھ سے زمین کھودی کر پھر کھودنے کے بعد ایک سفید پتھر کی چٹان جس مین اوٹھانے کے لئے آہنی مضبوط کڑی لگی ہوئی تھی نظر پڑی۔ کڑی مین ہاتھ ڈال کر پتھر اوٹھا کر باہر کیا تہخانہ معلوم پڑا جس مین اوترنے کے لئے خوب صورت سیڑھیاں بنی ہوئی تھین۔

تیج سنگھ نے مشعل روشن کرلی اور اوسکی روشنی مین سب کوئی نیچے اوترے۔ خوب کشادہ کوٹھری دیکھی۔ لیکن کوٹھے کرکٹ کا وہان نام ونشان نہ تھا۔ درمیان مین سنگ مرمر کی ایک خوبصورت پتلی ایک ہاتھ مین کانٹی دوسرے مین ہتوڑی لئے کھڑی تھی۔

کمار نے اوسکے ہاتھ سے ہتھوڑے کانٹی لیکر اوسیکے بائین کان مین کانٹی ڈال ہتھوڑی سے ٹھونک دیئے۔ ساتھ ہی اوس پتلی کے ہونٹھ ہلنے لگے۔ اور اوس مین سے باجے کی آواز آنے لگی۔ معلوم ہوتا تھا کہ یہ پتلی گارہی ہے۔

تھوڑی دیر تک یہی کیفیت رہی۔ یکایک پتلی کے بائین داہنے دونون النگ کے دو ٹکڑے ہوگئے۔ پیٹ مین آٹھ انگل کا چھوٹا سا گلاب کا پیڑ جس مین کئی پھول بھی لگے ہوئے تھے اور ڈال مین ایک تالی لٹک رہی تھی نکلا ساتھ ہی اوسکے ایک چھوٹا سا تانبے کا پتر بھی ملا جسپر

پر یہ لکھا ہوا تھا۔ کمار نے اوسے پڑھا یہ لکھا ہوا تھا:

اس پیڑ کو ہمارے یہاں کے بید عجائب وت نے مصالح سے
بنایا ہے۔ ان پھولوں سے برابر گلاب کی خوشبو نکل کر دور
دور تک پھیلا کرے گی دربار میں رکھنے کے لئے یہ ایک نایاب
پودھا سوغات کے طور پر بید جی نے تمہارے واسطے رکھا ہے
اسکو پڑھکر کمار بہت خوش ہوئے۔ جوتشی جی کی طرف دیکھکر بولے۔ یہ بہت
اچھی چیز مجکو ملی دیکھئے اس وقت بھی اس مین سے کیسی اچھی خوشبو
نکلکر پھیل رہی ہے۔

تیج سنگھ۔ اس مین تو کوئی شک نہین۔

دیبی سنگھ۔ ایک سے ایک بڑھکر کاریگری دکھائی
پڑتی ہے۔

ابھی کمار بات ہی کر رہے تھے کہ کوٹھری کے ایک طرف کا دروازہ
کھلگیا۔ اندھیری کوٹھری مین ابھی تک ان لوگوں نے کوئی دروازہ یا اسکا
نشان نہین دیکھا تھا اس دروازہ کے کھلنے سے کوٹھری مین بخوبی روشنی
پہونچی۔ مشعل بجھادی گئی۔ اور یے لوگ اوس دروازے کی راہ سے
باہر ہوئے۔ ایک چھوٹا سا خوبصورت باغ دیکھا۔ یہ باغ وہی ہے جس مین
چپلا آئی تھی اس کا حال پانچوین حصہ مین لکھ چکے ہین۔

بموجب لکہنے طلسمی کتاب کے کمار نے اوس تالی مین ایک رسّی باندہی جو پتلی کے پیٹ سے نکلی تہی رسّی ہاتھہ مین تہام تالی کو زمین مین گھسیٹتے ہوے کمار باغ مین گھومنے لگے - ہر ایک روشون اور کیاریون مین گھومتے ہوے ایک فوارے کے پاس تالی زمین سے چپک گئی - اوس جگہہ یہ لوگ بہی ٹہہر گئے - کمار کے کہنے کے مطابق سبھون نے اوس زمین کو کہودنا شروع کیا دو تین ہاتھہ کہودی تہی کہ جوتشی جی نے کہا اب پہر دن باقی رہ گیا طلسم باہر ہونا چاہیے -

کمار نے تالی اوٹہالی اور چارون آدمی کوٹہری کی راہ سے ہوتے ہوے اوپر چڑہ کے اوس دالان مین پہونچے جہان چبوترے پر پتہر کا آدمی سویا تہا - اوسکے سرہانے کی طرف جو زمین کہود کر پتہر کی چٹان اوٹہائی تہی - اوس چٹان کو اولٹ کر تہ خانہ کے منہہ پر ڈہانک دیا - اوسکے دو نون طرف اوٹہانے کے لیے کڑی لگی ہوئی تہی اور ایک طرف ایک تالا بہی بنا ہوا تہا - اوس تالی سے جو پتلی کے پیٹ سے نکلی تہی تالا بند کر دیا -

چارون کہنڈہر سے نکل کمار کے خیمے مین آئے - تہوڑی دیر آرام لینے بعد تیج سنگہہ دیبی سنگہہ و جوتشی جی بن کنیا کی تو مین کمار کہہ کر جنگل کی طرف روانہ ہوئے - دن عنقریب دو گھنٹے کے باقی ہوگا -

یے تینون عیار تھوڑی ہی دور گئے ہونگے کہ ایک نقاب پوش سوار جاتا ہوا نظر پڑا اوسکے پیچھے پیچھے دیبی سنگھ پیڑون کے آڑ دیتے روانہ ہوئے وہ سوار سیدھے چنار کی طرف کچھہ مغرب رخ ہٹا ہوا جاتا تھا کئی دفعہ رستے مین روکا۔ پیچھے پھر کر دیکھا پھر آگے بڑھا۔

آفتاب غروب ہوگیا۔ اندھیری رات نے اپنا دخل کرلیا۔ گھنا جنگل اندھیری رات مین ڈراونا معلوم ہونے لگا۔ اب سوکھے پتون کی آواز پر جو ٹاپون کے پڑنے سے ہوتی تھی یے تینون عیار جانے لگے۔ گھنٹے بھر رات چلتے چلتے جنگل کے کنارے پہونچے۔

نقاب پوش سوار گھوڑے سے اوتر پڑا اوس جگہہ بہت سے گھوڑے بندھے تھے۔ وہان اپنا بھی گھوڑا باندھدیا ایک طرف گھاس کا ڈھیر لگا ہوا تھا اوس مین سے گھاس اوٹھا کر گھوڑے کے آگے رکھدیا اور وہان سے پیدل روانہ ہوا۔

پہر رات گذرے یے تینون عیار اوس نقاب پوش کے پیچھے پیچھے گنگا کنارے پہونچے۔ دور سے پانی مین روشنی دکھلائی پڑی۔ معلوم ہوتا تھا کہ دو ماہتاب گنگا جی مین اوتر آئے ہین سفید روشنی جل پر پھیل رہی تھی۔ جب قریب پہونچے تو دیکھا کہ ایک خوبصورت سجی ہوئی ناؤ او سپر کئی خوبصورت عورتین بیٹھی ہین۔ درمیان مین اونچی گدی پر

ایک کم سِن نازک عورت جس کا رُعب دیکھنے والون پر چھا رہا ہے بیٹھی ہے۔ چاند سا چہرہ دُور سے دمک رہا ہے۔ دونون طرف دو مہتاب جَل رہے ہین۔

نقاب پوش نے کنارے پہونچکر زور سے سیٹی بجائی ساتھ ہی اوس ناؤ مین سے سیٹی کی آواز آئی جیسے کسی نے جواب دیا ہو اون عورتون مین سے جو اُسپر بیٹھی تھین دو عورتین اوٹھ کھڑی ہوئین نیچے اوتر ایک ڈونگی جو اوس ناؤ کے ساتھ بندھی ہوئی تھی کھول کر کنارے لے آئین اور نقاب پوش کو اوسپر چڑھا لے گئین۔

اب یے تینون عیار آپس مین باتین کرنے لگے۔

تیج سنگھ۔ واہ اِس ناؤ پر چھوٹتے ہوئے دو مہتابون کے درمیان یے عورتین کیسی بھلی معلوم ہوتی ہین۔

جوتسی جی۔ پریون کا اکھارا معلوم ہوتا ہے چلو تیر کے اونکے پاس چلین۔

دیبی سنگھ۔ جوتسی جی کہین ایسا نہ ہو کہ یے پریان آپ کو اوڑا لیجائین بس ہماری منڈلی مین ایک دوست بھی کم ہو جائے۔

تیج سنگھ۔ مین جہان تک خیال کرتا ہون یہ اونھین

لوگون کی منڈلی ہے جنھین کمار نے دیکھا تھا۔

دیبی سنگھ۔ اسمین تو کوئی شک ہی نہین رہا۔

جوتشی جی۔ تو تیرے کے چلتے کیون نہین تم تو پانی سے ایسا ڈرتے ہو جیسے کوئی بوڑھا افیونی ڈرتا ہو۔

دیبی سنگھ۔ پھر تمہارے ساتھ آنے کا کیا فائدہ ہوا تمھاری تو بڑی تعریف سنتے تھے۔ کہ جوتشی جی ایسے ہین ویسے ہین پہیا ہین۔ چرخے ہین مگر کچھ بھی نہین ایک ادنیٰ منڈلی کا پتہ نہین لگا سکتے۔

جوتشی جی۔ مین کیا خاک بتاؤن یہ لوگ تو مجھ سے بھی زیادہ اوستاد معلوم ہوتی ہین۔ سبھون نے اپنا اپنا نام ہی بدل دیا ہے اصل نام آپس مین کوئی پکارتی ہی نہین۔ ہم جب محنت کر کے نام کا پتہ لگایا چاہتے ہین تو عجب عجب نام کا پتہ لگتا ہے۔ کسی نام یوگنی کسیکا چھوہنی کسیکا ڈاکنی بھلا بتائے کہ اب مین مان لون کہ ضرور ان لوگون کے یہی نام ہین جو

تیج سنگھ۔ تو بھلا ان لوگون نے اپنا نام نام کیون بدل دیا ہے

جوتشی جی۔ ہم لوگون کو اُلو بنانے کے لئے۔

دیبی سنگھ۔ نام کو جانے دیجئے اپنے مکان کا پتہ کیون نہ بتایا

جوتشی جی۔ مکان کے بارہ مین جب رمل سے دریافت

کرتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ اِن لوگون کا مکان پانی مین ہے تو کیا ہم کہہ دیتے کہ یہ لوگ جلباسی یعنی مچھلی ہین۔

تیج سنگھ۔ یہ تو ٹھیک ہی ہوا دیکھئے جلباسی ہین کہ نہین۔

جوتشی جی۔ بھائی سُنو رمل کے کام مین یے چارون چیز ہوا پانی مٹی آگ ہمیشہ خلل ڈالتی ہین اگر کوئی آدمی جوتشی یا رمال کو جھکانا چاہے تو اِن چارون کے ہیر پھیر سے خوب ہی چھکا سکتا ہے جوتشی بیچارہ خاک نہ کر سکے۔ پوتھی پترا بیگاری کا بوجھ ہے۔

تیج سنگھ۔ یہ کیسے ؟ خلاصہ بتاؤ تو ہم لوگ بھی سمجھ لین وقت پر کام ہی آوے گا۔

جوتشی جی۔ بتا دین گے اِس وقت جس کام کو آئے ہو وہ کرو چلو تیر کے چلین۔

تیج سنگھ۔ چلو۔

یے تینون عیار تیر کے ناؤ کے پاس جانے لگے۔ بٹوا عیاری کا کمر مین باندھ کپڑا اُتار کنارے رکھ پانی مین اوتر گئے۔ اور دو چار ہاتھ گئے ہونگے کہ پیچھے سے سیٹی کی آواز آئی ساتھ ہی اوس ناؤ پر مہتاب جو جل رہی تھی بجھ گئی۔ جیسے اُسے کسی نے جلدی سے پانی مین پھینک دیا ہو۔ اب بالکل اندھیرا ہو گیا۔ ناؤ نظرون سے چھپ گئی دیبی سنگھ نے

کہاں بیچ چلے تیر کے۔

تیج سنگھ۔ یہ سب بڑی شیطان معلوم ہوتی ہین۔

جوتشی جی۔ مین نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ یہ سبکی سب آفت ہین۔ اب آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ مین سچ کہتا تھا کہ انلوگون نے ہمارے نجوم کو مٹی کر دیا۔

دیبی سنگھ۔ چلئے کنارے پر اِنھون نے تو بیڈھب جھکایا معلوم ہوتا ہے کہ کنارے پر کوئی پہرے والا کھڑا دیکھتا تھا۔ جب ہملوگ تیر کے جانے لگے تو اوس نے سیٹی بجائی۔ بس اندھیرا ہوگیا۔ پہلے ہی سے اشارہ بندھا ہوا تھا۔

جوتشی جی۔ اِس نالائق کو یہ کیا سوجھی کہ جب ہملوگ پانی مین اوتر چکے تب سیٹی بجائی پہلے ہی بجاتا تو ہملوگ کیون بھیگتے۔

یے تینون عیار لوٹ کر کنارے آئے پہننے کے واسطے اپنا اپنا کپڑا کھوجے مین تو ملتا نہین۔

دیبی سنگھ۔ جوتشی جی پالاگی!! سبھے کپڑے بھی غائب ہوگئے! ہائے اِس وقت جو اِن لوگون مین سے کسیکو پاؤن تو کچا ہی چبا جاؤن۔

تیج سنگھ۔ ہمتو اون لوگون کی تعریف کرین گے خوب

عیاری کی۔

دیبی سنگھ۔ ہان ہان خوب تعریف کیجئے جس مین اون لوگون مین سے اگر کوئی سنتا ہو تو اب آپ پر رحم کرے آگے نہ ستاوے۔

جوتشی جی۔ اب کیا ستانا باقی رہ گیا جو کپڑے تو اوتر والئے۔

تیج سنگھ۔ چلئے اب لشکر مین چلین۔ اس وقت اور کچھ کرتے نہ بن پڑے گا۔

آدھی رات جا چکی ہوگی یے لوگ عیاری کے ستائے ہوئے بدن سے بھیگے ننگے دھڑنگے کانپتے کلپتے لشکر کی طرف روانہ ہوئے +

چوتھا بیان

تیج سنگھ دیبی سنگھ اور جوتشی جی کے جانیکے بعد کنور بیریندر سنگھ ان لوگونکے واپس آنے کی انتظاری مین رات بھر جاگتے رہے جیون جیون رات گذرتی تھی کمار کی طبیعت گھبراتی تھی صبح ہوا ہی چاہتی

تھی کر یے تینون عیار لشکر مین پہونچے۔ تیج سنگھ کی راے ہوئی کہ اِسطرح ننگ دھڑنگ کمار کے پاس چلنا چاہیے۔ آخرش تینون اوسی طرح اونکے خیمے مین گئے۔
کنور بیریندر سنگھ جاگتے ہی تھے۔ شمعدان جلرہا تھا۔ ان تینون عیارون کی عجیب حالت دیکھ حیران ہوئے۔ پوچھا یہ کیا حال ہے جو تیج سنگھ نے کہا بس ابھی تو صورت دیکھیے۔ باقی حال ذرا دم لے کے کہینگے۔
تینون عیارون نے اپنے اپنے کپڑے منگوا کر پہنے اتنے مین صاف صبح ہوگئی۔ کمار نے تیج سنگھ سے پوچھا کہ اب بتاؤ کہ تم لوگ کس بلا مین گرفتار ہوئے۔
تیج سنگھ۔ ایسا دھوکا کھایا کہ زندگی بھر یاد کرینگے۔
کمار۔ وہ کیا؟
تیج سنگھ۔ جنکے اوپر آپ جان دیے بیٹھے ہین اور جنکی تلاش مین جلوگ مارے مارے پھرتے ہین اِس مین تو کوئی شک نہین کہ اونکا بھی دل آپکے اوپر بہت ہے۔ مگر نہ معلوم اتنی چھپی کیون پھرتی ہین!! اسمین اونھون نے کیا فائدہ سونچا ہے!!
کمار۔ کیا کچھ پتہ لگا؟

تیج سنگھ۔ یہ کیا آنکھ سے دیکھ آئے ہیں۔ تب ہی تو اتنی سزا ملی اون کے ساتھ بھی ایک سے ایک عیارہ ہیں۔ اگر جانتے توہوشیاری سے جاتے۔

کمار۔ بھلا خلاصہ کہو تو کچھ حال معلوم ہو۔

تیج سنگھ نے سب حال کہا۔ کمار سنکر ہنسنے لگے۔ جوتشی سے بولے آپکے رمل کو بھی اون لوگوں نے دھوکا دیا۔

جوتشی جی۔ کچھ نہ پوچھیے سب کی سب آفت ہیں۔

کمار۔ بھلا اون لوگون کا صاف صاف حال نہین معلوم ہوتا تو اتنا ہی سمجھ لیجیے کہ شیودت کے عیارون کی کچھ عیاری تو نہین ہے؟

جوتشی جی۔ نہین شیودت کے عیارون سے اور ان لوگون سے کوئی واسطہ نہین بلکہ اون لوگون کو اسکی کچھ خبر بھی نہین ہے۔ مین خوب سونچ چکا ہون۔

تیج سنگھ۔ اتنا ہی خیریت ہے۔

دیبی سنگھ۔ آج دن ہی کو چلکر پتہ لگا دینگے۔

تیج سنگھ۔ طلسم توڑنے کا کام کیسے چلے گا؟

کمار۔ ایک روز کام بند ہو جاوے گا تو کیا ہوگا؟

تیج سنگھ۔ اسی سے مین کہتا ہون کہ چندر کانتا کی محبت آپکے دل سے کم ہو گئی۔

کمار۔ کبھی نہین چندر کانتا سے بڑھکر مین دنیا بھر مین کسیکو نہین چاہتا۔ مگر نہ معلوم کیا سبب ہے کہ بن کنیا کا حال معلوم کرنیکو دل بیتاب ہو رہا ہے۔

تیج سنگھ۔ پہلے تو پنڈت بدری ناتھ کو لیجاکر اوس کھوہ مین قید کرنا ہے۔ پھر دوسرا کام دیکھین گے۔ کہین ایسا ہو کہ چھوٹ بے چلدین۔

کمار۔ آج ہی لیجاکر چھوڑ آؤ۔

تیج سنگھ۔ ہان ابھی اونکو لیجاتا ہون وہان رکھکر آتون رات لوٹ آؤن گا۔ بندہ کوس کا معاملہ ہی کیا ہے تب تک دیبی سنگھ دیبی سنگھ و جوتشی جی بن کنیان کی کھوج مین جائین۔

تیج سنگھ کی رائے یہی ٹھہری۔ اشنان پوجہ سے فرصت پاکر تیار ہوئے کھانے کی چیز مین بیہوشی ملاکر بدری ناتھ کو کھلا دیا۔ جب وہ بیہوش ہوگئے گٹھر باندہ پیٹھ پر لاد کھوہ کیطرف روانہ ہوئے۔ دیبی سنگھ و جوتشی جی کو بن کنیان کی تلاش مین بھیجا۔

تیج سنگھ پنڈت بدری ناتھ کی گٹھری لئے شام ہوتے ہوتے تہ خانے

مین پہونچے۔ شیر کے منہ مین ہاتھ ڈال زبان کھینچی دوسرا تالا بھی کھولا
مگر دروازہ نہ کھلا۔ اب تو تیج سنگھ کے ہوش اوڑ گئے۔ پھر کوشش کی لیکن
دروازہ نہ کھلا بیٹھکر سوچنے لگے۔ کچھہ سمجھہ مین نہ آیا۔ آخر لاچار ہوکر بدری ناتھ
کی گٹھری لاد واپس ہوئے ✦

پانچوان بیان

دیوی سنگھ اور جوتشی جی بن کنیا کی تلاش مین نکلے۔ تھوڑی دور گئے
ہونگے کہ ایک نقاب پوش سوار ملا جس نے پکار کے کہا۔

دیوی سنگھ! کہان جاتے ہو تم تمہاری چالاکی ہلوگون سے نہ لگے گی۔
ابھی کل آپ لوگون کی خاطر کی گئی پانی مین غوطے دیکر کپڑے سب چھین لئے
گئے۔ اب کیا گرفتار ہی ہونا چاہتے ہو تم تھوڑے دن صبر کرو ہلوگ تم لوگون کو
عیاری سکھلا کر چالاک کرینگے تب کام چلیگا۔

نقاب پوش سوار کی باتین سنکر دیوی سنگھ حیران ہوگئے۔ جوتشی جی کی
طرف دیکھکر بولے سُن لیجئے یہ سوار صاحب ہلوگون کو عیاری سکھلا دینگے۔ جو
شرم کے مارے اپنا منھہ تک نہین دکھا سکتے"

نقاب پوش۔ جوتشی جی کیا سُنینگے۔ وہ بھی تو دل مین شرمانے ہونگے کیونکہ انکے رمل کو ہم لوگون نے بیکار کر دیا۔ ہزار مرتبہ رمل پھینکین مگر پتہ خاک نہ لگے گا۔

دیبی سنگھ۔ اگر تم اِس ضلع مین رہوگے تو بغیر پتہ لگائے نہ چھوڑین گے۔

نقاب پوش۔ رہین گے نہین تو جائین گے کہان ہم روز ملین گے مگر پتہ نہ لگنے دینگے۔

بات کرتے کرتے دیبی سنگھ نے چالاکی سے کود کر سوار کے منھ پر سے نقاب کھینچ لی۔ دیکھا تو تمام چہرے پر روری ملی ہوئی ہے۔ کچھ پہچان نہ سکے۔

سوار نے بھی پھُرتی کے ساتھ دیبی سنگھ کی پگڑی اوتار لی اور ایک چیٹھی اونکے سامنے پھینک گھوڑا دوڑا نکل گیا۔ چیٹھی اوٹھا کر دیکھا تو لفافہ پر یہ لکھا ہوا تھا۔

کنور بیریندر سنگھ۔

جوتشی جی نے دیبی سنگھ سے کہا کہ نہ معلوم یے لوگ کس جگہہ کے رہنے والے ہین مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اس منڈلی مین جتنے ہین سب عیار ہی ہین۔

دیپ سنگھ- اس مین تو کوئی شک نہین کہ دیکھیے ہر مرتبہ ہم ہی لوگ نیچا دیکھتے ہین- سمجھا تھا کہ نقاب اوتار لینے سے صورت معلوم ہو گی- مگر اوسکی چالاکی دیکھیے کہ پہلے چہرہ رنگ کے تب نقاب ڈالے ہوئے تھا-

جوتشی جی- خیر دیکھا جائے گا- اس وقت تو پھر کر لشکر مین چلنا پڑا- کیونکہ چٹھی کمار کو دینا چاہیے- دیکھیے اِس سے کیا حال معلوم ہوتا ہے- اگر اسپر کمار کا نام نہ لکھا ہوتا تو ہملوگ کھول کے پڑھ بھی لیتے-

دیپ سنگھ- ہان چلو پہلے چٹھی کا حال سُن لین تب کوئی کارروائی سوچین-

دونون آدمی لوٹ کر لشکر مین آئے- کنور بیریندر سنگھ کے ڈیرے مین گئے- سب حال کہکے چٹھی ہاتھ مین دی- کمار نے پڑھی-

چاہے جو ہو مین آپ کے سامنے تب تک نہین ہو سکتی جب تک آپ نیچے لکھی باتون کا تحریری اقرار نہ کر لین-

(۱) چندر کانتا سے اور مجھسے ایک ہی روز اور ایک ہی ساعت مین شادی ہو-

(۲) چندر کانتا سے رتبہ مین مَین کسی طرح کم نہ سمجھی جاؤن کیونکہ

مین ہر طرح درجہ مین اُسکے برابر ہون۔ اگر ان دونون باتو
کا اقرار آپ نہ کرین گے تو کل مین اپنے گھر کا راستہ لونگی۔
علاوہ اِسکے یہ بھی کہے دیتی ہون کہ بغیر میری مدد کے چاہے آپ
ہزار برس بھی کوشش کرین مگر چندر کانتا کو نہین پا سکتے۔
کمار کا عشق بن کنیا پر پورے درجہ کا تھا چندر کانتا سے کسیطرح بن کنیا
کی محبت کم نہ تھی۔ اِس چٹھی کے پڑھنے سے انکو کئی طرح کی فکرین پیدا
ہوئین۔ سوچنے لگے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے جو کماری سے اور اِس سے ایک
ہی ساعت مین شادی ہو۔ وہ کب منظور کرے گی۔ اور مہاراج جے سنگھ
کب اِس بات کو مانین گے۔ سوائے اِسکے یہ کیا لکھا کہ بغیر میری مدد آپ
آپ چندر کانتا سے نہین مل سکتے۔ یہ کیا بات ہے! جو ہو بن کنیا کے بغیر
میری زندگی مشکل ہے۔ مین ضرور اُسکے لکھنے مطابق اقرار نامہ لکھدونگا۔
پیچھے سمجھا جائے گا۔ کماری چندر کانتا میری بات ضرور مان لیگی۔
دیپ سنگھ اور جوتشی جی کو بھی کمار نے وہی چٹھی دکھائی۔ وے
لوگ بھی حیران تھے کہ بن کنیا نے کیا لکھا۔ اور اِس کا جواب کیا
دینا چاہیئے!۔
دن اور رات بھر کمار اِسی سوچ مین رہے کہ اِس چٹھی کا کیا جواب
دیا جائے۔ دوسرے روز صبح ہوتے ہی تیج سنگھ بھی پنڈت بدری ناتھ

کی گٹھری پیٹھ پر لادے ہوئے آپہونچے۔ کمار نے پوچھا کہ واپس
کیون آئے۔

تیج سنگھ۔ کیا بتاوین۔ معاملہ ہی بگڑ گیا۔

کمار۔ وہ کیا؟

تیج سنگھ۔ تہ خانہ کا دروازہ نہین کھلتا۔

کمار۔ کسی نے اندر سے تو نہین بند کر دیا۔

تیج سنگھ۔ نہین اندر تو کوئی تالا نہین ہے۔

جوتشی جی۔ دو باتون مین ایک بات ضرور ہی یا تو کوئی نہ
پہونچا جس نے دروازہ کھولنے کی کل بگاڑ دی یا مہاراج شیودت نے اندر کو
چالاکی کی۔

تیج سنگھ۔ بھلا شیودت اندر سے بند کر سے اپنے کو اور بھی
بلا مین ڈالین گے۔ اِس مین تو اونکا ہرج ہے کچھ فائدہ نہین۔

کمار۔ کہین بن کنیا نے تو کوئی ترکیب نہین کی۔

تیج سنگھ۔ آپ بھی غضب کرتے ہین کہان بچاری بن کنہ
کہان وہ طلسمی تہ خانہ۔

کمار۔ تمکو معلوم ہی نہین اوس نے مجھے چٹھی لکھی ہے کہ
ہماری مدد کے تم چندرکانتا سے مل نہین سکتے۔ اور بھی دو باتین لکھی

مین اِس فکر مین تھا کہ اِس کا جواب دون اور وہ کونسی بات ہو جسمین
مجھکو بن کنیا کے مدد کی ضرورت ہے!
اب تمھارے پھر آنے سے شک پیدا ہوتا ہے۔
دیبی سنگھ۔ مجھے بھی کچھہ اُنھین کا بکھیڑا معلوم پڑتا ہی۔
تیج سنگھ۔ اگر بن کنیا کو کچھہ ہمارے ساتھہ فساد کرنا ہوتا تو
طلسمی کتاب کیون واپس دیتی جو دیکھئے اوس خط مین کیا لکھا ہے جو کتاب
کے ساتھہ آیا تھا۔
جوتشی جی۔ یہ بھی تمھارا سوچنا ٹھیک ہے۔
تیج سنگھ۔ (کمار سے) بھلا وہ چٹھی تو دیجئے جس مین بن کنیا
نے یہ لکھا ہے کہ بغیر ہماری مدد چندر کانتا سے ملاقات نہین ہوسکتی۔
کمار نے وہ چٹھی تیج سنگھ کے ہاتھہ مین دی۔ پڑھکر تیج سنگھ بڑے
فکر مین پڑ گئے کہ یہہ کیا بات ہے کچھہ عقل کام نہین کرتی۔ کمار نے کہا کہ یہ
تم لوگ جانتے ہو کہ بن کنیا کی محبت میرے دل مین کیسی اثر کر گئی ہے کہ
بغیر دیکھے ایک لمحہ چین نہین پڑتا۔ تو اوسکے لکھے بموجب اقرار نامہ لکھدینے
مین کیا عیب ہے جو جب وہ خوش ہوگی تو اون سے بھی کچھہ بھید ملیگا۔
تیج سنگھ۔ جو مناسب سمجھئے کیجئے۔ چندر کانتا بیچاری تو کچھہ نہ
بولے گی مگر مہاراج جے سنگھ یہ کب منظور کرین گے کہ ایک ہی منڈوے مین

دونون کی شادی ہو کیا جانین وہ کون اور کہان کی رہنے والی اور کس لڑکی ہے -

کمار - اُسکی چٹھی مین تو یہ بھی لکھا ہے کہ مین کسی طرح رتبہ اور عزت مین کماری سے کم نہین ہون -

یہ باتین ہو رہی تھی کہ چوبدار نے آکر عرض کیا "ایک پیادہ باہر آیا ہے وہ حاضر ہو کر کچھ کہنا چاہتا ہے - کمار نے کہا اوسے لے آؤ - چوبدار اوس پیادے کو اندر لیکر آیا - سبھون نے دیکھا کہ عجب رنگ ڈھنگ کا آدمی ہے ناٹا سا قد سیاہ رنگ ٹاٹ کا چکن اور پائے جامہ جسکے اوپر بیس تکمی ہوئی سر پر دوری کی طرح بانس کی ٹوپی ڈھال تلوار لگائے - اوس نے جھک کر کمار کو سلام کیا -

سبھون نے اِسکی شکل دیکھکر ہنسی آئی مگر ہنسی کو بہت ضبط کیا تیج سنگھ نے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو ؟

اوس بلسنگے جوان نے کہا مین دیتھا ہون دیتون کی منڈلی سے آتا ہون کمار سے اوس چٹھی کا جواب چاہتا ہون جو کل ایک سوار نے دیپ سنگھ اور جگنا تھ جوتشی جی کو دی تھی -

تیج سنگھ - بھلا تم نے جوتشی جی اور دیپ سنگھ کا نام کیسے جانا ؟

بانکا جوان ۔ جوتشی جی کو تو مین اوس وقت سے جانتا ہون جب سے وہ دنیا مین بھی نہین آئے تھے ۔ اور دیبی سنگہ تو ہمارے چیلے ہی ہین ۔

دیبی سنگہ ۔ کیون بے شیطان ہم کب سے تیرے چیلے ہوئے؟ بے ادبی کرتا ہے!!

بانکا جوان ۔ بے ادبی تو آپ کرتے ہین کہ اوستاد کو بے ادب کرکے بولاتے ہین کچھہ عزت نہین کرتے ۔

دیبی سنگہ ۔ معلوم ہوتا ہے کہ تیری موت تجھکو یہان لے آئی ہے ۔

بانکا جوان ۔ مین تو خود موت ہون ۔

دیبی سنگہ ۔ پھر اس بے ادبی کا مزا تجھکو چکھاؤن ہم

بانکا جوان ۔ مین کچھہ ایسے ویسے کا بھیجا ہوا نہین آیا ہون مجھکو اوس نے بھیجا ہے جسکو تم دن مین ساڑھے سترہ دفعہ سلام کروگے ۔

دیبی سنگہ ۔ اور کچھہ کہا ہی چاہتے تھے کہ تیج سنگہ نے روک لیا اور کہا چپ رہو ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی عیار یا مسخرہ ہے تم خود عیار ہوکے ذرا سی دل لگی مین رنج ہو جاتے ہو!

بانکا جوان ۔ اگر اب بھی نہ سمجھین گے تو سمجھانے کے لیے تین

چمپا کو بلا لاؤنگا۔

اس بانکے نوجوان کی بات پر ایک دم سب ہنس پڑے مگر حیران تھے کہ کون ہے! عجب تماشہ ہے کہ بن کنیا کے کل آدمی ہلوگون کا رتی رتی حال جانتے ہین اور ہلوگ کچھ بھی نہین سمجھ سکتے کہ وہ کون ہے۔

تیج سنگھ اوس شیطان کی صورت کو غور سے دیکھنے لگے۔ وہ بولا کہ آپ میری صورت کیا دیکھتے ہین۔ مین عیار نہین ہون۔ اپنی صورت مین رنگے نہین ہون۔ گرم پانی منگائے دھوکر دکھا دون۔ مین آج سے کالا نہین ہون۔ قریب قریب چار سو برس سے میرا یہ رنگ ہو رہا ہے۔

تیج سنگھ ہنس پڑے اور بولے جو ہو اچھے ہو۔ مجھے زیادہ تجویز کرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ اگر کوئی دشمن کا آدمی ہوتا تو ایسا کہتے بھی تم سے کیا۔ عیار ہو تو مسخرے ہو تو اس مین کوئی شک نہین کہ دوست کے آدمی ہو۔

یہ سنکر اوس نے جھک کر سلام کیا۔ اور کمار کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ مجکو جواب ملجائے کیونکہ بڑی دور جانا ہے۔ کمار نے اوس چیٹھی کا جواب چیٹھی کے پشت پر یہ لکھدیا " مجکو سب کچھ دل وجان سے منظور ہے۔ بغا

اپنی انگوٹھی سے مُہر کرکے اوس بانکے جوان کے حوالہ کیا وہ چٹھی لیکر خیمہ سے باہر ہوگیا ۔

چھٹواں بیان

آج تیج سنگھ کے واپس آنے اور بانکے ترچھے جوان سے بہونچکر بات چیت کرنے اور چٹھی کے جواب لکھنے مین دیر ہوگئی ۔ دو پہر دن چڑھ آیا ۔ تیج سنگھ نے بدری ناتھ کو ہوش مین لاکر پہرے مین کیا ۔ اور کمار سے بولے اب آپ اشنان پوجا کرین ۔ پھر جو کچھ ہوگا سوچا جائیگا ۔ دو روز سے طلسم کا بھی کوئی کام نہین ہوتا ۔

کمار نے دربار برخاست کیا ۔ اشنان پوجہ سے فرصت پاکر خیمے مین بیٹھے ۔ عیار لوگ اور فتح سنگھ بھی حاضر ہوئے ابھی کسی قسم کی گفتگو نہین ہوئی تھی کہ چوبدار نے آکر عرض کیا کہ ایک بڑھی عورت باہر حاضر ہوئی ہے کچھ کہا چاہتی ہے ۔ ہم لوگ پوچھتے ہین تو کچھ نہین تبلاتی ۔ کہتی ہے جو کچھ ہے کمار سے کہونگی ۔ کیونکہ اونھین کے مطلب کی بات ہے ۔

کمار نے کہا اسے جلدی اندر لاؤ ۔ چوبدار نے اوس بُڈھی کو حاضر کیا دیکھتے ہی تیج سنگھ کے منھ سے نکلا کیا اپنا چپلا اور ڈکیتون کا وربہ

کھل پڑا !!

اوس بڈھی نے بھی یہ بات سُنی۔ لال لال آنکھیں کرکے تیج سنگھ کی طرف دیکھنے لگی اور ٹوٹ پڑی۔ بولی بس اب کچھ نہ کہونگی جاتی ہوں میرا کیا بگڑے گا جو کچھ نقصان ہوگا کمار کا۔ یہ کہکر خیمے کے باہر چلی گئی۔ کمار نے اشارہ کیا۔ چوبدار نے سمجھا بجھا کر اوسکو واپس لایا۔

یہ عورت بھی عجیب صورت کی تھی۔ عمر قریب ستر برس کے بال کُل سفید آدھے سے زیادہ دانت ندارد لیکن دو بڑے بڑے اور ٹیڑھے آگے والے دانت ڈو ڈو انگل باہر نکلے ہوئے جبین زردی اور کیٹ جمی ہوئی تھی۔ موٹے کپڑے کی ساڑی پہنے جو بہت ہی میلی اور سر کیطرف سے چکٹ ہو رہی تھی۔ بڑی سی پیتل کی نتھ ناک مین اور پیتل ہی کے گھنگرو پیر مین بھی پہنے ہوئے تھی۔ تیج سنگھ نے پوچھا کیون کیا کہتی ہے؟

بُڈھی۔ ذرا دم لے لون تو کہون پھر تم سے کیون کہنے لگی جو کچھ ہے خاص کمار ہی سے کہونگی۔

کُمار۔ اچھا مجھی سے کہہ کیا کہنی ہے؟

بڈھی۔ تم سے تو کہون ہی گی۔ تمھارے بڑے مطلب کی بات ہے (کھانسنے لگی)

دیبی سنگھ۔ اب ڈیڑھ گھنٹے تک کھانسے گی تب

کہے گی۔

بڈھی۔ پھر دوسرے نے دخل دیا!

کمار۔ نہین نہین کوئی نہ بولے گا۔

بڈھی۔ ایک بات ہے مین جو کچھ کہونگی تمہارے مطلب کی کہونگی جس کو سُنتے ہی خوش ہو جاؤگے۔ مگر اوس کے بدلے مین بھی کچھ چاہتی ہون۔

کمار۔ ہان ہان تجھے بھی خوش کر دین گے۔

بڈھی۔ پہلے تم اِس بات کی قسم کھاؤ کہ تم یا تمہارا کوئی آدمی مجکو کچھ نہ کہے گا اور ہرگز مارنے پیٹنے یا قید کرنے کا نام بھی نہ لے گا۔

کمار۔ جب ہمارے بھلے کی بات ہے تو کوئی تجکو کیون مارنے یا قید کرنے گا؟

بڈھی۔ ہان یہ تو ٹھیک ہے۔ مگر مجھے خوف معلوم ہوتا ہے کیونکہ مین نے آپکے لئے وہ کام کیا ہے کہ اگر ہزار برس بھی آپکے عیار لوگ کوشش کرتے تو وہ کام نہ ہوتا۔ اِس سبب سے مجھے ڈر معلوم ہوتا ہے کہ کہین آپکے عیار لوگ خار کھا کر مجھے تنگ نہ کرین۔

اِس بڈھی کی بات سُنکر سب دنگ ہو گئے سوچنے لگے کہ یہہ کونسا ایسا کام کر آئی ہے کہ آسمان پر چڑھی جاتی ہے۔ آخر کمار نے قسم

کمائی کر چاہے تو کہہ سکے کہ مگر ہم یا ہمارا کوئی آدمی تجھ سے کچھ نہ بے تو
تب وہ پھر بولی کر مین اوس بن کنیا کا پورا پورا پتہ آپ کو دے سکتی
ہون - اور ایک ترکیب ایسی بتا سکتی ہون کہ آپ گھڑی بھر مین بالکل
طلسم توڑ تاڑ کر کماری چندر کانتا سے جا ملین -

بڈھی کی بات سُنکر سب خوش ہو گئے - کمار نے کہا پھر جلد بتا وہ
بن کنیا کون ہے - اور گھڑی بھر مین طلسم کیسے ٹوٹے گا ؟

بڈھی - پہلے میرے انعام کی بات تو طے کر لیجیے -

کمار - اگر تیری بات سچ ہوئی تو جو کہیگی وہی انعام ملیگا -

بڈھی - تو اسکے لئے بھی قسم کھائیے -

کمار - اچھا بتا کیا انعام لے گی پہلے یہ تو سُن لون -

بڈھی - بس اور کچھ نہین - آپ مجھ سے شادی کر لین بن کنیا
اور چندر کانتا سے چاہے جب شادی ہو مگر مجھ سے آج ہی ہو جائے
کیونکہ مین بہت دن سے تمہارے عشق مین مبتلا ہون بلکہ تمہارے ملنے کی
ترکیب سوچتے سوچتے بڈھی بھی ہو چلی - آج موقع ملا کہ تم میرے ہاتھ
پھنس پڑے - بس اب عرصہ نہ کیجیے - ورنہ میری جوانی نکل جائیگی
پھر پچتانا ہاتھ لگے گا -

بڈھی کی باتین سُنکر مارے غصے کے کمار کا چہرہ لال ہو گیا جیار

لوگ تو دانت پیسنے لگے۔ گر مجبور اور لاچار تھے۔ اگر کمار قسم نہ کھا چکے ہوتے تو یہ لوگ اوس بڈھی کی پوری خرابی اور بڑی گت کرتے۔

تیج سنگھ نے جوتشی جی سے پوچھا آپ بتائے کہ یہ کوئی عیار ہے یا حقیقت مین جیسی دکھائی دیتی ہے ویسی ہی ہے۔ اگر کمار قسم نہ کھائے ہوتے تو ہملوگ کسی ترکیب سے اسکی کیفیت معلوم کر لیتے۔

جوتشی جی نے اپنے ناک پر ہاتھ رکھکر سانس کا کچھ خیال کیا اور گن گن کر کہا کہ یہ عیار نہین ہے جو دیکھتے ہو وہی ہے۔ اب تو تیج سنگھ اور بگڑے اور بڈھی سے بولے بس تو یہان سے چلی جا۔ ہملوگ کمار کے قسم کھانیکو پورا کر چکے کہ تجھے کچھ نہ کہا۔ اگر اب تو جانے مین دیر کرے گی تو تجھے کتے سے نوچوا ڈالونگا۔ کیا تماشہ ہے کہ ایسی ایسی چڑیلین بھی کمار پر عاشق ہونے لگین۔

بڈھی نے کہا اگر ہماری بات نہ مانوگے تو پچتاوُگے۔ مین تمہارا کل کام بگاڑ دونگی۔ دیکھو اوس تہ خانے مین مین نے کیسا تالا لگا دیا کہ تم سے نہ کھل سکا آخر بدری ناتھ کی گٹھری لیکر واپس آئے اب جا کر مہاراج شیو دت کو چھوڑ دیتی ہون پھر اور کوئی فساد کرونگی۔

یہ کہتی ہوئی غصے کے مارے لال لال آنکھین کیئے خیمے سے باہر نکل گئی۔ تیج سنگھ کے اشارے سے دیوی سنگھ بھی اوسکے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

کمار ۔ کیون تیج سنگھ یہ چڑیل تو عجب آفت کی معلوم ہوتی ہے کہتی ہے کہ تہ خانہ مین مین ہی نے تالا لگا دیا

تیج سنگھ ۔ کیا معاملہ ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا ۔

جیوتشی جی ۔ اگر اس کا کہنا سچ ہے تو ہملوگون کے لئے یہ ایک بڑی بھاری بلا پیدا ہوئی ۔

تیج سنگھ ۔ اسکی سچائی شیو دت کے چھوٹتے ہی سے معلوم ہوجائے گی ۔ اگر یہی نکلی تو بغیر جان سے مارے ہرگز نہ چھوڑونگا ۔

جیوتشی جی ۔ ایسے کو مارنا ہی ضرور ہے ۔

تیج سنگھ ۔ کمار نے کچھ یہ قسم تو کھائی نہ تھی کہ زندگی بھر کوئی اوسکو کچھ نہ کہے ۔

کمار ۔ (اونچی سانس لیکر) ہائے ! آج مجھکو یہ دن بھی دیکھنا پڑا ۔

تیج سنگھ ۔ آپ کچھ فکر نہ کیجئے دیکھئے تو ہملوگ کیا کرتے ہین دیسی سنگھ سے پیچھے گئے ہین بغیر کچھ پتہ لگائے نہین آتے ۔

کمار ۔ آج کل تو لوگون کی عیاری مین اوتی فرق گئی ہے کچھ بن کینیا کا پتہ لگایا کچھ اِس ڈاکنی کی خبر لیگے ۔

کمار کی بات تیج سنگھ اور جیوتشی جی کو شل تیر کے لگی مگر خاموش رہے

اونھکر خیمے کے باہر چلے گئے۔

اِن لوگون کے چلے جانے کے بعد کمار خیمہ مین تنہا رہ گئے۔ طرح طرح کی باتین سوچنے لگے۔ کبھی کماری چندر کانتا کی بےبسی اور طلسم مین پھنس جانے پر کبھی طلسم توڑنے مین دیری اور بن کنیا کی خبر یا ٹھیک ٹھیک حال نہ پانے پر کبھی اس بڈھی چڑیل کی باتون پر جو ابھی شادی کرنے آئی تھی افسوس اور غم کرتے رہے۔ طبیعت بالکل اوداس اور کھل تھی۔ دن گذر گیا شام ہوئی۔

کمار نے فتح سنگھ کو بولایا جب وے آئے تو پوچھا کہ تیج سنگھ کہان ہین؟ اونھون نے جواب دیا کہ کچھہ حال معلوم نہین۔ جوتشی جی کو لیکر کہین گئے ہین +

—×•◆•×—

ساتوان بیان

دیوی سنگھ اوس بڈھی کے پیچھے پیچھے روانہ ہوئے جنگل مین پیڑون کی آڑ مین چھپے چھپے جاتے تھے۔ جب تک دن باقی رہا بڈھی چلی گئی انھون نے بھی پیچھا نہ چھوڑا۔ کچھہ رات گئے وہ چڑیل ایک چھوٹے سے پہاڑ کے درے مین پہونچی جسکے دونون طرف اونچی اونچی پہاڑیان تھین۔ تھوڑی دور جاکر ایک کھوہ

مین داخل ہوئی۔ جس کا منہ بہت تنگ صرف ایک آدمی کے جانے کے لائق تھا۔

دیبی سنگھ نے سمجھا کہ شاید یہی اسکا گھر ہوگا یہ خیال کرکے ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ رات بھر اوس جگہہ بیٹھے رہ گئے۔ پھر وہ بوڑھیا اوس کھوہ مین سے باہر نہ نکلی صبح ہوتی ہی دیبی سنگھ بھی اوسی کھوہ مین گھسے۔

اندر سے وہ کھوہ بہت ہی اندھیرا تھا۔ ٹٹولتے ہوئے چلے جاتے تھے ادھر ادھر جب ہاتھ پھیلاتے تو دیوار معلوم ہوتی جس سے معلوم ہوتا کہ یہ کھوہ ایک سرنگ کی طور پر ہے۔ اوس مین کوئی کوٹھری یا رہنے کی جگہہ نہین ہے قریب دو کوس کے گئے ہونگے کہ سامنے ستارہ کی طرح چمکتی ہوئی روشنی نظر آئی جیسے جیسے آگے جاتے تھے۔ وہ روشنی بڑی معلوم ہوتی تھی جب وسکے پاس پہونچے تو سرنگ سے باہر نکلنے کا دروازہ دیکھا۔

دیبی سنگھ باہر ہوئے اپنے کو ایک چھوٹی سی پہاڑی ندی کے کنارے پایا۔ ادھر ادھر نگاہ دوڑا کر دیکھا تو چارون طرف گھنا جنگل کچھ معلوم نہوا کہ کہان چلے آئے اور لشکر مین جانے کی کونسی راہ ہے دن بھی پہر سے زیادہ آچکا تھا۔ سوچنے لگے کہ اس بڈھی نے تو خوب پریشان کیا نہ معلوم اس راہ سے نکل کر وہ کہان چلی گئی۔ اب اوس کا پتہ لگنا مشکل ہے پھر اس سرنگ کی راہ سے پھرنا پڑا۔ کیونکہ اوپر سے جنگل جنگل لشکر مین جانے کی راہ معلوم نہین کہین

ایسا نہو کہ بھول جائیں تو اور بھی خرابی ہو بڑی بھول ہوئی کہ رات کو بڑھی کے پیچھے پیچھے ہم بھی اِس سرنگ مین نہ گھسے۔ مگر کیا معلوم تھا کہ اِس سُرنگ مین دوسری طرف نکل جانے کے لئے راہ ہے۔

دیپ سنگھ مارے غصے کے دانت پیسنے لگے مگر کیا کر سکتے تھے بڈھی تو ملی نہین کہ کسر نکالتے آخر لاچار ہو اوسی سُرنگ کی راہ سے لشکر کی طرف واپس ہوئے شام ہوتے ہوتے لشکر مین پہونچے۔

کُمار کے خیمے مین گئے دیکھا کہ کئی آدمی بیٹھے ہین۔ اور بیریندر سنگھ سے باتین کر رہے ہین۔

دیپ سنگھ کو دیکھکر سب کوئی خیمے سے باہر ہو گئے صرف فتح سنگھ رہگئے کُمار نے پوچھا کیون اوس بڈھی کی کیا خبر لائے۔

دیپ سنگھ۔ بڈھی نے تو دھوکا دیا۔

کُمار۔ (ہنسکر) کیا دھوکا دیا۔

دیپ سنگھ نے بڈھی کے پیچھے جاکر پریشان ہونے کا سب حال کہا جسے سنکر کُمار اور بھی اوداس ہوئے۔ دیپ سنگھ فتح سنگھ سے پوچھا کہ ہمارے اُستاد اور جوتشی جی کہان ہین جو اونھون نے جواب دیا کہ بڈھی کے خبر لانے سے کُمار بہت رنج مین تھے۔ اوس حالت مین تیج سنگھ سے کہہ بیٹھے کہ تمھ لوگون کی عیاری مین اِن دنون اوتی لگ گئی ہے۔ اتنا سُن غصے مین آکر جوتشی جی کو

ساتھ سے کہین چلے گئے۔ ابھی تک نہین آئے۔

دیبی سنگھ۔ کب گئے؟

فتح سنگھ۔ تمہارے جانے کے تھوڑی دیر بعد۔

دیبی سنگھ۔ اُنکے غصے مین اوستاد کا جانا خالی نہوگا ضرور کوئی بھاری کام کرکے آوینگے۔

کمار۔ دیکھا چاہیئے۔

اتنے مین تیج سنگھ و جیوتشی جی آپہونچے۔ اُس وقت انکے چہرے پر خوشی اور مسکراہٹ جھلک رہی تھی۔ سب کوئی سمجھے کہ ضرور کوئی کام کر آئے ہین۔ کمار نے پوچھا کیون کیا خبر ہے؟

تیج سنگھ۔ اچھی خبر ہے۔

کمار۔ کچھ کہوگے بھی کہ اسیطرح۔

تیج سنگھ۔ آپ سنکر کیا کیجئے گا۔

کمار۔ کیا میرے سننے لایق نہین ہے۔

تیج سنگھ۔ آپ کے سننے لایق کیون نہین ہے مگر ابھی نہ کہین سکے۔

کمار۔ بھلا کچھ بھی تو کہو۔

تیج سنگھ۔ کچھ بھی نہین۔

دیبی سنگھ۔ بھلا اوستاد ہین بھی بتاؤگے یا نہین۔
تیج سنگھ۔ کیا تمنے اوستاد کہہ کر پکارا اسسے تمکو بتادین؟
دیبی سنگھ۔ جھک مارؤگے اور بتاؤگے۔
تیج سنگھ۔ (ہنسکر) کونسا جش لگا آئے پہلے یہ تو کہو۔
دیبی سنگھ۔ مین تو آپکے شاگردی مین بٹہ لگا آیا۔
تیج سنگھ۔ بس ہوچکا۔

یہ باتین ہوہی رہی تھین کہ چوبدار نے آکر دست بستہ عرض کیا کہ مہاراج شیودت کے دیوان آئے ہین۔ یہ سُن کمار نے تیج سنگھ کی طرف دیکھا پھر کہا اچھا آنے دو اونکے ساتھ والے باہر ہی رہین۔

مہاراج شیودت کے دیوان خیمہ مین حاضر ہوئے سلام کے بہت سا جواہرات نذر دیا۔ کمار نے ہاتھ سے چھو دیا۔ دیوان نے عرض کیا کہ یہ نذر مہاراج شیودت کی طرف سے لایا ہون۔ ایشور کی مہربانی اور آپکی کرپا سے مہاراج قید سے چھوٹ گئے ہین۔ آتے ہی دربار کرکے حکم دیدیا کہ آج سے ہمنے کنور بیریندر سنگھ کی تابعداری قبول کی۔ ہمارے جتنے ملازم یا عیار ہین وے بھی آج سے کمار کو اپنا مالک سمجھین اور بعد اسکے مجکو یہ نذر اور اپنے ہاتھ کی لکھی چھٹی دیکر حضور مین بھیجا ہے۔ اس نذر کو قبول کیا جائے۔

کمار نے نذر قبول کرکے تیج سنگھ کے حوالے کیا اور دیوان صاحب کو

بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وے چھٹی دیکر بیٹھ گئے۔

کچھ رات جا چکی تھی۔ کمار نے اوسی وقت دربار عام کیا۔ جب اچھی طرح سے دربار بھر گیا۔ تب تیج سنگھ کو حکم دیا کہ چھٹی زور سے پڑھو۔ تیج سنگھ نے پڑھنا شروع کیا۔ لمبے چوڑے سرنامے کے بعد یہ لکھا تھا۔

مین کسی ایسے سبب سے اوس تہ خانے کی قید سے چھوٹا جو آپ ہی کی مہربانی سے چھوٹنا ہو سکتا ہے۔ آپ ضرور اس بات کو سوچین گے کہ مین آپکی عنایت سے کیسے چھوٹا۔ آپ نے تو قید ہی کیا تھا تو ایسا سوچنا نہ چاہئے کسی سبب سے مین اپنے چھوٹنے کا خلاصہ حال نہین کہہ سکتا۔ اور نہ حاضر ہو سکتا ہون۔ مگر جب موقع ہوگا۔ اور آپ کو میرے چھوٹنے کا حال معلوم ہوگا تو یقین ہو جائے گا کہ مین نے جھوٹ نہین کہا تھا۔ کہ آپ ہی کی بدولت قید سے چھوٹے ہین۔ اب مین امید کرتا ہون کہ آپ میرے بالکل قصورون کو معاف کرکے یہ نذر قبول کرین گے۔ آج سے ہمارا کوئی عیار یا ملازم آپ سے عیاری یا دغا نہ کرے گا۔ اور نہ آپ اس بات کا خیال رکھین۔

آپکا

شیودت

اس چھٹی کو سنکر سب خوش ہوگئے۔ کمار نے حکم دیا کہ پنڈت بدری ناتھ جو ہمارے یہان قید ہین لائے جاوین۔ جب وہ آئے کمار نے اشارہ سے

اونکے ہاتھ پیر کھول دیے گئے اور اونھین بھاری خلعت پہنا کر دیوان صاحب کے حوالے کیا اور حکم دیا کہ آپ دو روز یہان رہ کر تب چنار جاوین۔ فتح سنگھ کو اونکے بھائی کے لئے حکم دیکر دربار برخاست کیا۔

آٹھوان بیان

آدھی رات جاچکی تھی جب دربار برخاست ہوا فتح سنگھ دیوان صاحب کو لیکر اپنے خیمے مین چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد کمار کے خیمہ مین تیج سنگھ دیبی سنگھ و جوتشی جی پھر اکھٹے ہوے۔ اوس وقت سیواے ان چار آدمیون کے اور کوئی نہ تھا۔

کمار۔ کیون تیج سنگھ بوڑھیا کی بات تو ٹھیک نکلی۔

تیج سنگھ۔ ہان اوسکی بات تو ٹھیک نکلی مگر مہاراج شیودت کی چٹھی سے اور ہی بات پائی جاتی ہے۔

دیبی سنگھ۔ اوس کے لکھنے کا کون ٹھکانا ہے کہین دھوکا نہ دیتا ہو۔

جوتشی جی۔ اِس وقت بہت ہوشیاری کے ساتھ موقع ہی چاہیے شیودت کیسا ہی صفائی دکھاوے مگر دشمن کا اعتبار کبھی نہ کرنا چاہیے۔

تیج سنگھ۔ آپ جوتش ہین بچار یئے تو یہ چٹھی شیو دت نے سچے دل سے لکھی ہے یا کچھ گھاٹائی رکھکے۔

جوتشی جی۔ (کچھ سوچکر) یہ چٹھی تو اوس نے سچے دل سے لکھی ہے مگر ہمکو اعتبار نہین ہوتا ہے کہ آگے بھی اوسکا دل صاف بنا رہے۔

تیج سنگھ۔ آجکل تو ایسے ایسے معاملے ہوتے ہین کہ کسی کے سر پیر کا کچھ ٹھکانا نہین لگتا اگر یہ چٹھی اوس نے سچے دل سے لکھی ہے تو اپنے چھوٹنے کا خلاصہ حال کیون نہ لکھا۔

جوتشی جی۔ اسکا کوئی اور ہی سبب ہوگا۔

کمار۔ کیا آپ رمل سے نہین بتا سکتے کہ وہ کیسے چھوٹا؟

جوتشی جی۔ جی نہین طلسم مین رمل کام کرتا اور وہ تہ خانہ طلسم جسمین مہاراج شیو دت قید کئے گئے تھے۔

تیج سنگھ۔ کچھ سمجھ مین نہین آتا۔

دیو سنگھ۔ وہ بڑھی چڑیل بھی کوئی پوری عیارہ معلوم ہوتی ہے۔

جوتشی جی۔ کبھی نہین مین سوچ چکا ہون عیاری کا تو وہ نام بھی نہین جانتی۔

کمار۔ خیر جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا۔ اب کل سے طلسم توڑنے مین

مجھے ساتھ لانا چاہیے۔
تیج سنگھ۔ ان ضرور طلسم کی کارروائی شروع ہو۔
کمار۔ اچھا اب تم لوگ بھی جاؤ۔
تینون عیار کمار سے رخصت ہوکر اپنے ڈیرے مین گئے دوسرے دن کنور بیریندرسنگھ تینون عیارون کو ساتھ لیکر طلسم مین گئے طلسمی کتاب و تالی بھی ساتھ لے لی۔ وہان مین پہونچکے تہ خانے کا تالا کھولا اور پتھر کا چٹان نکال کر الگ کیا اور اندر اوتر کر کوٹھری مین ہوتے ہوئے اوس باغ مین پہونچے جہان تھوڑی سی زمین کھود کر چھوڑ آئے تھے۔
اوس زمین کو یہ لوگ پھر کھودنے لگے آٹھ نو ہاتھ زمین کھودنے کے بعد ایک صندوق معلوم ہوا جسکے اوپر کا پلّا بند تھا۔ تانبے کا منھ ایک چھوٹے تانبے کے پترے سے ڈھکا ہوا تھا۔ جسمین اوسکے اندر مٹی نہ جانے پاوے کمار نے چاہا کہ اس صندوق کو باہر نکالین مگر نہ ہوسکا۔ جیون جیون چارون طرف مٹی ہٹاتے تھے نیچے سے صندوق چوڑا نکلا آتا تھا اسکا پتہ نہ لگ سکا کہ یہ زمین مین کتنے نیچے تک گڑا ہوا ہے۔ آخر لاچار ہوکر کمار نے طلسمی کتاب کھولی اور پڑھنے لگے یہ لکھا ہوا تھا:۔
تالی مین بھی باندھ کر جب باغ مین اوسے گھسیٹتے پھروگے تو ایک جگہ وہ زمین سے چپک جائیگی۔ وہان کی تھوڑی مٹی ہٹاکر تالی اوٹھا لینا بعد اسکے

اوس زمین کو کودنا۔ جب تک ایک صندوق کا منھ نہ دکھائی پڑے جب
صندوق کے اوپر کا حصہ نکل آوے تب کھودنا بند کر دینا کیونکہ اصل مین
وہ صندوق دروازہ ہے۔ باغ کے بیچ جو فوارہ ہے اوسکے پورب
طرف ٹھیک ساٹھ ہاتھ ہٹ کر زمین کھودنا۔ ایک ہانڈی نکلیگی جسمین
اسکی تالی ہے۔ اوسے لاکر اوس تہ خانے کا تالا کھولنا۔ سیڑھیان
دکھلائی پڑینگی۔ اوسی راستے سے نیچے کو اوترنا۔

اندر سے وہ تہ خانہ بہت اندھیرا اور دھوین سے بھرا ہوا ہوگا خبردار
کوئی روشنی مت کرنا۔ کیونکہ آگ یا مشعل کے لگتے ہی سے وہ دھوان بل اوٹھے
گا۔ جس سے بڑا بھاری نقصان ہوگا۔ اور تم لوگون کی جان نہ بچے گی۔
منھ پر کپڑا لپیٹ کر اوس تہ خانے اوترنا۔ ٹٹولتے ہوئے جس طرف راستہ
ملے جلدی چلے جانا۔ جس مین ناک کی راہ سے بہت دھوان دماغ مین چڑھنے
نہ پاوے۔ تھوڑی ہی دور جاکر ایک چمکتی ہوئی کوٹھری ملے گی جس مین کئی
کل چیزین دکھائی دیتی ہونگی۔ تمام کوٹھری مین نیچے زمین سے اوپر تک تار
لگے ہونگے۔ بہت زیادہ تلاش کرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ تلوار سے جلد
جلدی اون تارون کو کاٹ کر باہر نکل آنا۔

اتنا پڑھکر کمار نے چھوڑ دیا۔ لکھے ہوئے کے مطابق باغ کے درمیان کے
فوارے سے ساٹھ ہاتھ پورب ہٹ کر زمین کھودی ہانڈی نکلی اوس مین سے

تالی لگا کر تہ خانے کا منہ کھولا۔ دیوی سنگھ نے کہا اب اپنے اپنے منہ پر کپڑا لپیٹ لو کیونکہ طلسم کیلئے جان کا خطرہ ہے۔ روشنی مت کرو۔ اندھیرے مین ٹٹولتے چلو آنکھ رہتے اندھے بنو اور جلدی جلدی چلو دماغ مین دھوان بھی چڑھنے نہ پاوے ۔

دیوی سنگھ کی بات سنکر کمار ہنس پڑے سبھون نے منہ پر کپڑے لپیٹے اور اندر گھس کر چکتی ہوئی کوٹھری مین پہونچے جہانتک ہوسکا جلدی جلدی اون تار دنکو کاٹ کر تہ خانہ کے باہر نکل آئے۔

منہ پر کپڑے تو لپیٹے ہوئے تھے تاہم کچھ دھوان دماغ مین چڑھ گیا جس سے سبھون کی طبیعت گھبرا گئی دو گھنٹے تک تہ خانے کے باہر نکلکر بدحواس رہے جب ہوش ٹھکانے ہوئے تب تیج سنگھ نے جوتشی جی سے پوچھا کہ اب دن کتنا باقی ہے ؟ اونھون نے جواب دیا کہ ابھی چار گھنٹے دن باقی ہین۔

کمار نے کہا اب کوئی کام کرنے کا وقت نہین رہا ایک گھنٹہ مین کیا ہو سکتا ہے۔ جوتشی جی کی بھی یہی رائے ٹھہری۔ آخر کار چارون آدمی باغ سے روانہ ہوئے کوٹھری اور تہ خانے کے راستے ہو کر کھنڈہر کے دالان مین آئے۔ پہلے کی طرح اوس چٹان کو تہ خانے کے منہ پر رکھکر تالا بند کر دیا۔ اور کھنڈہر کے باہر ہو کر اپنے خیمے مین چلے آئے۔

تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد کمار کے جی مین آیا کہ ذرا جنگل مین ادھر ادھر گھوم کر ہوا کھانا چاہیے۔ تیج سنگھ سے کہا وہ بھی اِس بات پر مستعد ہو گئے۔ آخرش تینوں عیارون کو ہمراہ لیکر لشکر کے باہر ہوئے کمار گھوڑے پر اور تینون عیار پیدل تھے۔

کمار آہستہ آہستہ جا رہے تھے۔ کوس بھر کے قریب گئے ہونگے کہ ایک موٹے سے ساکھو کے درخت مین کچھ لکھا ہوا کاغذ چسپان نظر آیا۔ تیج سنگھ نے کہا دیکھو وہ کیسا کاغذ چسپان ہے۔ اور کیا لکھا ہے۔ یہ سنکر دیوی سنگھ نے اوس درخت کے قریب جاکر پڑھا یہ لکھا تھا۔

کیون!! اب تو تمکو معلوم ہوا کہ مین کیسی آفت ہون م کہتی تھی کہ مجھ سے شادی کر لو تو ایک گھنٹے مین طلسم توڑ کر چندر کا سے ملنے کی ترکیب بتا دون آخر تم نے نہ مانا۔ مین نے بھی غصے مین آکر تمہارا راج شیودت چھوڑا ہی دیا۔ اب کیا ارادہ ہے م شادی کروگے یا نہین م اگر منظور ہو تو جواب لکھکر اِس درخت مین چپکا دو مین تمہارے پاس چلی آؤن۔ اور منظور نہ ہو تو صاف جواب دو۔ ابکی مرتبہ مین چندرکانتا اور چپلا کو جان سے مار کر کلیجہ ٹھنڈا کرونگی۔ مجھے طلسم مین جاتے کتنی دیر لگتی ہے۔ دن مین تیرہ مرتبہ جاؤن اور آؤن اپنی بھلائی اور میری جوانی کی طرف خیال کرو۔ میرے سامنے تمہارے عیارون کی عیاری کچھ

نہ چلے گی۔ اوس دن دیبی سنگھ نے میرا اچھا کیا تھا۔ مگر کیا کر سکے جو ا نوما نو ا خدمت کرو۔ میرے ہی کہنے سے شیووت تمہارا دوست بنا ہے۔ اب بھی سمجھ جاؤ۔

تمہاری
سورج مکھی

اسے پڑھکر دیبی سنگھ نے ہاتھ کے اشارے سے سبھوں کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ آپ لوگ بھی ذرا اسے پڑھ لیجئے۔

آخر مین "سورج مکھی" پڑھکر سبھوں کو ہنسی آئی۔ کمار نے کہا کہ دیکھو اس چڑیل نے اپنا نام کیسے مزے کا لکھا ہے۔ تیج سنگھ نے جوتشی جی سے کہا دیکھئے اس نے کیا لکھا ہے۔

جوتشی جی نے جواب دیا چاہے جو ہو مین بھی ٹھیک کہدیتا ہون کہ وہ چڑیل کمار کا کچھ بگاڑ نہین سکتی اس لکھاوٹ کی طرف خیال نہ کیجئے۔

کمار نے کہا آپ کا کہنا ٹھیک ہے۔ مگر وہ تو جو کہتی ہے اوسے کر دکھاتی ہے اور کہہ کے کمار آگے بڑھے گھومتے ہوئے کئی درختون پر اسیطرح کے لکھے ہوئے کاغذ دکھائی دئے۔ جوتشی جی کے کہنے سے کمار کی طبیعت نہ بھری اداس ہوکر اپنے لشکر مین لوٹ آئے اور تینون عیار ون کے ساتھ اپنے خیمہ مین گئے۔

تھوڑی دیر تک اوسی سورج مکھی کی بات چیت ہوتی رہی۔ پہر رات گئی ہوگی کہ تیج سنگھ نے کمار سے کہا چلوک اس وقت ڈوڈی کو جاتے ہین شاید کوئی

نئی بات نظر پڑ جائے۔

یہ کہکر تیج سنگھ و دیوی سنگھ اور جوتشی جی کمار سے رخصت ہوئے اور گشت لگانے چلے گئے۔ کمار بھی کچھ بھوجن کرکے پلنگ پر جا لیٹے۔ نیند کیونکر آتی۔ پڑے پڑے کماری چندر کانتا کی بے بسی۔ بن کنیا کی چاہ و بدھی چڑیل کی شیطانی حرکت کو خیال کرتے آدھی رات سے بھی زیادہ گذر گئی۔ اتنے میں خیمے کے اندر کسی کے آنے کی آہٹ معلوم ہوئی۔ دروازے کی طرف دیکھا تو تیج سنگھ نظر پڑے بولے کیوں تیج سنگھ! کوئی نئی خبر لائے ہو؟

تیج سنگھ۔ ہاں ایک بڑی عمدہ چیز ہاتھ لگی ہے۔

کمار۔ کیا ہے کہاں ہے دیکھوں۔

تیج سنگھ۔ خیمے کے باہر چلئے تو دکھاؤں۔

کمار۔ چلو۔

کنور بریندر سنگھ تیج سنگھ کے پیچھے پیچھے خیمے کے باہر ہوئے دیکھا کہ کچھ دور پر روشنی ہو رہی ہے۔ اور بہت سے آدمی جمع ہیں پوچھا یہ بھیڑ کیسی ہے۔ جو تیج سنگھ نے کہا چلئے دیکھئے کیسی عجب اور خوشی کی بات ہے کمار کے پاس جاتے ہی بھیڑ ہٹا دی گئی۔ کئی مشعل جل رہی تھی دیکھا کہ کرور سنگھ کے خون سے بھری ہوئی لاش پڑی ہے کلیجہ میں ایک خنجر گھسا ہوا ابھی تک موجود ہے۔ کمار نے تیج سنگھ سے کہا کیوں تیج سنگھ! آخر تم نے اسکو جان سے

ماری ڈالا ؟

تیج سنگھ۔ بھلا ہملوگ یکایک اِس طرح کسیکو مارتے ہین ؟

کمار۔ تو کس نے مارا ؟

تیج سنگھ۔ مین کیا جانو۔

کمار۔ پھر اس لاش کو کہان سے لائے ؟

تیج سنگھ۔ بالادوی کرتے (گشت لگاتے) ہملوگ اِس طلسمی کھنڈہر کے پشت پر چلے گئے۔ دُور سے معلوم ہوا کہ تین چار آدمی کھڑے ہین جب تک ہملوگ پاس جاوین وے سب بھاگ گئے۔ دیکھا کہ کرورسنگھ کی لاش پڑی ہے تب دیبی سنگھ کو بھیجکر یہان سے ڈولی اور کہار منگوایا اور اِس لاش کو بجنسہ اوٹھوا لائے۔ ابھی مرا نہین ہے۔ بدن گرم ہے۔ مگر بچے گا بھی نہین۔

کمار۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ کس نے مارا! بھلا وہ خنجر تو نکالو جو اسکے کلیجے مین گھسا ہوا ہے۔ تیج سنگھ نے اپنے ہاتھ سے خنجر نکالا اور پانی سے دھوکر کمار کے پاس لائے مشعل کی روشنی مین اوسکے قبضے پر نگاہ ڈالا تو کچھ کھودا ہوا معلوم پڑا خوب غور کرکے دیکھا باریک حرفون مین چپلا کا نام کھودا ہوا تھا۔

تیج سنگھ نے کمار سے کہا دیکھئے اسپر تو چپلا کا نام کھودا ہے اور اِس

خنجر کو مین بخوبی پہچانتا بھی ہون - یہ برابر چپلا کے کمر مین بندھا رہتا تھا
مگر یہان کیسے آیا! کیا چپلا ہی نے اسے مارا؟
دیبی سنگہ - چپلا بچاری تو کھوہ مین کماری چندر کانتا کے پاس
بیٹھی ہوگی جہان ایک چراغ بھی نہ جلتا ہوگا -
کمار - تو اس خنجر کو کون لایا -
تیج سنگہ - سوائے اسکے اسکو بھی سوچنا چاہئے کہ کرور سنگہ
یہان کیون آیا؟ وہ تو مہاراج شیو دت کے ساتھ تھا اور اونکا دیوان
یہان آیا ہوا ہے کہتا ہے کہ مہاراج اب آپ سے دشمنی نہین کرینگے +
کمار - کسیکو بھیجکر مہاراج شیودت کے دیوان کو بلواؤ -
تیج سنگہ نے دیبی سنگہ کو کہا کہ تم ہی جاکر بولا لاؤ - دیبی سنگہ گئے اور
اونھین نیند سے اوٹھاکر کمار کا پیغام دیا - وے بچارے بھی گھبرائے ہوئے
جلدی سے کمار کے پاس آئے - فتح سنگہ بھی اوس جگہہ پہونچے -
دیوان صاحب کرور سنگہ کی لاش کو دیکھتے ہی بولے - بس بدمعاش
اپنی سزا کو پہونچ چکا - مگر اسکے ساتھی احمد اور ناظم باقی ہین اونکی بھی یہ
گت ہوتی تو کلیجہ ٹھنڈا ہوتا -
کمار نے پوچھا کیا یہ آپکے یہان اب نہین؟
دیوان صاحب نے جواب دیا نہین جبسے مہاراج نے خانہ سے

چھوٹ کردئے اور حکم دیا کہ ہمارے یہان کا کوئی آدمی کمارسے ساتھ دشمنی کا خیال نکرے۔ اوسیوقت یہ کرورسنگھ اپنے بال بچون کو اور ناظم اور احمد کو ساتھ لیکر چنارسے بھاگ گیا۔ پیچھے مہاراج نے تلاش بھی کرایا۔ مگر پتہ نہ لگا؛

دیکھتے دیکھتے کرورسنگھ نے تین چار مرتبہ ہچکی لی اور دم توڑ دیا۔ کمار نے تیج سنگھ سے کہا اب یہ مرگیا اسکو ٹھکانے پہونچاؤ۔ اور اِس خنجر کو اپنے پاس رکھو۔ صبح دیکھا جائے گا۔

تیج سنگھ نے کرورسنگھ کی لاش ہٹوا دی اور سب اپنے خیمے مین سو چلے گئے۔

نوان بیان

صبح کو کمار نے اشنان پوجہ سے فرصت پاکر طلسم توڑنے کا ارادہ کیا۔ تینون عیارون کو ساتھ لیکر طلسم مین گھسے اور کل کی طرح تہ خانے اور کوٹھری مین سے ہوتے ہوئے اوسی باغ مین پہونچے سیاہ پتھر کے دالان مین بیٹھے۔ اور طلسمی کتاب کھول کر پڑھنے لگے۔ یہ لکھا تھا:۔

جب تم تہ خانے مین اوترکر دھوئین سے جو اوسکے اندر ہوگا دماغ کو بچاکر

سب تارون کو کاٹ ڈالوگے تو اسکے تھوڑی دیر بعد تک وہ جوان بیہوش رہے گا۔ سیاہ پتھر کی بارہ دری مین سنگ مرمر کے سنگھاسن پر جو کھونے سرخ پتھر پر کچھ لکھا ہوا تمنے دیکھا ہوگا اوسکے چھونے سے آدمی کے بدن مین سنسناہٹ پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ تھوڑے ہی دیر مین وہ بیہوش ہوکر گر پڑتا ہے وہ بالکل باتین اون تارون کے کٹنے سے جاتی رہینگی کیونکہ اندر ہی اندر یہ تار اوسی بارہ دری کے نیچے گیا ہے۔ اور اوس سنگھاسن سے ان تارون کا لگاؤ ہے جو نیچے مصالحون اور دواؤن مین گھسے ہوئے ہین۔ دوسرے روز پھر اوسی دھوئین والے تہ خانے مین جانا تو دھوان بالکل نہ پاؤگے مشعل جلالینا اور بے خوف جاکر دیکھنا کہ کتنی دولت تمہارے واسطے وہان رکھی ہوئی ہے۔ سب باہر نکال لو اور جہان مناسب سمجھو رکھو۔ جب تک بالکل دولت اِس تہ خانے مین سے نہ نکل جائے دوسرا کام طلسم کا مت کرو۔ سیاہ بارہ دری تین سنگ مرمر کے سنگھاسن پر جو چوکھنٹا سرخ پتھر رکھا ہے اوسکو بھی لیجاؤ اصل مین وہ ایک چھوٹا سا صندوق ہے۔ جسکے بھیتر ایک بہت ہی نایاب چیز ہے اوسکی تالی اِسی طلسم مین تمکو ملے گی۔

کمارنے اِن سب باتون کو پھر دوبارہ پڑھا بعد اسکے اوس دھوئین والے تہ خانے مین جانے کو تیار ہوئے۔ تیج سنگھ دیپا سنگھ جو تشی جی

تینون نے مشعل جلالیا اور کمار کے ساتھ اوس تہ خانے مین اوترے اندر
اندر اوسی کوٹھری مین گئے جسمین بہت سی تارین لگی تھین اوس وقت روشنی
مین معلوم ہوا کہ وے تارین کٹے ہوئے ادھر ادھر پھیل رہے ہین۔ کوٹھری
خوب لمبی چوڑی ہے اور سیکڑون لوہے اور چاندی کے بڑے بڑے
صندوق چارون طرف پڑے ہین ایک طرف دیوار مین کھونٹی کے ساتھ
تالیون کا گچھا بھی لٹک رہا ہے۔

کمار نے اوس تالی کے گچھے کو اوتار لیا۔ معلوم ہوا کہ انھین صندوقون
کی یہ تالیان ہین۔ ایک صندوق کو کھول کر دیکھا تو ہیرے کے جڑاوٗ زنانہ
زیورون سے بھرا پایا۔ فوراً بند کردیا۔ اور دوسرے صندوق کو کھولا تو قیمتی
ہیرون سے جڑے ہوئے نایاب قبضون کی تلواریں و خنجریں نظر پڑین۔ کمار نے
اوسے بھی بند کردیا اور بہت ہی خوش ہوکر تیج سنگھ سے کہا۔

"بیشک اس کوٹھری مین بڑا بھاری خزانہ ہے اب اسکو یہان کھول کر
دیکھنے کی کوئی ضرورت نہین ان سب صندوقون کو باہر نکلواوٗ ایک ایک
کرکے دیکھینگے و نوگڑھ بھیجواتے جاینگے جہان تک ممکن ہو جلدی ان سبھونکو
اوٹھانا چاہیے۔"

تیج سنگھ نے جواب دیا کہ چاہے جتنی جلدی کیجیے مگر دس روز سے کم مین ان
سب صندوقون کا یہان سے نکلنا مشکل ہے اگر آپ ایک ایک کو دیکھا تو گڑہ

بھیجے جائیں گے تو بہت دن گذر جائیں گے۔ اور طلسم توڑنے کا کام ملتوی رہے گا اِس سے بہتر میری سمجھ مین یہ آتا ہے اور یہی بہتر ہے کہ اِن صندوقون کو بغیر دیکھے جیون کا تیون نوگڑھ بھجوا دیا جائے۔ جب سب کامون سے فراغت ملیگی تو کھول کر دیکھ لیا جائے گا۔ ایسا کرنے سے کسیکو معلوم بھی نہ ہوگا کہ اسمین سے کیا نکلا اور دشمنون کی آنکھ بھی نہ گڑے گی۔ نہ معلوم کتنی دولت اِسمین بھری ہوئی ہے۔ جسکی حفاظت کے لئے اتنا بڑا طلسم بنایا گیا۔

اِس رائے کو کمار نے بہت پسند کیا۔ دیوی سنگھ اور جوتشی جی نے بھی کہا کہ ایسا ہی ہونا چاہئے۔ چارون آدمی اوس تہ خانہ کے باہر ہوئے اور اُسی معمولی راستے سے کھنڈہر کی دالان مین آکر پتھر کی چٹان سے اوپر والے تہ خانے کا منہ ڈھانپ طلسمی تالی سے بند کر کھنڈہر سے باہر ہو اپنے خیمے مین چلے آئے۔

آج یہ لوگ بہت جلد طلسم سے باہر ہوئے۔ ابھی کل دو پہر دن آیا ہوگا۔ کمار نے طلسم کی تالی اور خزانہ کے تالیون کا گچھا تیج سنگھ کے حوالہ کیا۔ اور کہا کہ اب تم اون صندوقون کو نکلوا کر نوگڑھ بھجوانے کا انتظام کرو۔

دسوان بیان

تیج سنگھ کو طلسم مین سے خزانے کے صندوقون کو نکلوا کر نوگڑھ بھجوانے

مین کئی دن لگ گئے۔ کیونکہ اوسکے ساتھ پہرے وغیرہ کا بہت کچھ انتظام کرنا پڑا۔ ہرروز طلسم مین جاتے اور پہر پہر دن جب باقی رہتا طلسم سے باہر نکل آیا کرتے۔ جب تک کل اسباب نوگڑھ روانہ نہین کردیا گیا تب تک طلسم توڑنے کی کارروائی بند رہی۔

ایک رات کمار اپنے پلنگ پر سوئے ہوئے تھے آدھی رات جا چکی تھی کماری چندرکانتا اور بن کنیا کی یاد مین پوری نیند نہین آتی تھی کبھی جاگتے اور کبھی سو جاتے۔ آخر ایک گھڑی نیند نے اپنا اثر یہان تک جمایا کہ صبح کیا بلکہ گھنٹہ دن چڑھے تک آنکھ کھلنے نہ دیا۔

جب کمار کی نیند کھلی اپنے کو اوس خیمے مین نہ پایا جو طلسم کے پاس جنگل مین تھا بلکہ اوسکی جگہہ ایک بہت ہی سجے ہوئے کمرے کو دیکھا جسکی چھت مین کئی بیش قیمتی جھاڑ وشیشے لٹک رہے تھے ادھر اودھر دیکھنے لگے معلوم ہوا کہ بہت بھاری دیوانخانہ ہے جسکے تین طرف سنگ مرمر کی دیوار چوتھے طرف سات بڑے بڑے خوب صورت بند دروازے ہین۔ دیوارون پر کئی دیوارگیرین لگی ہوئی ہین جسمین دن نکل آنے پر بھی ابھی تک مومی بتیان جل رہی ہین اُنکے اوپر چارون طرف بڑی بڑی خوبصورت وحسین عورتون کی تصویرین لٹک رہی تھین لمبی دیوار کے درمیان مین ایک تصویر بہ قد آدم ایک عورہ سونے کے چوکھٹے مین بڑی دیوار کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔

کمار کی نگاہ تمام تصویرون پر سے دوڑتی ہوئی اوس بڑی تصویر پر اٹک گئی۔ سوچنے لگے بلکہ دھیمی دھیمی آواز سے اس طرح بولنے لگے جیسے اپنے بغل مین بیٹھے ہوئے کسی دوست کو کوئی کہتا ہو۔

"اہا اِس تصویر سے بڑھکر اس دیوانخانے مین کوئی چیز نہین بیشک یہ تصویر اوسیکی ہے جسکے عشق مین آجتک پریشان و سرگردان ہون واہ کیا صاف بھولی صورت دکھلائی ہے"!

کمار چھت سے اوٹھ بیٹھے اور اوس تصویر کے پاس جاکر کھڑے ہوگئے دیوانخانے کے دروازے بند تھے۔ مگر ہر ایک دروازے کے اوپر چھوٹے چھوٹے سوراخ بنے ہوئے تھے جسمین شیشے کی ٹکیان لگی ہوئی تھین اونہی مین سے سورج کی روشنی برابر اوس کمرے مین پڑ رہی تھی بلکہ ایک سوراخ مین سے سیدھی روشنی ٹھیک اوس لمبی چوڑی تصویر پر پڑ رہی تھی جسکے دیکھنے کے لئے کمار پلنگ پر سے اوٹھکر اوسکے پاس گئے۔ اور اصل مین وہ تصویر کمار کی چندرکانتا کی تھی۔

کمار اوس تصویر کے پاس جاکر کھڑے ہوگئے اور پھر اوسی طرح بولنے لگے جیسے کسی دوسرے کو جو پاس ہی کھڑا ہو سناتے ہین۔

اہا کیا اچھی اور صاف تصویر بنی ہوئی ہے اسمین ٹھیک اوتنا ہی بڑا قد ہے اور ویسے ہی بڑی بڑی آنکھین ہین جسمین کاجل کی لکیر کیسی

صاف معلوم ہو رہی ہے۔ اہا کانون پر گلابی پن کیسا صاف دکھایا ہے باریک ہونٹھون مین پان کی سرخی و مسکراہٹ صاف معلوم ہو رہی ہے کانون مین کان بالے ماتھے مین بندی و ناک مین کیل تو ہی ہے مگر بیسر کی گوپ کیا ہی اچھی و صاف بنائی ہے جس کے بیچ کے چمکتے ہوئے مانک اور ہر چہار طرف کے کندن کی اوبھار کیا ہی ٹھیک دکھلائی ہے۔ گوپ کیا سبھی زیور اچھے بے ہین اور دیکھو ایک بغل چیلا دوسری طرف چھپا کیا مزے مین اپنی ٹھنڈیون پر انگلی رکھے کھڑی ہین۔ ہائے چندر کانتا اس وقت کہان ہوگی! اتنا کہکر ایک لمبی سانس لے ایک ٹک اوس تصویر کی طرف دیکھنے لگے۔

اوپر کی طرف سے پازیب کی جھن سی آواز آئی جسے سنتے ہی کمار چونک پڑے اوپر کی طرف کئی چھوٹی چھوٹی کھڑکیان تھین جو سب بند تھین۔ یہ آواز کہان سے آئی! اس گھر مین کون عورت ہے اتنی دیر تک تو کمار اپنے پورے ہوش حواس مین نہین تھے اب چونکے اور سوچنے لگے۔

ہین! اس جگہہ مین کیسے آگیا کون اوٹھا لایا اوس نے میرے ساتھ بڑی نیکی کی جو میری پیاری چندر کانتا کی تصویر مجھے دکھلا دی۔ کہین ایسا نہو کہ مین یہ سب باتین خواب مین دیکھتا ہون۔ ضرور یہ سب خواب ہے چلو پھر اوس پلنگ پر سو رہین۔ پھر کمار اوسی پلنگ پر جاکر سو رہے آنکھین بند کر لین مگر نیند کہان آتی ہے۔ اتنے مین پھر پازیب کی آواز نے کمار کو

چھو دیا۔ ایکی مرتبہ اوٹھتے ہی سیدھے دروازے کی طرف گئے اور ساتوں دروازوں کو دھکا دیا سب کھل گئے ایک چھوٹا سا باغ نہایت سرسبز دکھلائی دیا۔ دن قریب پہر بھر آچکا ہوگا۔

یہ باغ بالکل جنگلی پھولوں اور لتاؤں سے بھرا ہوا تھا بیچ میں ایک چھوٹا سا تالاب نظر آیا۔ کمار سیدھے اوس تالاب کے نزدیک چلے گئے جو بالکل پتھر کا بنا ہوا تھا ایک جانب اوسکے خوبصورت سیڑھیاں اوترنے کے لئے بنی ہوئی تھیں اوپر اون سیڑھیوں کے دونوں طرف دو بڑے بڑے جامن کے درخت لگے ہوئے تھے جو بہت ہی گھنے تھے۔ تمام سیڑھیوں بلکہ کچھ پانی تک اون دونوں درختوں کے سایے پہونچے ہوئے تھے اور دونوں پیڑوں کے نیچے چھوٹے دو سنگ مرمر کے چبوترے بنے ہوئے تھے بائیں طرف کے چبوترے پر ایک نرم غلیچہ بچھا ہوا تھا۔ بغل میں ایک ٹونٹی دار بڑا چاندی کا گڑوا اوسکے پاس ہے۔ شہتوت کے پتوں پر بنا بنایا دتون ایک طرف سے چرا ہوا رکھا تھا اور بغل میں چھوٹی سی چاندی کی چوکی پر دھوتی گمچھا اور پہننے کے خوبصورت اور قیمتی کپڑے رکھے ہوئے تھے۔

داہنی طرف والے سنگ مرمر کے چبوترے پر چاندی کی چوکی جس پر پوجہ کا سامان لگا ہوا تھا۔ چھوٹے چھوٹے کئی جڑاؤ پنچپاتر تشتی اور کٹوریاں سب صاف کی ہوئی رکھی تھیں اور نرم اونی آسن بچھا

ہوا جسپر ایک چھوٹا سا بیل بھی پڑا ہوا تھا۔

کمار کو اس بات کا بڑا تعجب تھا کر وے کہان آ پہونچے اور کون لایا اس جگہہ کا کیا نام ہے۔ یہ باغ اور مکان کس کا ہے۔ اتنے مین اوس درخت کی طرف نگاہ جا پڑی جسکے نیچے یہ سبھوں کا سامان سجا یا ہوا تھا۔ ایک کاغذ چپکا ہوا نظر پڑا اوسکے نزدیک جاکر دیکھا تو کچھ لکھا ہوا ہے پڑھا یہ لکھا تھا۔

کنور بیریندر سنگھ! یہ سب سامان تمہارے ہی لئے ہے۔ اسی باولی مین نہاؤ اور ان سب چیزون کو کام مین لاؤ۔ کیونکہ آج کے دن تم ہمارے مہمان ہو۔

کمار اور بھی سوچ مین پڑ گئے یہ کیا! سامان تو اتنا لمبا چوڑا کیا گیا ہے مگر آدمی کوئی بھی نظر نہین آتا ضرور یہ جگہہ پریون کے رہنے کی ہے۔ اور وے لوگ بھی اس باغ مین چلتی پھرتی ہونگی۔ مگر دیکھلائی نہین پڑتین۔ اچھا اس باغ مین پہلے گھوم کر دیکھ لین کہ کیا کیا ہے پھر نہانا دھونا ہوگا۔ آخر اتنا دن تو چڑھ ہی چکا ہے۔ اگر کہین دروازہ نظر آئے تو اس باغ کے باہر ہو جائین مگر نہین اس باغ کا مالک کون ہے اور مجھے یہان کیون لایا جب تک اسکا حال معلوم نہو اس باغ سے کیسے جاینگے جی چاہے گا۔ یہ سوچکر کمار اوس باغ مین گھومنے لگے ؛

جس کمرے مین نیند سے کمار کی آنکھ کھلی تھی وہ باغ کے پچھم طرف تھا پورب طرف کوئی عمارت نہ تھی۔ کیونکہ نکلتا ہوا سورج پہلے دکھائی دیا۔ جو اِس وقت نیزے برابر اونچا آچکا ہوگا۔ گھومتے ہوئے باغ کے اوتر طرف ایک اور کمرا نظر پڑا جو پورب طرف والے کمرے کے ساتھ سٹا ہوا تھا۔

کمار نے چاہا کہ اِس کمرے کی بھی سیر کرین مگر نہ ہو سکا۔ کیونکہ اوسکے سب دروازے بند تھے۔ اور آگے بڑھے۔ جنگلی پھولوں بیلون اور خوبصورت کیاریون کو دیکھتے ہوئے باغ کے دکھن جانب پہونچے ایک چھوٹی سی کوٹھری نظر پڑی جسکی دیوار پر کچھ لکھا ہوا تھا پڑھنے سے معلوم ہوا کہ یہ پاخانہ ہے۔ اوس جگہہ ایک لکڑی کی چوکی پر پانی سے بھرا ہوا لوٹا بھی رکھا تھا۔

دن ڈیڑھ پہر سے کچھ زیادہ چڑھ چکا ہوگا کہ کمار کی طبیعت گھبرائی ہوئی تھی۔ آخر کچھ سوچ بچار کر چوکی پر سے لوٹا اوٹھا کر پاخانہ گئے بعد اِسکے باولی مین ہاتھ منھ دھویا۔ سیڑھیون کے اوپر جامن کے درخت تلے چوکی پر بیٹھ دتون کیا اور باولی مین اشنان کرکے اُنھین کپڑون کو پہنا جو اونکے لئے سنگ مرمر کے چبوترے پر رکھے ہوئے تھے۔ دوسرے پر بیٹھکے سندھیا وغیرہ بھی کیا۔

جب اِن سب کاموں سے فرصت پاچکے پھر اوسی کمرے کی طرف آئے جسمین سوتے سے آنکھ کھُلی تھی اور کُماری چندر کانتا کی تصویر دیکھی تھی مگر اوس کمرے کے کیواڑے بند پائے۔ کھولنے کی کوشش کی مگر نہ کھل سکا باہر دالان مین خوب کڑی دھوپ پھیلی ہوئی تھی۔ دھوپ کی وجہ سے طبیعت گھبرا اوٹھی اور یہی جی چاہتا تھا کہ کہین ٹھنڈی جگہہ ملے تو آرام کیا جائے۔ آخر اوس جگہہ سے کُمار گھومتے ہوئے اوتر والے کمرے کو دیکھنے چلے جسکے دروازے سب باہر سے پہلے بند تھے اب کھلے ہوئے دکھلائی پڑے اندر گئے۔

اندر سے یہ کمرہ بہت صاف سنگ مرمر کے فرش کا تھا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی کوئی اِسے دھوکر صاف کر گیا ہے بیچ مین ایک کاشمیری غلیچہ بچھا ہوا تھا آگے اوسکے کئی طرح کے کھانے کی چیزین چاندی و سونے کے برتنون مین سجائی رکھی تھین آسن پر ایک چٹھی بھی پڑی ہوئی تھی جسے کُمار نے اوٹھا کر پڑھا یہ لکھا تھا۔

"آپ کسی طرح سے گھبرائے نہین یہ مکان آپکے ایک دوست کا ہے یہان ہر طرح سے آپ کی خاطر کیجائیگی۔ اِس وقت آپ بھوجن کرکے بغل کی کوٹھری مین جہان آپکے لئے پلنگ بچھا ہے کچھ دیر تک آرام کرین"

اِسے پڑھکر کُمار جی مین سوچنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہئے بھوکھ بھی بڑھی زور کی

لگی ہے۔ ادہر مالک کے اِن چیزون کو کھانے کا بھی جی نہین چاہتا کچھ پتہ نہین لگتا کہ اس مکان کا مالک کون ہے جو چھپ چھپ کے ہماری کل خاطر داری کی چیزین سب تیار کر رہا ہے اور معلوم نہین ہوتا کہ کون کدھر سے آتا ہے اور کہان کھانے کو بناتا ہے۔ مالک مکان یا اوسکے نوکر چاکر کس جگہہ رہتے ہین۔ اور کس راہ سے آتے ہین اور جاتے ہین اون لوگون کو جب اسیطرح چھپے رہنا منظور تھا تو ہمکو یہان لانے سے کیا مطلب تھا۔

اوسی آسن پر بیٹھے ہوئے بڑی دیر تک کمار ہر طرحکی باتین سوچتے رہے یہان تک کہ بھوک نے اونھین بیتاب کر دیا۔ آخرکب تک بھوکے رہتے لاچار کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر پھر کچھہ سوچ کر رُک گئے ہاتھ کھینچ لیا۔

کھانے کے لئے تیار ہو کر پھر کمار کے رُک جانے سے بڑے زور کے ساتھہ ہنسنے کی آواز آئی۔ جسے سنکر اور بھی حیران ہوے ادھر اودھر دیکھنے لگے کچھہ پتہ نہ لگا۔ اوپر کی طرف کئی کھڑکیان نظر پڑین مگر کوئی آدمی نظر نہ آیا۔

کمار اوپر والی کھڑکیون کی طرف غور سے دیکھہ رہے تھے کہ ایک آواز آئی جو

"آپ بھوجن کرنے میں دیر نہ کیجئے۔ کوئی خطرے کی جگہ نہیں ہے"۔

بھوک کے مارے کمار بے چین ہو رہے تھے لاچار ہو کر کھانے لگے۔ سب چیزیں ایک سے ایک مزیدار بنی ہوئی تھیں اچھی طرح سے کھانے کے بعد کمار اوٹھے۔ ایک طرف ہاتھ دھونے کے لئے لوٹے میں پانی رکھا ہوا تھا اوسنے ہاتھ سے ہاتھ دھویا اور اوس بغل والی کوٹھری کی طرف چلے جیسا کہ اوس پرزے میں لکھا ہوا تھا اوسکے مطابق سونے کے لئے اوس کوٹھری میں نہایت خوبصورت پلنگ بچھا ہوا پایا۔

مسہری پر لیٹ کر طرح طرح کی باتیں سوچنے لگے کہ اس مکان کا مالک کون ہے؟ اور ملاقات کرنے میں اوس سے کیا فائدہ سوچا ہے یہاں کب تک پڑے رہنا ہوگا؟ وہاں لشکر والوں کا ہماری تلاش میں کیا حال ہوگا۔ ان سب باتوں کو سوچتے سوچتے کمار کو نیند آگئی اور بیخبر سو گئے۔

دو گھنٹے رات گذرنے تک کمار سوتے رہے یکایک بین کی اور ساتھ ہی اوسکے کسی کے گانے کی آواز کان میں پڑی فوراً آنکھیں کھول ادھر اودھر دیکھنے لگے۔ معلوم ہوا کہ یہ وہ کمرا نہیں ہے جس میں بھوجن

کرکے سوئے تھے۔ بلکہ اس وقت اپنے کو ایک نہایت خوبصورت چھوٹی سی بارہ دری میں پایا جسکے باہر سے بین کی دوگانے کی آواز آرہی تھی۔

کمار مگر روشنی خوب ہو رہی اس سے معلوم ہوا کہ یہ باغ بھی دوسرا ہے وہ نہیں ہے جسمین دن کو اشنان اور بھوجن کیا تھا۔

اسوقت یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ یہ باغ کتنا وسیع ہے اسکا دوسرا کنارہ یا دوسرے طرف کی دیوار بالکل معلوم نہین ہوتی تھی۔ بڑے بڑے درخت بھی اس باغ مین بہت تھے۔ روشنی خوب ہو رہی تھی اور کئی عورتین جو نہایت خوبصورت اور کم سن تھین ٹہلتی ہوئین ادہر کبھی کبھی گاتی اور بجاتی نظر پڑین۔ جنکا تماشہ دور سے کھڑے ہوکر کمار دیکھنے لگے وے سب آپس مین ہنستین اور ٹھٹھولیان کرتین ہوئین ایک روش سے دوسری روش پر دوسری سے تیسری پر گھوم رہی تھین۔ کمار کا دل نہ مانا آہستہ آہستہ اونکے پاس جاکر کھڑے ہوگئے۔

وے سب کمار کو دیکھکر رک گئین اور آپس مین کچھ باتین کرنے لگین جسکو کمار بالکل نہین سمجھ سکتے تھے۔ مگر اونکے ہاتھ پیر کے اشارے سے معلوم ہوتا تھا کہ کمار کو دیکھکر تعجب کرتی ہین۔ اتنے مین ایک عورت تھکے نکلکر کمار کے پاس آئی اور اوس نے پوچھا کہ آپ کون ہین اور یہان کیسے

باغ میں کیوں چلے آئے ؟

کمار نے اُسے نزدیک سے دیکھا تو نہایت ہی حسین اور چنچل پایا جواب دیا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ باغ کسکا ہے - اگر ممکن ہو تو تم بتاؤ کہ یہاں کا مالک کون ہے -

عورت - پہنے جو کچھ پوچھا ہے پہلے اوسکا جواب دے لیجے پھر جو ہم پوچھینگے وہ بتا دینگے -

کمار - مجھے کچھ بھی معلوم نہیں کہ میں یہاں کیونکر آگیا -

عورت - واہ خوب! کیا سیدھے سادے آدمی ہیں -

(دوسری عورت کی طرف دیکھکر) بہن ذرا ادھر آنا دیکھو کیسے بھولے بھالے چور اس باغ میں آئے ہیں جو اپنے آنے کا سبب ہی نہیں جانتے -

اِس عورت کے آواز دینے پر سبھوں نے آکر کمار کو گھیر لیا اور پوچھنا شروع کیا - سچ بتاؤ تم کون ہو اور یہاں کیوں آئے ؟

دوسری عورت - ذرا انکے کرتے تو ہاتھ ڈالو دیکھو کچھ چرایا تو نہیں -

تیسری عورت - ضرور کچھ نہ کچھ چرایا ہوگا -

چوتھی عورت - اپنی صورت اِنھوں نے کیسی بنا رکھی ہے

معلوم ہوتا ہے کہ کسی راجہ مہاراجہ کے لڑکے ہین۔

پانچوین عورت۔ چالاک چور ملیا ہی کیا کرتے ہین۔

پہلی عورت۔ بھلا یہ تو بتائیے کہ یہ کپڑے آپنے کہان سے چُرائے ہو۔

اِن سبھون کی باتین سُنکر کمار بڑے حیران ہوئے۔ جی مین سوچنے لگے کہ عجب آفت مین پھنسے ہین۔ کچھہ سمجھ مین نہین آتا۔ ضرور اِنھین لوگون کی بدمعاشی سے مین یہان تک پہونچا اور یہی لوگ اب مجھے چور بناتی ہین۔ بہت دیر تک کمار سوچتے رہے۔ اِسکے بعد پھر بات چیت ہونے لگی۔

کمار۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمھین لوگون نے مجھے یہان لاکر رکھا ہے۔

ایک عورت۔ ہملوگون کو کیا غرض تھی جو آپ کو یہان لاتے یا آپ ہی خوش ہو کر ہمین کیا دے دینگے۔ جسکی امید مین ہملوگ ایسا کرتے۔ اب اس گفتگو سے کیا حاصل ہے۔ ضرور چوری کی لالچ سے آپ یہان آئے ہین۔

کمار۔ مجکو تو یہ بھی معلوم نہین کہ یہان آنے یا یہان سے جانے کا راستہ کون ہے۔ اگر یہ بھی بتلا دو تو مین یہان سے چلا جاؤن۔

دوسری - واہ کیا بچارے انجان بنتے ہین ابہان تک آسنے بھی اور راستہ نہین معلوم!

تیسری عورت - بہن تم سمجھتی ہین یہ چالاکی سے بھاگا چاہتے ہین -

چوتھی - اب انکو گرفتار کرکے لے چلنا چاہئے -

کمار - بھلا مجھے گرفتار کرکے کہان لے چلوگی -

ایک عورت - اپنے مالک کے سامنے -

کمار - تمہارے مالک کا نام کیا ہے ؟

ایک عورت - ایسی کسکی مجال ہے جو ہمارے مالک کا نام لے -

کمار - کیا اپنے مالک کا نام بتانے مین کچھ ہرج ہے ؟

دوسری عورت - ہرج! نام لیتے ہی زبان کٹکر گر پڑے گی -

کمار - تو تم لوگ اپنے مالک سے بات چیت کیسے کرتی ہوگی ؟

دوسری عورت - مالک کی تصویر سے بات چیت کرتے ہین سامنا نہین ہوتا -

کمار۔ اگر کوئی پوچھے کہ تم کسکی نوکر ہو تو کیسے بتاؤگی؟

تیسری۔ ہم لوگ اپنے مالک راجکماری کی تصویر اپنے اپنے گلے مین لٹکائے رہتی ہین۔ جس سے معلوم ہو کہ یہ سب فلان کی لونڈی ہین۔

کمار۔ کیا یہان کئی راجکماری ہین۔ جو لونڈیون کی پہچان مین گڑبڑ ہو جانے کا ڈر ہے۔

پہلی۔ نہین یہان صرف دو راجکماری ہین۔ اور دونو کے یہان یہی چال ہے۔ کوئی اپنے مالک کا نام نہین لے سکتا ہے۔ جب کبھی پتا کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو گلے کی تصویر دکھا دیا کرتے ہے۔

کمار۔ بھلا ہمے بھی وہ تصویر دکھلادو۔

ہان لو دیکھلو۔ یہ کہکر ایک نے اپنے گلے کی چھوٹی سی تصویر جو دھکدھکی کی طرح لٹک رہی تھی نکالکر کمار کو دکھائی جسکے دیکھتے ہی اونکے ہوش اوڑ گئے۔ ہین! یہ تصویر تو چندرکانتا کی ہے کیا یہ سب اونھین کی لونڈیان ہین! نہین نہین کیا کبھی چندرکانتا یہان کیسے آویگی اونکا دماغ تو بہت گڑبڑ ہوا بھلا پوچھین تو کہ یہ مکان کس شہر مین ہے۔

کمار۔ بھلا یہ تو بتاؤ اس شہر کا کیا نام ہے جسمین ہم اس وقت ہین؟

پہلی عورت ۔ اس شہر کا نام چتر نگر ہے۔ کیونکہ سب شہوں کے گلے میں کماری کی تصویر لٹکی رہتی ہے۔

کمار۔ اس شہر کا یہ نام کب سے پڑا۔

پہلی عورت ۔ ہزاروں برس سے یہی نام ہے اور اسی نگ کی تصویر کئی پشت سے لوگوں کے گلے میں چلی آتی ہے۔ یہ تصویر جو میرے گلے میں ہے۔ یہ پیشتر میری پر دادی کو سرکار سے ملی تھی ہوتے ہوتے اب میرے گلے میں آگئی۔

کمار۔ کیا تب سے یہی راجکماری یہاں کا راج کرتی آئی ہیں کوئی انکا ماں باپ نہیں ہے؟

دوسری عورت ۔ اب ہم لوگ کیا جانیں کچھ راجکماری سے تو ملاقات ہوتی نہیں جو معلوم ہو کہ وہی ہیں یا دوسری جوان ہیں یا بڑھی ہو گئیں۔

کمار۔ تو کچہری کون کرتا ہے۔

دوسری عورت ۔ ایک بڑی سی تصویر ہم لوگوں کے مالک راجکماری کی ہے اوسی کے سامنے دربار لگتا ہے۔ جو کچھ حکم ہوتا ہے اوسی تصویر میں سے آواز آتی ہے۔

کمار۔ تم لوگوں کی باتوں نے تو مجھے پاگل بنا دیا۔ ایسی تین

کہتی ہو جو کبھی ممکن ہی نہیں۔ اور عقل میں نہیں آسکتی۔ بھلا اس وقت بھی تم مجھے مجھ لیجا سکتی ہو؟

دوسری عورت۔ اسمین کہنے کی کون بات ہے ابھی آپ کو گرفتار کرکے اوسی دربار مین سے چلنا ہے۔ آپ خود دیکھ لیجیےگا۔

کمار۔ جب تم لوگون کا مالک کوئی بھی نہین اگر ہے بھی تو ایک تصویر پھر ہمنے اوسکا بگاڑا کیا جو باندھ کے لیجلوگی۔

پہلی عورت۔ ہماری راجکماری سبھون کی نظرون سے پوشیدہ ہوکر اپنے راج بھر مین گھوما کرتی ہین اپنے مکان اور باغیچونکی سیر کرتی ہین مگر کسی کی نگاہ اونپر نہین پڑسکتی۔ یہ لوگ روز باغ و کمرون کی صفائی کرتے ہین اور روز ہی کمرون کے سامان فرش اور پلنگ کے بچھونے ایسے ہو جاتے ہین جیسے کسیکے صرف مین آئے ہون روند جاتے اور میلے بھی ہو جاتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری راجکماری سبھون کی نظرون سے چھپ کر گھوما کرتی ہین جنکی ہزارون برس کی عمر ہے۔ اور وہ ہمیشہ زندہ رہینگی۔

دوسری۔ بہن تم انکے باتون کا کب تک جواب دیتی رہوگی یہ تو اسی طرح باتون مین جان بچایا چاہتے ہین۔

پہلی۔ نہین نہین یہ ضرور کسی رئیس یا راجہ کے لڑکے ہین کی

باتون کا جواب دینا مناسب ہے اور انکو عزت کے ساتھ دربار مین قید کرکے لے چلنا چاہیے۔

تیسری۔ بھلا انکا اور انکے باپ کا نام بھی تو پوچھ لو کہ اسیطرح راجا کا لڑکا سمجھ لوگی (کمار کی طرف دیکھکر) کیون جی آپ کس کے لڑکے ہین اور آپ کا نام کیا ہے؟

کمار۔ مین بیجے گڑھ کے راجہ مہاراج سورینددر سنگھ کا لڑکا بریندر سنگھ ہون۔

انکا نام سنتے ہی وے سبکی سب خوش ہو کر آپس مین کہنے لگین واہ واہ انکو تو ضرور پکڑکے لے چلنا چاہیے۔ بہت کچھ انعام ملیگا۔ کیونکہ انھین کو گرفتار کرنیکے لئے سرکار کی طرف سے منادی کی گئی تھی۔ انھون نے تو بڑا بھاری نقصان کیا سرکاری طلسم توڑ ڈالا اور خزانہ لوٹ کر گھر لے گئے۔ اب انسے بات کرنا نہ چاہیے جلدی انکے ہاتھ پیر باندھو اور اسی وقت سرکار کے سامنے لے چلو ابھی آدھی رات نہین گئی ہے۔ دربار ہوتا ہوگا اگر برخاست ہو جائیگا توکل دن بھر انکی حفاظت کرنی پڑیگی کیونکہ ہمارے سرکار کا دربار رات ہی کو ہوتا ہے۔

ان سبھون کی باتین سنکر کمار کی تو عقل چکرا گئی کبھی تعجب کبھی ڈر کبھی گھبراہٹ غرضکہ عجب حالت ہو گئی۔ اون عورتون کی طرف دیکھکے بولے

فساد کیے ہن کرتی ہو ہم تو آپ ہی تلو گون کے ہمراہ چلنے کو تیار ہین [illegible]
تو تمہارے بڑا جگاری کا دربار کیسا ہے۔

ایک عورت - جب آپ خود چلنے کو تیار ہین تو ہلوگونکو زیادہ بکھیڑا کرنے کی کیا ضرورت ہے چلئے۔

کمار - چلیے

وے سب عورتین گنتی مین نو تھین چار کمار کے آگے اور چار پیچھے اونکو لیکر روانہ ہوئین اور ایک سب کے آگے چلی گئی کہ مین پہلے خبر کر دون کہ ہم نے ڈاکو کو ہلوگون نے گرفتار کیا ہے۔ جس کو ساتھ والی سکھیان لے آئی ہین۔

وے لوگ کمار کو ساتھ لئے باغ کے ایک کونے مین گئین جہان دوسری طرف نکل جانے کے لئے چھوٹا سا دروازہ نظر پڑا جس مین صرف ایک شیشے کی سفید ہانڈی جل رہی تھی۔ وے سب کمار کو لئے ہوئے اوس دروازے مین گھسین تھوڑی دور جاکر ایک دوسرا باغ جو بہت ہی سجا ہوا اچھا نظر آیا جسمین حد سے زیادہ روشنی ہو رہی تھی اور کئی چوبدار ہاتھون مین سونے چاندی کے آسے لئے ادھر ادھر ٹہل رہے تھے۔ علاوہ اسکے اور بھی آدمی گھومتے ہوئے دکھائی دیئے۔

اون عورتون سے کسی نے کچھ بات چیت یا روک ٹوک نہ کی۔

جب کُمار کو لئے برابر دو ہرے دروازے ایک بڑے بھاری دیوان خانے میں پہونچین۔ جہان کی سجاوٹ اور کیفیت دیکھکر کُمار کے ہوش جاتے رہے۔

کُمار کی نگاہ پہلے اوس بڑی تصویر کے اوپر پڑی جو سامنے سونے کے جڑاؤ سنگھاسن پر رکھی تھی معلوم ہوتا تھا کہ سنگھاسن پر کُماری چندرکانتا سر پر مکٹ دھرے بیٹھی ہے اوپر چھتر لگا ہوا ہے اور سنگھاسن کے دونون طرف دو زندہ شیر بیٹھے ہوے ہین۔ جو کبھی کبھی ڈکارتے اور غرّاتے بھی تھے۔

بعد اسکے بڑے بڑے سردار بیش قیمتی پوشاکین پہنے سنگھاسن کے سامنے دو پٹی لمبی قطار باندھے سر نیچے کئے بیٹھے تھے۔ دربار مین سناٹے کا عالم تھا سب چُپ مارے مودب بیٹھے تھے۔

کُماری چندرکانتا کی تصویر اور ایسے دربار کو دیکھکر ایک دفعہ کُمار کے اوپر بھی رُعب چھا گیا۔ چُپ چاپ سامنے کھڑے ہوگئے۔ اِنکے پیچھے اور دونون بغل مین وے سب عورتین بھی کھڑی ہوگئین۔ جنھون نے کُمار کو چورون کی طرح حاضر کیا تھا۔

تصویر کے پیچھے سے آواز آئی "یہ کون ہے"؟

دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ بیریندر سنگھ کا لڑکا [illegible] طلسم

اِنھین بنے ہوئے آب - پھر آواز آئی" اگر یہ کہ سبھو تو اسکے بارے مین بہت
کچھ غور کیا جائے گا۔ اِس وقت اِنھین لیجاکر حفاظت سے رکھو۔ پھر حکم
پاکر دربار مین حاضر کرنا!"

اون لونڈیون نے کمار کو ایک اچھے کمرے مین لیجاکر رکھا جو ہر طرح
سجا ہوا تھا۔ مگر کمار اپنے خیال مین ڈوبے ہوئے تھے۔ باغ کی سیر اور تصویر
کے دربار نے اونھین اور بھی تعجب مین ڈال رکھا تھا۔ گردن جھکائے ہوئے
سوچ رہے۔ کہ پہلے باغ مین جو تعجب کی باتین دیکھین اونکا تو پتہ لگا ہی نہین
اِس باغ مین تو اور بھی تعجب کی باتین دکھلائی دیتی ہین! جیسے کہ دی چندرکانتا
کی تصویر اور اوسکے آگے دربار کا لگنا اور بھی حیران کر رہا ہے۔! اِسی
سوچ اور فکر مین گردن جھکائے لونڈیون کے ساتھ چلے آئے۔ اِس کا خیال نہ تھا
کہ کہان جاتے ہین اور کون لے جاتا ہے۔ یا کیسے سجے ہوئے مکان مین پہونچائے
گئے ہین۔

زمین مین فرش بچھا ہوا اور گدی لگی ہوئی تھی۔ بڑے تکیے کے سوا اور
کئی تکیے اوس جگہ سجے ہوئے تھے۔ کمار اوس گدی پر بیٹھ گئے اور دو گھنٹے تک
سر جھکائے ایسے سوچتے رہے کہ تن بدن کی بالکل خبر نہ رہی۔ جب پیاس [illegible]
ہوئی تو پانی کیلئے ادھر اودھر دیکھنے لگے۔ ایک لونڈی دست بستہ سامنے
کھڑی [illegible] کیا حکم ہوتا ہے جسکے جواب مین کمار نے اشارہ سے [illegible]

پانی لانا۔ سونے کے کٹورے میں پانی بھر کر چونڈی سے کمار کے ہاتھ میں دیا۔ پینے سے ایک دم اسکے دماغ میں ٹھنڈھک پہونچ گئی ساتھ ہی آنکھ جھپکی آنے لگی اور آہستہ آہستہ بالکل بیہوش ہو کر اوسی گدی پر لیٹ گئے ✦

گیارھوان بیان

کنور بیریندر سنگھ کے لشکر مین کھلبلی پڑ گئی۔ تیج سنگھ اور دیوی سنگھ نے گھبرا کر چارون طرف تلاش کیا مگر پتہ نہ لگا دن گذر جانے پر جوتشی جی نے تیج سنگھ سے کہا کہ مجھے رمل سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ کمار کو کوئی عورت بیہوشی کی دوا سونگھا کے بیہوش کر کے اوٹھا لے گئی ہین اور نوگڈھ کے علاقہ مین اپنے مکان مین قید کیا ہے۔ اس زیادہ اور معلوم نہین ہوتا۔

جوتشی جی کی باتین سنکر تیج سنگھ کہنے لگے کہ نوگڈھ تو اپنا ہی راج ہے وہان کمار کے دشمنون کا کہین ٹھکانا نہین۔ مہاراج سریندر سنگھ کی عملداری سے اونکی رعایا بہت ہی خوش ہین۔ اونکے اور اونکے خاندان کے لئے وقت پر جان دینے کو تیار ہین۔ پھر کمار کو وہان لیجا کر قید کرنیوالا کون ہے ✦

بہت دیر تک غور کرنیکے بعد فتح سنگھ کمار کی تلاش مین جانیکے لئے تیار ہوئے دیوی سنگھ و جیوتشی جی بھی اونکے شریک ہوئے اور یہ تینون نوگڈھ کی طرف روانہ ہوئے۔ جاتے وقت مہاراج شیودت کے دیوان کو چار رخصت کرتے گئے جو کنور بیریندر سنگھ کی ملاقات کو مہاراج شیودت کی طرف سے تحفہ اور سوغات لیکر آئے ہوئے تھے۔ اور طلسمی کتاب فتح سنگھ سپہ سالار کو سپرد کرگئے جو کنور بیریندر سنگھ کے غائب ہو جانے پر اونکے پلنگ پر پڑی ہوئی پائی گئی تھی۔

یہ تینون عیار آدھی رات گذر جانے پر نوگڈھ کی طرف روانہ ہوئے پانچ کوس تک برابر چلے گئے۔ جب صبح ہو گئی تو یہ تینون گھنے جنگل مین ٹھہر گئے اور اپنی اپنی صورت بدل کر پھر روانہ ہوئے۔ دن بھر چلکر بھوکے پیاسے شام کو نوگڈھ کی سرحد پر پہونچے۔ ان لوگون نے آپس مین یہ رائے ٹھہرائی کہ کسی سے ملاقات نہ کرنا اور پوشیدہ ہو کر کمار کی تلاش کرنا چاہئے۔

تینون عیار دن سے علحدہ علحدہ ہو کر کمار کا پتہ لگانا شروع کیا۔ کہین مکان مین گھس کر کسی باغ مین جا کر کئی آدمیون سے باتین کرکے ان لوگون دریافت کیا مگر کہین پتہ نہ لگا۔ دوسرے دن تینون [illegible] راجہ سریندر سنگھ کے دربار مین صورت بدلے ہوئے گئے۔ [illegible]

ہو کر بات جیت کرنے لگے۔

اوسی وقت کئی جاسوس دربار مین پہونچے۔ جنکی صورت سے گھبراہٹ اور پریشانی صاف معلوم ہوتی تھی۔ تیج سنگھ کے والد دیوان جیت سنگھ نے اون جاسوسون سے پوچھا کیا حال ہے۔ جو تم لوگ اِس طرح گھبرائے ہوئے آئے ہو؟

ایک جاسوس نے کچھ آگے بڑھکر جواب دیا کہ لشکر سے کمار کی خبر لایا ہون۔

جیت سنگھ۔ کیا ہے جلد کہو۔

جاسوس۔ دو روز سے دونو کا پتہ نہین ہے۔

جیت سنگھ۔ کیا کہین چلے گئے؟

جاسوس۔ جی نہین رات کو خیمے مین سوئے ہوئے تھے اوسی حالت مین کئی عورتین اونھین اوٹھا کرلے گئین۔ معلوم نہین کہ کہان قید کر رکھا ہے۔

جیت سنگھ۔ (گھبرا کر) یہ کیسے معلوم ہوا کہ اونھین کئی عورتین لے گئین ہین۔

جاسوس۔ اونکے غائب ہو جانے بعد عیارون نے بہت تلاش کیا۔ جب پتہ نہ لگا تو جوتشی جگنا تھ جی سے رمل سے پتہ لگا کے کہا کہ کئی

مورتین اونھین نے گئی ہین - اور اسی نوگڈھ کے علاقہ مین کہین قید کر رکھا ہے -

جیت سنگھ - (تعجب سے) اِس نوگڈھ کے علاقہ مین !
یہان تو ہم لوگون کا کوئی دشمن نہین ہے !

جاسوس - جو کچھہ ہو جوتشی جی نے تو ایسا ہی کہا ہے -

جیت سنگھ - پھر تیج سنگھ کہان گئے ؟

جاسوس - کمار کی تلاش مین کہین گئے ہین - دیبی سنگھ
اور جوتشی جی بھی اونکے ساتھہ ہین - اون لوگون کے جاتے ہی ہمارے
لشکر پر آفت آئی -

جیت سنگھ - (چونک کر) ہمارے لشکر پر کیا آفت
آئی ؟

جاسوس - موقع پاکر مہاراج شیو دت نے حملہ کر دیا -
حملہ کا نام سنتے ہی تیج سنگھ وغیرہ جو اوس دربار مین صورت بدلے ہوئے
ایک کونے مین کھڑے سب باتین سن رہے تھے چونک پڑے اور اوس جاسوس
کی باتین پھر غور سے سننے لگے -

جیت سنگھ - پہلے تو تم لوگ یہ خبر لائے تھے کہ مہاراج
شیودت نے کمار کی دوستی قبول کرلی اور اوسکا دیوان بہت کچھہ نذر لیکر

آیا ہوا ہے۔ اب کیا ہوا؟

جاسوس۔ اوس وقت کی وہ خبر بہت ٹھیک تھی آخر مین اوس نے دھوکھا دیا ہے۔ ایا لی پر کمر باندھ لی۔

جیت سنگھ۔ اوسکے بعد کیا خبر ہوا؟

جاسوس۔ پھر پھر کے فتح سنگھ سپاہ اور خوب زخمی آخر شیو دت کے ہاتھ سے زخمی ہو کر گرفتار ہو گئے۔ اونکے گرفتار ہوتے ہی بغیر سردار کے فوج پراگندہ ہو گئی۔

ابھی تک راجہ سوریندر سنگھ خاموش بیٹھے ہوئے یہ باتین جاسوس کی سن رہے تھے۔ فتح سنگھ کے گرفتار ہو جانے اور فوج کے بھاگ جانے کا حال سنکر آنکھین لال ہو گئیں۔ دیوان جیت سنگھ کی طرف دیکھکر بولے۔ واسے یہان اس وقت کچھ فوج تو ہے نہیں۔ تھوڑی بہت سپاہی جو کچھ ہین انکو لیکر ابھی کوچ کر دونگا ایسے نامرد کو مارنا کوئی بات نہین۔

جیت سنگھ۔ ضرور ایسا ہی ہونا چاہئے۔ سرکار کے کوچ کی خبر سنکر بھاگی ہوئی فوج بھی فوراً اکٹھے ہو جائیگی۔

ایسے باتین ہو رہی تھین کہ دو جاسوس اور دربار مین حاضر ہوئے پوچھنے سے اونھون نے کہا کہ کمار کے غایب ہونے اور عیارونکو اونکے تلاش مین جانے اور فتح سنگھ کے گرفتار ہو جانے سے اور فوج کے بھاگ جانے کی خبر سنکر مہاراج

جے سنگھ اپنی کل فوج لیکر چنار پر چڑھ گئے ہیں راستہ میں خبر ملی کر شیو دت سنگھ گرفتار ہونے کے دو دن بعد مہاراج شیودت بھی غائب ہو گئے اور اونکے پلنگ پر ایک پرچہ پڑا ہوا ملا جسمین لکھا ہوا تھا کہ "اس بے ایمان کی ابھی پوری سزا کیجائیگی۔ مگر پھر قید سے فرصت دیئینگے" بعد اسکے سننے مین آیا کہ تیج سنگھ بھی رہائی پاکر طلسم کے پاس آگئے۔ کمار کی فوج پھر جمع ہو رہی ہے اس خبر کو سنکر راجہ سریندر سنگھ نے دیوان جیت سنگھ کی طرف دیکھا۔

جیت سنگھ۔ جو کچھ ہو۔ مہاراج جے سنگھ نے چڑھائی کر ہی دی ہے۔ مناسب ہے کہ ہم بھی پہونچکر چنار کا بکھیڑا ابھی سطے کر دین۔ روز کی کھٹ کھٹ اچھی نہین۔

راجہ۔ تمہارا کہنا ٹھیک ہے۔ بیشک ایسا ہی کیا جائے کیا کرین ہمنے تو سوچا تھا کہ لڑکے ہی کے ہاتھ سے چنار فتح ہو جسمین اوسکا حوصلہ بھی بڑھے مگر اب برداشت نہین ہوتا۔

ان سب باتون اور خبرونکو سنکر تینون جوان وہان سے روانہ ہوئے اور شہر کے باہر جاکر آپسمین صلاح کرنے لگے۔

تیج سنگھ۔ اب کیا کرنا چاہئے؟

دیبی سنگھ۔ چاہئے جو پہلے کمار کو تلاش کرنا چاہئے۔

تیج سنگھ - مین چاہتا ہون کہ تم لشکر کی طرف جاؤ اور ہم دونون کمار کی تلاش مین جاتے ہین۔

جوتشی جی - میری بات مانو تو پہلے ایک مرتبہ اُس تہ خانہ (کھوہ) مین چلو جسمین مہاراج شیو دت کو قید کیا تھا۔

تیج سنگھ - اوسکا تو دروازہ ہی نہین کھلتا۔

جوتشی جی - بھلا چلو تو سہی شاید کسی ترکیب سے کھل جائے۔

تیج سنگھ - اسکی کوشش تو آپ بیفائدہ کرتے ہین اگر دروازہ کھلا بھی تو کیا کام نکلے گا؟

جوتشی جی - اچھا چلو تو۔

تیج سنگھ - چلو۔

تینون عیار تہ خانے کی طرف روانہ ہوئے۔

بارہوان بیان

کنور بریندر سنگھ رفتہ رفتہ بیہوش ہوکر اوسی گدی پر لیٹ گئے جب آنکھ کھلی تو اپنے کو ایک پتھر کی چٹان پر سوئے ہوئے پایا۔ گھبراکر ادھر اودھر دیکھنے لگے۔ چارون طرف کی اونچی اونچی پہاڑی درمیان مین چشمے کا بہنا کنارہ دکھائی

جاسن کے درختوں کی بہار دیکھنے سے معلوم ہو گیا کہ یہ وہی تہ خانہ ہے جس میں
عیار لوگ قید کئے جاتے تھے۔ جس جگہ تیج سنگھ نے بہادر شیودت کو مع اوسکی
راتی کے قید کیا تھا اور جہاں کمار نے پہاڑی کے اوپر چندر کانتا اور چپلا کو دیکھا تھا
مگر پاس نہ پہونچ سکے تھے۔

کمار گھبرا کر پتھر کی چٹان پر سے اوٹھ بیٹھے اور اوس کھوہ کو اچھی طرح پہچاننے
کے لئے چاروں طرف گھومنے اور ہر ایک چیز کو دیکھنے لگے۔ شک جاتا رہا بالکل یقین
ہو گیا کہ یہ وہی تہ خانہ ہے کیونکہ اوسی طرح قیدی مہاراج شیودت کو جامن کے
درخت کے نیچے پتھر کی چٹان پر بیٹھے اور پاس ہی اونکے رانی کو بیٹھے اور سر دبائے
دیکھا۔ اِن دونوں کا رخ دوسری طرف تھا کمار نے انکو دیکھا مگر انکو انکا کچھ گمان
بھی نہ ہوا۔

کنور بریندر سنگھ دوڑتے ہوئے اوس پہاڑی کے نیچے گئے جسکے اوپر
دالان میں کماری چندر کانتا اور چپلا کو چھوڑ کر کھوہ کے باہر ہو طلسم توڑنے
گئے تھے۔ اِس وقت بھی کماری کو اوسی دن کی طرح وہی میلی اور پھٹی ساڑی
پہنے اوسی طور سے چہرے اور بدن پر میل چڑھی ہوئی اور کھلے بالوں کے
لٹ بندھے ہوئے دیکھا۔

پھر وہی محبت کی بلا سر پر سوار ہو گئی کماری کو پہلے کی طرح بے بسی کی حالت
میں دیکھکر آنکھوں میں آنسو بھر آئے گلا رک گیا اور کچھ شرما کے سامنے سے ہٹ گئے

اور ایک درخت کی آڑ میں کھڑے ہو کر یون من میں سوچنے لگے۔

"ہائے اب کون منھ لیکر کماری چندر کانتا کے سامنے جاؤن اور اون سے کیا بات چیت کرون اونکے پوچھنے پر کیا یہ کہہ سکونگا کہ تمکو چھوڑ انیکے لیے طلسم توڑنے گئے تھے لیکن ابھی تک وہ طلسم نہین ٹوٹا! ہائے مجھ سے تو یہ بات ہرگز نہین کہی جائیگی۔ کیا کرون بن کنیا کے پھیر مین طلسم توڑنے کا بھی خیال جاتا رہا۔ کئی دن کا ہرج اوسی کے یادمین ہوا جب کماری پوچھینگی کہ تم یہان کیسے آئے تو کیا جواب دونگا۔ شیو دت بھی یہان دکھائی دیتا ہے۔ لشکر مین سنتا تھا کہ وہ چھوٹ گیا۔ بلکہ خود اوسکا دیوان نذر لیکر آیا تھا یہ کیا معاملہ ہے"!

ان سب باتون کو کمار سوچ رہے تھے کہ سامنے سے تیج سنگھ آتے دکھائی دئے جنکے پیچھے دو سپاہی دیو سنگھ و پنڈت جگناتھ جوتشی بھی ستھے۔ کمار اونکی طرف بڑھے تیج سنگھ سامنے سے کمار کو اپنی طرف آتے دیکھکر دوڑے اور پاس آکر پیرون پر گر پڑے۔ اونھون نے اوٹھا کر گلے لگا لیا۔ دیو سنگھ سے بھی ملے جوتشی جی کو ڈنڈوت کیا۔ اب یہ چارون ایک درخت کے نیچے پتھر پر بیٹھکر بات چیت کرنے لگے۔

کمار۔ دیکھو تیج سنگھ وہ سامنے کماری چندر کانتا اوسی دن کی طرح اودا اودے کپڑے پہنے ہوئے بیٹھی ہے بغل مین اوسکی سکھی بھی بیٹھی اپنے آنچل سے اوسکا منھ پونچھ رہی ہے۔

تیج سنگھ۔ آپ کے اشارون سے کچھ بات بیت بھی ہوئی ہو
کمار۔ نہین کچھ نہین۔ ابھی مین سوچ رہا تھا کہ اوسکے سامنے جاؤ
یا نہ جاؤن۔
تیج سنگھ۔ کے روز سے آپ یہ سوچ رہے ہین۔
کمار۔ ابھی مجکو اس تہ خانہ مین آئے دو گھڑی بھی نہین ہوئ
تیج سنگھ۔ (تعجب سے) کیا ابھی آپ اِس کھوہ مین آئے! اتنے
دن تک کہان رہے؟
آپ کو لشکر سے آئے ہوئے تو کئی دن ہوئے! اس وقت مین نے آپکا
یکایک یہان دیکھکر سوچا تھا کہ کماری عشق مین چُپ چاپ لشکر سے اوٹھکر
آپ اس جگہہ آ بیٹھے ہین۔
کمار۔ نہین مین اپنی خوشی سے لشکر کو چھوڑ کر نہین آیا معلوم
نہین کہ مجھے کون اوٹھا لے گیا تھا۔
تیج سنگھ۔ (تعجب سے) ہین! کیا ابھی تک معلوم نہین کہ لشکر سے
آپکو کون اوٹھا لے گیا تھا؟
کمار۔ نہین بالکل نہین۔
اتنا کہکر کمار نے اپنا بالکل حال پورا پورا کہہ سُنا۔ جب تک کمار اپنی کہانی
کہتے رہے۔ تیون عیار نہایت تعجب کے ساتھ سنتے رہے۔ جب کمار اپنی واردات

ہو چکے تب تیج سنگھ نے جوتشی جی سے پوچھا کیون جناب جی یہ کیا معاملہ ہے آپ کچھ سمجھے؟

جوتشی جی۔ کچھ نہین بالکل خیال مین بھی نہین آتا کہ کمار کہان گئے اور ایسے تماشے دکھلانے والا کون تھا!

کمار۔ طلسم توڑنے کے وقت جو جو تعجب کی باتین مین نے دیکھی تھین اوس سے بڑھکر اِس دو تین دن مین دکھائی پڑین۔

دیبی سنگھ۔ کوئی چھوٹے دل کے ڈرپوک آدمی کو ایسا موقع پڑے تو گھبرا کر جان دیدے۔

جوتشی جی۔ اسمین کیا شک ہے۔

کمار۔ اور ایک تعجب کی بات سُنو کہ مہاراج شیودت بھی یہان دکھائی دیتے ہین۔

تیج سنگھ۔ کہان؟

کمار (ہاتھ کا اشارہ کرکے) وہ اوس درخت کے نیچے نظر دوڑاؤ۔

تیج سنگھ۔ ہان ٹھیک تو ہے یہ کیا معاملہ ہے! چلو اونسے کچھ باتین شاید کچھ پتہ لگے۔

کمار۔ اونکے سامنے ہی کماری چندرکانتا پہاڑی کے اوپر سے پہلے اونسے کچھ حال پوچھنا چاہیئے۔ میرا جی عجب پیچ مین پڑا ہو اہے کوئی بات

سمجھ مین نہین آتی کہ وہ کیا پوچھینگی مین کیا جواب دونگا۔

تیج سنگھ۔ عاشقون کی یہی کیفیت ہوتی ہے کوئی نئی بات نہین ہے مین [illegible] طرف سے باتین کرونگا۔

چارون آدمی شیوودت کی طرف چلے پہلے اُس پہاڑی کے نیچے گئے جسکے اوپر چھوٹے دالان مین کمکدی چندرکانتا و چپلا بیٹھی تھین کمار کی نگاہ اوسی طرف تھی چپلا نے بھی ان لوگون کو دیکھا وہ اوٹھ کھڑی ہوئی اور آواز دیکر کمار کے راضی اور خوشی کا حال پوچھنے لگی جسکا جواب کمار نے دیکر کماری چندرکانتا کے مزاج کا حال پوچھا۔ چپلا نے کہا کہ انکا حال انکی حالت کے دیکھنے ہی سے معلوم ہوتا ہوگا کہنے کی کوئی ضرورت نہین۔

کماری ابھی تک سر نیچے کئے بیٹھی تھی چپلا کے بات چیت کی آواز سنکر چونک اوٹھی اور سر اوٹھایا۔ کمار کو دیکھتے ہی ہاتھ جوڑکر وہ کھڑی ہوگئی اور آنکھون سے آنسو بہانے لگی کنور بیریندر سنگھ نے کہا کماری! تم تھوڑے دن اور صبر کرو طلسم ٹوٹ گیا تھوڑا اور باقی ہے۔ کئی وجہون سے مجھے یہان آنا پڑا اب مین پھر اوسی طلسم کی طرف جاونگا۔

چپلا۔ کماری کہتی ہین کہ میرا دل کہہ رہا ہے کہ ان دنون میری محبت آپکے دل مین کم ہوگئی میری جگہ کسی دوسرے دخل کرلی۔ مدت تک اس جگہ تکلیف اوٹھا رہی ہون جسکا خیال مجھ کچھ بھی نہ تھا مگر کئی دنون سے یہ نیا خیال جی مین پیدا ہو کر مجھے ستا رہا ہے۔

چپلا اتنا کہہ کے چپ ہوگئی۔ تیج سنگھ مسکراتے ہوئے کمار کی طرف دیکھکر بولے۔ کیون! کچھ ٹوٹل بھنڈا پھوڑ دون؟

اسکے جواب میں کنور کچھ نہ کہہ سکے آنکھ [illegible] آئیں اور ہاتھ جوڑکر اونکی طرف دیکھا۔ یہ سنکر تیج سنگھ نے کنور کے پیچھے ہوتے ہاتھ چھوڑا دیے اور اونکی طرف سے خود چپلا کو جواب دیا۔ کنوری کو سمجھا دو کہ کمار کی طرف سے کسی طرح کا خیال نہ کریں تمہارے اتنا کہنے ہی سے کمار کی حالت خراب ہو گئی۔

چپلا۔ آپ لوگ آج یہاں کس لیے آئے ہیں۔

تیج سنگھ۔ مہاراج شیو دت کو دیکھنے آئے ہیں وہاں خبر لگی تھی کہ یہ چھوٹ گرفتار ہو گئے۔

چپلا۔ کسی عیار نے صورت بدلی ہو گی۔ ان دونوں کو تو میں برابر یہاں دیکھتی ہوں۔

تیج سنگھ۔ ذرا میں اون سے کچھ بات کروں۔

تیج سنگھ اور چپلا کی باتیں مہاراج شیو دت کان لگا کر سن رہے تھے وہ خود کمار کے پاس آ گئے اور کچھ کہا ہی چاہتے تھے کہ اوپر چندرکانتا و چپلا کی طرف دیکھکر خاموش ہو رہے۔

تیج سنگھ۔ (شیو دت سے) ہاں کیا کہتے تھے کہو رک کیوں گئے؟

شیو دت۔ اب نہ کہونگا۔

تیج سنگھ۔ کیوں۔

شیو دت۔ شاید نہ کہنے سے جان بچ جائے۔

تیج سنگھ۔ اگر کہو گے تو تمہاری جان کون ماریگا؟

شیودت۔ کچھ نہین تم چپلا کی باتون کی وجہ بالکل پاگل ہو گیا ہون۔

دیبی سنگھ۔ واہ کیا پاگل بنے ہین۔

شیودت۔ چپلا کا کہنا بہت درست ہے میرے پاگل ہونے مین کوئی شک نہین۔

کملا۔ جوتشی جی مہاراج اس نئی کرامت کے پاگل کو دیکھنا۔

جوتشی جی۔ (ہنسکر) اب آکاش بانی ہی ہو چکی کہ یہ پاگل ہین تو اب کیا باقی رہا۔

کملا۔ دل مین کئی طرح کے کھٹکے پیدا ہوتے ہین۔

تیج سنگھ۔ اسمین ضرور کوئی بڑا راز ہے معلوم وہ کب کھلے لاچار ہم کچھ نہین کر سکتے۔

دیبی سنگھ۔ ہمارے استاد اس بھید کو بخوبی جانتے ہین مگر اونکو بھی اسکا کھولنا منظور نہین۔

کمار۔ ٹھیک ہے۔

دیبی سنگھ کی بات پر تیج سنگھ ہنسکر خاموش ہو رہے۔ مہاراج شیودت بھی یہان سے ہٹکر اپنے ٹھکانے جا بیٹھے تیج سنگھ نے کمار سے کہا کہ اب ہملوگونکو لشکر مین چلنا چاہیے۔ سُننے مین آیا کہ ہملوگون کے پیچھے مہاراج شیودت نے لشکر پر دھاوا مارا جس سے بہت کچھ خرابی ہوئی معلوم نہین ہوتا کہ وہ کون شیودت ہین پھر سُننے مین آیا کہ شیودت [illegible] غائب ہو گیا! یہان آکر پھر شیودت کو دیکھتے ہین!!

کمار۔ اسمین تو کوئی شک نہین کہ یہ سب باتین بہت ہی تعجب کی ہین خیر تمنے جو کچھ جسکی زبانی سُنا ہے صاف صاف کہو۔

تھی۔ جب تینوں آدمی نوگڈھ کی حوالات سے لشکر سے باہر نکلنا اور کنور ویر
یندر سنگھ کے دربار میں داخل ہوئے پھر جاکر یا خوبی کی [illegible] حال
سُنا اور مہاراج جے سنگھ اور راجہ سورندر سنگھ کا چندرپور [illegible] حال کرنا
یہ سب حال کہا کہ جسے سُن کر سب بہت پریشان ہوئے اور کھوہ کے باہر آئے۔
پھر کماری چندرکانتا سے کچھ باتیں کر کے اور تسلی دیکر آنکھوں سے آنسو بہاتے
کنور ویریندر سنگھ اوس کھوہ سے باہر ہوئے۔

شام ہو چکی تھی جب یہ چاروں کھوہ کے باہر ہوئے۔ تیج سنگھ نے
دیوی سنگھ سے کہا کہ ہم لوگ یہیں بیٹھے ہیں تم نوگڈھ جاکر سرکاری اصطبل سے
ایک عمدہ گھوڑا کھول لاؤ جس پر کمار کو سوار کرکے طلسم کی طرف چلیں مگر
دیکھو کسیکو معلوم نہ ہو کہ دیوی سنگھ گھوڑا لے گئے ہیں۔

دیوی سنگھ۔ جب کسی کو معلوم ہی ہوگیا تو میرے جانے کا فائدہ کیا۔

تیج سنگھ۔ کتنے عرصے میں آوگے۔

دیوی سنگھ۔ یہ کوئی مشکل کام تو ہے ہی نہیں جو دیر لگے گی۔ پہر بھر کے
اندر آجاؤنگا۔

یہ کہکر دیوی سنگھ نوگڈھ کیطرف روانہ ہوئے۔ اونکے جانیکے بعد یہ تینوں آدمی ایک
گھنے درخت کے نیچے بیٹھکر باتیں کرنے لگے۔

+ اوس کھوہ سے نوگڈھ صرف ڈیڑھ یا دو کوس ہوگا۔

کمار۔ کیون جوتشی جی شیودت کا بھید کچھ نہ کھلا ؟

جوتشی جی۔ اسمین کوئی شک نہین کہ وہ اصل مین شیودت ہی تھا جسنے قید سے رہائی پاکر اپنے دیوان کے ہاتھ آپکے پاس تحفہ بھیجکر صلح کے لئے کہلایا تھا اور خیال کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی وہی اصلی شیودت ہے جسے آپ اس وقت کھوہ مین چھوڑ آئے ہین درمیان کا حال معلوم نہین ہوتا کہ کیا ہوا۔

کمار۔ ہمارے باپ نے چنار پر چڑھائی کی ہے دیکھین اسکا نتیجہ کیا ہوتا ہے ہم بھی وہان جلدی پہونچتے تو ٹھیک تھا۔

جوتشی جی۔ کوئی ہرج نہین وہان بولنے والا کون ہے جو آپ سے مقابلہ کرے شیودت پھر غائب ہوگیا بلکہ اُس رقوت سے جو اُسکے پلنگ پر ملا معلوم ہوتا ہو کہ پھر گرفتار ہوگیا

تیج سنگھ۔ ہان اب چنار دخل ہونے مین کیا شک ہے کیونکہ سامنا کرنیوالا کوئی نہین مگر اسکے چیلون کا ذرا خوف بنا رہتا ہے۔

کمار۔ بدری ناتھ وغیرہ بھی گرفتار ہوجاتے تو بہتر تھا۔

تیج سنگھ۔ ابکی چلکر ضرور گرفتار کرونگا۔

اسی طرح کی باتین کرتے انکو پہر بھر سے زیادہ گذر گیا۔ دیبی سنگھ بھی گھوڑا لیکر پہونچے جسپر کمار سوار ہوکر طلسم کی طرف روانہ ہوئے۔ ساتھ ساتھ تینون عیار پیدل باتین کرتے جاتے تھے۔

تیرھوان بیان

کُمار کے غائب ہو جانے کے بعد فتح سنگھ ویر سنگھ اور جوتشی جی اُنکی تلاش کو نکلے۔ اس خبر کو سنکر مہاراج شیودت کے جی مین پھر بے ایمانی پیدا ہوئی اور شیودت نے اپنے عیارون کو اور دیوان کو بُلا کر کہا کہ اس وقت کُمار لشکر سے غائب ہین اور اُنکے عیار لوگ بھی اونکی تلاش مین گئے ہین موقع اچھا ہے میرے جی مین آتا ہے کہ چڑھائی کر کے کُمار کے لشکر کو ختم کر دون اور اوس خزانے کو لوٹ لون جو طلسم مین سے اونکو ملا ہے۔

اِس بات کو سنکر دیوان و بدری ناتھ و پنّا لعل و رام نرائن اور چُنّی لعل نے بہت کچھ سمجھایا کہ آپ کو ایسا کرنا نہ چاہیئے کیونکہ آپ کُمار سے صلح کر چکے ہین اگر اس لشکر کو آپ جیت ہی لینگے تو کیا ہو جائیگا۔ پھر دشمنی پیدا ہونے مین ٹھیک نہین ہے ایسی ایسی بہت سی باتین کر کے ان لوگون نے سمجھایا مگر شیودت نے ایک نمانی اونھین عیارون مین ناظم اور احمد بھی تھے جو شیودت کی رائے کے شریک اور حملہ کرنیکے لئے ترغیب دیتے تھے۔

آخر مہاراج شیودت نے کنور بیریندر سنگھ کے لشکر پر حملہ کیا اور خود میدان مین آکر فتح سنگھ سپہ سالار کو مقابلہ کے لئے للکارا۔ وہ بھی جوانمرد تھا فوراً میدان مین نکل آیا اور پہر بہر جنگ خوب ہوا۔ آخر شیودت کے ہاتھ سے زخمی ہو کر گرفتار ہو گیا۔ سپہ سالار کے گرفتار ہوتے ہی فوج بیدل ہو کر بھاگ گئی صرف خیمہ وغیرہ

مہاراج شیودت کے ہاتھ لگا۔ طلسمی خزانہ اوسکے ہاتھ کچھ بھی نہ لگا۔ کیونکہ تیج سنگھ
بند وبست کرکے اوسے پہلے ہی نوگڑھ بھجوا دیا تھا۔ ہان طلسمی کتاب اوسکے قبضہ
پڑگئی جسے پاکر وہ بہت خوش ہوا اور بولا کہ اب اِس طلسم کو مین خود توڑکر کمارئی
کو اوس کھوہ سے نکال کرینا ہونگا۔

فتح سنگھ کو قید مین بھیج کر مہاراج نے جلسہ کیا ناچ کی محفل سے اوٹھکر خاص
دیوانخانہ مین جاکر پلنگ پر سو رہے اوسی روز پلنگ پر سے غائب ہونے معلوم
نہین کون کہان لے گیا صرف وہ رقعہ پلنگ پر ملا جسکا حال اوپر لکھ چکے ہین۔
غائب ہونے پر فتح سنگھ سپہ سالار بھی قید سے چھوٹ گئے۔ انکی آنکھ سون سا
جنگل مین کھلی۔ یہ معلوم ہوا کہ انکو قید سے کسی نے چھوڑا یا۔ بلکہ انکے اون زخمون
جو شیودت کے ہاتھ سے لگے تھے پٹی بھی بندھی ہوئی تھی۔ جس سے اونھین بہت آرام
اور فائدہ معلوم ہوتا تھا۔

فتح سنگھ پھر طلسم کے پاس آئے جہان اونکے لشکر کے کئی آدمی ملے بلکہ آہستہ
آہستہ سب پلٹن اکٹھی ہوگئی جو بھاگ گئی تھی یہ بھی خبر لگی کہ مہاراج شیودت کو بھی
کوئی گرفتار کرکے لے گیا۔

اکیلے فتح سنگھ نے صرف تھوڑے سے اکٹھے ہوئے لوگون کو لیکر غصہ مین آکر چنار پر
چڑھائی کردی دو کوس گئے ہونگے کہ لشکر لئے ہوئے مہاراج جے سنگھ کے پہونچنے کی
خبر ملی لاچار چنار کا جانا چھوڑ کر جے سنگھ کے استقبال کے لئے گئے اور وہان بھی ارادہ

تم دونون کی جان لون۔

احمد۔ زبان سنبھال کر باتین کرو نہین تو کان پکڑکے اوکھاڑ لونگا۔

احمد کا اتنا کہنا تھا کہ اسکے غصے کے بدری ناتھ کانپ اوٹھا اوس جگہہ سے ایک پتھر کا ٹکڑا اوٹھا کر اس زور سے احمد کے سر پر مارا کہ فوراً زمین سونگھ کر دوزخ (نرک) کی طرف روانہ ہوا۔

اسکی یہ کیفیت دیکھکر ناظم وہان سے بھاگا مگر بدری ناتھ تو پہلے ہی سے اون دونون کی جانون کے پیاسے تھے کب جانے دیتے بڑا سا پتھر چہالے* مین رکھکر مارا جسکی چوٹ سے وہ زمین پر گر پڑا اور پنا لعل وغیرہ نے بہو چکر مارے لاتونکے بھرتہ کرا اوسے بھی احمد کی طرح داخل بجہنم کیا۔

ان دونونکے مرنے کے بعد پھر چارون یار اوس جگہہ پر آبیٹھے اور آپس مین باتین کرنے لگے۔

پنا لعل۔ اب ہمارے دربار کا جنجھٹ دور ہوا۔

رام نراین۔ ان دونون کے مرنے سے مہاراج کو رنج تو ہوگا۔

بدری ناتھ۔ مہاراج کو ذرا بھی رنج نہ ہوگا۔

* چہالا ایک قسم کا چھپا (ڈھیلوانس) ہوتا ہے۔ جسکے مین چارون طرف دو ڈوریں رہتی ہیں مگر چہالے مین دو ہی طرف۔ ایک طرف کی دو ڈوریان ہاتھ مین پہنے ہین اور دوسری ڈوری ... مین تھامکر بیچ مین پتھر رکھکر گھما کر نشانہ مارتے ہین۔

پنالعل - اب کسی طرح گڑھی چھوڑنے کی فکر کرنی چاہئے۔ مہاراج جے سنگھ نے بہلولون کو گھیرا ہے۔ اور بغیر مہاراج کے ہلے میدان مین نکلنا مشکل ہے۔

چنی لعل - آخر قلعے مین بھی کب تک بیٹھے رہینگے؟ صرف دو مہینے کے لایق ہملوگون کے پاس غلہ قلعہ کے اندر ہے اسکے بعد کیا کرینگے؟

رام نراین - یہ بھی موقع نہ ملا کہ کچھ غلہ بٹور کر رکھ لیتے۔

بدری ناتھ - ایک بات ہے کہ کسی طرح مہاراج جے سنگھ کو اونکے لشکر سے اوڑانا چاہئے۔ جب وہ ہملوگون کے قید مین آجائین تو میدان مین نکلکر اونکی فوج کو بھگانا کچھ مشکل نہ ہوگا۔

پنالعل - ضرور ایسا ہی کرنا چاہئے جسکا نمک کھایا اوسکے ساتھ جان دینا ہملوگون کا دھرم ہے۔

رام نراین - ہمارے راجا نے بھی تو بے ایمانی پر کمر باندھی ہے بیچارے جے سنگھ کا کیا قصور ہے؟

چنی لعل - چاہے جو ہو مگر ہملوگونکو اونکا ساتھ دینا ضرور ہے۔

بدری ناتھ - ناظم و ادھر بھی دونون ہمارے راجا پر کدورت رکھتے سو نکل گئے۔ ابکی مرتبہ ضرور دونون راجون مین صلح کراؤنگا تب یہ ... جی کی تا بھید ... نصیب ہوگی۔ واہ واہ کیا اچھا مزہ اور ہونہار گناہ ہین۔

پنالعل - اب رات بھی بیت گئی چلو کوئی تیاری کرکے سب لوگ

راجہ سورینددر سنگھ کو بھی ان لوگون کے بد حواس آنے سے کھٹکا ہوا۔ دریافت کرنے پر دیال سنگھ نے کہا کہ آج بجر دم قلعہ کے اندر سے توپ کی آواز آئی جسے سنکر خبر کرنے کیلئے مین مہاراج کے خیمہ مین گیا دروازہ پر پہرہ والونکو بیہوش پڑے ہوئے دیکھکر تعجب معلوم ہوا مگر مین برابر خیمہ کے اندر چلا ہی گیا وہان جاکر دیکھا تو مہاراج کا پلنگ خالی پایا۔ یہ حالت دیکھتے ہی حواس ہو گئے۔ پہرہ والون کو دیکھکر کویراج جی نے کہا کہ ان لوگونکو بیہوشی کی دوا دی گئی ہے۔ بعد اسکے کئی جاسوس ہر چہار طرف مہاراج کا پتہ لگانے کیلئے روانہ کئے گئے۔ مگر ہنوز کچھ خبر نہین ملی۔

یہ حال سنکر سورینددر سنگھ نے جیت سنگھ کی طرف دیکھا جو انکے بائین طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ جیت سنگھ نے کہا اگر صرف مہاراج غائب ہوئے ہوتے تو کہا جاتا کہ کوئی عیار کسی ترکیب سے لے گیا ہوگا مگر جبکہ کئی آدمی ابھی تک بیہوش پڑے ہوئے ہین تو ضرور ہے کہ خاص مہاراج کے کھانے پینے کی چیزون مین بیہوشی کی دوا دی گئی ہے۔ اگر انکا رسوئیا آوے تو پورا پتہ لگ سکتا ہے۔ یہ سنکر راجہ سورینددر سنگھ نے حکم دیا کہ مہاراج کے رسوئیے حاضر کئے جاوین۔

کئی چوبدار دوڑے گئے۔ بہت دور جانے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ دونو لشکر کا پڑاؤ ساتھ ہی ساتھ پڑا تھا۔ چوبدار خبر لیکر بہت جلد لوٹ آئے اور کہا کہ

رسوئیا کوئی بھی نہیں ہے۔ اور یہ وقت ہوا ہی چند آدمیون نے آکر خبر
دی کہ مہاراج جے سنگھ کے رسوئیے اور کئی خدمتگار لشکر کے بیہوش
پائے گئے جنکو ڈولی پر لاد کر لوگ یہان لئے آتے ہین۔

دیوان جیت سنگھ نے کہا کہ سب ڈولیان باہر رکھی جاوین صرف ایک
رسوئیے کی ڈولی یہان لائی جاوے۔

بیہوش رسوئیا خیمہ کے اندر لایا گیا جسے جیت سنگھ نے لخلخہ سونگھا کر ہوش
مین لائے۔ اور اوس سے بیہوش ہونیکا سبب دریافت کیا جسکے جواب مین
اوس نے کہا کہ پہر رات گئے ہملوگون کے ڈیرے کے پاس ایک حلوائی خوانچہ
لیکر آیا جو بولنے مین بہت ہی تیز اور اپنے چیزونکی تعریف کرتا تھا ہملوگون نے
اوس سے سودا خرید کر کھایا اور سر گھومنے لگا دام دینے کی بھی ہوش نہ
رہی۔ اسکے بعد کیا ہوا اسکا حال نہین معلوم۔

یہ سنکر دیوان جیت سنگھ نے کہا ہمین سب حال معلوم ہو گیا اب تم اپنے
ڈیرے مین جاؤ۔ اسکے بعد تھوڑا سا لخلخہ دیکر اون سردارون کو رخصت
کیا اور کہا کہ اسے سونگھا کر آپ اون لوگون کو ہوش مین لاوے جو بیہوش پڑے
ہین اور دیوان ہردیال سنگھ کو کہا کہ ابھی آپ یہان تشریف رکھین۔

سب آدمی رخصت کر دیئے گئے۔ راجہ سریندر سنگھ و دیوان جیت سنگھ و
دیوان ہردیال سنگھ رہ گئے۔

سوربھیندر سنگھ۔ (دیوان جیت سنگھ کی طرف دیکھکر) مہاراج چھوڑ انکی کوئی فکر ہونی چاہیے

جیت سنگھ۔ کیا فکر کی جاوے جو کوئی عیار بھی یہاں نہیں ہے جس سے کچھ کام لیا جاوے تیج اور دیوی سنگھ کمار کی تلاش میں گئے ہیں ابھی تک انکا کچھ پتہ نہیں ہے۔

سوربھیندر۔ تم ہی کوئی ترکیب کرو۔

جیت سنگھ۔ بھلا میں کیا کر سکتا ہوں جو مدت ہوئی عیاری چھوڑ دی حضور نے تیج سنگھ کو اس فن میں ہوشیار کرکے سرکار کے نذر کیا اوسی دن سرکار نے عیاری کرنے سے تابعدار کو فرصت دی۔ اب پھر یہ کام لیا جاتا ہے۔ تابعدار کو یقین تھا کہ اب زندگی بھر عیاری کرنیکی نوبت نہ آویگی۔ اسی خیال سے اپنے پاس عیاری کا بٹوہ بھی نہیں رکھتا ہوں۔

راجہ۔ تمہارا کہنا درست ہے مگر اس وقت رکنا یا عیاری سے انکار کرنا ٹھیک نہیں اور مجھے یقین ہے کہ چاہے تم عیاری کا بٹوہ بھی نہ رکھتے ہو مگر اوسکا سامان اپنے ساتھ ضرور لائے ہوگے۔

جیت سنگھ۔ (مسکراکر) جب سرکار کے ساتھ ہیں اور اس فن کو جانتے ہیں تو سامان ہر فن میں کیوں نہ رہیگا۔ جو تدبیر بھی سفر میں ہو!!

راجہ۔ پھر کیا سوچتے ہو جو اس وقت پرانی کارگزاری یاد کرو اور مہاراج جے سنگھ

جیت سنگھ۔ جو حکم ہو دیوان ہردیال سنگھ کی طرف دیکھکر آپ ایک کام کیجئے
ان باتونکو جو اسوقت ہوئی ہین چھپا رہنے دیجئے اور فتح سنگھ کو ہمراہ لیکر شام ہوتے ہی بسنت کو
چھیڑ دیجئے چلو جیسا کہ آج رات بھر لڑائی بند ہونے نہ پاوے۔ یہ کام آپکے ذمہ۔

ہردیال سنگھ۔ بہت خوب ایسا ہی ہوگا۔

جیت سنگھ۔ تو آپ جاکر لڑائی کا انتظام کیجئے۔ مین بھی مہاراج سے رخصت
ہوکر اپنے ڈیرہ مین جاتا ہون کیونکہ کام بہت زیادہ کرنا ہے۔

دیوان ہردیال سنگھ راجہ سوریندر سنگھ سے رخصت ہوکر اپنے ڈیرہ کی
طرف روانہ ہوئے۔ دیوان جیت سنگھ نے فتح سنگھ کو طلب کرکے لڑائی کے بارہ
مین بہت کچھ سمجھا بوجھا کر رخصت کیا۔ اور خود بھی رخصت ہوکر اپنے خیمہ مین گئے
پہلے پوجا اور بھوجن وغیرہ سے فراغت حاصل کرنے عیاری کا سامان درست
کرنے لگے۔

دیوان جیت سنگھ کا ایک پرانا بڈھا خدمتگار تھا جسکو یہ بہت ہی معتبر سمجھتے
عیاری سامان اوسی کے سپرد رہا کرتا تھا۔ نوگڈھ سے روانہ ہوتے وقت اپنے عیاری
سامان درست کرنے کے چلنے کیلئے اوسی بڈھے کے سپرد کر دیا تھا۔ انکو عیاری
چھوڑے مدت ہو چکی تھی مگر جب اونھون نے اپنے راجہ کو لڑکا لڑکی پر جان دیتے دیکھا
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے عیار لوگ کمار کی تلاش مین گئے ہین مگر چین نہین
عیار خوش تھا اور چنار کے عیار بہت تیز اور ہوشیار ہین شاید کوئی

فہرست پڑھے۔ ان سب باتون کو سوچکے اُنھون نے اپنا کُل حال من درست کرکے ٹھیک لیا تھا۔ اوسی بٹوے خدمتگار سے عیاری کا صندوق منگوایا اور سامان درست کرکے بٹوہ مین بھرنے لگے۔ انھون نے بیہوشی کی دوا و نکا تیل اوتار اتھا اُسے بھی ایک شیشی مین بند کرکے بٹوہ مین رکھ لیا پھر دن باقی رہے تک سب سامان درست کرکے ایک زمیندار کی صورت بنکر اپنے خیمہ سے باہر نکل گئے۔

جیت سنگھ لشکر سے نکلکر قلعہ کے دکھن ایک پہاڑی کی طرف روانہ ہوئے جہان بالکل سُن سان میدان پاکر پتھر کی چٹان پر بیٹھ گئے اور بٹوہ مین سے قلم دوات اور کاغذ نکال کر لکھنے لگے۔ جسکا مطلب یہ تھا۔

"تم لوگون کی چالاکی کچھ کام نہ آئی آخر مین قلعہ کے اندر گھس آیا دیکھو تو سہی کیا آفت مچاتا ہون۔ تم چارون عیار ہو اور مین عیاری نہین جانتا پھر تم لوگ مجھے گرفتار نہین کرسکتے — لعنت ہے تمہاری عیاری پر"

اسی طرح کے بہت سے پُرزے لکھکر اور تھوڑی سی گوند تیار کرکے بٹوہ مین رکھ لیا اور قلعہ کی طرف روانہ ہوئے۔ پہونچتے پہونچتے شام ہوگئی تھی یہہ قلعہ کے اِدھر اُودھر گھومنے لگے۔ جب خوب اندھیرا ہوگیا۔ تب موقع پاکر ایک دیوار پر جو نیچی اور ٹوٹی ہوئی بھی کمند لگاکر اوپر چڑھ گئے۔ اندر سناٹا پاکر اوترے اور گھومنے لگے۔

قلعہ کے باہر دیوان ہردیال سنگھ اور فتح سنگھ نے دل کھول کر لڑائی مچا رکھی تھی

دنادن توپون کی آواز آرہی تھی۔ قلعہ کی دیوار پر جو ان ماہتابیان تھین بجھ گئی
تھا اور بہت سے آدمی بھی پھاٹک کی طرف گھبرا کر ہو گئے لڑائی کا نتیجہ دیکھ رہے تھے
اس سبب جیت سنگھ کو گھومنے کا بہت کچھ موقع ملا۔

اُن پرچون کو جو پہلے ہی سے لکھکر بٹوہ مین رکھ چھوڑا تھا ادھر اُدھر
دیوارون اور دروازون پر چپکانا شروع کر دیا۔ جب کسیکو اپنی طرف آتے
دیکھتے تو ہٹ کر چھپ رہتے اور سناٹا ہوتے پر پھر اپنا کام کرنے لگتے۔ پھاٹک کے
بالکل کاغذون کو چپکا دیا۔

قلعہ کے پھاٹک پر لڑائی ہو رہی ہے۔ جتنے افسر اور عیار ہین سب ادھر
بجے ہین۔ کسی کو بھی یہ خبر نہ تھی کہ عیارون کے سرتاج جیت سنگھ قلعہ کے اندر گھسے ہین
اور اپنی عیاری کی فکر کر رہے ہین۔ پہلے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ انکے جوشے
قلعہ مین مہاراج بیرسنگھ کہان مقید ہین اسکے بعد انہین چھوڑا دین اور ساتھ ہی
شیودت کے کل عیارون کو ایک دم گرفتار کر لینے چاہئین ایک عیار بھی بھگنے
نہ پاوے جو پیچھے پھنسے ہوئے عیارونکو چھوڑانے کی فکر کرے یا چھوڑا لاوے

۱۶ سولہوان بیان

فتح سنگھ سپہ سالار کی بہادری نے قلعہ والون کے چھکے چھوڑا دئیے [illegible]
معلوم ہوتا تھا کہ اگر اسیطرح رات بھر لڑائی ہوتی رہی تو [illegible]

جاتا ہوگا اور چپا لگنت ٹوٹ جاوے گا۔ اسی تردد میں بدری ناتھ وغیرہ چہار طرف پریشانی کے ساتھ گھوم رہے تھے۔ اتنے میں ایک چوبدار آکر غل شور مچانا شروع کیا۔ جس سے بدری ناتھ وغیرہ اور بھی گھبرا گئے۔ یہ چوبدار بالکل زخمی ہوگیا تھا۔ اسکے چہرہ پر اسقدر زخم لگے ہوئے تھے کہ خون کے نکلنے سے اوسکا شناخت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

بدری ناتھ۔ (گھبرا کر) یہہ کیا تمکو کسی نے زخمی کیا؟

چوبدار۔ آپ لوگ تو ادھر کے خیال میں ایسے بھولے ہیں کہ اور باتوں کی کوئی خبر ہی نہیں۔ عقب کی طرف سے کنور ہریندر سنگھ کے کئی آدمی گھس آئے ہیں اور قلعہ میں ہر چہار طرف گھوم گھوم کر نہ معلوم کیا کر رہے ہیں۔ میں نے ایک کا مقابلہ بھی کیا مگر وہ بہت ہی چالاک اور پھرتیلا تھا مجھے اتنا زخمی کیا کہ دو گھنٹہ تک بدحواس زمین پر پڑا رہا۔ مشکل سے یہاں تک خبر کرنے آیا ہوں آتے وقت راستہ میں پہرہ دار وغیرہ کا غذ چپکاتے دیکھا مگر خوف سے کچھ نہ بولا۔

پنا لعل۔ یہ بری خبر سننے میں آئی۔

بدری ناتھ۔ وے لوگ کے آدمی ہیں تم نے دیکھا ہے؟

چوبدار۔ کئی تو دیکھے معلوم ہوتے ہیں مگر مجھے ایک ہی سے کام پڑا۔

بدری ناتھ۔ تم اسے پہچان سکتے ہو؟

چوبدار۔ اگر ضرور پہچان لونگا کیونکہ میں نے روشنی میں اوسکی صورت بخوبی دیکھی ہے

ہو گیا۔ چاروں عیار کوٹھری کے اندر گھس گئے تھوڑی دیر کے بعد [illegible]
چوبدار نے دروازہ بند کرکے زنجیر چڑھا دی اور اپنے کرتے سے چقمق نکال آگ
جھاڑ کر بتی جلائی اور دیوار کے نیچے ایک چھوٹی سی بارود کی تھیلی جو لپیٹی
رکھی ہوئی تھی اوس میں آگ لگا دی۔ وہ بتی جلکر سرایت ہوئی اندر گھس گئی

ناظرین اب سمجھ گئے ہونگے کہ یہ چوبدار صاحب کون تھے؟ یہ وہی عیاروں
کے سرتاج جیت سنگھ تھے جو پداری عیاروں کو خوف دلا کر اپنے ساتھ لے گئے
اور گھوماتے پھراتے اوس مکان کو دیکھ لیا جس میں مہاراج بے سنگھ قید تھے
بعد ازاں دھوکہ دیکر اون عیاروں کو اوس کوٹھری میں بند کر دیا جسے پہلے
ہی سے اپنے ڈھنگ کا درست کر رکھا تھا۔

اوس کوٹھری کے اندر پہلے ہی سے بیہوشی کی بارود* بھری ہانڈی
ایک طرف رکھ دی تھی اور ایک لمبی پلیتی بارود کے ساتھ لگا کر کوٹھری کے
باہر تک نکال دی تھی۔

پلیتی میں آگ لگا اور دروازہ کو اوسی طرح بند چھوڑ کر جلد کے جہاں
مہاراج بے سنگھ قید تھے۔ وہاں جا پہنچا۔ دروازہ کھول بیڑی ہتھکڑی

* بیہوشی کی بارود سے آگ لگنے یا مکان اوڑ جانے کا خوف نہیں [illegible]
[illegible]

سترہواں بیان

تیج سنگھ وغیرہ عیاروں کے ساتھ کمار کھوہ سے نکل کر طلسم کی طرف روانہ ہوئے۔ ایک رات راستہ میں لگا دوسرے دن صبح کو جب کمار روانہ ہوئے تو ایک نقاب پوش سوار دور سے دکھلائی دیا جو کمار کی طرف آرہا تھا جب اسکے قریب پہونچا تو گھوڑے سے اتر کوئی چیز زمین پر رکھ دور جا کھڑا ہوا۔ کمار نے وہاں جا کر دیکھا تو طلسمی کتاب اور ایک خط پایا جسے دیکھکر بہت خوش ہو تیج سنگھ سے بولے۔

تیج سنگھ! کیا کہوں یہ بن کنیا میرے اوپر برابر اپنے احسان کے بوجھ ڈال رہی ہے اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ اوسیں کا آدمی ہے جو طلسمی کتاب پھر راستہ میں رکھکر دور جا کھڑا ہوا۔ ہائے اوسکے عشق نے مجھے اور بھی خراب کر دیا۔ دیکھیں اس خط میں کیا لکھا ہے۔ یہ کہہ کمار نے خط پڑھا۔ (یہ لکھا ہوا تھا)

"کسی طرح یہ طلسمی کتاب میرے ہاتھ لگ گئی جو تمھیں دیتی ہوں اب بہت جلد طلسم توڑکر کماری چندر کانتا کو چھوڑاؤ کیونکہ وہ بیچاری سخت مصیبت میں پڑی ہوگی۔ چنار میں لڑائی ہو رہی ہے تم بھی وہاں جاؤ اور اپنی جوانمردی دکھا کر چنار کی فتح اپنے نام لکھاؤ"۔

تمہاری داسی وہی بن کنیا۔

کمار۔ تیج سنگھ اتم بھی اسے پڑھ لو۔
تیج سنگھ۔ (خط پڑھکر) نہ معلوم یہ بن کنیا آدمی ہے یا اپسرا کیسے کیسے کام اسکے ہاتھ سے ہوتے ہیں۔
کمار۔ (لمبی سانس لیکر) ہائے ایک بلا ہو تو سر سے ٹلے۔
دیبی سنگھ۔ میری رائے ہے کہ آپ لوگ یہاں ٹھہریں مین چنار جاکر پہلے حال چال دریافت کرآتا ہون۔
کمار۔ ٹھیک ہے اب چنار صرف پانچ کوس ہوگا تم وہاں کی خبر لے آؤ تب ہم لوگ چلین۔ کیونکہ کوئی بہادری کا کام کرکے ہم لوگون کا ظاہر ہونا بہت مناسب ہوگا دیبی سنگھ چنار کی طرف روانہ ہوئے۔ کمار کو راستہ مین ایک دن اور ٹھہرنا پڑا دوسرے دن دیبی سنگھ لوٹ کر کمار کے پاس آئے اور چنار کی لڑائی کا حال مہاراج جے سنگھ کے گرفتار ہونیکی خبر اور جیت سنگھ کے عیاری کی تعریف کرکے کہا کہ ہنوز ہو رہی ہے ہماری فوج چند مرتبہ چڑھکر قلعے کے دروازہ تک پہونچی مگر وہاں ٹھہرکر دروازہ نہین توڑ سکے قلعے کے توپونکی مار نے ہمارا بہت نقصان کیا۔
ان خبرونکو سنکر کمار نے تیج سنگھ سے کہا۔ اگر ہم لوگ کسی طرح قلعے کے اندر پہونچکر پھاٹک کھول سکتے تو بڑی بہادری کا کام ہوتا۔
تیج سنگھ۔ اسمین تو کوئی شک نہین کہ یہ بڑے دلاوری کا کام ہے یا تو قلعہ کا پھاٹک کھول ہی دینگے یا جان سے ہاتھ دھو بیٹھینگے۔

کمار۔ ہملوگونکے واسطے لڑائی سے بڑھکر ہوتے [illegible] اور کونسا موقع ہے؟ یا تو چنار فتح کرینگے یا بیکنٹھ کی اونچی گدی ہی دخل کرینگے دونو ہاتھ لڈو ہے۔

تیج سنگھ۔ شاباش! اس سے بڑھکر اور کیا بہادری ہوگی؟ خیر جیسے ہملوگ شکل بدل بدلکر قلعے مین گھس جاوین گے یہ کام دن کے وقت نہین ہوسکتا ہے

کمار۔ کیا ہرج ہے رات ہی کو سہی۔ رات بھر قلعے کے اندر پوشیدہ رہینگے صبح کو جب لڑائی خوب رنگ پر آویگی اوسوقت پھاٹک پر ٹوٹ پڑینگے سب اوپر سفیلون پر چڑھے ہونگے۔ پھاٹک پر سو پچاس آدمی سے زیادہ نہونگے اور سو پچاس آدمیون مین گھس کر دروازہ کھول دینا کوئی بات نہین ہے۔

دیبی سنگھ۔ کمار کی رائے بہت صحیح ہے مگر جوتشی جی کو باہر ہی چھوڑ دینا چاہیئے۔

جوتشی جی۔ کیون؟

دیبی سنگھ۔ آپ برہمن ہین وہان کیون برہم ہتیا کے لئے اونکو ساتھ لیں یہ کام چھتریونکا ہے آپکا نہین۔

کمار۔ ہان جوتشی جی آپ قلعہ مین نہ جاؤ۔

جوتشی جی۔ اگر مین عیاری نہ جانتا ہوتا تو آپکو ایسا کہنا مناسب تھا جو عیاری جانتا ہے اسکے جوانمردی اور دلیری ہاتھ جوڑکر کھڑی رہتی ہے۔

دیوی سنگھ۔ خیر جیتے جی ہو گیا۔ ہمین تو اسمین فائدہ ہی ہوگا۔

کمار۔ فائدہ کیا ہے؟

دیوی سنگھ۔ اس بات مین تو کوئی شک نہین کہ جوتشی جی جلو گھسنگے پورے دوست ہین کبھی ساتھ نہ چھوڑینگے۔ پھر اگر یہ مر بھی جاوینگے تو برہم راکھس ہونگے۔ اور بھی ہمارا کام اُن سے نکلا کریگا۔

جوتشی جی۔ کیا ہماری ہی انگنی ہوگی؟ اگر ایسا ہوا تو تمہین کب چھوڑونگا تمہین سے تو زیادہ رغبت ہے۔

انکی باتون پر کمار ہنس پڑے اور گھوڑے پر سوار ہو عیارون کو ساتھ لے چنار کی طرف روانہ ہوئے۔ شام ہوتے ہوتے یہ لوگ چنار پہنچے اور رات کو موقع پا کر کمند لگا قلعے کے اندر گھس گئے۔

اٹھارہوان بیان

دن قریب پہر بھر کے آیا ہوگا کہ لڑتے ہوئے فتح سنگھ کی فوج پھر قلعے کے دروازے پر پہونچی۔ شیودت کی فوج برجیون پر سے گولون کی بوچھار مار کر انلوگونکو بھگایا ہی چاہتی تھی کہ یکایک قلعہ کا دروازہ کھلگیا اور سندور رنگ† کی چار جھنڈیان دکھائی پڑین جسے راجا سریندر سنگھ مہاراج جے سنگھ اور انکی

† بیریندر سنگھ کے لشکر کا زرد نشان تھا۔

چنار کا قلعہ فتح ہو گیا۔ مہاراج جے سنگھ و سوریندر سنگھ دونوں نے ملکر اسی روز کمار کو چنار کی راج گدی پر بیٹھاکر تلک دیدیا جشن شروع ہوا اور محتاجوں کو خیرات بٹنے لگا۔ سات روز تک جشن رہا۔ مہاراج شیودت کی کل فوج نے دل و جان سے کمار کی تابعداری کرنے لگے۔

ہمارا کوئی آدمی زنانہ محل میں نہیں گیا بلکہ وہاں کا انتظام کرکے پہرا مقرر کر دیا گیا۔ کئی دن کے بعد مہاراج جے سنگھ و راجہ سوریندر سنگھ کنور بیریندر سنگھ کو طلسم توڑنے کی تاکید کرکے خوشی خوشی بجے گڑھ و نوگڈھ روانہ ہوئے۔ اونکے جانے بعد کنور بیریندر سنگھ اپنے عیاروں اور کچھ فوج کو ساتھ لے طلسم کی طرف روانہ ہوئے ؛

اُنیسواں بیان

طلسم کے دروازہ پر کنور بیریندر سنگھ کا ڈیرا کھڑا ہو گیا خزانہ پہلے ہی نکال چکے تھے۔ اب کل دو ٹکڑے طلسم کے توڑنے باقی تھے ایک تو وہ چبوترہ جس پر پتھر کا آدمی سویا ہوا تھا۔ دوسرے اژدہے والے دروازے کو توڑکر وہاں پہونچنا جہاں کماری چندر کانتا اور چپلا تھیں۔ طلسمی کتاب کمار کے ہاتھ لگ ہی چکی تھی اوسکی کئی ورق دیکھ گئے تھے تو اوسے بالکل پڑھ گئے۔ کماری چندرکانتا کے پاس پہونچنے تک جو جو کام انکو کرنے تھے سب دھیان میں چڑھا لیا مگر اوس چبوترے کے توڑنے کی ترکیب

کتاب مین نہ دیکھی جسپر پتھر کا آدمی سو رہا تھا ۔ اوس ادھیکے بارہ دری مین ...
چبوترہ ایک دوسرے طلسم کا دروازہ ہے جو اوس طلسم سے کہین بڑھ چڑھ کے ہے
اور مال خزانیکی تو انتہا ہی نہین کہ جسمین کتنا رکھا ہوا ہے سیوا اسکے جا بجا اوسکے بیچ
مین بھی کاریگری خرچ کی گئی ہے وہان کی ایک ایک چیز ایسی تعجب کی ہے کہ جسکا دیکھنے
سے بڑے بڑے دماغ والونکی عقل بیچکر اجاتا اوسکے توڑنیکی ترکیب جو حکر جی ہو ۔ تالی بھی
اوسکی اوسی آدمی کے قبضہ مین ہے جو اوسپر سویا ہوا ہے ۔

کمار نے جوتشی جی کی طرف دیکھکر کہا کیون جوتشی جی کیا یہ چبوترے والا طلسم
میرے ہاتھ سے نہ ٹوٹیگا ۔

جوتشی جی ۔ دیکھا جائیگا پہلے آپ کماری چندرکانتا کو چھوڑائیے ۔

کمار ۔ اچھا چلئے یہ کام تو آج ہی ختم ہو جائیگا ۔

تینون عیارونکو ساتھ لیکر کنور بیریندر سنگھ اوس طلسم مین گھسے ۔ جو کچھ اوس
طلسمی کتاب مین لکھا ہوا تھا خوب خیال کر لیا اور اوسی طرح کام کرنے لگے ۔
کھنڈہر کے اندر جاکر اوس ہولی دروازہ † کو کھولا جو اوس پتھر والے چبوترے
سرہانے کی طرف تھا نیچے اوترکر کوٹھری مین سے ہوتے ہوئے اوس باغ مین پہنچے
جہان سے خزانہ اور بارہ دری کے سنگ مین سے اوپر کا پتھر ہاتھ لگا تھا جسکو چھوکر
چپلا بیہوش ہو گئی تھی اور جسکے بارہ مین طلسمی کتاب مین لکھا ہوا تھا کہ ...

† پہلے کہہ چکے ہین کہ اسکی تالی تیج سنگھ کے سپرد تھی ۔

اوسکے اندر ایک نایاب چیز ہے۔

چارون آدمی نہر کے راستے پر غوطہ مارکر باغ کے اوس پار ہوے جس طرح چپلا اوسکے باہر گئی تھی اور اوسی کی طرح پہاڑی کے نیچے نیچے نہر کے کنارے کنارے یہ لوگ اوس چبوترے والے دالان مین پہونچے جسمین اژدہا تھا جسکے منہ مین چپلا گھسی تھی۔ ایک طرف دیوار مین آدمی کے قد کے برابر کالا پتھر جڑا ہوا تھا اوسپر کمار نے زور سے لات ماری ساتھ ہی پہلے کی طرح وہ پتھر کھل کے بغل مین ہو گیا اور نیچے اوترنے کے لئے سیڑھیان دکھائی پڑین۔

مشعل جلاکر چارون آدمی نیچے اوترے وہان اوس اژدہے کی بالکل کاریگری نظر پڑی کئی چرخون و پرزون کے ساتھ لگی ہوئی بھوج پتر کی بنی ہوئی بھاتھی اوسکے نیچے تھی جسکے دیکھنے سے کمار سمجھ گئے کہ جب اژدہے کے سامنے والے پتھر پر کوئی پیر رکھتا ہے تو یہ بھاتھی چلنے لگتی ہے اور اوسکے ہوا کی تیزی سامنے والے آدمی کو کھینچ کر اژدہے کے منہ مین ڈال دیتی ہے۔

بغل مین ایک کوٹھڑی تھی جسکا دروازہ بند تھا سامنے تالی رکھی ہوئی تھی تالا کھول کر چارون آدمی اوسکے اندر گئے جہان سے چھت پر جانے کے لئے سیڑھیان نظر پڑین اوس راہ سے یہ لوگ اوپر چڑھ گئے وہان سے تنگی کی طرح کھوہ دکھلائی پڑی کتاب سے یہ پہلے ہی معلوم ہو چکا تھا کہ یہی کھوہ کی [illegible] گئی اوس دالان مین جا نکلتا ہے جہان چپلا و چندرکانتا بیٹھی تھیں۔

دوسرے حصہ مین ذکر ہو چکا ہے

چندرکانتا

چوتھا حصہ

مصنفہ بابو دیوکی نندن کھتری

مطبع بھارت پریس جامع مسجد دہلی

جوگی۔ عیاروں سے ایسی بھول کا ہونا کتنے شرم کی بات ہے! ایسی ہی بھول میں کمار کی جان جا چکی تھی (انگلی سے اشارہ کرکے) دیکھو اوس طرف اون دونوں پہاڑیوں کے بیچ میں اتنا ہی اشارہ بہت ہے کیونکہ تم اوس تہ خانے کا حال جانتے ہو اپنے اوستاد سے سن چکے ہو۔

تیج سنگھ نے اوس طرف دیکھا ٹکٹکی بندھ گئی۔ کمار بھی اوسی جانب دیکھنے لگے دیوی سنگھ و جوتشی جی کی بھی نگاہ اودھر ہی جا پڑی۔ تیج سنگھ گھبرا کر بول اوٹھے "اوہ! یہ کیا ہو گیا"۔!

تیج سنگھ کے اتنا کہنے اور بھی سبھوں کا خیال اوس طرف چلا گیا کچھ عرصہ بعد جوگی سے اور بات چیت کرنیکے لئے تیج سنگھ اونکی طرف گھومے مگر اونکو نہ پایا بن کنیا بھی دکھائی نہ پڑی بلکہ یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ وے دونوں کس راہ سے آئے تھے اور کب چلے گئے۔ جب تک بن کنیا و جوگی یہاں تھے اونکے آنے کا راستہ بھی کھلا ہوا تھا۔ دیوار میں درار دکھائی دیتی تھی مگر اب کچھ نہیں۔

دوسرا بیان

کنور بیرندر سنگھ نے تیج سنگھ سے کہا کہ ابھی تک یہ نہ معلوم ہوا کہ جوگی

سے انگلی کے اشارہ سے تعین کیا دکھایا اور اتنی دیر تک تمہارا دھیان
کہاں لگا رہا تم کیا دیکھتے رہے اور اب وے دونون کہان غائب ہو گئے
تیج سنگھ۔ کیا بتاوین وے دونون کہان چلے گئے کچھ خلاصہ حال
اون سے نہ مل سکا۔ اب بہت کچھ تردد کرنا پڑیگا۔
کمار۔ بھلا کچھ یہ بھی تو معلوم ہو کہ تمنے کیا دیکھا اور تردد کس بات
کے لیے کرنا پڑے گا۔
تیج سنگھ۔ ہم کیا دیکھتے تھے اُس حال کے کہنے مین بڑی دیر لگے گی اور
اب یہان دونون مُردون کی بد بو سے بیٹھا نہین جاتا اِسے اسی طرح چھوڑ کر
اِس طلسم کے باہر چلیے۔ وہان جو کچھ ہے کہونگا۔ مگر یہان سے چلنے کے پہلے
اوسے دیکھ لیجیے جسے اتنی دیر تک مین تعجب سے دیکھ رہا تھا وہ دونون پہاڑیون
کے بیچ مین جو دروازہ کھلا ہوا ہے پہلے بند تھا یہی تعجب کی بات تھی اب چلیے
ہملوگون کو کل پھر یہان لوٹنا پڑیگا یہ طلسم ایسے راہ پر بنا ہوا ہے کہ دروازہ
اندر آنے مین یہان تک لگ بھگ پانچ کوس کا فاصلہ معلوم پڑتا ہے اور
باہر کی راہ سے اگر اس تہ خانہ تک آوین تو پندرہ کوس تک چلنا پڑے گا۔
کمار۔ خیر یہان سے چلو اس حال کو خلاصہ سنے بغیر طبیعت گھبرا رہی ہے۔
جس طرح یہ چارون آدمی طلسم کی راہ سے وہان تک پہونچے تھے اوسی طرح سے
طلسم کے باہر ہوئے۔ آج ان لوگون کو باہر آتے تک آدھی رات گذر گئی [illegible]

گھبرا رہے تھے۔ کہ پہلے تو یہ لوگ پہر دن باقی رہتے باہر نکل آتے تھے آج
دیر کیون ہوئی! جب یہ لوگ اپنے خیمے مین پہونچے تب سجھو نکا جی ٹھکانے
ہوا۔ تیج سنگھ نے کمار سے کہا۔ اس وقت آپ سو رہین کل آپکو جو کچھ کہنا ہے
کہونگا ؛

تیسرا بیان

یہ تو معلوم ہوا کہ کماری چندرکانتا زندہ ہے۔ مگر کہان ہے اور اوس کھوہ
سے کیونکر نکل گئی۔ بن کنیا کون ہے۔ جوگی کہان سے آئے تیج سنگھ کو انھون
نے کیا دکھایا۔ ان سب باتون کو سوچتے اور خیال دوڑاتے کمار نے صبح کر دی
ایک گھڑی بھی نیند نہ آئی ابھی سویرا نہین ہوا تھا کہ پلنگ سے اوٹھکر جلدی کے
مارے خود تیج سنگھ کے ڈیرے مین گئے وہ ابھی تک سوئے ہوئے تھے اونھین اوٹھایا۔
تیج سنگھ نے اوٹھکر کمار کو سلام کیا دل مین تو سمجھ ہی گئے تھے کہ وہی حال پوچھنے
کے لئے کمار بیتاب ہین اس سے انھون نے آکر مجھے جلد اوٹھایا مگر پھر بھی پوچھا
"کہئے کیا ہے جو اتنے سویرے آپ اوٹھے ہین" ۔

کمار۔ رات بھر نیند نہین آئی اب جو کچھ کہنا ہو جلد کہو جی بیچین ہے ۔

تیج سنگھ۔ اچھا آپ بیٹھ جایئے مین کہتا ہون۔

کمار بیٹھ گئے۔ ادھر دیبی سنگھ و جوتشی جی کو بھی اوس جگہ بلوا بھیجا جب وے
آئے تیج سنگھ نے کہنا شروع کیا۔ یہ تو ہے ابھی تک معلوم نہین ہوا کہ کماری

چندرکانتا کو کون لے گیا وہ جوگی کون تھا اور بن کنیا کی مدد کیون کرنے لگا مگر اوسنے جو مجھے دکھایا وہ تعجب کی بات تھی کہ مین اوسکے دیکھنے ہی مین اتنا ڈوبا کہ جوگی سے کچھہ نہ پوچھہ سکا اور وہ بھی بغیر کچھہ خلاصہ حال کہے چلتے بنے۔

پہلے پہل جب مین آپ کو اوس کھوہ مین دکھلانے کے لئے گیا تھا تب وہان کا حال جو کچھہ مین نے اپنے گرو سے سنا ہوا تھا آپ سے کہا تھا یاد ہے؟

کمار۔ ہان بخوبی یاد ہے۔

تیج سنگہ۔ مین نے کیا کہا تھا۔

کمار۔ تمنے یہی کہا تھا کہ اوسمین بڑا بھاری خزانہ ہے مگر اوسپر ایک چھوٹا سا طلسم بھی بندھا ہوا ہے جو بہت سہل مین ٹوٹ سکیگا کیونکہ اوسکے توڑنے کی کچھہ ترکیب تمہارے اوستاد نے تمہین بتائی تھی۔

تیج سنگہ۔ ہان ٹھیک ہے مین نے یہی کہا تھا کل اوس کھوہ مین مین نے آپ کو ایک دروازہ دو پہاڑیون کے بیچ مین دیکھایا جیسے جوگی نے مجھے اشارہ سے بتایا تھا اوس دروازے کو کھلا دیکھہ مجھے معلوم ہو گیا کہ اوس طلسم کو کسی نے توڑ ڈالا اور وہان کا خزانہ لے گیا اوسیوقت مجھے یہ خیال آیا کہ جوگی نے اوس دروازے کی طرف اس سے اشارہ

گیا کہ جسنے وہ خزانہ طلسم توڑکر لیاہے وہی کماری چندر کانتا کو بھی لیگیا اسی بجوگ میں بلکہ ترددمین ڈوبا ہوا مین ایک ٹک اوس دروازے کیطرف دیکھتا رہ گیا اور جوگی مہاراج چلتے بنے۔

تیج سنگھ کی اتنی بات سنکر آدہے گھنٹے تک کمار خاموش بیٹھے رہے بدحواسی آگئی اسکے بعد سنبھل بیٹھے اور پھر بولے۔

کمار۔ توکماری چندر کانتا پھر ایک نئی بلا مین پھنس گئی؟

تیج سنگھ۔ معلوم تو ایسا ہی پڑتا ہے۔

کمار۔ اسکا پتہ کیسے لگے اب کیا کرنا چاہیے؟

تیج سنگھ۔ پہلے ہلوگون کو اوس کھوہ مین چلنا چاہیے وہان چلکے اوس طلسم کو دیکھین جسے کوئی دوسرا توڑکر خزانہ لے گیاہے شاید وہ وہان ملے یا اوسکا کچھہ نشان پایا جاے اسکے بعد جو کچھہ صلاح ہوگی کیا جائیگا۔

کمار۔ اچھا چلو اس وقت ایک بات کا اور بھی خیال میرے جی مین آتاہے۔

تیج سنگھ۔ وہ کیا؟

کمار۔ تم بدری ناتھہ کو قید کرنے اوس کھوہ مین گئے تھے اور دروازہ نہ کھلنے پر واپس آئے شاید اوس دروازے کو اندر سے اوسی نے بند کردیا ہو جسنے اوس چھوٹے طلسم کو توڑا ہو اس وقت وہ اسکے اندر ہوگا۔

تیج سنگھ۔ آپ کا خیال بہت ٹھیک ہے۔ ضرور یہی بات ہے اسمین کوئی شک نہین بلکہ اوسی نے شیو دت کو بھی چھوڑایا ہوگا۔

کمار۔ ہو سکتا ہے مگر جب چھوٹنے پر شیو دت نے بے ایمانی پر کمر باندھ کر میرے پیچھے میرے لشکر پر دھاوا مارا تو کیا اوس نے پھر شیو دت کو گرفتار کر کے اوس کھوہ مین ڈال دیا ؟ اور وہ رقعہ اوسیکا لکھا تھا جو شیو دت کے غائب ہونے بعد اوسکے پلنگ پر ملا تھا ؟

تیج سنگھ۔ وہی ہوگا۔

کمار۔ تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمارا دوست ہے اگر دوست ہے تو کماری کو کیون لے گیا ؟

تیج سنگھ۔ اِسکا جواب دینا مشکل ہے کچھہ عقل کام نہین کرتی سوا اِسکے شیو دت کے چھوٹنے کے بعد پھر بھی آپ کو اوس کھوہ مین جانے کا موقع پڑا تھا اور سب لوگ بھی آپ کو تلاش کرتے ہوئے اوس کھوہ مین پہنچے تھے اوس وقت چپلا نے کہا ہو تا کہ اس کھوہ مین کوئی آیا تھا جس نے شیو دت کو ایک دفعہ چھوڑا کے پھر قید کر دیا بلکہ اوس نے کہا کہ ہم شیو دت کو برابر اِسی کھوہ مین دیکھتے ہین۔ نہ اوس نے اور کوئی خوف کی بات بتائی۔

کمار۔ یہ معاملہ تو بہت ہی پیچیدہ معلوم پڑتا ہے مگر کل تم بھی کچھہ غلطی کر گئے۔

تیج سنگھ۔ ہمنے کیا غلطی کی ؟

کمار۔ کل جوگی نے نکل کر ہمکو دونے سے روکا بعدہ زمین پر لات ماری اور وہان سے زمین پھٹ گئی اور بن کنیا نکل آئی تو جوگی کوئی دیوتا تو ہے نہین کہ لات مار کے زمین پھاڑ ڈالے ضرور وہان پر زمین کے اندر کوئی ترکیب ہے تمھین بھی مناسب تھا کہ اوسیطرح لات مار کے دیکھتے کہ زمین پھٹتی ہے یا نہین۔

تیج سنگھ۔ یہ تو آپنے بہت ٹھیک کہا اب کیا کرین ؟

کمار۔ آج پھر چلو شاید کچھہ کام نکل آوے تو پھر کھوہ مین جانیکی کیا ضرورت ہے۔

تیج سنگھ۔ چلئے۔

آج پھر کمار اور تینون عیار اوس طلسم مین گئے معمولی راہ سے گھومتے ہوئے اوس دالان مین پہونچے جہان جوگی نکلے تھے جاکر دیکھا تو دونون شیر اور جانورون کے کھائی ہوئی لاشین وہان نہ تھین زمین دھوئی دھائی صاف معلوم ہوتی تھی تھوڑی دیر تک تعجب مین بھرے یہ لوگ کھڑے رہے بعد اسکے تیج سنگھ نے غور کرکے اوسی جگہہ زور سے لات ماری جہان جوگی نے لات ماری تھی۔ فوراً اوسیطرح سے زمین پھٹ گئی اور نیچے اوترنے کے لیے چھوٹی چھوٹی سیڑھیان نظر پڑین۔ خوش ہوکے چارون آدمی نیچے

اوسکے وہان ایک اندھیری کوٹھری مین گھوم گھوم کر انلوگون کو کوئی دوسرا دروازہ تلاش کرنا پڑا مگر پتہ نہ لگا لاچار ہوکر پھر باہر نکل آئے لیکن وہ پھٹی ہوئی زمین پھر نہ جٹی اوسیطرح کھلی کی کھلی رہ گئی تیج سنگھ نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ اندر سے بند کرنے کی کوئی ترکیب اسمین ہے جو ہملوگون کو معلوم نہین خیر جو کچھ ہو کوئی کام نہ نکلا اب بغیر باہر کی راہ اس کھوہ مین آئے کوئی مطلب سندھ نہ ہوگا۔

چارون آدمی طلسم کے باہر ہوئے تیج سنگھ نے تالا بند کردیا ✝ ایک روز تک رہکر کنور بیریندر سنگھ نے فتح سنگھ سیناپتی کو نائب مقرر کرکے چندر مین بھیجدیے بعد نوگڈھ کی طرف کوچ کیا اور وہان پہونچکر اپنے باپ سے ملاقات کی کئی دن پیچھے راجہ سوریندر سنگھ کے اشارے سے جیت سنگھ نے رات کو تخلیہ مین طلسم کا حال کنور بیریندر سنگھ سے پوچھا اوسکے جواب مین جو کچھ ٹھیک ٹھیک حال تھا کمار نے اون سے کہا۔

جیت سنگھ نے اوس جگہہ تیج سنگھ کو بلوا کر کہا کہ تم تینون عیار کمار کو ساتھ لیکر کھوہ مین جاؤ اور اوس چھوٹے طلسم کو کمار کے ہاتھ سے فتح کرواؤ

✝ جس چبوترے پر پتھر کا آدمی سویا تھا اوسکے سرہانے کی طرف جو پتھر رکھا تھا بند کر دیوے تھے وہی طلسم کا منہ تالا بند کردیتا تھا پھر کوئی کھول نہین سکتا تھا۔

جیسا حال تمہارے استاد نے تم سے کہا تھا جو کچھ ہوا ہے سب اسی نسخے مین کھل جائیگا۔ لیکن طلسم فتح کرنیکے پہلے دو کام کرو ایک تو تھوڑی آدمی ساتھ لیجاؤ اور مہاراج شیودت کو اونکی مہارانی سمیت یہان بھیجو اور دوسرے جب کھوہ کے اندر جانا تو اوسکا دروازہ اندر سے بند کرلینا اب مہاراج سے ملاقات کرنے اور کچھ پوچھنے کی ضرورت نہین تملوگ اسیوقت یہان سے کوچ کرکے جاؤ مہارانی کے واسطے ایک ڈولی بھی ہمراہ لیتے جاؤ۔

کنور بریندر سنگھ نے تینون عیار و تھوڑے سے آدمیون کو ہمراہ لیکے کھوہ کی طرف کوچ کیا صبح ہوتے ہوتے وے لوگ وہان پہونچے سپاہیونکو کچھ دور چھوڑ چارون آدمی کھوہ کا دروازہ کھول اندر گئے۔

سویرا ہوگیا تھا تیج سنگھ نے مہاراج شیودت اور اونکی رانی کو کھوہ کے باہر لاکر سپاہیون کے سپرد کیا اور مہاراج شیودت کو پیدل اور اونکی رانی کو ڈولی پر چڑھاکر جلدی نوگڈھ پہونچانے کے لئے تاکید کرکے پھر کھوہ کے اندر پہونچے

چوتھا بیان

راجہ سوریندر سنگھ کے سپاہیون نے مہاراج شیودت اور انکی رانی کو نوگڈھ پہونچایا۔ جیت سنگھ کی رائے سے ان دونون کو رہنے کے لئے ایک خوبصورت مکان دیا گیا اور انکی ہتکڑی بیڑی کھول دی گئی مکان کے

چارون طرف حفاظت کے لئے سخت پہرہ مقرر کردیا گیا۔

دوسرے دن راجہ سوریندر سنگھ وجیت سنگھ نے آپس مین کچھ رائے کرکے پنڈت بدری ناتھ پنا لعل رام نرائن وچنی لعل چارون کو ساتھ لے اوس مکان مین گئے جس مین مہاراج شیودت اور اونکی مہارانی کو رکھا تھا۔

راجہ سوریندر سنگھ کے آنیکی خبر سنکر مہاراج شیودت اپنی رانی کو ہمراہ لیکر دروازہ تک استقبال (اگوانی) کے لئے آئے اور مکان مین لیجاکر عزت کے ساتھ بٹھایا اور آپ دونون آدمی سامنے بیٹھے ہتکڑی وبیڑی پہنے چارون عیار بھی ایک طرف بٹھائے گئے۔ مہاراج شیودت نے پوچھا کہ اسوقت آپ نے یہان کسلئے تکلیف کی۔

راجہ سوریندر سنگھ نے اوسکے جواب مین کہا کہ آج تک آپکے دل مین جو آیا کیا کرور سنگھ کے بہکانے سے ہملوگون کو تکلیف دینے کے لئے بہت کچھ فکر کیا دھوکا دیا لڑائی ٹھانی مگر ابھی تک پرمیشور نے ہملوگونکی حفاظت کی۔ کرور سنگھ ناظم اور احمد بھی اپنی سزا کو پہونچے۔ ہملوگون کی برائی سوچنے سوچتے مرگئے اب آپ کا کیا ارادہ ہے اسیطرح قید مین پڑے رہنا منظور ہے یا اور کچھ سوچا ہے۔

مہاراج شیودت نے کہا آپکی اور کنور بیریندر سنگھ کی بہادری [illegible]

شک نہین جہانتک تعریف کیجائے تھوڑی ہی پرمیشور آپ کو خوش رکھے اور پھتے کا سکھ دکھلاوے اوسے گود مین لیکر آپ کھلاوین اور مین نے جو کچھ کیا آپ معاف کرین مجھے راج کی اب بالکل پرواہ نہین ہے۔ چنار کو آپنے جیسے فتح کیا اور وہان جو کچھ ہوا مجھے سب معلوم ہے مین اب صرف ایک بات چاہتا ہون پرمیشور کے لئے اپنی جوانمردی اور بہادری کی طرف خیال کرکے میری التجا پوری کیجئے۔ اتنا کہہ ہاتھ جوڑ کر سامنے کھڑے ہوگئے۔

راجہ سوریندر سنگہ۔ جو کچھ آپکے جی مین ہو کہئے۔ جہانتک ہوسکیگا مین اوسے پورا کرونگا۔

شیودت۔ جو کچھ مین چاہتا ہون آپ سن لیجئے میرے آگے کوئی لڑکا نہین ہے جسکی مجھے فکر ہو ہان چنار کے قلعے مین میرے رشتہ دارونکی کئی بیوائین ہین جنکی پرورش میرے ہی سبب ہوتی تھی اونکے لئے آپ کوئی ایسا بندوبست کردین جس مین اون بچاریون کی زندگی آرام سے گذرے اور بھی رشتہ کے کئی آدمی ہین لیکن مین اونکے لئے سفارش نکرونگا اور اونکا نام نہ بتاؤنگا کیونکہ وے مرد ہین ہر طرح سے کما کھا سکتے ہین ہمکو قید سے فرصت دیجئے اپنی استری کو ساتھ لے جنگل مین چلا جاؤنگا کسی جگہہ بیٹھکر ایشور کا نام لونگا اب یہ منھ کسیکو دکھایا نہین چاہتا بس اور کوئی آرزو [illegible]

سوریندر سنگہ۔ آپکے رشتہ کی جتنی عورتین چنار مین ہین سبھونکی اچھی طرح

سے پرورش ہوگی اوسکے لئے آپ کو کہنے کی ضرورت نہین مگر آپ کو چھوڑ دینے مین کئی باتونکا خیال ہے۔

شیو دت۔ کچھ نہین (جنیو ہاتھ مین لیکر) مین دھرم کی قسم کھاتا ہون اب میرے جی مین کسی طرح کی برائی نہین ہے کبھی آپ کا برا نہ سوچونگا۔

سوریندر سنگھ۔ ابھی تو آپکی عمر بھی اِس لائق نہین ہوئی ہے کہ آپ تپشا کرین۔

شیو دت۔ جو ہو اگر آپ بہادر ہین تو مجھے چھوڑ دیجئے۔

سوریندر سنگھ۔ آپکے قسم کا تو مجھے کوئی بھروسہ نہین مگر جب آپ یہ کہتے ہین کہ "اگر آپ بہادر ہین تو چھوڑ دین" تو مین چھوڑ دیتا ہون جہان جی چاہے جایے اور جو کچھ آپ کو خرچ کے لئے چاہیئے لیجئے۔

شیو دت۔ مجھے خرچ کی کوئی ضرورت نہین بلکہ رانی کے بدن مین جو کچھ زیور ہے وہ بھی اوتار کے دیئے جاتا ہون۔ یہ کہکر رانی کی طرف دیکھا اوس بیچاری نے فوراً اپنے بدن کے بالکل گہنے اوتار دیئے۔

سوریندر سنگھ۔ رانی کے بدن سے گہنے اوتروا دیئے یہ اچھا نہین کیا۔

شیو دت۔ جب ہملوگ جنگل ہی مین رہا چاہتے ہین تو یہ بہتا کیون لئے جائین۔ کیا چورون اور ڈکیتونکے ہاتھون سے تکلیف اوٹھانے کیلئے اور رات بھر آرام کی نیند سونے کے لئے ؟

سورندر سنگھ (اُوداس جی سے) دیکھو شیودت سنگھ تم حال ہی میں چنار کی گدی کے مالک تھے آج تمہارا اس طرح سے جاتا مجھے بُرا معلوم ہوتا ہے چاہے تم ہمارے دشمن تھے تو بھی مجکو اس بچاری تمہاری رانی پر دیا آتی ہے میں تو تمہیں چھوڑ دیا چاہے جہاں جاؤ مگر ایک دفعہ پھر کہتا ہوں کہ اگر تم یہاں رہنا قبول کرو تو میرے راج کا جو کام چاہو میں خوشی سے تمکو دوں تم یہاں رہو۔

شیودت۔ نہیں اب یہاں نہ رہونگا مجھے فرصت دیجئے اس مکان کے چاروں طرف سے پہرا اٹھا لیجئے۔ رات کو جب میرا جی چاہے گا چلا جاؤنگا

سورندر سنگھ۔ اچھا جیسی تمہاری مرضی۔

مہاراج شیودت کے چاروں عیار خاموش بیٹھے سب باتیں سن رہے تھے آخری بات ہونے پر دونوں راجاؤں کے چپ ہو جانے بعد مہاراج شیودت کی طرف دیکھکر بدری ناتھ نے کہا۔ آپ تو اب تپسیا کرنے جاتے ہیں ہملوگوں کے لئے کیا حکم ہوتا ہے۔

شیودت۔ جو تملوگوں کے جی میں آوے کرو جہاں چاہو جاؤ میں نے اپنی طرف سے تملوگونکو فرصت دیدی بلکہ اچھی بات ہو کہ تملوگ کنور بریندر سنگھ کے ساتھ رہنا پسند کرو۔ کیونکہ ایسا بہادر اور دھرمشٹ تملوگونکو پھر نہ ملیگا۔

بدری ناتھ۔ ایشور آپ کو خوش رکھے آج سے ہملوگ کنور بریندر سنگھ کے

ہوئے آپ اپنے ہاتھوں سے جلو گوں کی بیڑی و ہتکڑی کھول دیئے۔
مہاراج شیو دت نے اپنے ہاتھ سے چاروں عیاروں کی بیڑی کھولدی مہاراجہ سوریندر سنگھ نے کچھ بھی نہ کہا کہ آپ انکی بیڑی کیوں کھولتے ہو۔
ہتکڑی بیڑی کھلنے کے بعد چاروں عیار سوریندر سنگھ کے پیچھے جا کھڑے ہوئے۔ جیت سنگھ نے کہا ابھی ایک دفعہ آپ لوگ چاروں عیار میرے سامنے آئے پھر وہاں جا کر کھڑے ہوئے پہلے اپنی معمولی رسم تو ادا کر یجئے۔
مسکراتے ہوئے پنڈت بدری ناتھ پنا لعل رام نرائن اور چنی لعل جیت سنگھ کے سامنے آئے اور بغیر کچھ کہے جنیوا اور عیاری کا بٹوا ہاتھ میں لیکر قسم کھا کے بولے۔ آج سے میں راجا سوریندر سنگھ اور اونکے خاندان کا نوکر ہوا ایمانداری اور محنت سے اپنا کام کیا کرونگا اپنے سنگھ دیپا سنگھ و جوتشی جی کو اپنا بھائی سمجھونگا۔ بس اب تو رسم پوری ہوگئی یا اور کچھ باقی ہے ؟
بس اور کچھ باقی نہیں اتنا کہکر جیت سنگھ نے چاروں عیاروں کو گلے لگا لیا پھر یہ چاروں عیار راجہ سوریندر سنگھ کے پیچھے جا کھڑے ہوگئے۔
راجہ سوریندر سنگھ نے مہاراج شیو دت سے کہا اچھا اب میں رخصت ہوتا ہوں ہم ابھی اوٹھا جاتا ہوں رات کو جب جہاں چاہیئے چلا جا آؤ گے اپیں۔

شیودت (ہاتھ جوڑکر) نہین مین اس لائق نہین رہا کر آپکے گلے ملون۔

راجہ سوریندر سنگھ۔ نہین ضرور ایسا کرنا ہوگا اتنا کہہ راجا سوریندر سنگھ نے شیودت کو زبردستی گلے لگا لیا اور اوداسی کے ساتھ وہان سے رخصت ہوا اپنے محل کی طرف روانہ ہوئے مکان کے چارون طرف سے پہرا اٹھا لی گئی۔

جیت سنگھ بدری ناتھ پنا لعل رام نرائن اور چنی لعل کو ساتھ لئے راجہ سوریندر سنگھ اپنے دیوانخانہ مین جاکر بیٹھے۔ گھنٹون تک مہاراج شیودت کے بارہ مین افسوس بھری بات چیت ہوتی رہی موقع پاکر جیت سنگھ نے عرض کیا اب تو ہمارے دشمن بھی اور چار عیار ہوگئے ہین جسکی بہت ہی خوشی ہے اگر تا بعدار کو پندرہ دن کی رخصت مل جاتی تو اچھی بات تھی۔ یہان سے دور میرا دیہی مین کام ہے وہان جانا ضرور ہے۔

سوریندر سنگھ۔ ادھر ایک دو دو روز کی کئی مرتبہ تم رخصت لیچکے ہو۔

جیت سنگھ۔ جی ہان گھر ہی مین کچھ کام تھا ابکی تو دور جانا ہے اسلیے پندرہ دن کی رخصت مانگتا ہون میری جگہہ پر پنڈت بدری ناتھ جی کام کرینگے کوئی ہرج نہ ہوگا۔

سوریندر سنگھ۔ اچھا جاؤ لیکن جہان تک ہوسکے جلد آنا۔

راجہ سوریندر سنگھ سے رخصت ہو جیت سنگھ اپنے گھر گئے اور بدری ناتھ وغیرہ چارون عیار انکو بھی کچھ سمجھانے بجھانے کیلیئے ساتھ لیتے گئے۔

پانچوان بیان

کنور بیریندر سنگھ تینون عیارون کے ہمراہ کھوہ کے اندر گھومنے لگے تیج سنگھ ادھر اودھر کے کئی نشانون کو دیکھکر کمار سے کہا کہ بیشک یہان کا چھوٹا طلسم توڑکر کوئی خزانہ لے گیا۔ کماری چندر کانتا کو بھی اوسی نے قید کیا ہوگا۔ مین نے اپنے اوستاد کو زبانی سنا تھا کہ اس کھوہ مین کئی عمارت و باغ دیکھنے بلکہ رہنے کے قابل ہین شاید وہ چور اسمین مل بھی جاوے تو تعجب نہین۔

کمار۔ اب جہانتک ہوسکے کام مین جلدی کرنا چاہئے۔

تیج سنگھ۔ بس ہمارے ہمراہ چلئے ابھی سے کام شروع ہوجاتے۔ یہ کہکر تیج سنگھ کنور بیریندر سنگھ کو اوس پہاڑی کے نیچے لیگئے جہان سے چشمہ پانی کا شروع تھا اوس چشمے سے اوتر چالیس ہاتھ ناپ کر کچھ زمین کھودی۔

کمار سے تیج سنگھ نے کہا تھا کہ اس چھوٹے طلسم کے توڑنے و خزانہ پانیکی ترکیب کسی دھاتو کے پتر پر کھدی ہوئی اس زمین مین گڑی ہوگی مگر اس مدت کے کھودنے سے اوسکا کچھ پتہ نہ لگا۔ ہان ایک چٹھی اوسمین سے نکلی جسکو کمار نے اوٹھاکر پڑھا یہ لکھا تھا۔

اب کیا کھودتے ہو یہان تمہارے مطلب کی کوئی چیز نہین ہے جو تھا سو لیگیا طلسم ٹوٹ گیا اب ہاتھ ملکے پچھتاؤ۔

تیج سنگھ۔ (کماری کی طرف دیکھکر) دیکھئے ایک یہی پورا ثبوت طلسم ٹوٹنے کا ملگیا۔
کمار۔ جب طلسم ٹوٹ ہی چکا ہے تو اوسکے ہر ایک دروازے کھلے ہونگے۔
ہان ضرور کھلے ہونگے یہ کہکے تیج سنگھ پہاڑیون پر چڑھ جاتے گھوماتے پھراتے
کمار کو ایک گھاکے پاس لے گئے جسمین صرف ایک آدمی کے جانے لایق راہ تھی۔
تیج سنگھ کے کہنے سے ایک ایک کرکے چارون آدمی اُس گھا مین گھسے اندر کچھ دور
جاکر جگہہ کشادہ ملی یہانتک کہ چار آدمی کھڑے ہوکر چلنے لگے۔ مگر تھوڑے ہی ہونگے کیونکہ بالکل
اندھیرا تھا ہاتھ تک نہین دکھلائی دیتا تھا۔ چلتے چلتے کنور بریندر سنگھ کا ہاتھ
ایک بند دروازے مین لگا جو دھکا دینے سے کھل گیا اور اندر بخوبی روشنی معلوم
ہونے لگی۔

چارون آدمی اندر گئے۔ چھوٹا سا باغ دیکھا جو چارون طرف سے صاف
کہین تنکے کا نام و نشان نہین معلوم ہوتا تھا گویا ابھی کوئی جھاڑ دیکر گیا ہے۔
اس باغ مین کوئی عمارت نہ تھی ایک فوارہ بیچ مین تھا مگر یہ نہین معلوم
ہوتا تھا کہ اسکا حوض کہان ہے۔

باغ مین گھومنے اور ادھر اُدھر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ پہاڑ کے
اوپر چلے آئے۔ جب فوارے کے پاس پہونچے تو ایک بات تعجب کی دکھائی پڑی
اوسی جگہہ زمین پر زنانہ ہاتھ کا کنگن جوڑہ نظر پڑا جسے دیکھتے ہی کمار نے
پہچان لیا کہ یہ کماری چندرکانتا کے ہاتھ کا ہے فوراً اوٹھالیا اور آنکھون سے

آنسوؤں کی بوندیں ٹپکنے لگیں تیج سنگھ سے پوچھا کہ یہ کنگن یہاں کیونکر پہونچا اسکو بارے مین کیا خیال کیا جائے تیج سنگھ اسکا جواب دیا ہی چاہتے تھے کہ اونکی نگاہ ایک کاغذ پر جا پڑی جو اوسی جگہہ ردی کی طرح مڑوڑا ہوا پڑا تھا جلدی سے اوسے اوٹھا لیا اور کھول کر پڑھا یہ لکھا تھا۔

"بڑی ہوشیاری سے جانا عیار لوگ پیچھا کرینگے ایسا نہو کہ پتہ لگجائے نہین تو تمہارا و کمار کا دونو کا بڑا بھاری نقصان ہوگا اگر فرصت ملی تو کل آونگا۔"

وہی

اس پرزے کو پڑھکر تیج سنگھ فکر مین پڑگئے دیر تک خاموش کھڑے سوچتے رہے آخر کمار سے نرہا گیا پوچھا کیون سوچ رہے ہو اس چٹھی مین کیا لکھا ہے تیج سنگھ نے وہ چٹھی کمار کے ہاتھ مین دیدی وہ بھی پڑھکر حیران ہوئے۔ بولے اسمین جو کچھ لکھا ہے غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اور ہن کنیا کے معاملے مین کچھ ہے مگر کس نے لکھا یہ معلوم نہین ہوتا۔

تیج سنگھ۔ آپکا کہنا ٹھیک ہے مین ایک اور بات سوچ رہا ہون جو اس سے بھی عجیب کمال ہے۔ وہ کیا ہے

تیج سنگھ۔ ان حرفونکو مین کچھ کچھ پہچانتا ہون مگر صاف سمجھ مین نہین آتا کیونکہ اپنا حرف چھپانے کیلئے کچھ بگاڑ کر لکھا ہے۔

کمار۔ خیر اس چٹھی کو رکھ چھوڑو کبھی نہ کبھی کچھ پتہ لگ ہی جائیگا اب

آگے کام کرو۔

پھر وے لوگ گھومنے لگے باغ کے گوشہ مین ان لوگونکو چھوٹی چھوٹی کھڑکیان نظر آئین جو ایک کے ساتھ ایک برابر سے بنی ہوئی تھین۔ پہلے چارون آدمی بائین طرف والی کھڑکی مین گھسے تھوڑی دُور جاکر ایک دروازہ ملا جسکے آگے جانے کو بالکل راہ نہ تھی کیونکہ نیچے بیڈھب خطرناک پہاڑی دکھائی دیتی تھی۔ ادھر ادھر دیکھنے اور خوب غور کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ وہی دروازہ ہے جسکو اشارہ دے اوس جوگی نے تیج سنگھ کو دکھایا تھا اوس جگہ سے [illegible] بہت صاف دکھائی دیتا تھا جسمین کماری چندرکانتا و چپلا بہت دنونتک بے بس پڑی تھین۔ پھر یے لوگ واپس ہوکر اوسی باغ مین چلے آئے اور اُسکے بغل والی دوسری کھڑکی مین گھسے جو بہت ہی اندھیری تھی مگر دور جاکر اودنجالا نظر پڑا بلکہ حد تک پہونچنے پر ایک بڑا سا پھاٹک کھلا ملا جسکے باہر ہوکر یے چارون آدمی کھڑے ہو چارو طرف نگاہ دوڑانے لگے۔

لمبے چوڑے میدان کے سیوا اور کچھ نظر نہ آیا۔ تیج سنگھ نے چاہا کہ گھوم کر اس میدان کا حال معلوم کرین مگر کئی سببون سے وہ ایسا نکر سکے۔ ایک تو دھوپ بہ شدت تھی دوسرے کمار نے گھومنے کی رائے نہ دی کہا پھر جب موقع ہوگا اسکو دیکھ لینگے اس وقت تیسری و چوتھی کھڑکی مین چلکر دیکھنا چاہیے کہ کیا ہے۔

چاروں آدمی لوٹ آئے اور تیسری کھڑکی مین گھسے ایک باغ مین پہونچتے ہی دیکھا کہ بن کنیا کئی سکھیونکو ساتھ لئے گھوم رہی ہے لیکن جب کنور بریندر سنگھ وغیرہ دیکھا تو تیزی کے ساتھ باغ کے ایک کونے مین جا کر غائب ہوگئین۔

چاروں آدمی نے اوسکا پیچھا کیا اور گھوم گھوم کر تلاش کیا مگر پتہ نہ لگا جس کونے مین جا کر وے سب غائب ہوئی تھین ایک بند دروازہ دیکھا جسکے کھولنے کی بہت ترکیب کی مگر نہ کھلا۔

اس باغ کے ایک طرف چھوٹی سی بارہ دری تھی لاچار اون چاروں عیاروںکے ساتھ کنور بریندر سنگھ اوس بارہ دری مین بیٹھکر سوچنے لگے کہ یہ بن کنیا یہاں کیونکر آئی۔ کیا اسکے رہنے کا یہی ٹھکانا ہے پھر ہم لوگوں کو دیکھکر بھاگ کیوں گئی! کیا ابھی ہمسے ملنا اوسے منظور نہین ہے۔ ان سب باتوں کو سوچتے سوچتے شام ہوگئی مگر کسیکی عقل نے کچھہ کام نہ کیا۔

اس باغ مین میوونکے درخت بہت تھے اور ایک چھوٹا سا چشمہ بھی تھا چاروں آدمیوں نے میووں سے اپنا اپنا پیٹ بھرا اور چشمے کا پانی پیکر اوسی بارہ دری مین زمین ہی لیٹ رہے۔ یہ راے قرار پائی کہ رات اسی بارہ دری مین گذارینگے۔ صبح جو کچھہ ہوگا دیکھا جائیگا۔

دیبی سنگھ نے اپنے بٹوے سے سامان نکالکر چراغ جلایا بعد اسکے بیٹھکر

اُسمین باتین کہنے لگے۔

کمار۔ چندر کانتا کی محبت مین ہماری خرابی ہو گئی پھر ابھی تک کوئی ٹھکانا معلوم نہین پڑتی۔

تیج سنگھ۔ کماری صاحب دسا مسنگا اور اپکو ملنگی اسمین کوئی شک نہین جتنی محنت پر جو چیز ملتی ہے اوسکے ساتھ اوتنا ہی بڑی خوشی مین زندگی بسر ہوتی ہے۔

کمار۔ تنے چپلا کے دئے کون سی تکلیف اوٹھائی ہ

تیج سنگھ۔ چپلا ہی نے میرے لئے کونسا دکھ بھوگا ہ جو کچھ کیا کماری چندر کانتا کیلئے

جوتشی جی۔ کیون تیج سنگھ کیا چپلا تمہاری ہی ذات مین ہے ہ

تیج سنگھ۔ اسکا حال تو کچھ معلوم نہین کہ وہ کون ذات ہے پھر جب محبت ہو گئی تو چاہے کوئی ذات ہو۔

جوتشی جی۔ کیا اوسکا کوئی وارث نہین ہے ہ اگر تمہاری ذات کی ہوئی تو اوسکے ماں باپ کب قبول کرینگے۔

تیج سنگھ۔ اگر کچھ ایسا ویسا ہوا تو اوسکو بھی مار ڈالونگا اور اپنی بھی جان دونگا۔

کمار۔ کچھ انعام دو تو ہم چپلا کا حال تمہین سُنا دین۔

تیج سنگھ۔ انعام مین ہم چپلا ہی کو آپکے حوالے کر دینگے۔

کمار۔ خوب یاور کھنا چپلا پھر ہماری ہو جاویگی۔

تیج سنگھ۔ ہان ہان آپکی آپکی ہو جائیگی ہو جائیگی۔

کمار - چپلا چھتری ذات کی ہے اسکا باپ بڑا بھاری زمیندار اور پورا
عیار تھا اسکو تھوڑے دن کی چھوڑ اسکی ماں مر گئی اسکے باپ نے اسے پالا اور
عیاری سکھلائی ابھی تھوڑے ہی برس گذرے ہین کہ اسکا باپ بھی مر گیا ہے
مہاراج جے سنگھ اوسکو بہت مانتے تھے اوس نے انکے بڑے بڑے کام
کئے تھے - مرنے کے وقت اپنی بالکل تنہا لڑکی اور چپلا کو مہاراج کے سپرد کر گیا
کیونکہ اوسکا اور کوئی وارث نہین تھا مہاراج جے سنگھ بھی اسکو اپنی لڑکی
کی طرح مانتے ہین اور مہارانی بھی اسے بہت چاہتی ہین - کماری چندر کانتا
کا اور اسکا لڑکپن ہی سے ساتھ ہونیکے سبب دونون مین بڑی محبت ہے -

تیج سنگھ - آج تو آپنے بڑی خوشی کی بات سنائی مجھے بہت دنون سے اسکا
کھٹکا لگا ہوا تھا - کئی باتون کو سوچکے آپسے بھی نہین پوچھا بھلا یہ سب
باتین آپ کو کیسے معلوم ہوئین ہو

کمار - خاص چندر کانتا کی زبانی -

تیج سنگھ - تب بہت ٹھیک ہے -

تمام رات گفتگو مین گذر گئی کسیکو نیند نہ آئی علی الصباح اوٹھکر ضروری
کامون سے فرصت پاکے اوسی چشمہ کے پانی سے نہا کر سندھیا پوجہ کیا اور کچھ
میوا کھاکے جس راہ سے اوس باغ مین گئے تھے اوسی راہ سے لوٹ آئے اور
چوتھی کھڑکی کے اندر گئے یہ دیکھنے کے لئے اوسمین گھسے اسمین بھی جاکر ایک

باغ دیکھا جسے دیکھتے ہی کمار چونک پڑے ✦

چھٹان بیان

تیج سنگھ نے کنور بیریندر سنگھ سے پوچھا کہ آپ اس باغ کو دیکھکر کیون
چونکے اِسمین کونسی چیز تعجب کی نظر پڑی۔

کمار۔ مین اس باغ کو پہچان گیا۔

تیج سنگھ (تعجب سے) آپنے اِس باغ کو کب دیکھا تھا ؟

کمار۔ یہ وہی باغ ہے جسمین مین لشکر سے لایا گیا تھا اسمین میری آنکھ
کھلی تھی۔ اِسمین کماری چندر کانتا کی تصویر کرے مین جب میری آنکھہ کھلی
دیکھی تھی اور اِس باغ مین کھانے کو بھی ملا تھا جسے کھاتے ہی مین بیہوش
ہوکر دوسرے باغ مین پہونچا تھا۔ وہ دیکھو سامنے چھوٹا سا تالاب ہے جسمین
مین نے اشنان کیا تھا دونون طرف دو جامن کے درخت کیسے اونچے اونچے
دکھائی دے رہے ہین۔

تیج سنگھ ہملوگ بھی اِس باغ کی سیر کرلیتے تو بہتر تھا۔

کمار۔ چلو گھومو مین خیال کرتا ہون کہ اوس کمرے کا دروازہ بھی کھلا ہوگا
جسمین کماری چندر کانتا کی تصویر دیکھی تھی۔

چارون آدمی اس باغ گھومنے لگے دوسرے حصے مین اِس باغ کی پوری

کیفیت لکھی جا چکی ہے دوبارہ لکھنا پڑھنے والونکا وقت خراب کرنا ہے۔
مگر کیے دروازے کھلے تھے جو چیزین پہلے کمارنے دیکھین تھین آج بھی نظر
صفائی بھی اچھی تھی کسی جگہہ گرد یا کتوار کا نام و نشان نہ تھا۔
پہلے مرتبہ جب کمار اس باغ مین آئے تھے تب اُنکی دوسری حالت تھی عجیب
مین بھرے ہوئے تھے۔ طبیعت گھبرا رہی تھی۔ کئی باتونکا سوچ گھیرے ہوتا اِس
وجہ سے اِس باغ کی سیر پوری طور سے نہین کر سکے تھے۔ آج اپنے عیارون کے
ہمراہ ہین کسی بات کی فکر نہین بلکہ بہت سے ارمانون کے پورے ہونے کی آس
بندھ رہی ہے۔ خوش خوش عیارون کے ساتھ گھومنے لگے۔ آج اِس باغ کی
کوئی کوٹھری کوئی کمرا کوئی دروازہ بند نہین ہے۔ سب جگہون کو دیکھتے اپنے
عیارونکو دکھاتے اور موقع موقع پر یہ بھی کہتے جاتے ہین کہ اس جگہہ ہم بیٹھے
تھے اِس جگہہ بھوجن کیا تھا اِس جگہہ سوگئے تھے کہ دوسرے باغ مین پہونچے۔
تیج سنگھ نے کہا دوپہر کو بھوجن کرکے سو رہنے کے بعد جس باغ مین پہونچے تھے
ضرور ضرور اوس باغ کا بھی راستہ کہین اِس باغ سے ہوگا اچھی طرح گھوم
کے تلاش کرنا چاہیے۔

کمار ۔ مین بھی یہی سوچتا ہون۔

دیبی سنگھ (کمار سے) پہلی دفعہ جب اِس باغ مین آپ آئے تھے
تو خوب خاطر کی گئی تھی نہانے بیٹھنے کے لئے کپڑے ملے تھے پوجا پاٹ کا سامان

نہین رہا۔ اسیطرح بیریند رسنگھ چھوٹے نہ سماتے ہونگے اُجکل منہ مین
کھوہ کی ہوا کھارہے ہین مگر یہ کسیکو بھی معلوم نہین کہ اون لوگون کا
بڑا بھاری دشمن مین ابھی تک جیتا ہون آج سے اپنا کام شروع کرونگا
نوگڈھ اور بجے گڈھ کے راجون سردارون اور بڑے سیٹھ ساہوکارون
کو چُن چُن کے مارونگا دونون راج مٹی مین ملادونگا اور پھر بھی گرفتار
نہ ہونگا۔ یہ نہ سمجھنا کہ ہمارے یہان بڑے عیار ہین۔ مین ایسے ایسے
عیارونکو کچھہ بھی نہین سمجھتا مین بھی ایک بڑا بھاری عیار ہون لیکن کسیکو
گرفتار نہ ونگا بس جان سے مارڈالنا میرا کام ہوگا۔ اب اپنے اپنے جانون کی
حفاظت چاہو تو یہان سے بھاگ جاؤ۔ خبردار خبردار خبردار۔

عیارونکا گرو گھنٹال۔ ظالم خان ؛

اس کاغذ کو سنکر مہاراج جے سنگھ گھبرا اوٹھے۔ ہردیال سنگھ کے بھی
ہوش جاتے رہے اور دربار مین جتنے آدمی تھے سب کانپ اوٹھے سبھونکو تسلی
دینے کے لئے مہاراج نے گمبھیر بہادر سے کہا ہم ایسے ایسے بچون کے ڈرانے سے نہین
ڈرتے کوئی گھبرانیکی ضرورت نہین ابھی شہر مین منادی کرادیجائے کہ ظالم خان کو گرفتار
کرنے کی فکر ہماسے کیجاتی ہے وہ کسیکا کچھہ نہ کرسکیگا کوئی آدمی گھبراکر یا ڈرکر اپنا
مکان نہ چھوڑے۔ بعد منادی کے شہر مین پہرے کا انتظام پورا کیا جائے اور بہت
سے جاسوس اوس شیطان کی تلاش مین روانہ کئے جائین ۔

تھوڑی دیر کے بعد مہاراج نے دربار برخاست کیا دیوان ہردیال سنگھ بھی سلام کرکے گھر جایا چاہتے تھے مگر مہاراج کا اشارہ پاکر رُک گئے۔

دیوان ہردیال سنگھ کو ساتھ لے مہاراج جے سنگھ دیوانخانہ مین گئے اور تخلیہ مین بیٹھکر ظالم خان کے بارہ مین سوچنے لگے۔ بہت دیر تک سوچ بچار کرکے ہردیال سنگھ نے کہا کہ ہمارے یہان کوئی عیار نہین ہے جسکا ہونا بہت ضروری ہے۔ مہاراج جے سنگھ نے کہا کہ تم اسیوقت ایک چٹھی یہان کے حال چال کی راجہ سریندر کو لکھو اور وہ نوٹس (اشتہار) بھی اوسیکے ساتھ بھیجدو جو جاسوس لایا تھا۔

مہاراج کے حکم مطابق ہردیال سنگھ نے چٹھی لکھکر تیار کیا اور ایک جاسوس کے ہاتھ پوشیدہ طور پر نوگڈھ کی طرف روانہ کیا اور محل کے چارون جانب پہرا بڑھانے کے لئے حکم دیکر ہردیال سنگھ کو رخصت کیا۔

ان سب کامون سے فرصت پاکر مہاراج محل مین گئے رانی سے بھی یہ حال کہا وہ بھی سنکر بہت گھبرائین عورتون مین اسبات کی کھلبلی پڑ گئی۔ آجکا دن رات اسی تردد مین گذر گیا۔

دوسرے دن دربار مین پھر ایک جاسوس نے کل کی طرح ایک کاغذ لاکر پیش کیا اور کہا کہ آج تمام شہر مین اس طرح کے کاغذ چپکے دکھائی دیتے ہین۔ دیوان ہردیال سنگھ نے جاسوس کے ہاتھ سے کاغذ لیا اور پڑھکر مہاراج کو سنایا یہ لکھا تھا:-

"واہ واہ واہ! کیسے کیسے کچھ نہ بن پڑا تو نوگڈھ سے مدد مانگنے لگے یہ نہین جانتے

کر نوگڈھ مین بھی مین نے فساد مچا رکھا ہے۔ کیا آپ کا جاسوس مجھ سے چھپ کر کہین
جا سکتا ہے؟ مین نے اوسے ختم کر دیا کسیکو بھیجیے اوسکی لاش اوٹھا لاوے شہر کے
باہر کوس بھر پر اُسکی لاش ملیگی''۔

دیکھی ظالم خان۔

آج اِس اشتہار کے سُننے سے مہاراج کا کلیجہ کانپ اوٹھا دربار مین جتنے
آدمی بیٹھے تھے سبھونکے حواس جاتے رہے اپنی اپنی فکر پڑ گئی مہاراج کے حکم سے
شہر کے باہر چند آدمی اُس جاسوس کی لاش لانے کیلئے بھیجے گئے۔ جب تک اُسکی
لاش نہ آئی دربار مین بیٹھے رہے۔ جس وقت جاسوس کی لاش دربار کے باہر
لائی گئی ایک دھوم سی مچ گئی۔ ہزارون آدمیون کی بھیڑ لگ گئی سبھونکی زبان
سے ظالم خان ہی جاری تھا۔ تمام لوگون کے رونگٹے کھڑے ہوتے تھے جاسوس کے
سر کا پتہ نہ تھا اور جو چٹھی لے گیا تھا وہ اوسکے بازو مین بندھی ہوئی تھی۔

ظاہر مین مہاراج نے سبھونکو اطمینان دیا مگر دل مین اپنی جان کا بھی خوف
معلوم ہوا۔ دیوان سے کہا کہ شہر مین منادی کر دیجائے کہ جو کوئی اِس ظالم خان کو
گرفتار کریگا اوسے سرکار سے پانچ ہزار روپیہ انعام ملیگا اور یہان کے کل حالات
کی چٹھی پانسو سوار منکے ساتھ نوگڈھ روانہ کیجائے۔

یہ حکم دیکر مہاراج نے دربار برخاست کیا پانچون سو سوار جو چٹھی لیکر نوگڈھ روانہ
ہوئے ڈر کے مارے کانپتے تھے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے آپس مین ارادہ

کر لیا تھا کہ شہر کے باہر نکل بے تحاشہ گھوڑے پھینک کر نکل جائینگے کہ پھر نکا۔

دوسرے دن سویرے ہی پھر ایک اشتہار لئے ہوئے ایک پہرے والا دربار مین حاضر ہوا بردیال سنگھ نے اوسکے ہاتھ سے اشتہار لیکر پڑھا یہ لکھا تھا:—

"ان پانچ سوارونکی کیا مجال تھی جو میرے ہاتھ سے بچکر نکل جاتے آج تو اونھین پر گذری اب کل سے تمہارے محل مین کھیل مچاؤنگا سو اب خوب سنبھل کر رہنا تمنے یہ منادی کرائی ہے کہ ظالم خان کو گرفتار کرنے والا دس ہزار روپیہ انعام پاویگا مین بھی کہے دیتا ہون کہ جو کوئی مجھے گرفتار کریگا اوسے مین سو ہزار انعام دونگا ✦

وہی ظالم خان

جسکا اشتہار پڑھنے سے لوگونکی کیا کیفیت تھی وے ہی جانتے تھے۔ مہاراج کے تو ہوش اوڑے ہوے تھے انکو اب امید نرہی کہ ہماری خبر نوگڈھ پہونچیگی ایک چٹھی کے ساتھ پلٹن کا بھیجنا یہ بھی جوانمردی سے دور تھا۔ سیوا اسکے دربار مین جاسوسون نے خبر سنائی کہ ظالم خان کے خوف سے شہر کانپ رہا امید ہے کہ دو تین دن مین تمام رعایا شہر خالی کر دیگی۔ یہ سنکر اور بھی دل گھبرا اوٹھا—

مہاراج نے پھر کئی آدمی اون سوارونکی لاشونکو لانے کے لئے روانہ کئے اون لوگونکی وہان جاتے جان کانپتی تھی مگر حاکم حکم تھا کیا کرتے لاچار جانا ہی پڑا۔

پانچوین سواروں کی لاش لائی گئی۔ ان سبھوں کو سر کٹے ہوئے نہین تھے معلوم ہوتا تھا کہ پھانسی لگا کر جان لی گئی ہے کیونکہ اونکے گلے مین رسی کے داغ تھے۔

اس کیفیت کو دیکھکر مہاراج حیران خاموش بیٹھے تھے کچھہ عقل کام نہین کرتی تھی اتنے مین سامنے سے پنڈت بدری ناتھ آتے نظر پڑے۔

آج پنڈت بدری ناتھ کا ٹھاٹھ دیکھنے لایق تھا عضو عضو سے پھرتیلا پن جھلک رہا تھا عیاری کے پورے ٹھاٹھ سے سجے ہوئے تھے بلکہ اوس سے فاضل تیر کمان بھی لگائے چست جانگیا کسے بٹوا کمر سے خنجر پیٹھ پر لگائے بٹرو کی جھولی آگے گلے سے لٹکی ہوئی چھوٹا سا ڈنڈا ہاتھہ مین لئے کچہری مین آموجود ہوئے۔

مہاراج جے سنگھ کو یہ خبر پہلے ہی لگ چکی تھی کہ شیو دت اپنی رانی کو لیکر تپ کرنے کے لئے جنگل کی طرف چلے گئے و پنڈت بدری ناتھ پنا لعل رام لعل اور چُنّی لعل راجہ سوریندر سنگھ کے ہمراہی ہو گئے۔

ایسے وقت پر پنڈت بدری ناتھ کا پہونچنا مہاراج کے واسطے ایسا ہوا جیسے مردہ کو آب حیات کا ملنا۔ دیکھتے ہی خوش ہو گئے پرنام کرکے بیٹھنے کا اشارہ کیا بدری ناتھ اشیرباد دیکر بیٹھ گئے۔

جے سنگھ۔ آج آپ بڑے موقع پر یہان پہونچے۔

بدری ناتھ۔ مہاراج آپ کوئی فکر کرین دو ایک روز مین ظالم خان کو ضرور گرفتار کرونگا۔
جے سنگھ۔ آپ کو ظالم خان کی خبر کیسے لگی۔
بدری ناتھ۔ اسکی خبر تو نوگڈہ ہی مین لگ چکی تھی جسکا خلاصہ حال دوسرے وقت کہونگا۔ یہان پہونچنے پر شہر والونکو مین نے بہت اُداس اور ڈر کے مارے کانپتے دیکہا راستے مین جسکو جو ملتا تھا اوسے برابر مین تسلی دیتا آتا تھا کہ گھبراؤ نہین اب مین آپہونچا ہون۔ باقی حال حال تخلیہ مین کہونگا اور جو کچھ کام کرنا ہوگا اوسکی رائے بہی دوسرے وقت تخلیہ مین آپکے اور دیوان ہردیال سنگھ کے سامنے پکی ہوگی۔ کیونکہ ابہی تک مین نے اشنان پوجہ کچھہ نہین کیا ہے اِس سے فرصت پاکر تب کوئی کام کرونگا۔

اب مہاراج جے سنگھ کے چہرے پر کچھہ خوشی دکھلائی دینے لگی دیوان ہردیال سنگھ کو حکم دیا کہ پنڈت بدری ناتھ کو آپ اپنے مکان مین اوتاریے اور انکے آرام کی کل چیزون کا بندوبست کردیجئے جسمین کسی بات کی تکلیف نہو اب مین بہی اوٹھتا ہون۔
بدری ناتھ۔ شام کو مہاراج کے درشن کہان ہونگے کیونکہ اوسی وقت میری باتچیت ہوگی۔
جے سنگھ۔ جس وقت تم چاہوگے مجھسے ملاقات ہوگی۔

مہاراج جے سنگھ نے دربار برخاست کیا پنڈت بدری ناتھ کو ہمراہ لیکے دیوان ہردیال سنگھ اپنے مکان پر آئے اور انکے ضروری چیزونکا بخوبی انتظام کر دیا۔

جو کچھ دن باقی تھا پنڈت بدری ناتھ نے ظالم خان کے گرفتار کرنے کی فکر مین گذارا۔ شام کے وقت دیوان ہردیال سنگھ کو ساتھ لے مہاراج جے سنگھ سے ملنے گئے معلوم ہوا کہ مہاراج باغ کی سیر کر رہے ہین یہ دونون بھی باغ مین گئے۔

اوس وقت وہان مہاراج کے پاس بہت آدمی تھے پنڈت بدری ناتھ کے جاتے ہی وے لوگ رخصت کر دیئے گئے صرف بدری ناتھ و ہردیال سنگھ مہاراج کے پاس رہگئے۔

پہلے کچھ دیر تک چنار کے راجہ شیودت کے بارہ مین بات چیت ہوتی رہی اسکے بعد مہاراج نے پوچھا کہ نوگڈھ مین ظالم خان کی خبر کیونکر پہونچی ؟

بدری ناتھ۔ نوگڈھ مین بھی اوس نے اسیطرح کے اشتہار چپکائے ہین جسکے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ بیجے گڈھ مین بھی وہ فساد مچاویگا اسلئے ہمارے مہاراج نے مجھے یہان بھیجا ہے۔

مہاراج۔ اس شیطان ظالم خان نے دہات تو کسیکی جان نہین لی ؟

بدری ناتھ۔ نہین وہان ابھی اسکا داؤ نہین لگا جیدلوگ بھی بڑی

سہولت سے گرفتار کیے جاسکتے ہین۔

مہاراج۔ یہان تو اوسنے کئی خون کیے۔

بدری ناتھ۔ شہر مین آتے ہی یہ خبر مجھے لگ چکی ہے خیر دیکھا جائیگا۔

مہاراج۔ اگر جیوتشی جی کو بھی تم ساتھ لاتے تو اونکے رمل کی مدد سے وہ بہت جلد گرفتار ہو جاتا۔

بدری ناتھ۔ مہاراج ذرا اوسکی بہادری کی طرف خیال کیجیے کہ اشتہار دیکے گذشتہ کی چوٹ تمام کر رہا ہے ایسے شخص کی گرفتاری بھی اوسطرح ہونی چاہیے جیوتشی جی کی مدد کی کیا ضرورت ہے۔

مہاراج۔ دیکھین وہ کیسے گرفتار ہوتا ہے۔ شہر بھر اوسکے خوف سے کانپ رہا ہے۔

بدری ناتھ۔ گھبرائیے نہین صبح شام مین کسی نہ کسیکو گرفتار کرتا ہون۔

مہاراج۔ کیا وے لوگ کئی آدمی ہین؟

بدری ناتھ۔ ضرور کئی آدمی ہونگے یہ ایک آدمی کا کام نہین اور یہان تک کی نوبت گذرہ خبر ہے کہ وہ دونون طرف نقصان پہونچانیکی نیت کرے۔

مہاراج۔ اچھا جو چاہو کرو تمہارے آجانے سے بہت کچھ ڈھارس ہوئی نہین تو بڑی ہی فکر لگی ہوئی تھی۔

بدری ناتھ۔ اب مین رخصت ہونگا کیونکہ بہت کچھ کام کرنا ہے۔

ہردیال سنگھ۔ آپ پہلے ڈیرے کی طرف جائینگے؟

بدری ناتھ۔ کوئی ضرورت نہیں میں پورے بندوبست سے آیا ہوں جدھر جی چاہے گا چلدونگا۔

کچھ رات جا چکی تھی جب مہاراج سے رخصت ہو بدری ناتھ ظالم خان کی ٹوہ میں روانہ ہوئے ٭

آٹھوان بیان

بدری ناتھ ظالم خان کی فکر مین روانہ ہوئے۔ وہ کیا کرینگے اور کیونکر گرفتار کرینگے اسکا حال کسیکو معلوم نہین۔ ظالم خان نے آخری اشتہار مین مہاراج کو دھمکایا تھا کہ اب تمہارے محل مین ڈاکہ مارونگا۔ مہاراج پر اس اشتہار کا بہت کچھ اثر ہوا پہرے پر آدمی چوگنے کر دیئے۔ آپ بھی رات بھر جاگنے لگے ہر دم قبضہ تلوار کا ہاتھ مین رہتا تھا۔ ہان بدری ناتھ کے آنے سے کچھ تسلی ہو گئی تھی مگر وہ ظالم خان کی گرفتاری مین چلے گئے۔ اوسکے دوسرے ہی روز پھر ایک اشتہار شہر مین ہر چوموہانیون اور سڑکون پر چسپان لوگونکے نظرون سے گذرا جسمین کا ایک کاغذ جاسوس نے لاکر دربار مین مہاراج کے سامنے پیش کیا اور دیوان ہر دیال سنگھ نے پڑھکر سنایا یہ لکھا تھا:۔

"مہاراج جے سنگھ! ہوشیار رہنا پنڈت بدری ناتھ کی مدد کے بھروسے مت بھولنا وہ کل کا چھوکڑا کیا کر سکتا ہے۔ پہلے تو ظالم خان ہی تمہارا دشمن

تھا۔ اب مین بھی پہونچگیا ہون پندرہ دن کے اندر اس شہر کو تو چاہیے کہ دو اور آج کے چوتھے دن بدری ناتھ کا سرلے کر بارہ بجے رات کو تمہارے محل مین پہونچگا۔ ہوشیار ہوشیار اسوقت بھی جسکا جی چاہے مجھے گرفتار کرلے دیکھون تو مائی کا لعل کون نکلتا ہے۔ جو کوئی مہاراج کا دشمن ہو اور مجھسے ملنا چاہے وہ میتی چوٹی مین بارہ بجے رات کو مجھسے ملسکتا ہے۔

آفت خان خونی۔

اِس اشتہار نے تو مہاراج کے بچے بچائے ہوش اوڑا دیئے بس دل ہی مین آتا تھا کہ اسی وقت بیجے گڈھ چھوڑکے بھاگ جائین مگر جوانمردی اور ہمت ایسا کرنے سے روکتی تھی۔ جلدی سے دربار برخاست کردیا دیوان ہردیال سنگھ کو ساتھ لے دیوانخانہ مین چلے گئے۔ اور اسنے آفت خان خونی کے بارہ مین باتچیت کرنے لگے۔

مہاراج۔ اب کیا کیا جائے؟ ایک تو آفت مچا ہی رکھی تھی دوسرے یہ خود آفت خان نے آکر اور بھی جان سُوکھا دی اگر یہ دونو گرفتار نہوے تو ہمارے راج کرنے پر لعنت ہے۔

ہردیال سنگھ۔ بدری ناتھ کے آنے سے تو کچھ اُمید ہو گئی تھی کہ ظالم خان کو گرفتار کرلینگے مگر اب تو اونکی جان بچتی نظر نہین آتی۔

مہاراج۔ کسی ترکیب سے انکی خبر نوگڈھ پہونچتی تو بہتر ہوتا وہان سے بدری ناتھ کے مدد کے لئے کوئی اور عیار آجاتا۔

ہردیال سنگھ۔ نوگڈھ جس آدمی کو بھیجین گے اوسکی جان جائیگی ہان سو مع

آدمیونکے بھیس مین کوئی خط جائے تو شاید پہونچے۔
مہاراج (غصہ مین آکر) ہم کو ہمارے یہان کے جاسوسون جاسوسون مین ۔ برسون سے حرام خورونکی طرح بیٹھے بیٹھے کھا رہے ہین آج ایک کام اونسے نہین ہوسکتا نہ تو کوئی ظالم تھان کی خبر لاتا ہے اور نہ کوئی نوگڈھ خط پہونچا سکتا ہے۔
ہردیال سنگھ۔ ایک ہی جاسوس کے مرنے سے سبھونکی ہمت چھوٹ گئی۔
مہاراج۔ خیر آج شام کو ہمارے کل جاسوسونکو لیکر باغ مین آؤ یا تو کچھ کام ہی نکالین گے یا کل جاسوسونکو توپ کے سامنے رکھکر اوڑا دیئے جائینگے۔ پھر جو ہوگا دیکھا جائیگا۔ مین خود اون حرامزادونکو پکڑونگا۔
ہردیال سنگھ۔ جو حکم ہو۔
مہاراج۔ بس اب جاؤ جو ہمنے کہا ہے اوسکی فکر کرو۔
دیوان ہردیال سنگھ مہاراج سے رخصت ہو اپنے مکان پہنچے مگر حیران تھے کہ کیا کرین۔ کیونکہ مہاراج کو بے طرح غصہ چڑھ آیا تھا امید بھی کہ کسی جاسوس سے کچھ نہوگا اور وہ بیچارے کل مفت مین توپ کے آگے اوڑا دیئے جائین گے اور یہہ بھی سوچتے تھے کہ جب مہاراج خود اون نالائقون کے گرفتاری کی فکر مین گھر سے نکلین گے تو میری جان بھی گئی اب کوئی امید زندگی کی نہین۔

نوان بیان

کنور بیرندر سنگھ تیسرے باغ کی طرف روانہ ہوئے جسمین راجکماری چندرکانتا کی درباری تصویر دیکھی تھی۔ جہان کئی عورتین قیدیونکی طرح انکو گرفتار کرکے گئین تھین اوسین جانیکا راستہ انکو معلوم تھا جب کمار اوس دروازے کے پاس پہونچے جسمین ہوکر یہ لوگ اوس باغ مین پہونچے تو وہان ایک کم سن عورت نظر پڑی جو انھین طرف آرہی تھی۔ دیکھنے مین خوبصورت اور پوشاک بھی اوسکی بیش قیمت تھی ہاتھ مین ایک چٹھی لئے کمار کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔ چٹھی کمار کے ہاتھ مین دیدی اونھون نے تعجب مین آکر خود اوسے پڑھا یہ لکھا تھا:—

کئی دنون سے آپ ہمارے علاقے مین آئے ہوے ہین اسلئے آپ کی مہمانی ہمکو لازم ہے۔ آج سب سامان درست کیا گیا ہے اِس لونڈی کے ساتھ آیئے اور جھونپڑی کو آباد کیجئے۔ اسکا احسان عمر بھر نہ بھولونگا۔

سِدھ ناتھ جوگی۔

کمار نے چٹھی تیج سنگھ کے ہاتھ مین دیدی اونھون نے پڑھکر کہا۔ سادھو ہین جوگی ہین اِس سے اِس چٹھی مین کچھ حکومت بھی جھلکتی ہے

دیوسنگھ و جوتشی جی نے بھی اس چٹھی کو پڑھا۔
شام ہو چکی تھی کمار نے ابھی اوس چٹھی کا جواب نہین دیا تھا تیج سنگھ نے اوس عورت سے کہا کہ ہملوگون کو جاتا کی خاطر منظور ہے مگر ابھی تمہارے ساتھ نہین جاسکتے۔ ہان گھڑی بھر کے بعد ضرور چلینگے کیونکہ اب سندھیا کرنے کا وقت ہوچکا۔
عورت۔ جب تک مین ٹھہرتی ہون آپ لوگ سندھیا کیجیے اگر حکم ہو تو سندھیا کے واسطے جل اور آسن لے آؤن۔
تیج سنگھ۔ نہین اسکی کوئی ضرورت نہین۔
عورت۔ تو پھر یہان سندھیا کیسے کیجیے گا جو اِس باغ مین کوئی نہر نہین باولی نہین تالاب نہین۔
تیج سنگھ۔ اوس دوسرے باغ مین باولی ہے۔
عورت۔ اتنی تکلیف کرنے کی کیا ضرورت ہے مین ابھی سب سامان لے آتی ہون۔ یا میرے ساتھ چلیے اوسی باغ مین سندھیا کریجیے گا ابھی اوسکا وقت بھی نہین گذر چکا۔
تیج سنگھ۔ نہین ہملوگ اِسی باغ مین سندھیا کرینگے اچھا جاؤ جل لے آؤ۔
اتنا سنتے ہی وہ عورت لپکی ہوئی تیسرے باغ مین چلی گئی۔
کمار۔ اِس چٹھی کے بھیجنے والے اگر وہی جوگی ہین جنھون نے مجھ کو دشمنے

بچایا تو بڑی خوشی کی بات ہے ضرور وہان بن کنیا سے ملاقات ہوگی۔ تم
رک کیون گئے جو اوسی باغ مین چل کر سندھیا کر لیتے مین تو اوس وقت
کہنے کو تھا اگر یہ سمجھ کے چپ ہو رہا ہے کہ شاید اوسمین بھی تمہارا کوئی مطلب ہو

تیج سنگھ۔ ضرور ایسا ہی ہے۔

دیبی سنگھ۔ کیون استاد اسمین کیا مطلب ہے۔

تیج سنگھ۔ دیکھو معلوم ہی ہو جاتا ہے۔

کمار۔ کہتے کیون نہین آخرش بتاؤ ہی گے۔

تیج سنگھ۔ اچھا سنئے ہمنے یہ سوچا کہ کہین جوگی جی ہملوگون سے دھوکہ نہ
کرین کہ کھانے پینے مین بیہوشی ملاکر کھلادین اور جب ہملوگ بیہوش ہو جائین
تو اوٹھوا کر باہر رکھوا دین اور یہان آنے کا راستہ بند کر دین تو کل محنت
ہی برباد ہو جائے۔ دیکھئے آپ بھی اس باغ مین بیہوش کئے گئے تھے جب یہان
پہنچے تھے اور پیاس لگنے پر ایک کٹورا پانی پیا تھا اوسیوقت بیہوش ہوگئے
اور کھوہ مین لیجا کر رکھدیئے گئے اگر ایسا نہوتا تو اوسیوقت کچھہ نہ کچھہ حال لیا
لگ گیا ہوتا۔ اب مین سوچتا ہون کہ اگر ہملوگ وہان جاکر بھوجن سے انکار کرینگے
تو ٹھیک نہ ہوگا کیونکہ ضیافت قبول کر کے موقع پہ کھانے سے انکار کر جانا مناسب
نہین ہے۔

دیبی سنگھ۔ تو پھر اسکی ترکیب کیا سوچی ہے؟

تیج سنگھ۔ (ہنسکر) ترکیب کیا وہی طلسمی گلاب کا پھول گھس گھسکر سبھونکو پلاونگا اور آپ بھی پیونگا پھر سات روز تک بیہوش کرنے والا کون ہے

کمار۔ ہان ٹھیک ہے۔ واہ وہ بید بھی کیا ہوشیار رہا ہوگا جسنے دوا سے ایسے ایسے کام کے نایاب پھول بنائے۔

تیج سنگھ۔ ٹھیک ہے۔

اتنے مین وہی عورت سامنے سے آتی دکھائی پڑی اوسکے پیچھے اور تین لونڈیان آسن بچھاتر جل وغیرہ ہاتھون مین لئے آرہی تھین۔

اوس باغ ایک درخت کے نیچے کئی پتھر بیٹھنے کے لایق تھے عورتون نے اون پتھرون پر سب سامان درست کردیا۔ بعد اسکے تیج سنگھ نے اونلوگون سے کہا اب تھوڑی دیر کے واسطے تم لوگ اپنے باغ مین چلی جاؤ کیونکہ عورتون کے سامنے ہم لوگ سندھیا نہین کرتے۔

آپ ہی لوگون کی خدمت کرتے عمر ختم ہوگئی ایسی باتین کیا کہتے ہین سیدھی طرح سے کیون نہین کہتے کہ ہٹ جاؤ۔ لو ہم جاتی ہون۔ یہ کہتی ہوئی وہ عورت لونڈیونکو ہمراہ لے چلی گئی۔ اوسکی بات پر سب لوگ ہنس پڑے اور بولے کہ ضرور عیارون کے ساتھ رہنے والی ہے۔

سندھیا کرنے کے بعد تیج سنگھ نے طلسمی گلاب کا پھول لیکر پانی مین گھسکر سبھونکو پلایا اور آپ بھی پیا اور راہ دیکھنے لگے کہ وہ عورت آوے تو اسکے ساتھ ہم لوگ چلین

تھوڑی دیر کے بعد وہی عورت پھر آئی اور اس نے انلوگون سے چلنے کے لئے کہا۔ یہ لوگ بھی تیار تھے اوٹھ کھڑے ہوئے اور اوسکے پیچھے پیچھے روانہ ہوکر تیسرے باغ مین پہونچے۔ عیاروں نے اس باغ کو نہین دیکھا تھا مگر کنور بیرندر سنگھ خوب پہچانتے تھے۔ اسی باغ مین قیدیونکی طرح لائے گئے تھے۔ اوسیمین پہلی باری چندرکانتا کے تصویر کا دربار دیکھا تھا آج اس باغ کو ویسا نہین پایا نہ تو وہ روشنی ہی تھی نہ اوتنے آدمی ہی تھے۔ ہان پانچ سات عورتین ادھر اودھر گھومتی نظر آئین۔ اور دو تین درختون کے نیچے کچھ روشنی تھی جہان کا ہونا بہت ضروری تھا۔

شام ہوگئی تھی بلکہ کچھ اندھیرا بھی ہو چکا تھا وہ عورت انلوگون کو لئے ہوئے اوس کمرے کی طرف چلی جہان کمار نے تصویر کا دربار دیکھا تھا۔ راستے مین سوچتے جاتے تھے کہ چاہے جو ہو آج بھید معلوم کئے بغیر جوگی جی کا پنڈ نہ چھوڑونگا۔ آج معلوم ہو جائیگا کہ بن کنیا کون ہے اور طلسمی کتاب اوسے کیونکر پائی تھی۔ ہمارے ساتھ اوس نے اتنی بھلائی کیون کی اور یکایکی چندرکانتا کہان چلی گئی۔

دیوانخانے مین پہونچے۔ آج تصویر کا دربار نہ تھا بلکہ اونھین جوگی کا دربار تھا جنھون نے پہاڑی سے کودتے ہوئے کمار کو بچایا تھا۔ لمبا چوڑا فرش بچھا ہوا تھا اور اوسکے اوپر ایک مرگ چھالا بچھائے جوگی جی بیٹھے تھے بائین طرف

[illegible] ہٹ کر بن کنیا بیٹھی ہوئی تھی اسکے سامنے کی طرف چار پانچ لونڈیاں دست بستہ کھڑی تھیں۔

کمار کو آتے دیکھ جوگی جی اٹھ کھڑے ہوئے اور دروازے تک آکر اونکا ہاتھ پکڑ اپنی گدی کے پاس لے گئے اور اپنے بغل میں دائنی طرف مرگ چھالہ پر بیٹھایا۔

بن کنیا اٹھکر کچھ دور جا کر کھڑی ہوئی اور محبت بھری نگاہوں سے کمار کیطرف دیکھنے لگی۔

سب طرف سے ہٹ کر کمار کی نگاہ بھی بن کنیا کی طرف جا ڈٹی اسوقت ان دونوں کی نگاہوں سے محبت ہمدردی اور شرم ٹپک رہی تھی چاروں آنکھیں کھل رہی تھیں اگر جوگی کا خیال نہ ہوتا تو دونوں دل کھول کر مل لیتے مگر نہیں دونوں کو اس بات کا خیال تھا کہ ان محبت کی نگاہوں کو جوگی جی نہ جانے پاویں کچھ ٹھہر کر جوگی اور کمار میں بات چیت ہونے لگی۔

جوگی۔ آپ اور آپکی منڈلی کے لوگ کشل منگل سے تو ہیں ؟

کمار۔ آپکی مہربانی سے ہملوگ ہر طرح سے خوش ہیں لیکن ......

جوگی۔ لیکن کیا ؟

کمار۔ لیکن کئی باتوں کا بھید نہ کھلنے سے طبیعت کو چین نہیں ہے امید ہے کہ آپکی مہربانی سے یہ دکھ بھی ہملوگوں کا دور ہو جائیگا۔

جوگی۔ پرمیشور کی مہربانی سے اب کوئی بپتا نہ رہیگی اور آپکے سب کشٹ دور ہو جائینگے۔ اسوقت آپ لوگ ہمارے ساگ ستو کو قبول کرین بعد اسکے رات بھر ہمارے آپکے بات چیت ہوتی رہیگی جو کچھ پوچھنا ہو پوچھیگا۔ ایشور چاہیگا تو اب کسیطرح کا رنج نہ اوٹھانا پڑے گا۔ اور آج ہی سے آپکے خوشی کا دن شروع ہوگا۔

جوگی کی امرت بھری باتون نے کمار اور اوسکے عیارونکے مرجھائے ہوئے دل کو ہرا کردیا۔ طبیعت خوش ہوگئی۔ امید بندھ گئی کہ اب کل کام پورا ہو جائیگا۔

تھوڑی ہی دیر کے بعد بھوجن کا سامان درست کیا گیا کھانے کی جتنی چیزین تھین سبھی ایسی تھین کہ سوائے مہاراجون کے اور کسیکے یہان نہ پائی جائین۔ کھانے پینے سے فرصت ہونے پر باغ کے بیچوں بیچ پتھر کے خوبصورت چبوترے پر فرش بچھایا گیا اور اوسکے اوپر مرگ چھالا بچھا کر جوگی جی بیٹھ گئے۔ اپنے بغل مین کمار کو بیٹھالیا۔ چنپک دونبٹ کرین کنیا اپنی دو سکھیونکے ساتھ بیٹھی اور جتنی عورتین تھین سب ہٹادی گئین۔

رات پہر بھر سے زیادہ آچکی تھی کہ چندرمان اپنی پوری کرنون سے اودے ہو رہے تھے ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ باغ کی خوشبو دار پھولونکی مہک پھیل رہی تھی جوگی نے مسکرا کے کمار سے کہا۔

اب جو کچھ آپ کو پوچھنا ہو پوچھئے میں سب باتوں کا جواب دونگا اور جو کچھ
ابکا کام ابھی تک ادھورا ہوا ہے اوسکو بھی کر دونگا۔
کنور بیریندر سنگھ کے جی مین بہت سی باتین تعجب کی بھری ہوئین تھین
حیران تھے کہ پہلے کیا پوچھین آخر خوب سنبھلکر بیٹھے اور جوگی سے پوچھنے لگے۔

دسوان بیان

جو کچھ دن دن باقی تھا۔ دیوان ہردیال سنگھ نے جاسوسونکو اکٹھے کرنے
اور سمجھانے بجھانے مین گذرا شام کو سب جاسوسون کو اکٹھے کرنے اور سمجھانے
بجھانے مین گذرا۔ شام کو سب جاسوسونکو ہمارے حکم کے مطابق مہاراج جے سنگھ
کے پاس باغ مین حاضر ہوئے۔

خود مہاراج جے سنگھ نے جاسوسون سے پوچھا کہ تم لوگ ظالم خان کا
پتہ کیون نہین لگا سکے۔ اسکے جواب مین اونھون نے عرض کیا کہ مہاراج ہم لوگون
سے جہانتک بنتا ہے کوشش کرتے ہین امید ہے کہ پتہ لگ جائے۔

مہاراج نے کہا آفت خان ایک نیا شیطان پیدا ہوا ہے اوس نے اپنے
اشتہار مین اپنے رہنے کا پتہ بھی لکھا ہے۔ پھر کیون نہین تم لوگ اسی ٹھکانے
پکڑ اسے گرفتار کرتے ہو۔ جاسوسون نے جواب دیا کہ مہاراج آفت خان نے

اپنے ملنے کا پتہ ٹیٹی چوٹی لکھا ہے اب ہم لوگ کیا جانیں ٹیٹی چوٹی کہاں ہے کونسا محلہ ہے یا کس جگہہ کو اوس نے اِس نام سے لکھا ہے اسکا کیا مطلب ہے ہم لوگ کہاں جائیں۔

یہ سنکر مہاراج بھی "ٹیٹی چوٹی" کے غور مین پڑ گئے کچھہ بھی سمجھہ مین نہ آیا۔ جاسوسونکو بھی بے قصور سمجھہ کے کچھہ نہ کہا۔ ہان ڈرا دھمکا اور تاکید کر کے روانہ کیا۔

اب مہاراج کو اپنے جینے کی امید کم رہ گئی خوف کے مارے رات بھر ہاتھہ مین تلوار لئے جاگا کرتے۔ کیونکہ تھوڑا بہت جو کچھ بھروسہ تھا صرف اپنے بہادری کا۔

دوسرے دن پھر ایک اشتہار شہر مین چپکا ہوا پایا گیا۔ جسے پہرے والون نے لاکر حاضر کیا۔ دیوان ہردیال سنگھ نے اوسے پڑھکر سنایا یہ لکھا تھا:۔

"دیکھنا خوب سنبھالے رہنا بدری ناتھ کو گرفتار کئے ہوں اپنے پہلے وعدے کے بموجب کل بارہ بجے رات کو اور سر لیکر تمہارے محل مین ہم لوگ کئی آدمی پہونچین گے دیکھین کہ کیسے گرفتار کرتے ہو۔"

آفت خان۔

گیارہوان بیان

بیجے گڈہ کے پاس ایک خوف ناک جنگل مین نالے کے کنارے ایک پتھر کے چٹان پر چار آدمی سپاہیانہ پوشاک پہنے بیٹھے ہین اونکے قریب ہی دوسرے چٹان پر دو آدمی بیٹھے ہوئے آپس مین آہستہ آہستہ باتین کرتے ہین چاندنی خوب چھٹکی ہوئی ہے جس سے انلوگونکی صورت و پوشاک صاف دیکھائی پڑتی ہے۔ اِن دونون آدمیونمین سے جو دوسرے پتھر پر بیٹھے ہوے ہین ایک کی عمر قریب قریب چالیس کے ہوگی۔ کالا رنگ لمبا قد کالی ڈاڑھی صرف جانگھیا اور چست کرتا پہنے ہوئے تیر کمان اور ڈھال تلوار آگے رکھے ایک گھٹنہ زمین ساتھ لگائے بیٹھا ہے۔ بڑی بڑی کالی وسخت موچھین اوپر کیطرف چڑھی ہوئی تھین۔ بھوری و خونخوار آنکھین چمک رہی تھین چہرے سے بدمعاشی و لوٹیرا پن جھلک رہا ہے اسکا نام ظالم خان۔
دوسرا شخص جو اوسکے سامنے بیر آسن بیٹھا ہے اسکا نام آفتاب میانہ قد لمبی لمبی ڈاڑھی چست پائجامہ و کُرتہ پہنے۔ گنڈاسا سامنے اور ایک چھوٹی سی گٹھری بائین طرف رکھے ظالم خان کی باتین خوب غور

سنتا اور جواب دیتا جاتا تھا۔

ظالم خان۔ تمہارے ملجانے سے بڑا بھاری سہارا ہوگیا۔

آفت خان۔ اسیطرح مجکو تمہارے ملنے سے۔ دیکھو یہ گنڈا سب (ہاتھ مین لیکر) اسی سے ہزارون آدمیون کی جانین جائینگی مین سوا اسکے کوئی دوسرا حربہ نہین رکھتا۔ یہ زہر سے بجھایا ہوا ہے جیسے ذرا سا بھی اسکا زخم لگجائے پھر اوسکے بچنے کی امید نہین۔

ظالم خان۔ بہت حیران ہونے پر تم سے ملاقات ہوئی۔

آفت خان۔ مجھے تم سے ضرور ملنا تھا اسی لئے اشتہار چپکا دیا۔ کیونکہ تملوگون کا کوئی ٹھکانا تو تھا ہی نہین کہان تلاش کرتے۔ اسی لئے ہمنے "تیتی چوتی" لکھدیا تھا جسین کسی دوسرے کی سمجھ مین نہ آوے کہ کہان بولایا ہے۔ مجھے یقین تھا کہ تم عیاری ضرور جانتے ہوگے اسی لئے عیاری بولی مین اپنا ٹھکانا لکھدیا۔

ظالم خان۔ ایسی ہی کچھ تھوڑی سی عیاری سیکھی تھی مگر تم اس فن کے اوستاد معلوم ہوتے ہو تب ہی تو بدری ناتھ کو گرفتار کرلیا۔

آفت خان۔ اوستاد تو مین کچھ بھی نہین مگر ہان بدری ناتھ ایسے چھوکرے کے لئے بہت ہون۔

ظالم خان۔ جو چاہے کہو مگر ہمنے آج سے تمکو اپنا اوستاد مانا

ذرا بدری ناتھ کی صورت تو دیکھا دو۔
آفت خان۔ ہان دیکھو۔ دھڑ تو اوسکا گاڑ دیا مگر سر گٹھری مین بندھا ہے لیکن ہاتھ مت لگاؤ۔ کیونکہ اسکو مصالح سے تر کیا ہے جسمین کل تک سڑ نہ جائے۔

اتنا کہہ آفت خان نے اپنے بغل والی گٹھری کھولی جس مین بدری ناتھ کا سر بندھا ہوا تھا۔ کپڑا خون سے تر ہو رہا تھا جتنے آدمی اوسکے ہمراہیو تھین اوس جگہ تھے بدری ناتھ کی کھوپڑی دیکھ دیکھ خوشی کے مارے اوچھلنے لگے۔

ظالم خان۔ یہ شخص بڑا ہی شیطان تھا۔
آفت خان۔ مجھ سے بچکر کہان جاتا ہ
ظالم خان۔ مگر اوستاد تم ایک بات بڑی بیڈھب کہتے ہو کہ کل بارہ بجے رات کو محل مین چلنا ہوگا۔
آفت خان۔ بیڈھب کاہکی کیا ہے ہ دیکھو تو کیا تماشہ ہوتا ہے۔
ظالم خان۔ مگر اوستاد تمہارے اشتہار دینے سے اوس وقت وہا بہت سے آدمی اکٹھے ہونگے کہین ایسا نہ ہو کہ ہلوگ گرفتار ہو جائین۔
آفت خان۔ ایسا کون ہے جو گرفتار کرے ہ
ظالم خان۔ تو اس سے کیا فائدہ ہے کہ اپنی جان جوکھم مین ڈالو وقت

ٹال کے کیون نہین چلتے

آفت خان۔ تم تو گدھے ہو کچھ خبر بھی ہے ہمنے ایسا کیون کیا ہے

ظالم خان۔ اب یہ تو تمہین جانو۔

آفت خان۔ سنو مین بتاتا ہون میری نیت ہے کہ جہانتک ہوسکے جلدی اون لوگون کو نارت کر معاملہ ختم کر دون اور جو وقت جتنے آدمی ہونگے سبھون کو مر وا ہی جان لو بغیر ہاتھ پیر ہلائے سبھون کا کام تمام کرون تو سہی۔

ظالم خان۔ بھلا اوستاد یہ کیسے۔

آفت خان۔ (بٹوے مین سے ایک گولا نکالکر اور دکھلاکر) دیکھو اِس قسم کے بہت سے گولے مین نے بنا رکھے ہین جو ایک ایک تملوگون کے ہاتھ مین دیدونگا بس وہان پہونچتے ہی تماوگ اِن گولون کو ادھر ادھر (مجمع) مین پھینکدینا جو تملوگون کو گرفتار کرنے آئے ہونگے۔ گرتے ہی یہ گولا ایک بھاری آواز دیکر پھٹ جائیگا اور اِسمین سے بہت سا دھوان نکلیگا جس سے وے لوگ چھپ جائینگے۔ آنکھون مین دھوان لگتے ہی اندھے ہو جائینگے اور جو ذرا بھی ناک کے اندر دھوان گیا بس اونلوگون کی جان گئی ایسا زہریلا دھوان ہوگا۔

آفت خان کی بات سنکر سب خوشی کے مارے اوچھل پڑے ظالم خان نے

کہا بھلا اوستاد ایک گولہ یہان پٹک کے دکھا دو تو ہملوگ بھی دیکھین تاکہ دل مضبوط ہو جائے۔

ہان دیکھو یہ کہہ کے آفت خان نے وہ گولہ زمین پر پٹک دیا فوراً ہی ایک آواز دیکر گولہ پھٹ گیا اور بہت ساز ہریلا دھوان پھیلا جسکو دیکھتے ہی آفت خان ظالم خان اور اونکے ہمراہی لوگ جلدی سے ہٹ گئے اوس پر بھی اِن لوگون کی آنکھین سوج گئین اور سر گھومنے لگا۔ یہ دیکھکر آفت خان نے اپنے بٹوے مین سے ایک ڈبیہ مرہم کی نکالی اور سبھونکی آنکھون مین لگایا ہوا [illegible] ملکر سونگھایا جس سے طبیعت اِن لوگونکی ٹھکانے ہوئی اور یہ سب آفت خان کی تعریف کرنے لگے۔

ظالم خان واہ اوستاد یہ تو تمنے بہت ہی عمدہ چیز بنائی ہے۔

آفت خان۔ کیون! اب تو محل مین چلنے کا حوصلہ ہوا ہو

ظالم خان۔ شاباش اوس پاک پروردگار کا جس نے تمہین ملا دیا جو کام ہملوگ سال بھر مین کرتے سو تم ایک روز مین کرسکتے ہو۔ واہ اوستاد واہ اب تو ہملوگ اوچھلتے کودتے محل مین چلین گے اور سبھونکو دو دو زخمین پہونچا مینگے۔ لاؤ ایک ایک گولہ سبھونکو دیدو۔

آفت خان۔ ابھی کیون دین جب چلین گے تب دینگے ابھی تھوڑی کل کا دن کاٹنا ہے۔

ظالم خان۔ اچھا لیکن استاد تم نے اتنے دن بعد کا اشتہار کیوں دیدیا آج کا دن اگر مقرر کیا ہوتا تو آج ہی نہ مزا ہو جاتا۔

آفت خان۔ مجھے جانا تھا کہ بدری ناتھ ذرا چالاک ہے شاید جلدی نہ ہاتھ لگے۔ اس لئے ایسا کیا مگر وہ تو بڑا بو دا نکلا۔

ظالم خان۔ اب کیا کرنا چاہئے۔

آفت خان۔ اس وقت کچھ نہیں مگر کل بارہ بجے رات کو محل میں چلنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

ظالم خان۔ اسکے کہنے کی کوئی ضرورت نہیں اب تو ہم تم ساتھ ہی ہیں جب جو کہو گے کرینگے۔

آفت خان۔ اچھا تو اب یہاں سے نکل کسی دوسری جگہ آرام کرنا ہے۔ کل دیکھو خدا کیا کرتا ہے میں تو قسم کھا چکا ہوں کہ محل میں جا کر بغیر سجھوں کا کام تمام کئے ایک دانہ منھ میں نہ ڈالونگا۔

ظالم خان۔ استاد ایسا نہ چاہئے تم کمزور ہو جاؤ گے۔

آفت خان۔ چپ رہو بس۔ بغیر کھائے ہمارا کچھ نہیں بگڑ سکتا چلو یہاں سے۔

وے سب وہاں سے اٹھ کر ایک طرف کو روانہ ہوئے۔

———•◆•———

بارہوان بیان

وہ دن آگیا کہ بارہ بجے رات کو بدری ناتھ کا سر لیکر آفت خان محل مین پہونچے۔ آج تمام شہر مین کھلبلی پڑی ہوئی تھی شام ہی سے مہاراج جے سنگھ خود اسکا انتظام کر رہے تھے بڑے بڑے بہادر اور جوانمرد محل کے اندر اکٹھے کئے جا رہے تھے۔ سبھون مین جوش پھیلا جاتا تھا۔ مہاراج خود ہاتھ مین تلوار لئے ادھر اودھر ٹہلتے اور لوگون کے بہادری کی تعریف کر کے کہتے تھے کہ سوائے اپنے جان پہچان کے کسی غیر کو کسی وقت کہین دیکھو گرفتار کر لو اور بہادر لوگ آپسمین ڈینگ ہانک رہے تھے کہ یون پکڑونگا یون کاٹونگا۔

محل کے باہر پہرے کا انتظام کم کر دیا گیا کیونکہ مہاراج کو بھروسا تھا کہ محل مین آتے ہی آفت خان کو گرفتار کر لینگے۔ اور جب باہر پہرہ کم رہیگا تو وہ بخوبی محل مین آجائیگا۔ نہین تو دو چار پہرے والون کو مار کے چلا جائے گا۔

محل کے اندر روشنی خوب کر دی گئی تمام مکان دن کی طرح چمک رہا تھا۔ آدھی رات گذرا ہی چاہتی تھی کہ پورب کے چھت پر سے

چند آدمی جو ادھر ادھر کو ہو کر دھوڑ دھڑاتے اوس بھیڑ کے درمیان آکر گم ہو گئے۔ جہاں بہت سے بہادر بیٹے دکھڑے تھے۔

سب کے آگے آگے وہی آفت خان بدری ناتھ کا سر ہاتھ مین لٹکائے ہوئے تھا۔

تیرہوان بیان

کھوہ والے طلسم کے اندر باغ مین کنور بیریندر سنگھ اور جوگی سے بات چیت ہونے لگی جسے بن کنیا اور اسکے عیار بخوبی سُن رہے تھے۔

کمار۔ پہلے یہ تو کہئے کہ چندر کانتا زندہ ہے یا مر گئی ؟

جوگی۔ رام رام چندر کانتا کو کوئی مار سکتا ہے۔ وہ بہت اچھی طرح سے اس دنیا مین موجود ہے۔

کمار۔ کیا اوس سے اور مجھ سے پھر ملاقات ہوگی۔

جوگی۔ ضرور ہوگی۔

کمار۔ کب ؟

جوگی۔ (بن کنیا کی طرف اشارہ کرکے) جب یہ چاہیگی۔

اتنا سنکر کمار بن کنیا کی طرف دیکھنے لگے اس وقت اوسکی عجیب حالت تھی اوسکے بدن مین گھڑی گھڑی لرزہ ہو رہا تھا گھبرائی سی نظر پڑتی تھی۔ ایسی حالت دیکھکر ایک دفعہ جوگی نے اپنی کڑی و تیکھی نگاہ اوسپر ڈالی جسے دیکھتے ہی وہ سنبھل گئی۔ کنور بیریندر سنگھ نے بھی اسے اچھی طرح سے دیکھا اور پھر کہا۔

کمار۔ اگر آپکی مہربانی ہوگی تو ضرور مین چندر کانتا سے مل سکونگا۔

جوگی۔ نہین یہ کام بالکل (بن کنیا کی طرف دیکھاکے) اسیکے ہاتھ مین ہی اور یہ میرے حکم مین ہے۔ آپ گھبراتے کیون ہین اور جو باتین آپکو پوچھنی ہو پوچھ لیجئے۔ پھر چندر کانتا کے ملنے کی بھی ترکیب بتا دیجائیگی ؂

کمار۔ اچھا یہ بتائیے کہ یہ بن کنیا کون ہے ؟

جوگی۔ یہ ایک راجہ کی لڑکی ہے۔

کمار۔ مجھہ پر اسنے بہت سے احسان کئے اسکا کیا سبب ہے ؟

جوگی۔ اسکا سبب یہی ہے کہ کماری چندر کانتا سے اور اس سے بہت محبت ہے

کمار۔ اگر ایسا ہے تو یہ مجھ سے شادی کیون کیا چاہتی ہے ؟

جوگی۔ تمہارے ساتھ اسکو شادی کرنیکی کوئی ضرورت نہین اور نہ یہ کبھی چاہتی ہے۔ صرف کماری چندر کانتا کی منہ سے لاچار ہے۔ کیونکہ اسکو

یہی منظور ہے۔

جوگی کی یہ آخری بات سنکر کمار دل مین بہت خوش ہوئے اور پھر جوگی سے بولے۔

کمار۔ جب چندر کانتا سے اور اِن سے اتنی محبت ہے تو یہ اوسے میرے سامنے کیون نہین لاتین۔

جوگی۔ ابھی اوسکا زمانہ نہین ہے۔

کمار۔ کیون؟

جوگی۔ جب راجہ سورندر سنگہ اور مہاراج جے سنگہ کو آپ یہان لاوینگے۔ تب کماری چندر کانتا کو یہ لاکر اونکے حوالے کر دیگی۔

کمار۔ تو مین ابھی یہان سے جاتا ہون جہانتک ہوگا اون دونونکو لیکر بہت جلد آؤنگا۔

جوگی۔ مگر پہلے ہماری ایک بات کا جواب دے لو۔

کمار۔ وہ کیا؟

جوگی۔ (چپلا کی طرف اشارہ کرکے) اِس لڑکی نے تمہاری بہت [illegible] تمہارے عیارون نے اِنھین دیکھا بھی ہے اسکا حال اور کون کون [illegible] ہے اور تمہارے و تمہارے عیارون کے سیوائے اِنھین کس کس نے دیکھا ہے؟

کمار۔ میرے اور فتح سنگھ سوائے اِنھین کسی نے نہین دیکھا ہان آج سے عیار لوگ انکو دیکھ رہے ہین۔
بن کنیا۔ ایک دفعہ یہ تیج سنگھ مجھسے مل گئے ہین شاید یہ حال انھون نے آپ سے نہ کہا ہو کیونکہ مین نے قسم دیدی تھی۔
یہ سنکر کمار نے تیج سنگھ کی طرف دیکھا ادھون نے کہا ہان یہ اُس وقت کی بات ہے جب آپنے مجھسے کہا کہ آجکل تملوگون کی عیاری مین ادتی لگ گئی ہے۔ تب مین نے کوشش کرکے اِن سے ملاقات کی اور کہا کہ آپ اپنا پورا حال ہم سے جب تک نہ کہین گے مین نہ مانونگا اور آپ کا پیچھا نہ چھوڑونگا تب اِنھون نے کہا کہ ایک دن وہ آویگا کہ چندر کانتا اور بین کمار کی کہانی اُس وقت تم میرا پیچھا مت کرو نہین تو تمہین لوگون کا کام ہرج ہوگا۔ تب مین نے کہا کہ اگر آپ اس بات کی قسم کھائین کہ چندر کانتا کمار کو ملیگی تو اس وقت مین یہان سے چلا جاؤن۔ انھون نے کہا کہ تم بھی اس بات کی قسم کھاؤ کہ اُنکا حال تب تک ہم کسی سے نہ کہین گے جب تک میرا اور کمار کا سامنا نہ ہوگا۔ آخر اس بات کی دونون نے قسم کھائی یہی سبب ہے کہ پوچھنے پر بھی مین نے یہ حال کسی سے نہین کہا آج انکا اور آپ کا پھر سے طور سے سامنا ہوگیا اِس وجہ سے کہتا ہون۔
جوگی۔ (کمار سے) اچھا تو اس لڑکی کو سیوائے تمہارے اور عیارو نے

کسی نے نہین دیکھا۔ بھلا انکا حال تو تمہارے لشکر والے جانتے ہی
کہ آجکل کوئی نئی عورت آئی ہے جو کمار کی مدد کرتی ہے۔
کمار۔ نہین انکا حال کسیکو بھی معلوم نہین کیونکہ سیوائے عیار منڈلی کے
مین اور کسی سے انکا حال کہتا ہی نہین تھا اور عیار لوگ سوائے اپنی
منڈلی کے دوسرے کو کسی بات کا کیون پتہ دینے لگے۔ ہان انکے نقاب
پوش سوارونکو ہمارے لشکر والون نے کئی مرتبہ دیکھا ہے اور انکا
خط لیکر بھی جب کوئی ہمارے پاس گیا تب ہمارے لشکر والون نے دیکھکر
شاید کچھہ سمجھا ہو۔
جوگی۔ اسکا کوئی ہرج نہین اچھا یہ بتائے کہ آپکی زبانی سورندر سنگھ
اور بے سنگھ نے بھی کچھہ انکا حال سنا ہے ؟
کمار۔ اونھون نے تو نہین سنا۔ ہان تیج سنگھ کے باپ جیت سنگھ سے
مین نے سب حال کہدیا تھا شاید اونھون نے میرے باپ سے کہا ہو۔
جوگی۔ نہین جیت سنگھ یہ حال آپکے باپ سے ہرگز نہ کہینگے اب آپ اس
بات کا خوب خیال رکھیئے کہ اس بن کنیا نے جو جو کام آپکے ساتھہ کیے ہین انکا
حال کسی سے نہ کہیئے گا۔
کمار۔ مین کبھی نہ کہونگا مگر آپ یہ تو بتا دین کہ انکا حال کسی سے نہ کہنے مین
آپنے کیا فائدہ سوچا ہے ؟ اگر مین کسی سے کہونگا تو اسمین انکی تعریف ہے

ہوگی۔

جوگی۔ تملوگون کے درمیان مین چاہے اُنکی تعریف ہو مگر جب یہ حال اُنکے مان باپ سُنین گے۔ تو اونھین کتنا بڑا رنج ہوگا جو کیونکہ ایک بڑے گھر کی لڑکی کا پرائے مرد سے مِلنا اور خط وکتابت کرنا۔ یا کہ پیغام دینا کتنے عیب کی بات ہے۔

کمار۔ ہان یہ تو ٹھیک ہے اُنکے باپ مان کون ہین اور کہان رہتے ہین جو

جوگی۔ اِسکا حال بھی تملو تب ہی معلوم ہوگا جب راجہ سورییندر سنگھ وجے سنگھ یہان آوینگے اور کماری چندر کانتا اونکے حوالے کردیجائیگی۔

کمار۔ تو آپ مجھے حکم دیجئے کہ مین اسی وقت یہان سے اون دونونکو لانے کے لئے جاؤن۔

جوگی۔ یہان سے جانے کا یہ کونسا وقت ہے جو کیا شہر کا معاملہ ہے جو رات بھر ٹھہر جاؤ تجھکو جانا رات بھی تھوڑی سی رہ گئی ہے کچھ آرام کرلو

کمار۔ جیسی مرضی آپکی۔

گرمی بہت تھی اسوجہ سے اسی میدان مین کمار نے سونا پسند کیا اون سبھونکے سونیکا انتظام جوگی کے حکم سے اوسیوقت کردیا گیا۔ بعد اسکے جوگی اپنے کمرہ کی طرف روانہ ہوسئے اور بن کنیا بھی ایک طرف کو چلی گئی۔

تھوڑی سی رات باقی تھی وہ بھی ان لوگون کو بات چیت کرتے گذر
گئی ابھی سورج نہین نکلا تھا کہ جوگی تنہا پھر کمار کے پاس آموجود ہوئے
اور بولے کہ مین رات کو ایک بات تم سے کہنا بھول گیا تھا سو اس وقت
سمجھائے دیتا ہون۔ جب مہاراج جے سنگھ اس کھوہ مین آنے کے لئے
تیار ہو جائین بلکہ تمہارے باپ وجے سنگھ دونون ملکر اس کھوہ کے
دروازے پر آجائین تب تم اون لوگون کو باہر ہی چھوڑ کر اپنے عیارون
ہمراہ یہان آکر ہمسے ملجانا۔ تب اون لوگون کو یہان لانا اور اسوقت
اشنان پوجہ سے فرصت کرکے یہان سے جاؤ۔ کمار نے ایسا ہی کیا مگر جوگی
کی آخری بات سے انکو اور بھی تعجب ہوا کہ جوگی نے ہمین پہلے کیون بلایا
کچھ کھانے پینے کا بھی سامان ہو گیا کمار اور انکے عیارونکو کھلا پلا کر جوگی
جی نے رخصت کردیا۔

دوسرے مرتبہ ... کی کوئی ضرورت نہین کھوہ مین گھومتے پھرتے کنور
بیریندر سنگھ اور اونکے عیار جس طرح اس باغ تک آئے تھے اوسی طرح
ایک باغ سے دوسرے مین اور دوسرے سے تیسرے مین ہوتے ہوئے
یہ لوگ کھوہ کے باہر ہوئے اور ایک گھنے درخت کے نیچے سبھونکو بٹھا کر دیگی
کمار کے لئے گھوڑا لانے نوگڑھ چلے گئے۔

تھوڑا دن باقی تھا جب دیبی سنگھ گھوڑا لیکر کمار کے پاس پہونچے

جسپر سوار ہوکر کنور بیریندر سنگھ اپنے عیارون کے ساتھ نوگڈھ کیطرف روانہ ہوئے۔

نوگڈھ پہونچکر اپنے باپ سے ملاقات کی اور محل مین جاکر اپنی مان سے ملے اپنا کچھ حال کسی سے نہین کہا۔ ہان نوگڈھ مین پنالعل وغیرہ کی زبانی اتنا حال اونکو ملا کہ کوئی ظالم خان ان لوگونکا دشمن پیدا ہوا ہے جسنے بیجے گڈھ مین کئی خون کئے ہین اور وہان کی رعایا اوسکے نام سے کانپ رہی ہے۔ پنڈت بدری ناتھ اوسکو گرفتار کرنے گئے ہین۔ اونکے جانیکے بعد یہ بھی خبر ملی ہے کہ ایک آفت خان نامی دوسرا شخص بھی پیدا ہوا ہے جسنے اس بات کا اشتہار دیدیا ہے کہ فلانے روز بدری ناتھ کا سر لیکر محل مین پہونچونگا دیکھین مجھکو کون گرفتار کرتا ہے۔

ان سب خبرونکو سنکر کنور بیریندر سنگھ تیج سنگھ دیوی سنگھ و جیوتشی جی بہت گھبرائے اور سوچنے لگے کہ جس طرح ہو بیجے گڈھ پہونچنا چاہیے کیونکہ اگر ایسے وقت مین وہان پہونچکر مہاراج جے سنگھ کی مدد نکرینگے اور ان شیطانون کے ہاتھ سے وہان کی رعایا کو نہ بچاوینگے تو کماری چندرکانتا کو ہمیشہ کیلئے طعنہ مارنے کی جگہہ مل جائے گی اور ہم اونکے سامنے منہ دکھانے لایق نہ رہینگے۔

بعد اسکے یہ بھی معلوم ہوا کہ جیت سنگھ پندرہ دن کی رخصت لیکر کہین

پکڑ کے اون سنتیون مین نے الگ کر لیا ہاتھ پیر گھون گلا سب کا لیا۔ سب غل مچانے لگے۔ ہان ہان یہ کیا کرتے ہو یہ تو بڑا اچھا ہے ارے اسنے بدری ناتھ کو مارا ہے۔ دیکھو اسی کے ہاتھ مین بدری ناتھ کا سر ہے۔ تمہین کیا ہو گیا ہے کہ اسکے ساتھ ایسی سختی کرتے ہو تیج سنگھ نے جھڑک کے کہا چپ رہو کچھ خبر بھی ہے یہ کون ہے بدری ناتھ کیا ہمیشہ ہو گیا۔ تیج سنگھ کی عزت کو سب جانتے تھے کسی کی مجال تھی کہ اونکی بات کا ٹتا۔ آفت خان کو اونکے حوالے کرنا ہی پڑا اور باقی پانچ آدمیونکو مضبوطی سے باندھا۔

آفت خان کا ہاتھ بھی تیج سنگھ نے چھوڑ دیا اور ساتھ ساتھ لئے ہوئے مہاراج جے سنگھ کی طرف چلے۔ چارون طرف دھوم مچی ہوئی تھی کہ خاکم اودہر اونکے ساتھیون کے گرفتار ہو جانے پر بھی لوگ کانپ رہے تھے مہاراج بھی دور سے سب تماشہ دیکھ رہے تھے تیج سنگھ کو آفت خان ساتھ اپنی طرف آتے دیکھ گھبرا گئے۔ میان سے تلوار کھینچ لیا۔ تیج سنگھ نے پکار کر کہا گھبرایئے نہین ہم دونون آپکے دشمن نہین ہین یہ جو ہمارے ساتھ ہے جنھین آپ اور کچھ سمجھے ہوے ہین بدری ناتھ ہین یہ کہکے آفت خان کی داڑھی ہاتھ سے پکڑ کے جھٹک دی جس سے کچھ بدری ناتھ پہچانے گئے۔

اب مہاراج بے سنگھ کا جی ٹھکانے ہوا۔ پوچھا کہ بدری ناتھ اُنکے ساتھ کیون تھے؟

بدری ناتھ ۔ مہاراج اگر مین اِنکا ساتھی نہوتا تو اِن لوگون کے بیان لا کر گرفتار کون کراتا؟

مہاراج ۔ تمہارے ہاتھ مین یہ سر کسکا لٹک رہا ہے؟

بدری ناتھ ۔ موم کا بالکل بناوٹی ۔

اب تو معلوم ہو گئی کہ ظالم خان کو بدری ناتھ نے گرفتار کرایا اُسکے چارون طرف بھیڑ لگ گئی ۔ ایک پر ایک ٹوٹتے پڑتے تھے ۔ بڑے ہی مشکل سے بدری ناتھ اُس مجمع سے الگ کئے گئے ۔ ظالم خان وغیرہ کو بھی معلوم ہو گیا کہ یہ آفت خان حقیقت مین بدری ناتھ تھے جنھون نے ہم لوگونکو بڑھب دھوکہ دیکر پھنسایا مگر اُس وقت کیا کر سکتے تھے ہاتھ پیر سبھوں کے بندھے تھے کچھ زور نہین چل سکتا تھا ۔ لاچار ہو کر بدری ناتھ کو گالیان دینے لگے ۔ " سچ ہے کہ جب آدمی کے جان پر آ بنتی ہے تو جو جی مین آتا ہے بکتا ہے " ۔

بدری ناتھ نے اُنکی گالیون کا کچھ خیال بھی نہ کیا بلکہ اُن لوگون کی طرف دیکھکر ہنسنے لگے ۔ اُنکے ساتھ ہی بہت سے آدمی بلکہ پہلے تو وہین پڑے مہاراج کے حکم سے سب آدمی محل کے باہر کر دیئے گئے صرف تھوڑے سے

معمولی مت امرا، لوگ رہ گئے اور محل کے اندر ہی ایک کوٹھری میں جسمین
جکڑکے ظالم خان اور اونکے ہمراہی بند کردیئے گئے ۔ اور باقی سنگار بدلنے
کا منھ ہاتھ پیر دھلوایا گیا۔ بعد اسکے دیوانخانہ مین بیٹھکر بدری ناتھ
سے سب خلاصہ حال ظالم خان کے گرفتار کرنے کا پوچھنے لگے جسکے سننے کے لئے
تیج سنگھ بھی گھبرائے ہوئے تھے۔

بدری ناتھ نے کہا مہاراج اوس نالایق ظالم خان سے ملنے کی پہلی ترکیب
مین نے یہ کی کہ اپنا نام آفت خان رکھکر اشتہار دیا اور اپنے ملنے کا
ٹھکانا ایسی بولی مین لکھا کہ سوائے اسکے یا عیارون کے اور کسیکی سمجھ مین
نہ آوے۔ یہ تو مین جانتا ہی تھا کہ یہان پر اسوقت کوئی عیار نہین ہے
جو میری اِس لکھاوٹ کو سمجھیگا۔

مہاراج۔ ہان ٹھیک ہے تمنے اپنے ملنے کا ٹھکانا "تیتی چوٹی" لکھا
تھا اسکا کیا مطلب ہے ؟

بدری ناتھ۔ عیاری بولی مین "تیتی چوٹی" بھیانک نالے کو کہتے
ہین۔

بعد اسکے بدری ناتھ نے ظالم خان سے ملنے کا اور گیند کا تماشہ
دیکھنے دھوکے کا گیند اون لوگون کے حوالے کر بھلاوا دے محل مین
سے آنے کا پورا پورا حال کہا جسکو سنکر مہاراج بہت ہی خوش ہوئے

ظالم خان۔ اسکا جواب مت پوچھیے دونگا۔ پہلے یہ بتلایئے کہ آپلوگونکے یہان عیارونکو مارڈالنےکا قاعدہ ہے یا نہین ؟

تیج سنگھ۔ ہمارے یہان کیا ہندوستان بھر مین کوئی ایمان دار ہندو عیار کو کبھی جان سے نہ مارے گا۔ ہان وہ عیار جو اپنے قاعدہ کے باہر کام کرے گا۔ ضرور جان سے مارا جائیگا۔

ظالم خان۔ تو کیا ہملوگ مارے جاینگے ؟

تیج سنگھ۔ یہ تو خوشی مہاراج کی ہے مگر کیا تم لوگ عیار ہو جو ایسی بات دریافت کرتے ہو۔

ظالم خان۔ ہان ہملوگ عیار ہین۔

تیج سنگھ۔ رام رام کیون عیاری کلام بدنام کرتے ہو تم تو پورے ڈاکو ہو عیاری سے کیا واسطہ۔

ظالم خان۔ ہملوگ کئی پشتون سے عیار ہوتے آئے ہین کچھ آج نئے عیار نہین ہوئے۔

تیج سنگھ۔ ہان ہو تمہارے باپ دادا عیار ہوئے ہون مگر تم تو قاعدے نالایق ڈاکوؤن مین ہو۔

ظالم خان۔ جب آپنے ہمارا نام ڈاکو ہی رکھا ہے تو بچنے کی کیونکر امید ہوسکتی۔

تیج سنگھ۔ جو ہو خیر تو بتاؤ کہ تم ہو کون؟

ظالم خان۔ جب اسے ہی جانتے ہو تو تمام بکھیڑا ہی کیوں لیتے ہو اپنا پورا حال سچ سچ کہیں۔ ہاں اسکا وعدہ کرو کہ جان سے نہ مارو گے تو کہیں۔

تیج سنگھ۔ اسکا وعدہ کبھی نہیں ہو سکتا اور اپنا ٹھیک ٹھیک حال جھک مار کے کہنا ہی ہوگا۔

ظالم خان۔ کبھی نہیں کہینگے۔

تیج سنگھ۔ پھر جوتے سے تمہارے سر کی خبر بھی خوب لیجائیگی۔

ظالم خان۔ چاہے جو ہو۔

بدری ناتھ۔ واہ رے جوتی خور۔

ظالم خان۔ (بدری ناتھ سے) او استاد تمہیں تو دھوکا دیا مانتا ہوں لیکن

بدری ناتھ۔ تمہارے ماننے ہی سے کیا ہوتا ہے آج نہیں تو کل تم لوگوں کے سر دھڑ سے علیحدہ دکھائی دینگے۔

ظالم خان۔ افسوس! کچھ نہ کرنے پائے۔

تیج سنگھ نے سوچا کہ اس بکواد سے کوئی مطلب نہ نکلیگا ہزار سر پٹکینگے ظالم خان اپنا ٹھیک ٹھیک حال کبھی نہ کہیگا اس سے بہتر ہے کہ کوئی دوسری ترکیب کی جائے۔

کچھ سوچ کر چپلا سے عرض کیا کہ ان لوگوں کو قید خانے بھیجا جائے پھر

پھر جیسا ہوگا دیکھا جائیگا ہم لوگوں مین سے وہ ایک آدمی دوسرے وفادار کے اسی جگہہ رکھا جائیگا مہاراج کے حکم سے ایسا ہی کیا گیا۔

تیج سنگہہ کے کہے مطابق لوہن ڈاکوؤن مین سے ایک کو اوس جگہہ چھوڑ باقی سبھونکو قیدخانہ کی طرف روانہ کیا۔ جاوقت ظالم خان نے تیج سنگہہ کی طرف دیکھکے کہا اوستاد تم بڑے چالاک ہو۔ اسمین کوئی شک نہین کہ تم سبھی آدمیونکے دل کا حال بھی خوب پہچانتے ہو اپنے ڈرپوک کو چھانٹ رکھ لیا ہے۔ اب تمہارا کام نکل جائیگا۔

تیج سنگہہ نے مسکرا کے جواب دیا پہلے انکی خاطر کر لیجیا پھر تم لوگ بھی ایک ایک کرکے اسی جگہہ لائے جاؤگے۔ ظالم خان اور اوسکے تین ہمراہی تو قیدخانہ کی طرف بھیجے گئے۔ ایک وہی جگہہ رہگیا۔ حقیقت میں وہ بہت ہی ڈرپوک تھا اپنے تئیں اوس جگہہ رہنے اور ہمراہیون کو دوسری جگہہ جاتے دیکھ گھبرا اوٹھا اوسکے چہرے پہ اور بھی بدحواسی برسنے لگی۔ جب تیج سنگہہ نے ایک چوبدار کو حکم دیا کہ ایک انگیٹھی مین کوئلا بھر کر اور دو تین لوہے کی سیخ جلد لاؤ جسکے پیچھے لکڑی کی موٹھ لگی ہو۔

دربار مین جتنے تھے سب حیران تھے کہ تیج سنگہہ نے لوہے کی سلاخین و انگیٹھی کیون منگائی۔ اور اوس ڈاکو کی جو کچھہ حالت تھی لکھنا مشکل ہے۔ چار پانچ لوہے کی سیخین و کوئلے سے بھری ہوئی انگیٹھی بھی لائی گئی تیج سنگہہ

ایک آدمی سے کہا کہ آگ سلگاؤ اور ان سب کی سیخوں کو خوب گرم کرو
اب۔ ادھر ڈاکو سے نہ رہا گیا اور ڈرتے ہوئے پوچھا کہ لالہ تیج سنگھ اس سیخ کو
تپاکر کیا کروگے؟

تیج سنگھ۔ اسکو لال کرکے تمہارے دونوں آنکھوں میں دونوں کانوں میں
اور ایک سوراخ منہ کھول کر پیٹ کے اندر پہونچایا جائیگا۔

ڈاکو۔ آپ لوگ تو رحم دل کہلاتے ہیں۔ پھر اس طرح تکلیف دیکر کسیکو مارنا
کیا آپ لوگوں کے رحم دل ہونے میں بٹہ نہ لگاویگا؟

تیج سنگھ (ہنسکر) تملوگونکو چھوڑنا بڑے سنگدلونکا کام ہے جب تک
تملوگ جیتے رہوگے ہزاروں کی جانیں لوگے۔ اس سے بہتر ہے کہ تمہاری جان لے
لیجائے جتنی تکلیف دیکر تملوگونکی جان لیجائیگی اوتنا ہی خوف تمہارے شیطان
بھائیونکو بھی ہوگا۔

ڈاکو۔ کیا کسیطرح ہماری جان نہیں بچ سکتی؟

تیج سنگھ۔ ہاں بچ سکتی ہے۔

ڈاکو۔ کیسے؟

تیج سنگھ۔ اگر اپنے لوگوں کا حال ٹھیک ٹھیک کہدو تو ابھی
چھوڑ دیے جاؤ۔

ڈاکو۔ میں ٹھیک ٹھیک حال کہدونگا۔

تیج سنگھ۔ بھلا کیسے جانیں گے کہ تم سچے ہو؟
ڈاکو۔ ثابت کر دونگا کہ میں سچ کہتا ہوں۔
تیج سنگھ۔ اچھا کہو۔
ڈاکو۔ سنو میں کہتا ہوں۔

اُسوقت دربار میں بھیڑ لگی ہوئی تھی تیج سنگھ نے آگ کی انگیٹھی کیوں منگوائی اور یہ لوہے سلائیان کس کام آوینگی۔ یہ ڈاکو کون ہے! اپنا ٹھیک ٹھیک حال کہیگا یا نہیں۔ ان سب باتوں کے جاننے کے لئے سبھوں کی طبیعت گھبرا رہی تھی سبھوں کی نگاہ اوس ڈاکو کے اوپر تھی جب اوس نے کہا کہ میں ٹھیک ٹھیک حال کہونگا تب اور بھی لوگوں کا خیال اوسکی طرف جم گیا۔ اور بہت سے آدمی ڈاکو کی طرف کچھ آگے بڑھ آئے۔ ابھی اوس ڈاکو نے اپنے لوگوں کا حال کہنے کے لئے مستعد ہوکر منہہ کھولا تھا کہ درباری مجمع میں سے ایک جوان آدمی میان سے تلوار کھینچ اوس ڈاکو کی طرف جھپٹا اور اِس زور سے ایک ہاتھ تلوار کا لگایا کہ اوس ڈاکو کا سر دھڑ سے الگ ہوکر دُور جا گرا اور اوس خون بھری تلوار کو گھماتا اور لوگوں کو زخمی کرتا دربار کے باہر نکل گیا۔

اوس گھبراہٹ میں کسی نے بھی اوسکے پکڑنے کا حوصلہ نہ کیا مگر یہ کاررنگا تھم کے بند کے والے اوسکے ساتھ تھے وہ بھی اوسکے پیچھے دوڑے۔

بدری ناتھ کے جانے بعد سیکڑون آدمی اوس طرف دوڑے لیکن کسی نے اوسکا پیچھا نہ کیا وے سیدھے اوسکا اوس قیدخانے کی طرف دوڑے گئے جسمین ظالم خان وغیرہ قید کئے گئے تھے۔ اونکو اس بات کا شک ہوا کہ کہین ایسا نہو کر اونلوگون کو کسی نے عیاری کرکے چھوڑ دیا ہو مگر نہین وے لوگ اوسی طرح قید تھے۔ تیج سنگھ نے پہرا اور پہرے کا انتظام کر دیا۔ اور پھر خود لوٹ کر دربار مین آئے۔

پہلے دربار مین جتنے لوگ جمع تھے اب اوس سے چوتھائی رہ گئے کچھ تو اپنی مرضی سے بدری ناتھ کے ساتھ ساتھ دوڑے گئے کتنون نے مہاراج کا اشارہ پاکر اوسکا پیچھا کیا۔

تیج سنگھ کے واپس آنے پر مہاراج نے پوچھا تم کہان گئے تھے؟

تیج سنگھ۔ مجھے یہ فکر پڑ گئی تھی کہ کہین ظالم خان وغیرہ تو نہین چھوٹ گئے اس لئے قیدخانے کی طرف مین دوڑا گیا۔ بارے وے لوگ قیدخانے ہی مین پائے گئے۔

مہاراج۔ دیکھین بدری ناتھ کب تک لوٹتے ہین اور کیا لیکے آتے ہین۔

تیج سنگھ۔ بدری ناتھ بہت جلد آوینگے کیونکہ دوڑنے مین وہ بہت ہی تیز ہین

آج مہاراج جے سنگھ معمولی وقت سے زیادہ دیر تک دربار مین بیٹھے رہے کیونکہ آج دربار مین مہاراج کو بہت دیر ہوئی۔ اسکا جواب مہاراج نے یہی دیا کہ جب

بدری ناتھ واپس نہیں آئے یا اونکا کچھ حال معلوم ہو تو ہم اوس کی فکر رہیگی۔

پندرھواں بیان

دو گھنٹے کے بعد مہاراج کے باہر غل شور کی آواز آنے لگی سب لوگ حیران ہوئے اتنے میں ایک چوبدار نے آکر عرض کیا کہ بدری ناتھ اوس خونی کو پکڑے لئے آتے ہیں۔

اوس خونی کو کمند سے باندھے ساتھ لئے ہوئے بدری ناتھ آپہونچے۔

مہاراج۔ کیوں بدری ناتھ کچھ پتہ بھی معلوم ہوا یہ کون ہے؟

بدری ناتھ۔ کچھ نہیں بتاتا کہ میں کون اور نہ بتاویگا۔

مہاراج۔ پھر؟

بدری ناتھ۔ پھر کیا مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اپنی صورت بدلی ہے۔

پانی منگوا کر چہرہ دھلوایا گیا تو اصلی دوسری ہی صورت نکل آئی۔

پھر تو ملکی ہولی تھی سبھوں میں کھلبلی پڑ گئی معلوم ہوتا تھا کہ اسے سب کوئی پہچانتے ہیں۔ مہاراج چونک پڑے اور تیج سنگھ کی طرف دیکھکر بولے بس بس معلوم ہوا یہ ناظم کا سالا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ناظم خان وغیرہ جو قید ہیں وہ بھی ناظم اوسکے رشتہ دار ہونگے۔ اون لوگوں کو پھر یہاں لاؤ۔

مہاراج کے حکم سے ناظم خان وغیرہ پھر دربار میں لائے گئے۔

بدری ناتھ (ناظم خان کی طرف دیکھکر) اب تو تم لوگ پہچانتے ہو کہ ناظم کا

اسکے رشتہ دار ہو تمہارے ساتھ کیا گیا۔

ظالم خان اسکا جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ وہ شخص (جسے وہ پکڑ کر لائے تھے) بول اُٹھا۔ ظالم خان تم بدری ناتھ کے پھیر میں پڑ کر یہ جھوٹے ہیں۔ تمہارے ساتھی کو بچے کچھ کا موقع نہیں ملا۔ وہ بڑا ڈرپوک تھا میں نے اوسے دوزخ میں پہونچا دیا۔ بہادروں کی جان چاہے جس حالت سے جائے مگر اپنے منہہ سے اپنا کچھ حال کبھی نہیں کہنا چاہئے۔

ظالم خان (زور سے) ایسا ہی ہوگا۔

ان دونوں کی بات چیت سے مہاراج کو بڑا ہی غصہ آیا۔ آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ بدن کانپنے لگا۔ تیج سنگھ و بدری ناتھ کی طرف دیکھکر بولے۔ مجھے ان سے کچھ حال معلوم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ چاہے جو ہو ابھی اسی وقت اسی جگہ میرے سامنے ان لوگوں کا سر دھڑ سے الگ کر دیا جائے۔

حکم کی دیر تھی تمام شہر ان ڈاکوؤں کے خون کا پیاسا تھا اوچھل اوچھل کر لوگوں نے اپنے اپنے ہاتھوں کی صفائی دکھائی۔ سبھوں کی لاشیں اوٹھوا کر باہر کر دی گئیں۔ مہاراج اوٹھ کھڑے ہوئے۔ تیج سنگھ نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا۔

مہاراج سچ ابھی تک یہ کہنے کا موقع نہیں ملا کہ میں یہاں کس کام کے لئے آیا تھا اور نہ بات کرنے کا وقت ہے۔

مہاراج۔ اگر کوئی ضروری بات ہو تو میرے ساتھ محل میں چلو۔

تیج سنگھ۔ بات تو بہت مزہ کی ہی مگر اس وقت کہنے کو جی نہیں چاہتا کیونکہ مہاراج کو بھی ابھی تک غصہ چڑھا ہوا ہے اور میری طبیعت خراب ہو رہی ہے مگر اس وقت اتنا کہہ دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ جس بات کے سننے سے بعد خوشی ایکدم ہوگی بس وہی بات کہونگا۔

تیج سنگھ کی آخری بات نے مہاراج کا غصہ ایک دم ٹھنڈا کر دیا۔ چہرے پر خوشی جھلکنے لگی۔ تیج سنگھ کا ہاتھ پکڑ لیا اور محل میں لے چلے۔ بدری ناتھ بھی تیج سنگھ کے اشارے سے ساتھ ہوئے۔

تیج سنگھ و بدری ناتھ کو ساتھ لیے مہاراج اپنے خاص کمرے میں گئے اور [illegible] دیر بیٹھنے کے بعد تیج سنگھ سے آنے کا حال پوچھا۔

تیج سنگھ نے سب حال خلاصہ کہنے کے بعد تیج سنگھ نے کہا کہ آپ اور مہاراج سریندر سنگھ کھوہ میں چلیں اور شدہ ناتھ جوگی کی مہربانی سے کماری کو ساتھ لیکر خوشی خوشی واپس آویں۔

تیج سنگھ کی بات سے مہاراج کو کتنی خوشی ہوئی اسکا حال لکھنا مشکل ہے۔ لپک کے تیج سنگھ کو گلے لگا لیا اور کہا کہ تم ابھی باہر جاکر ہر دیال سنگھ کو ہمارے سفر کی تیاری کرنیکا حکم دو اور تم لوگ بھی اشنان پوجا کرکے کچھ کھاؤ پیو میں جاکر کماری کی ماں کو یہ خوشخبری کا سناتا ہوں۔

آج کے دن کا تین حصہ تردد تعجب رنج غصہ اور خوشی میں گذر گیا کسی کے

نتہ مین ایک وانہ بھی نہین گیا۔ تیج سنگھ وبدری ناتھ مہاراج سے رخصت ہوکر دیوان ہردیال سنگھ کے مکان گئے۔ اور مہاراج نے محل مین جاکر کماری چندرکانتا کی ماں کو کماری کے ملنے کی اُمید دلائی۔

ابھی گھنٹے بھر پہلے یہ محل اور ہی حالت مین تھا اور اب سبھون کے چہرے پر ہنسی دکھلائی دینے لگی رفتہ رفتہ یہ بات ہزارون گھرونین پھیل گئی کہ مہاراج کماری چندرکانتا کو لانے کے لیے جاتے ہین۔

یہ بھی پختہ ہوگیا کہ آج تھوڑی سی رات رہتے مہاراج جے سنگھ نوگڈھ کی طرف کوچ کرینگے۔

سولھوان بیان

ناظرین! اب وہ وقت آگیا کہ آپ بھی چندرکانتا وکنور بیریندرسنگھ کو خوش ہوتے دیکھ خوش ہون۔ یہ تو آپ جانتے ہی ہین کہ اب مہاراج جے سنگھ نوگڈھ روانہ ہوکر نوگڈھ جاینگے اور وہان سے راجہ سورینداسنگھ کو اور کمار کو ساتھ لیکر کماری کے ملنے کی امید مین اوس طلسمی کھوہ کے اندر جاینگے۔ آپکو یہ بھی یاد ہوگا کہ بدری ناتھ جوگی نے تہہ خانے (کھوہ) سے باہر ہوتے وقت کمار کو کہہ دیا تھا کہ جب تم اپنے باپ و مہاراج جے سنگھ کو لیکر اس کھوہ مین آنا تو اور لوگون کو کھوہ کے باہر چھوڑکر پہلے اکیلے تم آکر ایک مرتبہ پھر ہمسے ملجانا

کیسی خوبصورتی سے کاٹی ہوئی ہے۔ یکایک سبز مخمل کی فرش ہین اور اسمین
کچھ فرق نہین معلوم ہوتا۔ اور دیکھئے اسی سبز دوب کے رمنے کے چارون
طرف رنگ برنگ کے پھولون سے خوب گتھے ہوئے سیدھے سیدھے گل
مہندی کے پیڑونکی قطار پلٹنونکی طرح کیسی بہار دکھا رہی ہے۔
اسکے بغل کی طرف خیال کیجئے چنبیلی کا پھولا ہوا تختہ کیسا رنگ جما رہا ہے
اور کیسے گھنے درخت ہین کہ ہوا کو اسکے اندر جانے کا راستہ ملنا مشکل ہے
اور ان دونون تختونکے بیچ والا چھوٹا سا خوبصورت جنگلہ کیا مزا دے رہا
ہے اور اسکے چارون طرف نیچے سے اوپر تک مالتی کی لتا کیسی چڑھی ہوئی
ہے اور پھول بھی کتنے زیادہ پھولے ہوئے ہین۔ اگر جی چاہے تو کسی ایک
طرف کھڑے ہوکر بغیر ادھر ادھر ہٹے ہاتھ بھر کا چنگیر ابھر لیجئے۔ مغرب طرف
بھی نگاہ دوڑائیے پھولی ہوئی مہندی کی ٹٹی کے نیچے جنگلی رنگ برنگ کے
پتون والے ڈیڑھ ڈیڑھ ہاتھ اونچے درختون (کروٹن) کی چوہری قطار
کیا بھلی معلوم ہوتی ہے اور سامنے کے بند کیدار سُرخی لئے ہوئے سفید لکیرون
اور زرد دھاریون والے لمبے لمبے گھونگھر والے بالون کی طرح اینٹھے ہوئے
ہوئے پے کیا کیفیت دکھا رہے ہین اور ان سے ادھر ہٹ کے دونون طرف
تختونکی بھی رنگت دیکھئے جو صرف ہاتھ ہاتھ بھر کے اونچے نگین چھلکتی ہوئی
دھاریون والے پتون کے جنگلی درختون (کولیس) کے گملون سے بہار دی

سجایا ہوا ہے اور اوسکے چو طرفی رنگ برنگ کے دیسی پھول کھلے ہوئے ہین
اجنو پاری نگاہ ادہر ادہر اور خوبصورت کیا۔ یون پھولون اور
پھونسے والے نوکر دکھائی نہین دیتی کیونکہ وہ ان تینون عورتون کے
پاس جاکر الگ گئی بوہت سے پتے توڑ توڑ کر اپنی جھولیون مین بٹورتی
ہین۔ یہ نگاہ بھی اوپ کرتی ہے کہ ان تینون عورتون مین سے ایک
تو ہمارے ناول کی تاج بن کنیا ہے اور باقی دونون اوسکی پیاری سکھی
بن کنیا کی پوشاک تو سفید ہے مگر اوسکی پیاری دونون سکھیون کی سبز
اور سرخ۔

وے تینون مہندی کی پتیان توڑ چکین اب وے اس جگہہ سنگ مرمر کے
چبوترے کی طرف چلی آئی ہین شاید انھین تینون پلنگون پر بیٹھنے یا لیٹنے کا
ارادہ ہو۔

ہمارا سوچنا ٹھیک ہوا بن کنیا مہندی کی پتی زمین پر اوڑیلہ تھکاوٹ کی
ڈھنگ سے بیچ والے پلنگ پر لیٹ گئی اور دونون سکھیان اگل بغل والے
دونون پلنگ پر بیٹھ گئین۔ ناظرین! ہم اور آپ ایک طرف چپ چاپ
کھڑے ہو کر ان تینونکی بات چیت سنین۔

بن کنیا۔ اوف تھکاوٹ معلوم ہوتی ہے۔
سبز کپڑے والی سکھی۔ گھومنے مین کیا کم آیا ہے۔

سرخ کپڑے والی سکھی۔ (دوسری سکھی سے) کیا تو بھی بھٹک گئی جو
سبز سکھی۔ مین کیون بھٹکنے لگی دس دس کوس کا روز چکر لگاتی رہی تب
تو تھکی نہین۔
سرخ سکھی۔ اُف اون دونون کتنا دوڑنا پڑتا تھا کبھی اِدھر کبھی اودھر
کبھی جاؤ اور کبھی آؤ۔
سبز سکھی۔ آخرکار کے عیار بہلوگون کا پتا نہ لگا سکے۔
سرخ سکھی۔ خود جوتشی جی کی عقل چکرا گئی جو بڑے رمال اور
نجومی کہلاتے تھے دوسرے کی کون کہے۔
بن کنیا۔ جوتشی جی کے رمل کو تو ان جنترون نے بیکار کر دیا جو سدھ بابا نے
بہلوگون کے گلے مین ڈال دیا ہے اور ابھی تک اوسے اوتارنے نہین دیتے۔
سبز سکھی۔ معلوم نہین کہ اس تعویذ (جنتر) مین کون سی ایسی چیز ہے
جو رمل کو چلنے نہین دیتی۔
بن کنیا۔ ہمنے یہی بات ایک مرتبہ سدھ ناتھ بابا جی سے پوچھی تھی جسکے جواب
مین وے بہت کچھ بک گئے۔ مجھ تو یاد نہین کہ کیا کیا کہہ گئے ہان اتنا یاد ہے کہ
رن جیں جیں دعا تو سے بنائی جاتی ہے اور رمل کے ساٹھی گرہ راشی نچھتر
تارون کے اثر پڑنے والی جتنی دعا تو ہین ان سبھون کو ایک ساتھ
ملا کے جنتر بنایا گیا ہے اس لیے جسکے پاس یہ رہے گا اوسکے بارے مین کوئی نجومی

سرخ سکھی۔ اسمین تمہارا ہی فائدہ تھا ہمارے شدہ ناتھ کچھ اپنے واسطے تھوڑے ہی لڑتے تھے۔

بن کنیا۔ یہ سب سچ ہے مگر کیا کرین بغیر دیکھے جی جو نہین مانتا۔

سبز سکھی۔ ہم دونون کو تو یہی حکم دیا تھا کہ برابر گھوم گھوم کر کمار کی مدد کیا کرو۔ دیکھو ان بے ہوشے بدری کی ناتھ سے کیسا بچایا۔

سرخ سکھی۔ کیا عیار لوگ پتہ لگانے مین کم کوشش کرتے تھے مگر یہان تو عیارون کے گرد گھنتال شدہ ناتھ ہردم موجود رہتے اونکے ہو کیا سکتا تھا دیکھو گنگا جی مین ناؤ کے پاس آتے وقت تیج سنگھ دیوی سنگھ اور جیوتشی جی کیسے جھکے ہلوگون نے سبھون کے کپڑے تک لے لیے۔

سبز سکھی۔ ہلوگ تو جان بوجھ کر ان لوگون کو اپنے ساتھ لائی تھے۔

بن کنیا۔ چاہے وے عیار لوگ کتنے ہی تیز ہون مگر ہمارے شدہ ناتھ کو نہین پا سکتے۔ ہان ان لوگون مین تیج سنگھ بڑا چالاک ہے۔

سرخ سکھی۔ تیج سنگھ بہت چالاک ہین تو کیا ہوا اگر ہمارے شدہ ناتھ تیج سنگھ کے بھی باپ ہین۔

بن کنیا۔ (ہنسکر) اسکا حال تو تمہین جانو۔

سرخ سکھی۔ آپ تو دل لگی کرتی ہین۔

سبز سکھی۔ حقیقت مین شدہ ناتھ نے کمار اور اونکے عیارون کو کتنا

بڑا دھوکا دیا۔ اون لوگونکو اس بات کا خیال تک نآیا کہ اس کھوہ والے طلسم کو سدہ ناتھ ہملوگونکے ہاتھ سے فتح کرا رہے ہین۔

سُرج سنگھ۔ جب ہملوگ اندر سے اس کھوہ کا دروازہ بند کرکے طلسم کھول رہے تھے۔ تب تم سنگھ بدری ناتھ کی گٹھری لیکر اسمین رکھنے آئے تھے مگر دروازہ بند پاکر واپس گئے۔

بن کنیا۔ بیشک ہی گھبرائے ہونگے کہ اندر سے اسکا دروازہ کسنے بند کردیا۔

سُرج سنگھ۔ ضرور گھبرائے ہونگے اسمین کیا! کئی باتون مین ہملوگونے کما. اونکے عیارونکو دھوکا دیکے ادھر تو سورج نکلی کہ آئی کہ مین شیو دت کو چھوڑادونگی اور ادھر اسبات کی قسم کھلاکر کہ آرسے دشمنی نکریگا شیو دت کو چھوڑ دیا۔ ضرور اونلوگون نے سوچا ہوگا کہ سورج بھی کوئی بھاری شیطان ہے۔

بن کنیا۔ مگر پھر بھی حرامزادے شیو دت نے دھوکا دیا اور کماسے دشمنی کرنے پر کمر باندھی اوسکے قسم کا کوئی اعتبار نہین۔

سُرج سنگھ۔ اسی سے پھر ہملوگون نے گرفتار بھی تو کیا اور طلسمی کتاب پاکر پھر کمارکو دیدیا۔ ہان سنگہ نے ایک دفعہ تملوگونکو پہچان لیا تھا مین نے سوچا تھا کہ اب اگر یہ زندہ بچا تو سب راز کھل جائیگا بس لڑ بھڑ توگئی آخر میرے ہاتھ سے اوسکی موت لکھی تھی مارا گیا۔

سبز سکھی۔ اوس موئی کو ہمن سوار تھی کہ ہم ہی طلسم فتح کر کے خزانہ لیں۔

بن کنیا۔ مجھکو اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ یہ کھوہ والا طلسم میرے ہاتھ سے فتح ہوا۔

سُرخ سکھی۔ اسمین کام ہی کتنا تھا جسمین سدھ بابا کی مدد۔

بن کنیا۔ خیر ایک بات تو ہے۔

سترہواں بیان

اپنی جگہ پر دیوان ہردیال سنگھ کو چھوڑ کر تیج سنگھ و پنڈت بدری ناتھ کو ساتھ لے کر مہاراج جے سنگھ گڈھے سے نوگڈھ کی طرف روانہ ہوئے ہمراہ مین صرف پانچسو آدمی کا مجمع تھا ایک دن راستہ مین لگا دوسرے دن نوگڈھ کے قریب پہونچکر ڈیرہ ڈالا۔

راجہ سوریندر سنگھ کو مہاراج جے سنگھ کے پہونچنے کی خبر لگی اوسیوقت اپنے مصاحبوں اور سرداروں کو ساتھ لے استقبال کے لئے گئے اور اونکو ہمراہ شہر مین لے آئے۔

مہاراج جے سنگھ کے لئے پہلے ہی سے ایک مکان سجا رکھا تھا اوسمین اونکا ڈیرہ دلوایا اور ضیافت کے لئے کہا مگر مہاراج جے سنگھ نے دعوت سے انکار کیا

اور کہا کہ کئی وجہون سے میں آپکی ضیافت منظور نہیں کرسکتا آپ مہربانی کرکے پہلے مندا بھی بڑا اسکا سبب بھی نہ پوچھیں کہ ضیافت سے کیون انکار کرتا ہون راجہ سریندر سنگہ اسکا سبب سمجھ گئے اور جی مین بہت خوش ہوئے۔

ہانکے وقت کنور بیریندر سنگہ اور باقی کے چار لوگ بھی مہاراج جے سنگہ سے ملے۔ کنور کو بڑی خوشی کے ساتھ مہاراج نے گلے لگایا اور اپنے پاس بٹھاکر طلسم کا حال پوچھا پھر کنور نے بھی بڑی خوبصورتی کے ساتھ طلسم کا حال بیان کیا آخر مہاراج کو یہ رائے ٹھہری تھی کہ صبح سورج نکلنے کے پہلا طلسمی کھوہ مین شدہ بابا سے ملنے کیلئے روانہ ہوان۔

اوسی مطابق دوسرے دن آدھے کی روشنی رہتے ہی مہاراج جے سنگہ راجہ سریندر سنگہ کنور بیریندر سنگہ تیج سنگہ پنڈت بدری ناتھ پنا لعل رامنرائن اور چنی لعل وغیرہ ہزار آدمی کی بھیڑ بھاڑ لیکر طلسمی تہ خانہ کی طرف روانہ ہوئے تو خانہ بہت دور نہ تھا سویرے نکلے اوس کھوہ (تہ خانہ) کے پاس پہونچے۔

کنور بیریندر سنگہ نے مہاراج جے سنگہ اور راجہ سریندر سنگہ سے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ جس وقت شدہ ناتھ جوگی نے مجکو آپ لوگون کے لانیکے لئے بھیجا تھا اوس وقت یہ بھی کہدیا تھا کہ جب یہ لوگ اس کھوہ کے پاس پہونچ جاوین تب تم اون لوگونکو چھوڑ کر پہلے تنہا آکر ہمسے ملجانا۔ آپ اگر حکم دین تو جوگی جی سے کہنے

مطابق پہلے سے جا کر ان سے مل آؤن۔
مہاراج جیت سنگھ، راجہ سریندر سنگھ نے کہا جوگی جی کی بات ضرور ماننی چاہیے تم جاؤ اور ان سے مل آؤ تب تک ہمارا ڈیرہ اس جنگل میں پڑتا ہے۔
کنور بیریندر سنگھ تنہا تیج سنگھ کو ہمراہ لیکر کھوہ میں گئے۔ جس طرح ہم پہلے لکھ چکے ہیں اوسی طرح کھوہ کا دروازہ کھولا گیا کو ٹھڑیوں مکانوں اور راستوں میں گھومتے ہوئے دونوں آدمی اوس باغ میں پہونچے جس میں سدھ ناتھ سے ملے تھے یا جس میں کماری چندرکانتا کی تصویر کا دربار لگا ہوا دیکھا تھا۔
باغ کے اندر پیر رکھتے ہی سدھ ناتھ جوگی سے ملاقات ہوئی جو دروازے کے پاس پہلے ہی سے کھڑے کچھ سوچ رہے تھے۔ کنور بیریندر سنگھ اور تیج سنگھ کو آتے دیکھکر اونکی طرف بڑھے اور ہنس کے بولے۔ آپ لوگ آ گئے! پہلے دونوں نے دور سے سلام کیا اور پاس پہونچکر اونکی بات کا جواب دیا۔
کمار۔ آپکے حکم مطابق مہاراج جیت سنگھ اور اپنے باپ کو کھوہ کے باہر چھوڑ کر آپ سے ملنے آیا ہون۔
سدھ ناتھ۔ بہت اچھا کیا جو ان لوگون کو لے آئے آج کماری چندرکانتا کا آپ لوگ ضرور دیکھیں گے۔
تیج سنگھ۔ آپکی مہربانی ہے تو ایسا ہی ہوگا۔
سدھ ناتھ۔ کہو تو اب سب خیریت ہے کہ آپ نے گڑھ اور نوگڑھ میں کسی طرح

فساد تو نہین ہوا تھا ؟

تیج سنگھ۔ (تعجب سے اُنکی طرف دیکھکر) ہان فساد تو ہوا تھا کوئی غلام خان نامی دونون راجون کا دشمن پیدا ہوا تھا۔

بدری ناتھ۔ ہان یہ تو معلوم ہے بیشک پنڈت بدری ناتھ اپنے فن مین بڑا استاد ہے۔ ابھی چالاکی سے اوسے گرفتار کیا۔ خوب ہوا جو وے لوگ مر گئے اب اوسکے سنگی ساتھیونکو دونون راجون سے دشمنی کرنے کا حوصلہ نہ پڑیگا آؤ بیٹھتے بیٹھتے ہم لوگ باتین کرین۔

کمار۔ بہت اچھا۔

تیج سنگھ۔ جب آپکو یہ سب حال معلوم ہے تو یہ بھی ضرور معلوم ہوگا کہ آفت خان کون تھا۔

بدری ناتھ۔ نہین یہ تو معلوم نہین کر وہ کون تھا مگر انداز سے معلوم ہوتا ہو کہ شاید ناظم و احمد کے رشتہ دارون مین سے کوئی ہو۔

کمار۔ ٹھیک ہے جو آپ سوچتے ہین وہی ہوگا۔

بدری ناتھ۔ جالی شیو دت تو جنگل مین چلے گئے۔

کمار۔ جی ہان وے تو ہمارے باپ سے کہہ گئے کہ عبادت کرینگے۔

بدری ناتھ۔ جو ہو مگر دشمنون کا اعتبار کبھی نکرنا چاہیے۔

کمار۔ کیا وے پھر دشمنی پر کمر باندھینگے!

بدری ناتھ۔ کون ٹھکانا۔

کمار۔ اب حکم ہو تو باہر جاکر اپنے باپ اور بھائی جیسنگہ کو لے آؤن۔
سدہ ناتھ۔ ہان پہلے یہ تو سُن لو کہ تمنے تکو اُنلوگون سے پہلے کیون بلوایا۔
کمار۔ کہیے۔
سُدہ ناتھ۔ قاعدہ کی بات ہی کہ جس چیز کو جی بہت چاہی اگر وہ گم ہو گئی ہو اور بہت محنت کرنے یا حیران ہونے پر وہ یکایک تعجب کے ساتھ مل جائے تو اوسکا چاہنے والا اوسپر اس طرح ٹوٹتا ہے جیسے اپنے شکار پر بھوکا باز ٹوٹتا ہے یہ ہم تو جانتے ہین کہ چندرکانتا اور تم سے بہت ہی محبت ہے اگر یکایک دونون راجون کے سامنے تم دیکھوگے یا وہ تمہین دیکھیگی تو تعجب نہین کہ اون لوگون کے سامنے تمسے یا کماری چندرکانتا سے کسی قسم کی بے ادبی ہو جائے یا جوش محبت مین آکر اوسکے پاس ہی جاکر چپ ہو جاؤ تو بھی مناسب ہوگا اس لئے میری رائے ہے کہ اونلوگون سے پہلے تم بھی کماری سے ملاقات کرلو۔ آؤ ہمارے ساتھ چلے آؤ۔
اہا۔ اِسوقت تو کمار کے دل کی یہی حالت کے بعد سُدہ ناتھ بابا جی کی مہربانی سے آج کماری چندرکانتا سے ملاقات ہو گی جسکے لئے دنرات پریشان تھے راج پاٹ جسکی ایک ملاقات پر نیوچھاور کر دیا تھا جان تک ہاتھ دھو بیٹھے تھے آج یکایک اوس سے ملاقات ہوگی سو بھی ایسے وقت پر جب کسی طرح کا اندیشہ نہین کسی طرح کا رنج یا افسوس نہین کوئی دشمن باقی نہین ایسے وقت مین کمار کے خوشی کا کیا کہنا! کلیجہ اوچھلنے لگا۔ مارے خوشی کے سدہ ناتھ جوگی سے

بات کا جواب تک نہ دے سکے اور پیچھے پیچھے روانہ ہوئے ۔

تھوڑی ہی دور بنگلے کی طرف گئے تھے کہ ایک لونڈی پھول توڑتی
ہوئی نظر پڑی جسے بلا کر سدھ ناتھ نے کہا تو ابھی کماری چندرکانتا کے پاس
جا کر کہہ کہ کنور بیریندر سنگھ تجھ سے ملاقات کرنے آتے ہیں تم اپنی سکھیوں کے
ساتھ اپنے کمرے میں جا بیٹھو ۔

یہ سنتے ہی وہ لونڈی دوڑتی ہوئی ایک طرف چلی گئی اور سدھ ناتھ
کمار و تیج سنگھ کو ساتھ لے باغ میں ادھر ادھر گھومنے لگے ۔

کنور بیریندر سنگھ اور تیج سنگھ دونوں اپنی اپنی فکر میں پڑ گئے
تیج سنگھ کو چپلا سے ملنے کی بڑی خوشی تھی دونوں یہ سوچنے لگے کہ کس
حالت میں ملاقات ہوگی اس سے کیا بات چیت کریں گے کیا پوچھیں گے وہ
ہماری شکایت کریں گی تو کیا جواب دیں گے ۔ اسی سوچ میں دونوں ایسے
محو ہو گئے کہ سدھ ناتھ جوگی سے ایک بات نہ کیا۔ چپ چاپ بہت دیر
تک بنگلے کے پیچھے کھڑے رہ گئے ۔

گھوم پھر کر ان دونوں کو ہمراہ لئے ہوئے سدھ ناتھ جوگی اوس کمرے
کے پاس پہنچے جس میں کماری چندرکانتا کے تصویر کا دربار دیکھا تھا
وہاں پر سدھ ناتھ نے کمار کی طرف دیکھ کر کہا ۔

جاؤ اس کمرے میں چندرکانتا اور اس کی سکھیوں سے ملاقات کرو

تب تک مین دوسرا کام کرتا ہون۔

۱۸
اٹھارہوان بیان

کنور بیریندر سنگھ اوس کمرے کے اندر گھُسے دُوسرے کُماری چندر کانتا کو چپلا اور چمپا کے ہمراہ کھڑے دروازے پر ٹکٹکی لگائے دیکھا۔

دیکھتے ہی کنور بیریندر سنگھ کُماری کی طرف جھپٹے اور چندر کانتا کمار کی طرف۔ ابھی دونون کچھہ دُور ہی تھے کہ زمین پر گر کر بیہوش ہو گئے۔

تیج سنگھ اور چپلا کی آپسمین ٹکٹکی بندھ گئی بیچاری چمپا کنور بیریندر سنگھ اور کماری چندر کانتا کی یہ حالت دیکھ دوڑی ہوئی دوسرے کمرے مین گئی اور ایک ہاتھہ مین بید مشک کے عرق سے بھری ہوئی صراحی اور دوسرے ہاتھہ مین خوب سوکھی چکنی مٹی کا ڈھیلا لے کر دوڑی ہوئی آئی۔

دونون کے منہہ پر عرق کا چھینٹا دیا اور تھوڑا سا عرق اوس مٹی کے ڈھیلے پر ڈال ہاتھہ سے ملا کر دونون کو سونگھایا۔

کچھ دیر کے بعد تیج سنگھ، چپلا کی بھی ٹکٹکی ٹوٹی اور کمار اور چندرکانتا کی حالت دیکھ انکو ہوش میں لانے کی فکر کرنے لگے کنور بیریندر سنگھ اور چندرکانتا دونوں ہوش میں آئے دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ منہ سے بات کسی کے نہیں نکلتی تھی کیا پوچھیں کونسی شکایت کریں اور کس جگہ سے بات اوٹھاویں دونوں کے دلوں میں یہی سوچ تھا۔ جیسے بات نکلتی تھی۔ گلے میں آکر رک جاتی تھی۔ باتوں کی بھراوٹ سے گلا رندھ جاتا تھا۔ دونوں کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں بلکہ آنسو کی بوندیں باہر گرنے لگیں۔

گھنٹوں گذر گئے دیکھا دیکھی میں ایسے محو ہوئے کہ دونوں کو اپنے تن و بدن کی کچھ سدھ نہ رہی۔ کہاں بیٹھے ہیں کیا کر رہے ہیں سامنے کون ہے اسکا خیال کسیکو نہیں۔

کنور بیریندر سنگھ اور کماری چندرکانتا کے دل کا حال اگر کچھ معلوم ہے تو تیج سنگھ اور چپلا کو دوسرا کون جانے اور کون اونکی محبت کا اندازہ کر سکے سو وے دونوں بھی اپنے آپ میں نہ تھے۔ ان بیچاری چپلا اِن دونوں کا حد درجے تک پہونچا ہوا عشق دیکھکر گھبرا اوٹھی اور دل میں سوچنے لگی کہ کہیں ایسا نہو کہ اِسی دیکھا دیکھی میں اِن لوگوں کا دماغ بگڑ جائے۔ کوئی ایسی ترکیب کرنی چاہیئے جس میں

انکی دوسری صورت ہو جائے اور آپس میں بات چیت کرنے لگیں ۔
آخر کماری کا ہاتھ پکڑکے چپلا بولی ۔
کماری! تم تو بھی تمہیں کمار جرور ملیں گے اون سے پوچھو گی جو کنیا کس کا نام رکھا تھا وہ کون عورت ہے اور اوسے کیا وعدہ کیا ہے ۔ ابکی ساتھ شادی کرنے کا ارادہ ہے ۔ کیا وے سب باتیں تم بھول گئیں جو اب اونسے تم پوچھو گی ۔ کسی طرف کسیکی لو تب ہی تک لگی رہتی ہے جب تک کوئی دوسرا آدمی کسی طرح کے بات کی چوٹ اُنکے دل پر نہ دے اور اوسکے دھیان کو پھیر کر نہ بگاڑے (اس لیے جوگیوں کو تخلیہ میں بیٹھنا کہا ہے) ۔
کنور بیریندر سنگھ اور راجکماری چندرکانتا کی بھی بات بازار ونہ تھی وے دونو ایک جان دو قالب ہو رہے تھے دل ہی دل میں اپنے جدائی کا صدمہ ایک نے دوسرے سے کہا اور دونون سمجھ گئے مگر کسی پاس والیکو معلوم نہوا کیونکہ زبان دونون کی بند تھی ۔ ہان چپلا کی بات نے دونونکو چونکا دیا دونون کی چار آنکھیں جو ایک دوسری پر ڈٹی تھیں ڈول کر نیچے کی طرف ہوگئیں اور سر جھکے ہوئے دونون کچھ کچھ بولنے لگے نہ معلوم وے دونون کیا بولتے تھے اور کیا کہتے تھے اونکی وے ہی جانیں بے سر پیر کی تلی ہوئی پاگلون کی سی باتیں کون سمجھے کس کے سمجھ میں آوے نہ تو کماری چندرکانتا سے کمار کو شکایت کرتے بنی اور نہ کمار اونکی تکلیف پوچھ سکے ۔ مگر دونون پہرون روتے بیٹھے رہے نہیں زبان کھلی ۔ یہان تو دو ہی گھنٹے کے بعد سندر ناتھ جگمگاتے

دونوں کو پھر الگ الگ کر دیا۔ ایک لونڈی نے باہر سے آکر کہا کہ مہاراج آپکو
شدھ ناتھ جوگی نے بہت جلد بلایا ہے چلئے دیر نہ کیجئے۔
کنور کی یہ مجال نہ تھی شدھ ناتھ جوگی کی بات ٹالتے گھبرا کر اوسی وقت چلنے کو
تیار ہوگئے دونوں کے دل کی دونوں ہی کے دل میں رہ گئی۔
کماری چندرکانتا کو دستیاب چھوڑ کر اور خود گھبرائے ہوئے کماری کو کچھ
کہا ہی چاہتے تھے تب تک دوسری لونڈی نے پہونچکر جلدی مچادی آخر کنور بیرندر
سنگھ اوٹھ کھڑے ہوئے اوس کمرے سے باہر آئے اور شدھ ناتھ بابا دکھلائی پڑے
جنہوں نے کنور کو اپنے پاس بلا کر کہا۔
تمکو یہ نہیں کہا تھا کہ دن بھر چندرکانتا کے پاس بیٹھے رہو دوپہر ہوا
چاہتا ہے جن لوگوں کو کھوہ کے باہر چھوڑ آئے ہو وے بچارے تمہاری راہ
دیکھتے ہونگے۔

کنور۔ سورج کی طرف دیکھکر ہاں دن تو۔

شدھ ناتھ۔ دن تو کیا؟

کنور۔ دیکھا تب ہوئی عرصہ تو کچھ ہوگیا اب حکم ہو تو جاکر انہیں بھی
اور مہاراج بیرسنگھ کو جلد لے آؤں۔

شدھ ناتھ۔ ہاں جاؤ اون لوگوں کو یہاں لے آؤ مگر میری طرف سے
مہاراج سے جو کچھ کہنا کہ اس کھوہ کے اندر اور بہن لوگوں کو اپنے ہمراہ

لا دین جو کماری چندرکانتا کو دیکھہ سکین یا جنکے سامنے وہ ہوسکے۔
کمار۔ بہت اچھا۔
سدھ ناتھ۔ جاؤ اب دیر نکرو۔
کمار۔ پرنام کرتا ہون۔
سدھ ناتھ۔ اِسکی کوئی ضرورت نہین کیونکہ آج ہی تم پھر لوٹوگے۔
تیج سنگھ۔ ڈنڈوت۔
سدھ ناتھ۔ ناؤ نو عمر بھر ڈنڈوت کرنے کا موقع ملیگا مگر اِس وقت اِس بات کا خیال رکھنا کہ تملوگون کی زبانی کماری سے ملنے کا حال کھوہ کے باہر والے نہ سنین اور آتے وقت اگر دن تھوڑا رہے تو آج مت آنا۔
تیج سنگھ۔ جی نہین ہملوگ کیون کہنے لگے۔
سدھ ناتھ۔ اچھا جاؤ۔

دونون آدمی سدھ ناتھ بابا سے رخصت ہوکر اُوس ہی راہ سے گھومتے پھرتے کھوہ کے باہر آئے۔ دن دوپہر سے کچھہ زیادہ آچکا تھا۔ اسوقت تک کمار نے اشنان پوجہ کچھہ نہین کیا تھا۔

لشکر مین جاکر راجہ سورندر سنگھ اور مہاراج جے سنگھ سے ملے اور سدھ ناتھ جوگی کا پیغام دیا دونون نے پوچھا کہ سدھ ناتھ نے تمکو سب سے پہلے کیون بولایا تھا؟ اِسکے جواب مین جو کچھہ مناسب جانا کہکر دونون آپنے

اُونیسوان بیان

علی الصباح مہاراج جے سنگھ و راجہ سوریندر سنگھ اور کمار اپنے کل عیارہ نکو
ساتھ لے کھوہ کے دروازہ پر آئے۔ تیج سنگھ دونوں تالے کھولا جسے دیکھ کے
مہاراج جے سنگھ و سوریندر سنگھ بہت حیران ہوئے اور کھوہ کے اندر جا کے
وہان لوگون کی اور ہی کیفیت ہوگئی۔ تعجب بھری نگاہون سے چارون طرف
دیکھتے اور تعریف کرتے تھے۔

گھوماتے پھراتے کئی تعجب کی چیزون کو دیکھاتے اور کچھ حال سمجھاتے
سبھون کو ساتھ لئے ہوئے تیج سنگھ اوس باغ کے دروازے پر پہنچے
جسمین سدھوناتھ رہتے تھے۔ ان لوگون کے پہونچنے کے پہلے ہی سدھوناتھ استقبال
کو واسطے دروازے پر موجود تھے۔

تیج سنگھ نے مہاراج جے سنگھ و سوریندر سنگھ کو انگلی سے اشارہ بتا کر کہا کہ
دیکھیے وہ سدھوناتھ بابا دروازے پر کھڑے ہین۔

دونون راجا چاہتے تھے کہ جلدی سے پاس پہونچکر بابا جی کو ڈنڈوت
کرین اسکے پہلے ہی بابا جی نے پکار کے کہا خبردار ہمکو کوئی آدمی ڈنڈوت نہ کرنا
نہین تو پچھتاؤگے اور مجھسے ملاقات نہ ہوگی۔
ارادہ ہی کرتے رہ گئے کسی کی مجال نہ پڑی کہ ڈنڈوت کرتا مہاراج جے سنگھ

اور راجہ سریندر سنگھ حیران تھے کہ بابا جی نے ڈنڈوت کرنے سے کیوں روکا پاس جا کر ہاتھ ملانا چاہا۔ بابا جی نے اِسے بھی منظور نہ کر کے کہا مہاراج میں اِس لائق نہیں کہ آپ سے ہاتھ ملاؤں آپ کا درجہ مجھ سے بہت ہی بڑا ہے۔

راجہ سریندر سنگھ۔ سادھوؤں سے بڑھ کر کسی کا درجہ نہیں ہو سکتا۔

شدھ ناتھ۔ آپ کا کہنا بہت ٹھیک ہے مگر آپ کو معلوم نہیں کہ میں کس طرح کا سادھو ہوں۔

سریندر سنگھ۔ سادھو چاہے جس طرح کا ہو پوجنے ہی کے لائق ہوتا ہے۔

شدھ ناتھ۔ جس وقت سادھو ہو تب تو۔

سریندر سنگھ۔ تو آپ کون ہیں؟

شدھ ناتھ۔ کوئی بھی نہیں۔

راجہ بیر سنگھ۔ یہ باتیں ایسی ہیں کہ کچھ سمجھ ہی میں نہیں آتیں اور بات بات میں تعجب زیادہ سوچ اور گھبراہٹ بڑھاتی جاتی ہیں۔

شدھ ناتھ۔ (ہنس کر) آپ اِس باغ میں چلیے۔

سبھوں کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے شدھ ناتھ باغ کے اندر گئے۔ ناظرین! بار بار اِس باغ کی تعریف کرنا ہر ایک گل بوٹے اور پتیوں کی

کیفیت لکھنا مجھے منظور نہین کیونکہ اِس چھوٹے سے ناول کو شروع سے اِس
وقت تک مختصر ہی مین لکھتا چلا آتا ہون - سیوائے اِسکے اِس کھوہ کے
باغ کون لمبے چوڑے ہین جنکے لئے کئی ورق کاغذ کے برباد کئے جائین -
لیکن اتنا کہنا ضرور ہے کہ اس کھوہ مین جتنے باغ ہین چاہے چھوٹے ہون
مگر سجاوٹ اچھی ہے - پھولون کے سوائے پہاڑی خوشنما پتیون کی بہار کہین زیادہ
چڑھی ہے -

مہاراج جے سنگھ راجہ سوریندر سنگھ اور کنور بیریندر سنگھ اور اونکے
عیارونکو ہمراہ لئے گھومتے ہوئے سدھ ناتھ اوسی دیوان خانے مین پہونچے
جسمین کماری کا دربار کمار نے دیکھا تھا بلکہ ایسا کیون نہین کہتے کہ ابھی
کل ہی جس کمرے مین کمار خاص کماری چندر کانتا سے ملے تھے -

جس طرح کی سجاوٹ آج اِس دیوانخانہ کی ہے اسکے پہلے کمار نے نہین
دیکھی تھی - بیچ مین ایک قیمتی گدی بچھی ہوئی تھی سدھ ناتھ نے اوسی پر راجہ
سوریندر سنگھ و مہاراج جے سنگھ اور کنور بیریندر سنگھ کو بیٹھایا اور اونکے
دونون طرف درجہ بدرجہ عیارونکو بیٹھایا اور آپ بھی اونھین لوگونکے
سامنے ایک مرگ چھالا پر بیٹھ گئے جو پہلے ہی بچھا ہوا تھا بعد اسکے باتچیت ہونے لگی -

سدھ ناتھ (مہاراج جے سنگھ و سوریندر سنگھ کیطرف دیکھکر) آپلوگ خیریت سے تو ہین؟

دونون راجے - آپکی مہربانی سے بہت اچھے ہین اور آج تو آپ سے ملکر دل بہت خوش ہوا

سدھناتھ۔ آپ لوگونکو یہانتک آنیکی تکلیف ہوئی اسے معاف کیجیگا۔
جے سنگھ۔ یہان آنیکا خیال ایسا ہی ہے ہم لوگونکی تکلیف جاتی رہی آپکی عنایت نہوتی اور یہانتک آنیکی نوبت نہ پہونچتی تو نہ معلوم کب تک کماری چندرکانتا کی جدائی کے دکھ ہم لوگون کو سہنا پڑتا۔
سدھناتھ۔ (مسکراکر) اب کماری کی تلاش مین آپ لوگ تکلیف نہ اوٹھاوینگے۔
جے سنگھ۔ امید ہے کہ آج آپکی مہربانی سے کماری کو ضرور دیکہین گے۔
سدھناتھ۔ شاید کسیوجہ سے آج آپ کماری کو نہ دیکھ سکے تو کل ضرور آپ لوگ اوس سے ملینگے۔ اسوقت آپ لوگ اشنان پوجا سے فرصت پاکر کچھ بھوجن کرلین تب پہر آپسمین بات چیت ہوگی۔
سدھناتھ نے ایک لونڈی کو بلاکر کہا کہ ہمارے مہمان لوگونکے نہانے کا سامان اوس باغ مین درست کر جسمین باولی ہے۔
سدھناتھ سبھونکو لئے ہوئے اوس باغ مین گئے جسمین باولی تھی اوسی مین سبھون نے اشنان کیا اور اوتر طرف والے دالان مین بھوجن کرنیکے بعد اوس کمرے مین بیٹھے جسمین کنور بیریندر سنگھ کی آنکھ کھلی تھی۔ آج بھی یہ کمرا ویسا ہی سجا ہوا ہے جیسا کہ پہلے دن کمار نے دیکھا تھا۔ ہان اتنا فرق ہے کہ آج کماری چندرکانتا کی تصویر اوسمین نہیں ہے۔
جب سب بیفکر ہو کر بیٹھے تب راجہ سوریندر سنگھ نے سدھناتھ جوگی سے پوچھا

یہ خوبصورت پہاڑی جس میں چھوٹے چھوٹے کئی باغ ہیں ہمارے علاقہ میں ہیں مگر آجتک کبھی اسے دیکھنے کی نوبت نہیں پہونچی کیا اس باغ سے دیکھا اوپر کوئی اور راستہ بھی باہر جانے کا ہے؟

سُدھ ناتھ۔ اسکی راہ پوشیدہ ہونے کے سبب یہاں کوئی آ نہیں سکتا یا جسے اس چھوٹے طلسم کی کچھ خبر ہے وہ شاید آسکے۔ ایک راستہ تو اسکا وہی ہے جس سے آپ آئے ہیں دوسری راہ باہر آنے جانیکی اس باغ سے بھی ہے لیکن یہ اوس سے بھی زیادہ چھپی ہوئی ہے۔

سوریندر سنگھ۔ آپ کب سے اس پہاڑی میں رہتے ہیں؟

سُدھ ناتھ۔ میں بہت تھوڑے دنوں سے اس کھوہ میں آیا ہوں سو بھی اپنی خوشی سے نہیں آیا مالک کے کام سے آیا ہوں۔

سوریندر سنگھ۔ (تعجب سے) آپ کسکے نوکر ہیں؟

سُدھ ناتھ۔ وہ بھی آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

جے سنگھ۔ (سوریندر سنگھ کی طرف اشارہ کرکے) مہاراج کی زبانی معلوم ہوتا ہے کہ یہ دلچسپ پہاڑی چلے اونکے راج میں ہو مگر اونھیں اسکی خبر نہیں اور یہ جگہہ ایسی نہیں معلوم ہوتی جسکا کوئی مالک نہو اور آپ یہاں رہنے والے نہیں ہیں تو اس دلچسپ پہاڑی اور خوبصورت خوبصورت مکان اور باغیچوں کا مالک کون ہے؟

بھیرو سنگھ کی بات کا جواب ابھی سدھ ناتھ بابا نے نہین دیا تھا
سامنے سے بن کنیا آتی دکھائی پڑی دونون بغل مین اوسکی دو سکھیان اور پیچھے
دس پندرہ لونڈیون کی بھیڑ بھی تھی۔

سدھ ناتھ (بن کنیا کی طرف اشارہ کرکے) اسجگہہ کی مالک یہی ہین۔
سدھ ناتھ بابا کی بات سنکر دونون مہاراج اور عیار لوگ تعجب سے بن کنیا
کی طرف دیکھنے لگے۔ اسوقت کنور بیرندر سنگھ اور تیج سنگھ حیران ہوکر کنیا
کی طرف دیکھ رہے تھے۔ سدھ ناتھ کی زبانی یہ سنکر کہ اس جگہہ کی مالک
یہی ہین۔ کمار اور تیج سنگھ کو پچھلی باتین پھر یاد آگئین۔ کنور بیرندر سنگھ
سوچ کرکے سوچنے لگے کہ بیشک ہماری چندرکانتا اسی بن کنیا کے قید مین ہے
وہ بیچاری طلسم کی بابت اگر جب اس کھوہ مین پھنسی انھون نے قید کرلیا
تب ہی اس رو سے چٹھی لکھی تھی کہ بغیر ہماری مدد کے تم کماری چندرکانتا کو
نہین دیکھ سکتے۔ اور سدھ ناتھ بابا نے بھی یہی کہا تھا کہ جب یہ چاہیگی
تب چندرکانتا سے اور تم سے ملاقات ہوگی۔ بیشک کماری کو اسی نے قید
کیا۔ ہم اسے اپنا دوست کبھی نہین کہہ سکتے بلکہ یہ ہماری دشمن ہے کیونکہ اسنے بیفائدہ
کماری کو قید کرکے تکلیف مین ڈالا ہے اور ہلوگونکو پریشان اور رنجیدہ کیا۔
بیچ بیچ کے اس قسم کی باتین سوچتے سوچتے کمار کو غصہ چڑھ آیا اور سر
اونچا کرکے بن کنیا کی طرف دیکھا۔ کمار کے دل مین چندرکانتا کی محبت چاہے کتنی

زیادہ ہو مگر بن کنیا کی محبت بھی کم نہ تھی۔ ہاں اتنا فرق ضرور تھا کہ جو وقت کماری چندرکانتا کی یاد مین مست ہوتے تھے اوس وقت بن کنیا کا خیال بھی جی مین نہین آتا تھا مگر صورت دیکھنے سے محبت کی مضبوط پھانسی گلے مین پڑ جاتی ہی اس وقت بھی اونکی وہی حالت ہوئی۔ یہ سوچکر کہ کماری کو اسنے قید کیا ہی ایکدم غصہ چڑھ آیا کبھی جب زمین کی طرف دیکھکر سوچنے لگے۔ جہان سر اوٹھاکر بن کنیا کی طرف دیکھا غصہ بالکل جاتا رہا۔ خیال ہی دوسرے ہو گئے پہلے کچھ سوچا تھا اب کچھ اور ہی سوچنے لگے۔ نہین نہین یہ بیچاری ہماری دشمن نہین ہی رام رام نہ معلوم کیون ایسا خیال میرے دل مین آگیا اگر یہ نہ ہوتی تو کوئی دوست دکھائی ہی نہین دیتا اگر یہ ہماری مدد نکرتی تو طلسم کا توڑنا مشکل ہو جاتا۔ کماری کے ملنے کی بالکل امید جاتی رہتی بلکہ ہم خود دشمنونکے ہاتھ پڑ جاتے۔

کمار کیا سنگھ کے دل مین ایک دم یہ بات پیدا ہوئی کہ اس باغ اور پہاڑی کی مالک یہ ہے تو اسی نے کماری کو قید کر رکھا ہوگا۔ آخر مہاراج جیت سنگھ سے نرہا گیا شدہ ناتھ کی طرف دیکھکر پوچھا۔

بیچاری چندرکانتا اس کھوہ مین پھنس کر انھین کے قید مین پڑ گئی ہوگی۔ شدہ ناتھ نہین جس وقت کماری چندرکانتا اس کھوہ مین پھنسی تھی اوسوقت یہان کا مالک کوئی نہ تھا اوسکے بعد یہ پہاڑی باغ اور مکان انکو ملا ہے۔

بیسواں بیان

جیت سنگھ دیویندر سنگھ کے پوچھنے پر سدھ ناتھ بابا نے اس دلچسپ
پہاڑی و کھوہ کی حد کا حال کہنا شروع کیا۔

سدھ ناتھ — یہ معلوم ہو کہ یہ پہاڑی ایک چھوٹا سا طلسم ہے اور
اسکے علاوہ بھی کوئی طلسم ہے جسکے ماتحت وہ [illegible] شادی جسکے ساتھ
ہوگی اسکو [illegible] سامان پر طلسم [illegible] آپ [illegible]
سریندر سنگھ [illegible] تیار کرلو [illegible] میں آئے تھے

سدھ ناتھ — طلسم وہی شخص تیار کرتا ہے جسکے پاس بہت مال اور جواہر [illegible]
کوئی وارث نہ ہو تب وہ اچھے اچھے جوتشی اور نجومیوں سے دریافت کرتا ہے کہ اوسکے
یا اوسکے بھائیوں کے خاندان میں کبھی کوئی اقبال مند اور لائق پیدا ہوگا یا
نہیں آخر جوتشی اور نجومی اسکا پتہ دیتے ہیں کہ اتنے دن کے بعد آپکے
خاندان میں کوئی راجہ پرتاپی ہوگا بلکہ اوسکی جنم پتری بھی لکھکر تیار کر دیتے
ہیں وہ جتنا ہے خزانہ اور اچھی اچھی قیمتی چیزوں رکھکر اوسپر طلسم
باندھتے ہیں۔

آجکل تو طلسم باندھنے کا یہ قاعدہ ہے کہ تھوڑا بہت خزانہ رکھکر اوسکی
حفاظت کے لئے وہ ایک آدمی کو بلی دیتے ہیں وہ پریت یا سانپ ہوکر اوسکی

پھسکی دیوار کے نیچے کھڑی کچھ غور سے دیکھ رہی تھی مجھے دیکھتے ہی کماری
نے کہا باباجی دیکھیے اس دیوار کی جڑ مین ایک سوراخ ہے جسمین سے سفید
رنگ کی کتنی بڑی بڑی چونٹیان نکل رہی ہین یہ کیا معاملہ ہے
مین نے اپنے استاد سے سنا تھا کہ سفید چونٹیان جہان نظر پڑین تو سمجھنا کہ
وہان ضرور کوئی خزانہ یا خزانے کی چابی ہے۔
یہ خیال کرکے مین نے اپنے کمر سے خنجر نکال کماری کے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ تم اس
زمین کو کھودو۔ آخر میرے کہنے مطابق کماری نے اوس زمین کو کھودا ہاتھ ہی
بھر کے بعد کانسے کی چھوٹی سی ہانڈی نکلی جسکا منھ بند تھا کماری ہی کے ہاتھ
سے مین نے وہ ہانڈی تڑوائی اوسکے اندر کسی قسم کا تیل بھرا ہوا تھا
جو ہانڈی کے ٹوٹتے ہی بہ گیا اور تالی کا گچھا اوسکے اندر سے نکلا جسے پاکر مین
بہت خوش ہوا۔
دوسرے دن کماری چندرکانتا کے ہاتھ مین تالی کا گچھا دیکر مین نے
کہا کہ چارون طرف گھوم گھوم کر دیکھو جہان تالا نظر پڑے ان تالیون مین سے
کسی تالی کو لگا کر کھولو مین بھی تمہارے ہمراہ چلتا ہون۔
مختصر ہی مین بیان کرکے مین اسباب کو ختم کرتا ہون۔ اوس گچھے مین
۴۰ تالیان تھین کئی دنون مین تلاش کرکے ہم لوگون نے تیرہ تالے کھولے۔
تین در دالان۔ تو ایسے ملے جن سے ہم لوگ۔ اوپر ہی اوپر اس طلسم باہر

ہو جائیں۔ چار باغ اور ۲۳ کوٹھریاں اسباب و خزانہ کی طلسم میں
ہر ایک قسم کا امیری سامان مع خزانہ موجود تھا۔

جب اوپر ہی اوپر اوس طلسم سے باہر ہو جانے کا راستہ طے ہو گیا تب میں اپنے
گھر گیا اور کئی لونڈیاں اور ضروری چیزیں کماری کے واسطے لیکر پھر یہاں آیا
کئی دنوں میں یہاں کے سب تالے کھولے گئے۔ تب تک یہاں رہتے رہتے کماری کی
طبیعت گھبرا گئی۔ مجھ سے کئی دفعہ انھوں نے کہا کہ میں اس طلسم کے باہر گھوما پھرا
چاہتی ہوں۔

بہت ضد کرنے پر میں نے اسبات کو منظور کیا اپنی کاریگری سے انلوگوں کی
صورت بدلی اور دو تین گھوڑے بھی لا دئے جن پر سوار ہو کر یہ لوگ کبھی کبھی طلسم
کے باہر گھومنے جایا کریں۔ اسبات کی تاکید کر دی تھی کہ اپنے کو یہ لوگ چھپائے رہیں تاکہ
کوئی پہچاننے نہ پاوے۔ انھوں نے بھی ہماری بات پوری طور پر مانی اور جہاں تک
ہو سکا اپنے کو چھپایا۔ اس درمیان میں آہستہ آہستہ ان باغوں کی بھی
درستی کی گئی۔

کنور ویرندر سنگھ نے بھی اوس طلسم کو توڑ کر خزانہ حاصل کیا اور یہاں تک بھی پہونچ گئے
اب جو کچھ چھپا یا تھا کھل گیا (جے سنگھ کی طرف دیکھکر) آجتک یہ کماری چندر کانتا
میری لڑکی یا مالک تھی اب آپکی چیز آپکے حوالے کرتا ہوں۔

مہاراج شیودت کی رانی پر رحم کھا کر کماری نے اون دونوں کو چھوڑ دیا

مگر اس بات کی قسم کھوائی تھی کہ کندسیدتگہ کی دشمنی کی بیگا مگر ادھر تالاتونے
نہ مانا ہمارے نساقیون سے ملاقات ہونے پر بھی بدمعاشی پہیکا نہیں ہوا ہمکہ کے
نچھے اوسکے لشکر کی تباہی کرنے لگا۔ آخر لاچار ہوکر ہم نے پھر اسے گرفتار کیا اور
اس کھوہ میں اوسی ٹھکانے لا رکھا جہان کندنے قید کرکے ڈال دیا تھا اسکے بعد
آپکو جو جو پوچھنا ہو پوچھئے۔ مین سب کہکر آپ لوگونکا شک مٹاؤن۔

سورند رسنگھ مجھکو تو بہت سی باتین پوچھنی تھین مگر اسوقت اتنی
خوشی ہوئی ہے کہ سب تمام باتین بھول گیا ہون کیا پوچھون خیر پھر کسی وقت پوچھ
لونگا۔ اب آپ یہ تو کہئیے کہ آپ کون ہین کہان رہتے ہین یہان پہونچکر کندکی
مدد آپنے کیون کی۔

جیت سنگھ ہان یہی سوال میرا بھی ہے کیونکہ انکا حال جب تک نہین معلوم ہوگا
طبیعت کی گھبراہٹ نہین جاتی تسپر آپ کئی مرتبہ کہہ چکے ہین کہ معلوم ہوگا تھا ہم نہین
ہون یہ سنکر ہم لوگ اور بھی گھبرا رہے ہین کہ اگر آپ وہ نہین ہین جو صورت سے
ظاہر ہے تو کون ہین۔

سدھ ناتھ۔ خیر یہ بھی آپکو معلوم ہو جائیگا۔

جیت سنگھ (کماری چندر کانتا کی طرف دیکھکر) بیٹی! کیا تم بھی نہین
جانتی ہو کہ یہ جوگی جی کون ہین؟۔

چندر کانتا (ہاتھ جوڑکر) مین تو سب کچھ جانتی ہون مگر کہون کیسے کہ

تیسرے اور چوتھے کے شروع میں اس پہاڑی باغ کو خوب دیکھ آئے اور تمام حال کہہ چکے ہیں دو تین دن میں شدہ ناتھ نے ان لوگوں کو اس باغ کی سیر کرائی جب ان سب کاموں سے بھی فراغت پائی اور سب کوئی دیوان خانہ میں بیٹھے اوس وقت مہاراج جے سنگھ نے سدھ ناتھ سے کہا۔

آپ نے جو کچھ مدد کماری چندر کانتا کی کرکے اوس کی جان بچائی اسکا احسان تمام دنیا کے لوگوں کے سر پر ہے۔ اب جس طرح ہو آپ اپنا بھی حال کہکر ہم لوگوں کی تردد کو دور کیجیے اب صبر نہیں کیا جاتا۔

مہاراج جے سنگھ کی بات سنکر سدھ ناتھ بابا مسکرا بولے میں ابھی اپنا حال آپ لوگوں پر ظاہر کرتا ہوں تو ذرا صبر کیجیے۔ اتنا کہکر زور سے زمین پیٹا بجائی اوسی وقت تین چار لونڈیاں دوڑی ہوئیں آکر اونکے پاس کھڑی ہو گئیں سدھ ناتھ بابا نے حکم دیا ہمارے نہانے کے لیے پانی اور پہننے کے اصلی کپڑے کا صندوق (انگلی سے اشارہ کرکے) اوس کوٹھری میں لاکر جلد رکھو آج میں اس رنگ چھالے اور لمبی داڑھی کو استعفا دونگا۔

تھوڑی دیر میں سدھ بابا کے حکم کی تعمیل ہو گئی تب تک ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ بعد اسکے سدھ بابا اوٹھکر اوس کوٹھری میں چلے گئے جسمیں انکے نہانے کا پانی اور پہننے کے کپڑے رکھے گئے تھے۔

تھوڑی ہی دیر کے بعد نہا دھو اور کپڑے پہن کر سدھ بابا اوس کوٹھری

باہر ہوئے اب تو [illegible] بابا [illegible] بابا [illegible]
کیا [illegible] سنگھ کے باپ جیت سنگھ کا کہنا ٹھیک ہے۔

بات پوچھتے حال چال معلوم کرنے کی فرصت کہاں مہاراجا سریندر سنگھ تو
جیت سنگھ کو پہچانتے ہی اوٹھے یہ کہتے کہ "تم میرے بھائی سے بھی ہزار درجے
بڑھکے ہو گلے لگا لیا۔ جب مہاراج شیودت اور کمار سے لڑائی ہوئی تھی تب تمنے
صرف پانچ سو سوار لیکر کمار کی مدد کی آج تو [illegible] بھی بڑا نام پیدا کیا اور
پشتہا پشت کے لئے نوگڑھ اور بجے گڑھ دونوں راجوں کے اوپر اپنے احسان کا بوجھ
رکھا دیر تک گلے لگا رہے بعد اسکے مہاراج جے سنگھ نے بھی تو دشمنوں برابری کا
درجہ دیکے گلے لگایا تیج سنگھ دیوی سنگھ وغیرہ سے بھی بڑی خوشی [illegible] پوچھیں کیں
اب معلوم ہوا کہ کماری چندرکانتا کی جان بچانے والے لڑکوں کو ڈھونڈھنے گئے تو دونو
راجوں کی عزت رکھنے والے دونوں راجوں کی ترقی کرنے والے اس چھوٹے طلسم کو
کماری کے ہاتھ سے فتح کرانے والے آجتک اچھے اچھے عیاروں کو دھوکے میں ڈالنے
والے۔ کنور بریندر سنگھ کو دھوکے میں ڈالکر عجیب تماشہ دکھانے والے پہاڑی
کودتے ہوئے روک کر جان بچانے والے چنار راج میں فتح کا ڈنکا بجانے والے
سدھ ناتھ جوگی یہ ہوکے ہی مہاتما جیت سنگھ ہیں۔
اس وقت کی خوشی کا کیا اندازہ ہے اپنی اپنی خوشی میں سب ایسے مست ہو

تیسواں بیان

جب مہاراجے کنور بریندر سنگھ وغیرہ آیا جایا کرتے تھے اور مہاراجہ
سنگھ وغیرہ آتے تھے وہ راہ اس لایق نہ تھی کہ کوئی گھوڑے ہاتھی یا
پالکی پر سوار ہو کر آوے جاوے اور اوپر ہی اوپر دوسرے راہ سے گھومکے
دروازے تک جانے میں کچھ چکر پڑتا تھا اسلیے جیت سنگھ نے کماری کیواسطے
پالکی منگوائی مگر دونوں مہاراج اور کنور بریندر سنگھ کس پر سوار ہونگے
اسکی ترکیب سوچنے لگے۔

وہاں کھوہ میں دو گھوڑے بھی تھے جو گنڈی کے سواری کیواسطے لائے
گئے تھے جیت سنگھ نے اونھیں مہاراج بیر سنگھ و سور بیندر سنگھ کی
سواری کے لیے تجویز کرکے کماری کے واسطے ایک ہوادار منگوایا لیکن کملا
اوسپر سوار ہونے سے انکار کرکے پیدل چلنا قبول کیا۔

اوسی باغ کے دکھن طرف ایک بڑا بھاری پھاٹک تھا جسکے دونوں بغل
لوہے کی دو خوبصورت پتلیاں تھیں بائیں طرف والی پتلی کے پاس جیت سنگھ
پہونچے اور اوسکے داہنے آنکھ میں انگلی ڈالی ساتھ ہی اوسکا پیٹ دروازے کی
طرح کھل گیا۔ بیچ میں ایک چاندی کی مورت نظر پڑی جسے جیت سنگھ نے
گھومانا شروع کیا۔